WWW.PAKSOCIETY.COM

نامور

خونی تحریر

ایم اے راحت

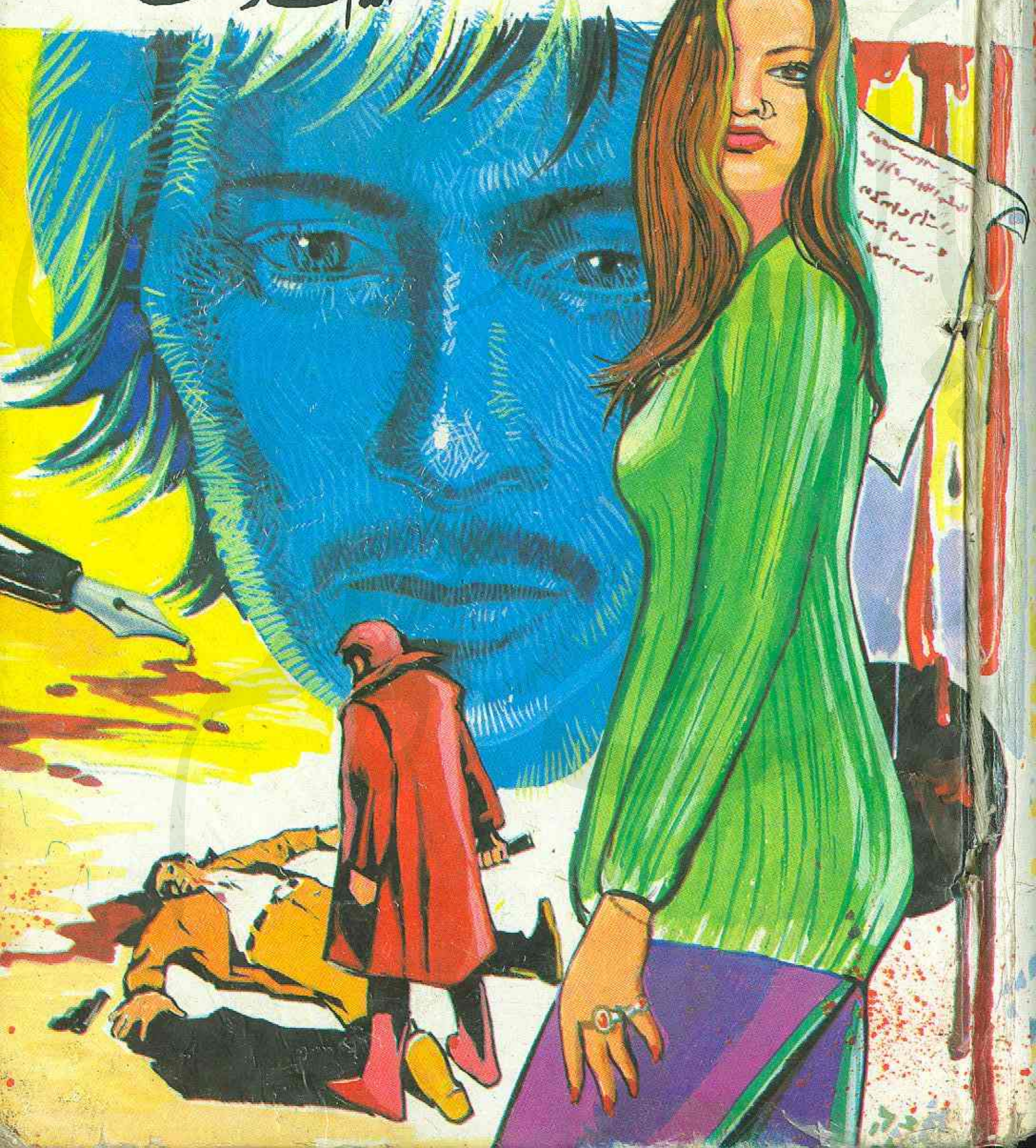

WWW.PAKSOCIETY.COM

برف کی نگری میں ہم بہت دیر تک سیر و سیاحت کرتے رہے پھر تھک کر ایک ہوٹل میں جا بیٹھے۔

"میری کرائن کے لوگ دم بخود ہیں۔" اس نے ہیمبر گر کو اپنے خوبصورت دانتوں سے کترتے ہوئے کہا۔

"کیوں؟" میں نے کہا اور وہ خاموشی سے اپنے مشغلے میں مصروف رہی۔ پھر بولی۔

"یہی سمجھ لو' ایک بچے کو گھر کی چار دیواری میں قید رکھا گیا۔ اس کے ماں باپ اسے ہدایات دیتے رہے۔ ایسے بیٹھو' ایسے اٹھو' ایسے کھاؤ' ایسے چلو۔ یوں کرو' یوں نہ کرو۔ وہ بچہ اپنی کوئی سوچ اپنی کوئی رائے نہیں رکھتا۔ پھر اچانک وہ ماں باپ اسے چھوڑ کر چلے گئے۔ بچہ کیا کرے گا۔"

"ہاں' یہ سچ ہے۔"

"یہ ساری ریاستیں اسی تذبذب کا شکار ہیں۔"

"تم یہاں کتنے عرصہ سے ہو اکیلا؟"

"ڈھائی سال ہو گئے۔"

"ویلس لینڈ کی جنگ کے آثار یہاں نہیں نظر آتے۔"

"ہاں' بس کچھ عجیب سے حالات ہیں۔"

"تم نے تو یہاں عوامی علاقے بھی دیکھے ہوں گے۔"

"اور کرتی کیا رہی ہوں۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM

"مجھے ان کی سیر کراؤ گی؟"

"جو کہو گے کروں گی۔ یہاں کا سفری نظام بہت شاندار ہے‘ تم نے محسوس کیا ہوگا یہاں لاتعداد سہولتیں ہیں۔ جدید ترین‘ لیکن یہ صرف ان قلاش ریاستوں کے حصے میں آئی ہیں اور وہ بہ مشکل یہ نظام سنبھال پا رہے ہیں۔ کیونکہ پہلے سے اس کے تربیت یافتہ ہیں۔ لیکن اب وسائل نہیں رکھتے۔"

"تم بہترین تجربہ نگار ہو۔"

"شکریہ۔"

یہ ایک اچھا سہارا تھا۔ ابھی تک پینل کے لوگوں نے مجھ سے رابطہ نہیں کیا تھا۔ لیکن یہ بات طے ہوگئی تھی۔ پہلے میں یہاں تمام صورتحال سے واقف ہونا چاہتا تھا اس کے بعد ہی کام کرنا ضروری تھا۔

پھر اسکیلا میری بہترین گائیڈ بن گئی۔ ہم نے پورے میری کرائن کا جائزہ لے ڈالا۔ بہت بڑا علاقہ بھی نہیں تھا۔ برق رفتار ٹرینیں گھنٹوں میں سفر طے کرلیتی تھیں۔ ایک شاندار ٹرانسپورٹ نظام قائم تھا۔ البتہ اس تمام سیاحت کے دوران میں یہ اندازے کرتا رہا تھا کہ مونٹی زوف کی تجربہ گاہ کہاں ہوسکتی ہے۔ میں نے جنگ زدہ علاقوں کو بھی دیکھا تھا اور اس کے بارے میں بہت سے اندازے قائم کرتا رہا تھا۔ بہرحال سچی بات ہے کہ مجھے کوئی اندازہ نہیں ہوسکتا تھا۔ میری کرائن کے کل سات شہر تھے ان میں تین شہر بالکل مخدوش حالت میں لیس لینڈ کے سرداروں کے پاس تھے اور دوران جنگ انہی شہروں کو زیادہ نقصان پہنچا تھا۔ حالانکہ جنگ بند نہیں ہوئی تھی۔ لیکن پراسرار طور پر رک گئی تھی اور اس کی وجہ نامعلوم تھی۔

اس شام بھی ہم تھکے ماندے ہاسٹل میں داخل ہوئے تھے۔ اسکیلا نے مجھے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ "تھک گئے ہوگے۔"

"ہاں برفانی وادیوں کا سفر تھکا دینے والا ہوتا ہے۔"

"فریش ہو جاؤ۔" رات کا کھانا ساتھ کھائیں گے۔

"ٹھیک ہے۔" میں نے کہا‘ لیکن اب میں سوچ رہا تھا کہ مجھے پینل کے افراد سے ملاقات کرنی چاہیے۔ بہت وقت گزر گیا تھا اور میں پہلا مرحلہ مکمل کر چکا تھا۔ میری

کرائن کی سیر‘ ہر جگہ دیکھ ڈالی تھی اور کوئی خاص اندازہ نہیں لگا سکا تھا۔ ان لوگوں سے ملاقات میرے اختیار میں تھی۔ یہ گھڑی ٹرانسمیٹر بھی تھی اور کوئن نے مجھے ہدایت کردی تھی کہ میں پینل کے افراد سے اس کے ذریعے رابطہ کرسکتا ہوں لیکن اس وقت جب میں چاہوں چنانچہ میرے خیال میں اب اس کام کا آغاز ہو جانا چاہیے۔

کچھ دیر کے بعد مجھے اسکیلا کے ساتھ کھانے میں شریک ہونا تھا۔ اس لیے میں نے اس کام میں دیر نہیں کی۔ دروازہ بند کیا اور پھر اس ٹرانسمیٹر پر کارروائی کرنے لگا۔ جب میری کوششوں کے نتیجے میں گھڑی کا ڈائل بند ہوگیا تو میں نے کہا۔

"بی سی آئی۔ دس بی سی آئی۔ ہیلو دس بی سی آئی۔"

"گھڑی کے ڈائل پر ایک ننھا سا چمکدار نقطہ نمودار ہوا اور نہایت صاف آواز ابھری۔"

"یس سر! آئی سی بی‘ دس۔ آئی سی بی ایس ریسیونگ۔"

"میرا نام ڈی ایم ہے۔ بلیک چینل سے مجھے بھیجا گیا ہے۔" "کیا تمہیں میرے بارے میں اطلاع ہے؟"

"کیوں نہیں سر۔"

"میں تم سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"ویل کم سر! ہم آپ کے رابطے کا انتظار کر رہے تھے۔"

"کیا طریقہ ہوگا؟"

"سر آپ جیسے حکم دیں۔"

"کہاں ملاقات ہوسکتی ہے؟"

"ایچی کین پارک۔ آپ نے پارک لائن میں ایچی کین پارک دیکھا ہے۔"

"ہاں!"

"وہاں آسکتے ہیں۔"

"آسکتا ہوں۔"

"پارک کے سامنے پرائم اسٹور نامی ایک یوٹیلٹی شاپ ہے۔"

"ٹھیک ہے تلاش کرلوں گا۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"بالکل سامنے' کھلی سڑک پر یہ شاپ ہے سر' آپ پارک کے گیٹ پر کھڑے ہو کر سامنے دیکھیں گے تو آپ کو یہ شاپ نظر آجائے گی۔"

"ہاں میں سمجھ گیا۔"

"بس وہاں تک آپ کو زحمت کرنی ہوگی۔ وہاں سے آپ کو ریسیو کرلیا جائے گا۔"

"مجھے پہچانتے ہو؟"

"جی سر!"

"ویری گڈ' میں تمہیں کیسے پہچانوں گا؟" میں نے کہا۔

"سر آپ کو ریسیو کرنے والا آپ کو سفید گلاب آفر کرے گا۔ اس کے کوٹ پر سفید گلاب کی دو کلیاں لگی ہوں گی۔"

"اوکے۔ وقت بتاؤ۔"

"یہ آپ پر منحصر ہے۔"

"ٹھیک گیارہ بجے۔"

"ہم مستعد ملیں گے۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔" میں نے کہا اور ٹرانسیٹر بند کردیا۔

اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی۔ پھر اسکیلا اندر داخل ہوئی۔ لباس بدل چکی تھی۔ مجھے دیکھ کر مسکرائی اور بولی۔

"لباس نہیں تبدیل کیا؟"

"ہاں' کہولت سوار ہے۔"

"نہیں لباس تبدیل کرلو' میں نکال کردیتی ہوں۔" وہ الماری کی طرف بڑھ گئی۔ پھر اس نے مجھے لباس نکال کر دیا اور میں اسے لے کر واش روم میں داخل ہوگیا۔ جب میں لباس بدل کر آیا تو اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی خوشی ناچ رہی تھی۔ میں اسے دیکھ کر مسکرایا۔

"میں حد سے تو نہیں بڑھ رہی ہوں۔"

"دوستی کی کوئی حد ہوتی ہے؟"

"نہیں۔" وہ بولی۔

"پھر کیوں کہہ رہی ہو۔" میں نے کہا اور وہ خاموش ہوگئی پھر کچھ دیر بعد بولی۔

"ہم جدا ہو کر ایک دوسرے کو بہت یاد کریں گے۔"

"ہاں۔" تم بہت اچھی ساتھی ہو۔

"کھانا کہاں کھاؤ گے؟"

"اسٹار بلوم میں' تم میرے مذہب سے واقف ہو؟"

"ہاں' میں جانتی ہوں' کتنی دیر میں چلو گے؟"

"بس تھوڑی دیر کے بعد۔" اسٹار بلوم میں کئی بار کھانا کھا چکا تھا۔ یہاں زیادہ تر میرے ہم وطن آتے تھے۔ عملہ بھی میرے ہم وطنوں کا تھا انہیں دیکھ کر دل میں ایک ہوک سی اٹھتی تھی۔ دل چاہتا تھا ان سے ملوں' وطن کی باتیں کروں' لیکن اس جذباتی احساس کو دل میں ہی دفن کردینا پڑتا تھا کسی بھی طرح یہ میرے لیے بہتر نہ ہوتا' کوئی میرا شناسا بھی نکل سکتا تھا ان میں' کیونکہ ایک زمانے میں خاصی شہرت حاصل ہو چکی تھی' اس وقت بھی اسٹار بلوم میں بہت سے ہم وطن موجود تھے' میں اسکیلا کے ساتھ ایک میز پر بیٹھ گیا اور ہم نے اپنی پسند کے کھانے کا آرڈر دے دیا۔ وقت کا تعین کرلیا تھا میں نے کہ کس وقت تک اسکیلا کا ساتھ دینا ہوگا اور اس کے بعد اس سے معذرت کراوں گا۔ ویسے وہ ابھی تک میرے لیے دردِ سر نہیں بنی تھی' نہایت ہی متعاون اور نرم خو ساتھی تھی۔

الغرض ہم لوگ یہاں وقت گزارتے رہے' اسکیلا مجھ سے بہت اچھی اچھی باتیں کرتی تھی' خاصی دیر تک ہم لوگ ہوٹل میں رہے۔ پھر میں نے گھڑی میں وقت دیکھ کر اسکیلا سے کہا۔

"کیا خیال ہے اٹھیں؟"

"ٹھیک ہے تھوڑا سا پیدل چلیں گے اس کے بعد ٹیکسی لے کر ہاسٹل چل پڑیں گے۔" وہ بولی اور میں نے اس سے اتفاق کرلیا۔ خاصا فاصلہ پیدل طے کیا تھا' سردی بھی آج شباب پر تھی اور ہوٹل سے باہر نکلنے کے بعد یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے پورا بدن برف کے یخ پانی سے نہلا دیا ہو۔ میں اس سردی کا عادی نہیں تھا۔ لیکن اسکیلا اسے بہ آسانی برداشت کررہی تھی۔ تب میں نے اس سے کہا۔

"اب فوراً ٹیکسی لے لو' ورنہ میں بیمار پڑ جاؤں گا۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

وہ ہنس پڑی اور ہم لوگ ٹیکسی کی تلاش میں نگاہیں دوڑانے لگے۔ پھر ایک ٹیکسی نے ہمیں ہمارے ہاسٹل میں چھوڑ دیا۔ اس وقت دس بجنے میں پانچ منٹ باقی تھے۔ اسکیلا کہنے لگی۔

"کیا خیال ہے کافی پی جائے؟"

"نہیں بھئی سردی نے مجھے بہت متاثر کیا ہے اور اب میں سونا چاہتا ہوں۔"

"اوکے پھر ہم دونوں ایک دوسرے کو خدا حافظ کہیں۔"

"بالکل۔" اسکیلا اپنے کمرے میں چلی گئی' کچھ دیر کے بعد میں نے دروازہ کھول کر سامنے دیکھا' سامنے والے کمرے کی روشنیاں بند ہو چکی تھیں' چنانچہ میں تیاریوں میں مصروف ہو گیا جس جگہ کے بارے میں مجھے بتایا گیا تھا وہ میرے علم میں آچکی تھی۔ اسکیلا کی معیت سے یہ فائدہ بھی ہوا تھا کہ میری کرائن کے بے شمار علاقوں سے واقفیت حاصل کر چکا تھا۔ بہرحال میں نے لباس وغیرہ تبدیل کیا بہت سے خیالات میرے ذہن میں تھے۔ پھر باہر نکلا۔ ٹیکسی یہاں آسانی سے دستیاب ہو جاتی تھی۔ بے چارے ڈرائیور سخت سردی کو نظرانداز کر کے تلاش رزق میں نہ جانے کہاں کہاں کھڑے رہا کرتے تھے۔ ایک ٹیکسی مجھے لے کر میری مطلوبہ منزل کی جانب چل پڑی اور میں خاموشی سے برف کی دھند میں لپٹی ہوئی روشنیوں کو دیکھتا ہوا آگے بڑھتا رہا۔ مطلوبہ پارک کے سامنے میں نے ٹیکسی رکوائی اور ڈرائیور کو بل کی ادائیگی کرنے کے بعد سامنے دیکھا۔ اسٹور کھلا ہوا تھا لیکن گاہک نہ ہونے کے برابر تھے۔ بس اکا دکا افراد۔ ویسے اسٹور بے حد شاندار تھا۔ میں آہستہ خرامی سے اسٹور کی جانب چل پڑا اور اس کے سامنے کے فٹ پاتھ پر پہنچ گیا۔ ابھی مجھے کھڑے ہوئے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ ایک خوب صورت سی لڑکی اوباش سے انداز میں مسکراتی ہوئے میری جانب بڑھی اور پھر اس نے گلاب کا ایک سفید پھول میری جانب بڑھایا اور کہنے لگی۔

"گلاب پسندیدگی کی نمائندگی کرتے ہیں اور میرے کوٹ میں سفید کلیاں بھی ہیں کیا آپ میرے ساتھ اسٹور کی داہنی سمت والی پتلی سی گلی میں چلنا پسند کریں گے؟"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا اور خاموشی سے اس کے ساتھ چل پڑا۔ لڑکی مطلوبہ پروگرام کے مطابق تھی۔ اسٹور کے عقبی حصے میں ایک چھوٹا سا دروازہ کھلا ہوا تھا اس

نے اندر داخل ہو کر مودبانہ طریقے سے مجھے اشارہ کیا جس انداز میں اس نے مجھ سے ملاقات کی تھی اس کے تحت تو مجھے اسے کوئی دلکش جواب دینا چاہیے تھا' لیکن میں اپنا بھی ایک مقام قائم رکھنا چاہتا تھا۔ چنانچہ میں نے سنجیدہ رویہ ہی اختیار کیا تھا جب میں چھوٹے سے دروازے سے اندر داخل ہوا تو لڑکی نے دروازہ بند کر کے اندر سے اسے لاک کر دیا۔ دروازے کے سامنے ایک راہداری نظر آ رہی تھی جو آگے جا کر داہنی سمت گھوم گئی تھی لیکن داہنی سمت گھومتے ہی اس میں ایک اور بڑا دروازہ تھا۔ صاف شفاف عمارت تھی اس بڑے دروازے کے قریب پہنچ کر لڑکی نے ہینڈل پر ہاتھ رکھا اور میں اندر داخل ہو گیا۔

بہت بڑا کمرہ تھا جس کے درمیان میں میز پڑی ہوئی تھی اور کمرے میں چند افراد میرے منتظر تھے لیکن ان کے چہروں پر نگاہ ڈالتے ہوئے میری نظر ایک چہرے پر پڑی اور دوسرے لمحے میرے ذہن کو ایک جھٹکا سا لگا ایک نہایت سادہ' موٹے سے پروقار لباس میں اسکیلا بھی میرے سامنے کھڑی ہوئی تھی۔

===☆☆☆☆===

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

اسکیلا کو دیکھ کر میرے چہرے کے عضلات میں یقیناً ہلکا سا تناؤ نمودار ہوا ہو گا لیکن میں نے اسے نمایاں نہ ہونے دیا اور ہلکی سی گردن خم کر کے ان کے استقبالیہ کلمات کا جواب دیا۔ مجھے میرے لیے منتخب کردہ جگہ پر بیٹھنے کی دعوت دی گئی تو میں نے بیٹھنے کے بعد کہا۔

"میں آپ تمام لوگوں سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں' پہلا سوال یہ ہے کہ کیا آپ لوگوں کو میرے بارے میں تفصیلی ہدایت دی گئی ہے۔ میری یہ بھی خواہش ہے کہ آپ میں سے کوئی ایک فرد میرے سوالات کا جواب دینے کے لیے اپنے آپ کو منتخب کر لے اور بہتر ہے کہ میں اسی سے جواب طلبی کروں' لیکن یہ سب آپ کی مرضی پر منحصر ہے' میری طرف سے یہ کوئی ہدایت نہیں ہے تو کیا میں اس شخص سے روشناس ہو سکتا ہوں جو میرے تمام سوالات کا جواب دے اور اس کے علاوہ یہ لازمی نہیں ہے کہ وہی شخص سب کچھ کرے اگر کسی سوال کا جواب اس کے پاس نہ ہو تو وہ اپنے دوسرے ساتھیوں سے مشورہ کر سکتا ہے۔" ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا۔

"جناب! ویسے تو ہم سب ہی آپ کے سوالات کا جواب دینے کے لیے حاضر ہیں لیکن اگر مجھے اس حیثیت سے قبول کر لیا جائے تو مجھے خوشی ہو گی بشرطیکہ میرے ساتھیوں کو اعتراض نہ ہو۔"

"یہ سوال آپ اپنے ساتھیوں سے کر سکتے ہیں جناب!" میں نے کہا اور اس نے اپنے ساتھیوں کی جانب دیکھا سب نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلا دی تھی' گویا وہ اس

بات سے متفق تھے کہ جس شخص نے اپنے آپ کو ان کے نمائندے کی حیثیت سے پیش کیا ہے وہ سب اس سے مطمئن ہیں۔ میں نے اس سے کہا۔

"شکریہ......... میری درخواست ہے کہ آپ لوگ باقاعدگی سے مجھ سے اپنا تعارف نہ کرائیں بلکہ بہتر یہ ہے کہ آپ اپنے لیے نمبروں کی ترتیب کر لیں' جیسے آپ نمبر ایک کی حیثیت سے' باقی اپنے لیے نمبروں کا انتخاب تمام لوگ خود ہی کر لیں۔" ان لوگوں نے میرے الفاظ میں دلچسپی محسوس کی تھی اور مسکراتے ہوئے گردنیں خم کر دی تھیں۔

"تو مسٹر نمبرون میں آپ سے پہلا سوال یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میرے بارے میں جہاں سے بھی آپ کو ہدایت ملی ہے وہاں کیا یہ کہا گیا ہے آپ سے کہ آپ میرے ہر سوال کا جواب دینے کے پابند ہیں؟"

یہ ایسا سوال تھا جس نے ان لوگوں کو حیرت میں مبتلا کر دیا تھا لیکن نمبرون نے جواب دیا۔

"جی سر ہمیں ہدایت ملی ہے کہ آپ سے ہر طرح کا تعاون کیا جائے اور آپ کو اپنا لیڈر تسلیم کیا جائے۔"

"شکریہ۔ گویا یہ بات آپ لوگوں کو بتا دی گئی ہے کہ لیڈر کی حیثیت سے آپ کو میرے احکامات کی پابندی کرنا ہو گی۔"

"جی سر......... اور اس کے باوجود ہم ذاتی طور پر بھی آپ سے ہر طرح سے تعاون کرنے کے خواہش مند ہیں۔"

"بے حد شکریہ' میں اس بات کے لیے ذاتی طور پر بھی آپ کا بے حد شکر گزار ہوں۔ مسٹر نمبرون! اب چونکہ یہ تمام معاملات ہمارے درمیان طے ہو چکے ہیں اس لیے میں آپ سے دوسرا سوال یہ کروں گا کہ کیا آپ کو علم ہے کہ مجھے یہاں کس مشکل کے حل کی تلاش کے لیے بھیجا گیا ہے؟"

نمبرون نے متعجب انداز میں اپنے ساتھیوں کی جانب دیکھا اور بولا۔

"جی سر۔"

"کیا آپ سے یہ کہا گیا ہے کہ آپ کو میری شناخت کس طرح کرنی ہے؟"

"سر' ہم نے آپ کی شناخت کر لی ہے۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"اور آپ لوگ میری جانب سے مطمئن ہیں؟"

"جی ہاں' سو فیصد۔"

"تو ٹھیک ہے مجھے آپ سے یہ سوال کرنے کا حق نہیں ہے کہ آپ کو میری شناخت کے لیے کیا ہدایات دی گئی تھیں لیکن اب جب کہ آپ مجھ پر مکمل اظہار اطمینان کرتے ہیں کہ میں ہی وہ شخص ہوں جس آپ کے پاس بھیجا گیا ہے تو پھر میں زیادہ اطمینان کے ساتھ آپ سے سوالات کر سکتا ہوں۔"

"جی سر۔"

"تو پھر آپ مجھے بتائیے کہ وہ کیا مشکل ہے جس کے حل کی تلاش کے لیے مجھے یہاں بھیجا گیا ہے اور آپ لوگوں کو مجھ سے معاونت کے لیے کہا گیا ہے۔"

ان سب کے چہروں پر کشمکش کے آثار نظر آنے لگے تھے۔ میں نے ان کی کشمکش کو بھانپتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس لیے آپ سے یہ سوال کیا تھا کہ پہلے آپ مجھے یہ بتا دیجئے کہ آپ لوگ میری جانب سے مطمئن ہیں یا نہیں' اس کے بعد میں آپ سے سوالات کروں گا۔ لیکن اس کے باوجود کہ میں آپ سے سوال کر چکا ہوں اور آپ مجھے اپنے اطمینان کا یقین دلا چکے ہیں' لیکن پھر بھی میں آپ کو اس بات کی اجازت دیتا ہوں کہ آپ مجھ سے سوالات کریں اور پہلے میرے بارے میں مطمئن ہو جائیں' یہ ایک سچا سودا ہے جو میرے اور آپ کے درمیان طے ہو رہا ہے جب آپ میری جانب سے مطمئن ہو جائیں گے تو پھر میرے سوالات کا جواب اطمینان سے دیں گے۔"

نمبرون نے اپنے ساتھیوں کی جانب دیکھا' اور اسی وقت اسکیلا نے کھڑے ہو کر کہا۔

"سر ہم آپ کی جانب سے پوری طرح مطمئن ہیں اور جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ اپنے اس اطمینان کی تفصیلات بتانا ضروری نہیں ہے۔"

"تو پھر میرا اپنا سوال برقرار رہ جاتا ہے۔ آپ لوگوں کو اس بارے میں کیا علم ہے اور کس سلسلے میں آپ میری لیڈر شپ تسلیم کر رہے ہیں یعنی ہمیں کیا کرنا ہے؟"

"مکمل اظہار اطمینان کے بعد اس امر کی گنجائش نہیں رہ جاتی کہ ہم آپ سے کسی طرح کا گریز کریں لیکن اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آپ کے چند سوالات ہی نے ہمیں اس قدر مشکل میں ڈال دیا ہے کہ ہم بڑی عجیب سی کیفیت محسوس کر رہے ہیں بہرحال آپ کے اس سوال کا جواب اپنے وعدے کے مطابق ہمیں دینا ہے۔ میری کرائن اور لیس لینڈ کا جو معاملہ چل رہا ہے اس میں ماؤنٹی زوف کا کردار بھی بڑی حیثیت رکھتا ہے اور جس خدشے کا اظہار کیا گیا ہے وہ یقیناً آپ کے علم میں ہوگا۔ ہمارا کام یہ ہے کہ اس خدشے کا خاتمہ کیا جائے اور آپ کے تعاون کے ساتھ وہ تمام کارروائیاں کی جائیں جس سے بیس لاکھ افراد کی زندگی کا خطرہ بھی ٹل جائے اور ایک بہت ہی خوفناک اور اہم صورت حال کا خاتمہ بھی ہو جائے۔"

"ویری گڈ! میں اس سوال کے جواب سے پوری طرح مطمئن ہوں۔ اس میٹنگ کا مقصد ایک دوسرے سے تعارف بھی ہے اور کام کے آغاز کا سلسلہ بھی۔ تعارف کے طور پر میں اپنے بارے میں صرف اتنا بتانا پسند کرتا ہوں کہ مجھے بی سی کی جانب سے بھیجا گیا ہے اور میرا کام یہ ہے کہ ان افراد کو تلاش کروں جو یہاں یہ بھیانک منصوبہ لے کر داخل ہوئے ہیں اور اس کے ساتھ ہی ماؤنٹی زوف کو بھی منظر عام پر لاؤں۔ بی سی پینل کے ارکان کی حیثیت سے یقیناً آپ لوگوں نے بھی ان افراد کو تلاش کرنے کی کوشش کی ہوگی' کیا آپ میں سے کسی کو ان میں سے کسی کا سراغ ملا؟"

"نہیں جناب ابھی تک نہیں۔" نمبرون نے جواب دیا۔

"کیا آپ کو اندازہ ہے کہ ماؤنٹی زوف کی وہ تجربہ گاہ کہاں ہوگی؟"

"نہیں سر۔ سر میری کرائن کے علاقے بہت الجھے ہوئے ہیں اور اس کے بعد بیرون شہر برفانی میدانوں کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے' لیکن ہمارا اندازہ ہے کہ وہ لیبارٹری برفانی میدانوں میں ہی موجود ہوگی۔"

"کیا ماؤنٹی زوف کے اہل خاندان یا اس کی قدیم ہسٹری کے بارے میں آپ کو معلوم ہے' کیا ایسے کسی فرد کا اندازہ ہے آپ کو جس کا تعلق ماؤنٹی زوف کے خاندان سے ہو؟"

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

یہ سوال ان لوگوں کے لیے ذرا چکرا دینے والا تھا۔ وہ چند لمحات سوچتے رہے پھر ان میں سے کسی ایک نے کہا۔

"سر' اس بارے میں ابھی تک ہم نے کوشش نہیں کی۔"

"ٹھیک' اس کے علاوہ مسٹر نمبرون کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ میری کرائن کے جنرل کا کیا نام ہے؟"

"جنرل نوکیان.......... وہ جنرل نوکیان کے نام سے جانا جاتا ہے۔"

"اس کی قیام گاہ؟" میں نے سوال کیا۔

"جی سر' اس کے بارے میں مجھے معلوم ہے۔" اسکیلا نے جواب دیا۔

"ٹھیک اور کوئی ایسی صورت حال جو آپ کے علم میں ہو؟"

"نہیں سر اور کوئی ایسی بات نہیں ہے جو ہمیں معلوم ہو۔"

"کیا آپ کسی ایک ایسے فرد کو میرے حوالے کر سکتے ہیں جو میری کرائن کے ہر گوشے سے واقفیت رکھتا ہو اور جس کے سامنے جس جگہ کا نام لیا جائے' وہ مجھے وہاں تک پہنچانے میں معاون ثابت ہو سکے۔"

اس بار اسکیلا اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی اس نے کہا۔ "سر! میں ایسا کر سکتی ہوں۔"

"کیا آپ مجھے مکمل وقت دے سکتی ہیں مس اسکیلا؟"

"جی سر' بی سی پینل کی رکن کی حیثیت سے مجھ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ میں آپ کے لیے ہر طرح کی خدمات سرانجام دوں۔"

"تو پھر خود کو میرے لیے مخصوص کر دیجئے دوسری بات یہ کہ آپ ڈرائیونگ کر لیتی ہیں؟"

"جی سر۔"

"کیا مجھے ایک اچھی کار مہیا کی جا سکتی ہے؟"

"جی سر۔"

"میرا خیال ہے اس کے علاوہ میں اور کوئی سوال نہیں کرنا چاہتا۔ ہاں اگر آپ لوگوں کے ذہن میں کچھ ہو تو آپ براہ کرم مجھے بتا دیجئے گا۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

وہ تمام ہی لوگ میری اس گفتگو سے متاثر نظر آ رہے تھے۔ نمبرون ہی نے اپنے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ میں سے کوئی سوال کرنا چاہتا ہے؟"

"نہیں۔" سب نے ایک ایک کر کے جواب دیا۔

"تو میرے خیال میں اس کے بعد ہم اس میٹنگ کے خاتمے کا اعلان کرتے ہیں۔"

میں نے کہا اور اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔ نمبرون کہنے لگا۔

"سر' آپ کے ساتھ ہم کچھ وقت نہیں گزار سکتے؟"

"یقیناً گزار سکتے ہیں اب میں اپنی ڈیوٹی سے فارغ ہو چکا ہوں۔" میں نے کہا اور ان سب کے چہرے کھل اٹھے۔ میری اس گفتگو کے دوران وہ عجیب و غریب کیفیت کا شکار ہو گئے تھے اور شاید میں اس عجیب و غریب کیفیت کا شکار نہ ہوتا لیکن اسکیلا کو یہاں دیکھ کر میرے ذہن میں یہ تبدیلی رونما ہوئی تھی۔ اسکیلا کتنے دن تک میرے ساتھ یہ کھیل کھیلتی رہی تھی' اور اب وہ اپنے آپ کو نمایاں کر کے شاید میرے اندر کسی حیرت کی تلاش میں سرگرداں تھی لیکن میں نے ان لوگوں کے تمام تصورات کو ملیامیٹ کر دیا تھا۔

وہ سب اپنی جگہ سے اٹھے میرے قریب آئے اور بولے۔

"سر' آپ نے ایک انوکھا طریقہ کار اختیار کیا ہے کیا آپ ایسی ہی طبیعت کے مالک ہیں؟"

"یہ تو انٹرویو ہو گیا حالانکہ ہم اس وقت دوستانہ ماحول میں گفتگو کر رہے ہیں۔"

"تو سر آپ ہمارے ساتھ ایک کپ کافی پیجئے گا.........."

"آپ لوگوں کی مرضی ہے' ظاہر ہے میں تم لوگوں سے الگ کوئی شخصیت نہیں ہوں۔ وہ مرحلہ ختم ہو گیا ہے۔"

کافی جس کمرے میں پلائی گئی وہ بے حد خوبصورت تھا۔ میں نے کافی کے دوران ان سے یہ سوال کیا۔

"آپ نے یہ اسٹور اپنے لیے منتخب کیا ہے۔ کیا آپ کی تمام مصروفیات یہیں تک محدود رہتی ہیں؟"

WWW.PAKSOCIETY.COM

Uploaded By Muhammad Nadeem

"نہیں سر ہمیں مختلف نکات دیئے گئے ہیں۔ یہاں ہم بہت آرام سے زندگی گزارتے ہیں۔ لیکن ہر ایک پہلو پر نظر رکھنے کے عوض۔"

"مقامی حالات کیا ہیں؟"

"سرلیس لینڈ سے جنگ کی وجہ سے یہاں خاصی معاشی مشکلات پیدا ہو چکی ہیں اور لوگ بے کسی اور کسمپرسی کا شکار نظر آتے ہیں۔"

"میں دوستانہ طور پر ہی آپ کو ایک ہدایت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ میں سے ہر شخص اپنے طور پر نہایت احتیاط کے ساتھ یہ کوشش کرے کہ ماؤنٹی زوف کے خاندان میں سے کسی ایک یا چند افراد کا پتا چل جائے، لیکن براہ کرم ان کی زندگی کے تحفظ کی خاطر آپ کو یہ کام نہایت احتیاط سے کرنا ہوگا۔"

"ٹھیک ہے سر! یہ کام ہم کل ہی سے شروع کر دیں گے کافی کے بعد میں اپنی جگہ سے اٹھا تو اسکیلا نے مجھے پیش کش کی۔"

"سر، آپ ہاسٹل ہی جائیں گے؟"

"جی مس اسکیلا۔"

"کیا میں آپ کے ساتھ چل سکتی ہوں........"

میں نے ایک لمحے کے لیے کچھ سوچا اور پھر اسے اجازت دے دی۔ واپسی میں اسکیلا نے کہا۔

"میں کچھ محسوس کر رہی ہوں جناب!"

"کیا؟"

"آپ شاید تھوڑے سے اس بات پر ناراض ہوئے ہیں کہ میں نے ابتداء میں ہی اپنے آپ کو آپ کے سامنے ظاہر کیوں نہیں کر دیا؟"

"میرا خیال ہے یہ ناراض ہونے کی بات نہیں ہے مس اسکیلا! آپ کو خود اندازہ ہے کہ ہم لوگ کون سی دنیا سے تعلق رکھتے ہیں اس میں احتیاط ہی سب سے بہتر چیز ہوتی ہے۔"

"گویا آپ نے اس بات کو خاص طور سے محسوس نہیں کیا۔"

"نہیں۔"

ہم ہوسٹل آ گئے۔ اسکیلا نے تھوڑی دیر کے بعد پھر میرے کمرے کے دروازے پر دستک دی اور میری اجازت پر اندر داخل ہو گئی۔

"ویسے تو آپ نے مجھے نمبر تین کہا ہے لیکن اس وقت میں نمبر تین نہیں ہوں۔"

"اس وقت کیا نمبر ہے تمہارا؟"

"میں نہیں جانتی اس کا تعین تو آپ ہی کر سکتے ہیں۔"

"نہیں ڈیئر اسکیلا ہم کوئی ایسی نرم بات نہیں کہیں گے جس سے ہمارے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے گداز پیدا ہو۔" میرے ان الفاظ پر اسکیلا کا چہرہ کسی قدر پھیکا پڑ گیا تھا۔ وہ مدھم سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

"سر چونکہ یہ درخواست میں نے خود کی تھی اور آپ نے کہا تھا کہ آپ مجھے ایک بری عورت نہیں سمجھتے اس لیے آپ کا کیا خیال ہے کہ اب ان حالات سے متاثر ہو کر میں آپ سے ایسی کسی خواہش کا اظہار کروں گی؟"

"تھینک یو مس اسکیلا۔"

"سر لیکن یہ چند روز جو ہم نے ساتھ گزارے ہیں اور ان کی حیثیت ایک طرح سے دوستانہ ہو گئی ہے اس میں آپ سے ایک رعایت طلب کروں گی۔"

"کیا؟"

"اگر میں آپ سے کوئی ایسا سوال کر لوں جو آپ کی پسند کے مطابق نہ ہو تو آپ مجھے ضرور معاف کر دیں گے۔"

"ٹھیک ہے۔" میں نے گردن ہلاتے ہوئے کہا اور اسکیلا مسکرانے لگی۔ پھر بولی۔

"سر آپ مجھے وہاں دیکھ کر حیران ہوئے تھے؟"

"ہاں مس اسکیلا! انسانی فطرت کا تقاضہ ہے یہ لیکن میں نے اسے ناگوار محسوس نہیں کیا۔ ظاہر ہے آپ لوگ جس شعبے سے متعلق ہیں اس میں آپ کو یہ تمام احتیاط تو برتنا پڑتی ہوں گی اب جیسے آپ نے پرائم اسٹور قائم کیا ہوا ہے یقینی طور پر اسے دنیا کی نگاہوں سے بچانے کے لیے آپ کو خاصی محنت کرنی پڑتی ہو گی۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM

"جی سر' تھینک یو ویری مچ۔ میں نے یہ سوچا تھا کہ کہیں آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں آپ کو اس دوران غلط فہمی کا شکار بناتی رہی ہوں۔"

"نہیں میں نے اس بات کو مائنڈ نہیں کیا۔"

"سر! اپنے بارے میں کچھ بتانا پسند کریں گے؟"

"نہیں مس اسکیلا۔" میں نے جواب دیا۔

"تھینک یو سر تھینک یو ویری مچ۔" اسکیلا تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد چلی گئی اور میں نے تنہائی میں اب اپنے اس پروگرام کے بارے میں سوچا۔ ان لوگوں سے ملاقات کا کوئی خاص تصور ذہن میں نہیں ابھرا تھا بس چونکہ بلیک چینل کے افراد تھے اور بلیک چینل کے لیے کام کیا کرتے تھے اور یہاں مجھے ان سے معاونت حاصل کرنی تھی لیکن جنرل نوکیان کے بارے میں جو سوال میں نے کیا تھا وہ ایک الگ اہمیت کا حامل تھا کم از کم فوج ہر قسم کے شک و شبہ سے پاک ہوتی ہے سازشیں مختلف انداز میں کی جاسکتی ہیں لیکن فوجی حکام ہر طرح سے قابل اعتبار ہوتے ہیں۔ میں نے دل میں یہ سوچا تھا کہ جنرل نوکیان سے ملاقات کرکے اس موضوع پر گفتگو کروں۔ حالانکہ یہ ایک انتہائی مشکل کام تھا لیکن مجھے جس طرح کی رعایت اور مراعات دی گئیں تھیں ان کے تحت میں ہر مشکل کام کرسکتا تھا۔ اسکیلا کو جنرل نوکیان کی رہائش گاہ کے بارے میں معلوم تھا اور میں بھی یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ کسی فوج کا جنرل کس قدر حفاظتی اقدامات کے ساتھ رہتا ہوگا۔ لیکن بہرحال میں فیصلہ کرچکا تھا کہ اب سب سے پہلے ملاقات جنرل نوکیان سے کی جائے اور اگر مجھے اس کا تعاون حاصل ہو جائے تو میرے لیے انتہائی کارآمد ہو سکتا ہے ویسے کوئن میکوویا نے کوئی لائن آف ایکشن نہیں بنائی تھی اور اس سے پہلے بھی ایسا نہیں ہوتا تھا' مجھے ہر طرح اپنی پسند کے مطابق کام کرنے کی اجازت دی جاتی تھی اس لیے میں اپنے طور پر ہی فیصلے کرسکتا تھا اور جنرل نوکیان سے ملاقات کا فیصلہ اسی پروگرام کے تحت تھا۔

دوسرے دن صبح ناشتے کے بعد میں نے اسکیلا کو طلب کیا اب ذرا صورت حال مختلف ہوگئی تھی ہمیں مقامی یونیورسٹی کے معمولات بھی بنانے تھے چونکہ ایک ایسی ہی حیثیت سے یہاں قیام پذیر تھے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہی ہمیں اپنا کام بھی پوری احتیاط

کے ساتھ کرنا تھا۔

اسکیلا میرے پاس آئی تو بہت مودب تھی۔ میں نے کہا۔

"جو کچھ میں نے کل لہا تھا اس کے سلسلے میں کچھ کارروائی ہوئی؟"

"جی سر' ایک خوبصورت گاڑی نیچے موجود ہے جس کی چابی میرے پاس پہنچا دی گئی ہے۔"

"اور تم نے کہا تھا کہ تم جنرل نوکیان کی رہائش گاہ سے واقف ہو؟"

"جی سر' لیکن میں یہ نہیں کہہ سکتی کہ اس وقت مسٹر جنرل نوکیان کہاں ہوں گے؟"

"خیر یہ بات میں معلوم کرسکتا ہوں کیا اب تم میرے ساتھ چلنے کے لیے تیار ہو؟"

"جی سر۔" اسکیلا نے جواب دیا۔

کمال اور زوال کی داستان پرانی ہے میری کرائن کبھی عظیم شان و شوکت کا مالک تھا۔ عمارتیں' یونیورسٹیاں اور سائنسی ادارے اسی شان و شوکت کی کہانی سناتے تھے لیکن موجودہ صورت حال بہت الم ناک تھی۔ معیشت تباہ تھی لوگ بدحالی کا شکار تھے۔ پھر لیس لینڈ کی چیرہ دستیوں نے الگ تباہ کاری پھیلائی تھی۔ بمباری سے تباہ شدہ عمارتیں ایک بھیانک صورت حال کی گواہ تھیں۔

چکنی شفاف سڑکیں' ان کے اطراف کے مناظر بے حد خوبصورت تھے۔ برفباری نہ ہونے کے باوجود سردی مزاج پوچھ رہی تھی۔ پھر ہم فوجی علاقے کے پاس پہنچ گئے۔ پورا علاقہ حالت جنگ کی منہ بولتی تصویر تھا۔ ہمیں بہت دور رکنا پڑا تھا۔

"اس سے آگے بڑھنا ممکن نہیں سر!" اسکیلا نے ایک جگہ کار روکتے ہوئے کہا۔

"مجھے اندازہ ہے۔"

"اس کی عقبی سمت رہائشی عمارتیں ہیں۔ جنرل نوکیان بھی انہی میں سے کسی عمارت میں رہتا ہے۔"

"یہاں عام لوگوں کی چیکنگ تو نہیں ہوتی؟"

"نہیں سر' کوئی خاص نہیں۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"حالانکہ صورت حال اس قدر مشکوک ہے۔"

"سر، میں نے ایک بات محسوس کی ہے۔"

"وہ کیا؟"

"مقامی حکومت ہی نہیں ہر شخص ایک ناخوشگوار اور غیر یقینی صورت حال کا شکار ہے۔ میرا خیال ہے اگر میری کرائن کو لیس لینڈ کی مشکل درپیش نہ ہو تو وہ اپنی بقا کے لیے کوششیں کر سکتا ہے لیکن اسے سانس لینے کا موقع نہیں دیا گیا۔"

"ہاں، شاید........" میں نے گہری سانس لے کر کہا۔

لیکن میرے دل میں ایک خیال آیا تھا وہ یہ کہ اپنے اس مشن کی تکمیل کے بعد میں کوئن سے درخواست کروں گا کہ وہ کسی طرح لیس لینڈ کو اس بات پر آمادہ کر لے کہ وہ دوسروں کی سازش کا شکار ہو کر انسانوں پر عرصہ حیات تنگ نہ کرے۔

"ہاں چلو........ اور اب مجھے میری کرائن کے نواح کی سیر کراؤ۔" پھر رات گئے تک ہم نواحی علاقے میں بھٹکتے رہے تھے۔ اس کے بعد ہاسٹل واپس آ گئے تھے۔ اس دوران میں نے بہت سی کام کی باتیں دریافت کی تھیں۔ چنانچہ اس وقت جب ہاسٹل میں گہری خاموشی چھائی اور رات کا ایک پہر ڈھل گیا۔ میں نے اپنے کام کا آغاز کر دیا۔

بہت عرصے کے بعد مائیکرو پلیٹ سے دوبارہ آشنائی ہوئی تھی اس دوران کیا کچھ نہ ہو گیا تھا۔ بہرحال میں نے اسے آپریٹ کیا اور وہ فضا میں میرے منتخب راستوں پر چل پڑی۔ یہ راستے دن میں پہچان لیے تھے اس لیے مجھے کوئی دقت نہیں ہوئی اور میں برق رفتاری سے فاصلے عبور کرنے لگا۔

فوجی علاقہ روشن تھا کیونکہ ان دنوں لیس لینڈ کی طرف سے بمباری نہیں ہو رہی تھی۔ مائیکرو پلیٹ اندر داخل ہو گئی اور میں نے اس کی پرواز کی رفتار سست کر دی۔ پھر فاصلے طے کرتا رہا میں وہ جگہ تلاش کر رہا تھا جس کے بارے میں کسی سیویلین کو معلوم نہ ہو گا۔ فوجی گاڑیاں گشت کر رہی تھیں اور پھر میں نے جنرل کی رہائش گاہ دیکھی۔ خوبصورت لیکن فوجی طرز کی عمارت تھی۔ امکان تھا کہ یہیں فوجی کنٹرول آفس بھی ہو گا اسی لیے اسے بمباری سے محفوظ بنایا گیا تھا۔ احاطے میں کوئی دس گیارہ سول کاریں کھڑی

ہوئی تھیں۔

میں نے ایک محفوظ جگہ سے مائیکرو پلیٹ اندر داخل کر دی اور اسے بہترین ڈائریکشن کے ساتھ گزارنے لگا۔ یہاں تک کہ میں نے اس عمارت کے تمام گوشے دیکھ لیے۔ جنرل کے اہل خاندان بھی اسی عمارت میں فروکش تھے لیکن میں اس بڑے ہال میں رکا تھا جس میں ایک طویل میز کے گرد پڑی ہوئی کرسیوں پر بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے کاغذات رکھے تھے اور وہ ان کا جائزہ لے رہے تھے۔ میں نے جنرل نوکیان کو پہچان لیا کیونکہ وہ وردی میں تھا، لیکن اسی وقت مجھے ایک سنگین صورت حال کا احساس ہوا اور میرا منہ حیرت سے کھل گیا۔ کتنی بڑی اور سامنے کی بات کو میں نظرانداز کر گیا تھا۔ نہ صرف میں بلکہ کوئن میکوویا بھی۔ حالانکہ وہ بڑی اہمیت کی حامل تھی اور وہ بات یہ تھی کہ میں مقامی زبان نہیں جانتا تھا۔ وہ لوگ آپس میں باتیں کر رہے تھے اور میرا ساؤنڈ سسٹم انھیں مجھ تک پہنچا رہا تھا لیکن میں ان کی گفتگو کا مطلب نہیں سمجھ سکتا تھا۔

"آہ۔ کیا حماقت ہوئی ہے۔ کوئن میکوویا یقیناً اپنی سائنسی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر اس مشکل کا حل پیش کر سکتی تھی لیکن دونوں میں سے کسی کو خیال نہیں آیا تھا اور اب میں بے بسی سے ان آوازوں کو سن رہا تھا۔ اچانک مجھے کچھ خیال آیا وہ یہ کہ میں ان آوازوں کو ریکارڈ کر سکتا ہوں۔ یونیورسٹی کی طرف سے جو لیکچر دیے جاتے تھے ان کی ریکارڈنگ انگلش میں پیش کی جاتی تھی۔ یہ بیرونی دنیا سے آئے ہوئے اسٹوڈنٹس کے لیے سہولت کے طور پر کیا گیا تھا اور اس کے لیے یونیورسٹی کی طرف سے ٹیپ ریکارڈر فراہم کیے گئے تھے۔"

ایک لمحہ ضائع کیے بغیر میں نے دوڑ کر ٹیپ ریکارڈ اٹھایا اور لیکچر کا کیسٹ اس میں لگا کر ریکارڈ اور پلے بٹن دبا دیا لیکن اس گفتگو کو براہ راست نہ سن سکنے کا مجھے شدید افسوس تھا۔ اس کے بعد میں نے باقی کیسٹ بھی اپنے پاس رکھ لیے لیکن دوسرے کیسٹ کی ضرورت نہیں پیش آئی کیونکہ کوئی بیس منٹ کے بعد یہ میٹنگ ختم ہو گئی تھی اور میٹنگ میں شریک ارکان اپنی جگہ سے اٹھ گئے تھے۔ جنرل نے انھیں رخصت کیا اور اب میں نے مائیکرو پلیٹ جنرل نوکیان پر فکس کر دی یہاں تک کہ وہ اس کمرے میں داخل ہوا جہاں اس کی بیوی ایک بستر پر بے خبر سو رہی تھی پھر اس نے لباس تبدیل کیا ایک نگاہ سوئی

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہوئی عورت پر ڈالی اور پھر خود بھی اسی بستر پر دراز ہوگیا۔

یہاں میرا کام ختم ہوگیا تھا چنانچہ میں نے دیگر کام کیے۔ مائیکرو پلیٹ واپس لانے کے بعد اسے محفوظ کیا اور پھر وہ کیسٹ ریوائنڈ کرکے سنا جو اطمینان بخش تھا پھر میں بھی آرام کرنے کے لیے لیٹ گیا اب یہاں سے دانش منصور ہوگیا۔ رخسار.......... کہیں اپنے بستر پر سو رہی ہوگی۔ دور بہت دور.......... الیاس بھائی' نازاں باجی اور دوسرے لوگ اور وہ جاویدی نیند سوگئے تھے۔ میرے اپنے میرے مشن کے ساتھی۔

آنکھوں میں آنسوؤں کی نمی لیے میں گہری نیند سوگیا تھا پھر میرے خوابوں نے میرے ماضی کے تمام کردار زندہ کردیے اور میں ان سے باتیں کرنے لگا۔

دوسرے دن صبح کو جاگا اور معمولات سے فارغ ہوا تو نظر دروازے پر پڑی جہاں ایک پرچا پڑا ہوا تھا کھول کر دیکھا تو لکھا تھا۔

"سر.......... میں ایک ضروری کام سے جارہی ہوں گیارہ بجے تک واپس آجاؤں گی۔"

ناشتے وغیرہ سے فراغت حاصل کرکے میں آرام کرسی پر دراز ہوگیا پھر گیارہ بجے دروازے پر دستک ہوئی اور میں سمجھ گیا کہ اسکیلا آئی ہے۔

"آجاؤ.......... دروازہ کھلا ہوا ہے۔" میں نے کہا اور وہ اندر داخل ہوگئی۔

"سوری سر.......... میں.........."

"نہیں اسکیلا سب ٹھیک ہے۔" میں نے ہاتھ اٹھا کر اسے وضاحت کرنے سے روک دیا۔

"میری ضرورت تو نہیں پیش آئی؟"

"نہیں۔" میں نے جواب دیا پھر کہا۔ "لیکن اب تمہاری ضرورت ہے۔"

"سر دل و جان سے۔"

"اسکیلا' مقامی زبان جانتی ہو؟"

"بنیادی چیز ہے سر' اچھی طرح!"

"گڈ! دروازہ بند کردو۔" میں نے کہا اور اسکیلا اپنی جگہ سے اٹھ گئی۔ میں نے ایک پیڈ اور قلم کا بندوبست کیا۔ اسکیلا دروازہ بند کرکے واپس آئی تو میں نے یہ دونوں

چیزیں اس کے حوالے کردیں۔ پھر ٹیپ ریکارڈر آن کرکے قریب رکھ دیا۔ "تمہیں کچھ آوازیں سنائی دیں گی۔ صاف اور واضح ہیں۔ ان کا ترجمہ ترتیب کے ساتھ کرو۔"

"یس سر!" اسکیلا نے کہا۔ اور میں نے ٹیپ ریکارڈر آن کردیا۔ ٹیپ سے آوازیں ابھرنے لگیں۔ اسکیلا سر جھکا کر اپنے کام میں مصروف ہوگئی لیکن دوسرے لمحے میں نے اس کے کان سرخ ہوتے محسوس کیے تھے۔ وہ بری طرح چونکی تھی لیکن مضبوط اعصاب کی مالک تھی اس لیے خود کو سنبھال کر اپنے کام میں مصروف رہی۔ میں نے اس کے کاغذ کو جھانکنے کی کوشش نہیں کی تھی پھر وہ اپنے کام سے فارغ ہوگئی اور اس نے کاغذ میری طرف بڑھا دیا۔

پہلا جملہ تھا۔ یقیناً جنرل۔ یہ خاموشی پراسرار ہے اور ہمیں پریشان کررہی ہے۔

۲۔ ہم جسے فوجوں کی پسپائی سمجھ رہے ہیں وہ یقیناً پسپائی نہیں ہے کیونکہ ہماری کارروائی اس کا جواز نہیں بنتی۔

۳۔ پھر یہ سب کیا ہے؟

۴۔ ناقابل فہم۔

۵۔ اور پریشان کن۔

۶۔ سپلائی جاری ہے۔

۷۔ سب مستعد ہیں۔

۸۔ خاموشی کا یہ انداز جنگی حالت سے زیادہ مخدوش ہے۔

۹۔ گروپ سیون کے آخری آدمی کی لاش مل چکی ہے۔

۱۰۔ ہاں' ہمارا یہ مشن ناکام رہا۔

۱۱۔ نئے احکامات کیا ہیں؟

۱۲۔ خاموشی لیکن تیاریوں کے ساتھ۔

۱۳۔ سیکٹر الیون بالکل خالی ہوگیا ہے۔

۱۴۔ آخر کیوں؟

۱۳۔ اس سوال کا جواب نہیں ہے۔

پھر بہت دیر خاموشی رہی اس کے بعد آواز ابھری۔ "ٹھیک ہے جنٹلمین اب آرام

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

کریں وزارت دفاع کوئی حل پیش کرے گی۔"

تحریر ختم ہوگئی۔ میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔ میں نے اسکیلا کو دیکھ کر کہا۔

"دوسرے لوگوں کو میرے اور تمہارے درمیان اس قربت پر اعتراض تو نہیں ہے؟"

"نہیں سر، ہم سب مل کر ایک بنتے ہیں اور کوئی بھی پارٹ اپنا فرض سرانجام دیتا ہے تو باقی باڈی کو اعتراض نہیں ہوگا۔"

"تمہارے پاس رابطے کے لیے ٹرانسمیٹر ہیں؟"

"جی سر!"

"مجھے ایک درکار ہوگا اس کا حجم کیا ہے؟"

"بہت مختصر، میرے پاس یہ بروچ ہے۔ اس کی دوسری شکلیں بھی ہیں جیسے آلہ سماعت، کف لنک، ٹائی پن وغیرہ۔"

"مجھے کف لنک دے دو۔"

"کتنی دیر میں درکار ہوں گے؟"

"شام تک۔"

"تب ٹھیک ہے۔" اس نے کہا اور سوالیہ نظروں سے مجھے دیکھنے لگی۔ اس کی آنکھوں میں سوالات تھے لیکن میں اسے اس کے کسی سوال کا جواب نہیں دینا چاہتا تھا۔ البتہ میں نے کہا۔

"رات کو نو بجے تمہیں مجھے فوجی علاقے میں چھوڑنا ہوگا۔"

"جی سر۔" وہ آہستہ سے بولی۔

"جانا چاہو تو جاسکتی ہو۔ اور سنو جو ترجمہ تم نے کیا ہے اس کے بارے میں ابھی پریشان نہ ہو۔ مناسب وقت پر میں تمہیں سب کچھ بتادوں گا۔"

"اوکے سر۔"

رات کو ساڑھے آٹھ بجے اسکیلا میرے پاس آگئی۔ "سر وہاں تک پہنچنے میں آدھا گھنٹہ صرف ہوتا ہے۔" میں ایک مناسب لباس پہن کر تیار تھا ہم دونوں باہر نکل آئے۔ بے آواز انجن والی کار سڑکوں پر دوڑنے لگی۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

"یہ رات تمہارے لیے محنت کی رات ہے۔ کھانا کھالیا ہے تم نے؟" میں نے پوچھا۔

"نہیں سر!"

"ہوٹل تو کھلے رہتے ہوں گے۔"

"جی ہاں۔"

"تم اپنے ساتھیوں کے پاس بھی جاسکتی ہو۔ میں ایک نامعلوم وقت فوجی علاقے میں گزاروں گا یعنی وہاں سے واپسی کا کوئی تعین نہیں ہوگا لیکن جب مجھے وہاں سے واپس آنا ہوگا میں تمہیں ٹرانسمیٹر پر اطلاع کروں گا۔ تمہیں وہاں پہنچنے کے لیے کتنا وقت درکار ہوگا؟"

"آدھا گھنٹہ سر۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس علاقے میں رکا نہیں جاسکتا۔"

"میں جانتا ہوں۔"

"مجھے وہ پوائنٹ بتادیں جہاں پہنچنا ہوگا۔"

"کسی شک و شبہ سے پاک جگہ۔ جیسے وہ کافی شاپ جہاں ایک بوسیدہ حال مجسمہ لگا ہے۔"

"مناسب سر۔" وہ پھولے ہوئے سانس کے ساتھ بولی۔

"تم متجسس ہو؟"

"جی سر۔"

"کیوں؟"

"کیا آپ ممنوعہ علاقے میں داخل ہوں گے؟"

"ہاں۔"

"یہ خطرناک ہے سر۔"

"میں جانتا ہوں۔ میرے کف لنک، تم نے اب تک وہ مجھے نہیں دیے؟"

"یس سر، سوری سر..........؟" اس نے ایک ہاتھ سے اسٹیئرنگ سنبھال کر دوسرے ہاتھ سے پرس اٹھایا اور اس سے ایک ڈبیہ نکالی پھر اس نے سونے کے نگ کے کف لنک مجھے دیے۔ ایک کف لنک پر سرخ نشان ہے۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM

"ہاں، نظر آرہا ہے۔"

"بس اسے دبانے سے ٹرانسمیٹر آن ہو جاتا ہے۔"

"بات کرو!" میں نے کہا اور اسکیلا نے اپنے بروچ کو ٹٹولا اور ادھر میں نے کف لنک کا سرخ نشان دبا دیا تھا۔

"یس سر!" اسکیلا نے کہا۔

"ہم اسے بند کس طرح کریں گے؟" میں نے سوال کیا۔

"یہی سرخ نشان دبا کر۔"

"او کے۔ اس کی رینج کیا ہے؟"

"بیس کلومیٹر۔"

"آواز صاف ہے؟"

"جی سر۔"

"او کے شکریہ۔" میں نے کہا اور سرخ نشان دبا دیا۔ اس کے بعد خاموشی رہی تھی یہاں تک کہ مطلوبہ جگہ آگئی۔ کافی شاپ بند ہو چکی تھی لیکن میں نے ایک بار پھر اس کی نشاندہی کر کے کہا۔ "میں تمہیں تکلیف نہ دیتا لیکن مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی دوسری سواری مجھے یہاں سے نہیں ملے گی۔"

"سر میں خوشی سے تیار ہوں لیکن.........."

"ہاں کہو!"

"سر پلیز، خیال رکھیے گا۔" اس نے ملتجی لہجے میں کہا۔ اور میں نے گردن ہلا دی۔ اس نے گہری نظروں سے مجھے دیکھا اور کار آگے بڑھا دی۔

عورت .... میں نے دل میں سوچا۔ نہ جانے کون کون سے جذبوں سے معمور......... لیکن وہ بھی جسے میں آج تک یاد نہیں آسکا۔ جس نے مجھے یہ بتانا بھی پسند نہ کیا کہ میں نے کس کی کوکھ سے جنم لیا ہے۔ میری ابتدا کیا ہے۔ میری ماں۔ کیا اس کا کوئی وجود ہے۔" کار نظروں سے اوجھل ہوئی تو میں سنبھل گیا۔

کن افسردہ خیالات کا شکار ہو گیا۔ یہ خیالات مجھے مضمحل کر دیں گے جبکہ اس وقت تیز عمل کی ضرورت ہے چنانچہ میں نے اپنا ذہن فوراً تبدیل کر لیا۔ پھر میں وہاں سے آگے

بڑھ گیا۔ چند قدم چلنے کے بعد میں نے کوئن میکوویا کا دیا ہوا تحفہ نگاہوں کے سامنے کیا اور گیارہ کے ہندسے کو دبا دیا۔ مجھے تو کچھ نہیں محسوس ہوا تھا لیکن کوئن میکوویا کا کہنا تھا کہ میں اسے نظر نہیں آرہا۔ اب یہ ایک دلچسپ عمل تھا حالانکہ کوئن میکوویا نے آج تک کوئی ایسا عمل نہیں کیا تھا جس سے مجھے کسی مشکل کا شکار ہونا پڑے لیکن بہرحال ایسے تجربے خود کو بھی انوکھے ہی لگتے ہیں اور جدید ترین سائنسی دور میں ایسی کسی چیز کی موجودگی ناممکن نہیں ہے، بس ذہن کے قبول کرنے کی بات ہے، اس کے بعد میں بے خوف و خطر اس جگہ پہنچ گیا جہاں سے ممنوعہ علاقے میں داخلے کا راستہ تھا۔ میں جانتا تھا کہ یہاں کسی قسم کی کوئی غیر مناسب کوشش خطرناک ہو سکتی ہے۔ چنانچہ وہاں رک کر میں نے کچھ دیر انتظار کیا۔ فوجی گاڑیوں کی آمد و رفت یہاں ہوتی رہتی تھی اس کا اندازہ میں مائیکرو پلیٹ سے بھیجی ہوئی تصاویر کے ذریعے لگا چکا تھا۔ پھر ایک ایسا فوجی ٹرک وہاں آکر رکا جس میں میرے سوار ہو جانے کی گنجائش تھی۔ چیکنگ کرنے والے کسی کو بھی نظر انداز نہیں کرتے تھے آنے والے فوجی ٹرک سے وہ پاس طلب کیا گیا جو غالباً یہاں سب کو ایشو کیا گیا تھا اور صرف چند لمحوں میں اس ٹرک کو فارغ کر دیا گیا اور ٹرک کھلے ہوئے دروازے سے اندر داخل ہو گیا۔ بہت وسیع و عریض علاقے میں یہ مکانات وغیرہ پھیلے ہوئے تھے چونکہ یہاں پر جنرل کی رہائش گاہ تھی اس لیے کچھ خاص انتظامات بھی کیے گئے تھے اور ٹرک جہاں پہنچ کر رکا وہاں بہت سے ٹرک کھڑے ہوئے تھے۔ فوجی جگہ جگہ ستونوں کی مانند ایستادہ تھے اور پوری طرح چاق و چوبند، میں اللہ کا نام لے کر نیچے اتر آیا۔ اب اپنی آزمائش تھی بلکہ اپنی کیا کوئن میکوویا کے اس نئے تحفے کی آزمائش کہا جاسکتا ہے میں چند قدم آگے بڑھا اور پھر ایک مستعد فوجی کے بالکل سامنے سے گزرا۔ فوجی اسی طرح کھڑا رہا تھا۔ حالانکہ مجھے اندازہ تھا کہ وہ مکمل طور پر ہوشیار ہے، لیکن میں نے اس کی توجہ اپنی جانب نہیں پائی اور مزید کئی فوجیوں کے سامنے سے گزر گیا تب تھوڑا سا اطمینان ہو گیا تھا، غالباً میرے قدموں کی چاپ بھی نہیں ابھر رہی تھی۔ اس اطمینان کے بعد اب مجھے طول و طویل فاصلہ طے کر کے اس علاقے تک پہنچنا تھا جہاں جنرل نوکیان کی رہائش گاہ تھی۔ یہاں الگ سیکورٹی کے انتظامات تھے لیکن کم از کم ایسے کہ ان سے نمٹا جاسکے۔ مائیکرو پلیٹ سے حاصل شدہ معلومات نے راستوں کا تعین کرایا تھا۔ غرضیکہ میں اس

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

سیکورٹی سے بھی گزر گیا۔ عمارت کا بڑا دروازہ بند تھا اور یہاں دو فوجی تعینات تھے کوئی ایسی حرکت کر کے وقت سے پہلے اپنی موجودگی کا اظہار نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ اس طرح وہ سب کچھ نہیں ہو سکتا جس کے لیے میں یہاں تک پہنچا تھا چنانچہ میں نے پوری عمارت گھومنے کے بعد آخر کار ایک ایسی جگہ کا انتخاب کر لیا جہاں سے اندر پہنچا جا سکتا تھا یہ ایک عام سی جگہ تھی اور اس سے پہلے بھی ایسی جگہیں میں استعمال کر چکا تھا۔ یعنی احاطے میں لگے ہوئے درختوں میں سے ایک درخت جس کی شاخیں عمارت کی چھت تک پہنچتی تھیں۔ درخت پر چڑھنا پڑا اور پھر کمزور شاخوں نے مجھے عمارت کی چھت پر چھوڑ دیا اور چھت سے راستے تلاش کرتا ہوا میں آخر کار اس جگہ آگیا جہاں سے جنرل کی رہائش گاہ میں داخل ہوا جا سکتا تھا۔ خاصا پر مشقت کام تھا لیکن بہرحال میری جسمانی قوتوں نے میرا ساتھ دیا تھا اور مجھے وہ لمحات یاد تھے جب کوئن میکوویا نے مجھے یہ احساس دلایا تھا کہ اس کے طبی طریقہ کار نے مجھے ایک طرح سے از سر نو جوان کر دیا ہے اور یہ الفاظ حقیقت کی شکل میں میں نے محسوس بھی کر لیے تھے۔ چنانچہ اس وقت ایک پھرتیلے چیتے کی مانند میں اپنا کام سرانجام دے رہا تھا۔ ذہن میں وہ منصوبہ پہلے ہی بنا لیا تھا کہ مجھے کیا کرنا ہے' لیکن اس منصوبے پر عمل جنرل توکیان کا طرز عمل دیکھنے کے بعد ہی ممکن تھا۔ جنرل توکیان کے کمرے میں مدھم سی روشنی پھیلی ہوئی تھی اور صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ ٹیبل لیمپ بھی روشن ہے۔ میں نے دروازے پر ہلکی سی دستک دی' ایک بار' پھر دوسری بار' اس کے ساتھ ساتھ ہی میں کی ہول سے اندر بھی جھانکتا جا رہا تھا۔ جنرل اس وقت اپنی مسہری پر نیم دراز' سلیپنگ سوٹ میں ملبوس کسی کاغذ کا مطالعہ کر رہا تھا۔ دستک سن کر اس نے جلدی سے کاغذ سمیٹا اور اسے ایک جانب رکھ دیا۔ برابر میں اس کی بیوی سو رہی تھی اس نے اس کی جانب دیکھا پھر تکیے کے نیچے سے پستول نکال کر اس کے چیمبر چیک کیے لیکن اس نے لیمپ کی روشنی نہیں بجھائی تھی جبکہ کمرے میں نائٹ بلب بھی جل رہا تھا پھر وہ پستول سیدھا کیے ہوئے بے آواز دروازے پر آگیا اور دروازے سے ہٹ کر اس نے غالباً دروازے کا بولٹ کھولا تھا۔ بولٹ کھولنے کے بعد اس نے غالباً باہر دیکھا اور کسی کو نہ پا کر حیران ہو گیا۔ چند لمحے سوچتا رہا میں تھوڑا سا پیچھے ہٹ گیا تھا اس نے سوچنے کے بعد دروازے سے باہر جھانکا۔ پستول اس نے اس طرح سیدھا کیا ہوا تھا کہ اگر کوئی بھی

نگاہوں کے سامنے آئے تو اسے ایک لمحے کے اندر گولی سے اڑا دے لیکن پھر وہ راہداری بھی اسے خالی ہی نظر آئی جو دروازے کے سامنے تھی اور وہ کسی قدر بڑبڑانے والے انداز میں کچھ بولتا ہوا باہر نکل گیا میں اسی موقع کا منتظر تھا چنانچہ خاموشی سے میں دروازے سے اندر رینگ گیا۔ جنرل نے تقریباً چالیس سیکنڈ باہر گزارے اور اس کے بعد واپس آ کر دروازہ اندر سے بند کر دیا اسے اچھی طرح بولٹ کیا اور سست قدموں سے چلتا ہوا مسہری تک پہنچ گیا۔ میں اس دوران کمرے کا جائزہ لے رہا تھا۔ وسیع و عریض خواب گاہ میں ایک اور دروازہ نظر آ رہا تھا جو بند نہیں تھا اور اس کے شیشے بھی روشن تھے۔ میں نے ان شیشوں کے دوسری طرف ایک تاریک خلا دیکھی تھی اس کا مطلب ہے کہ ادھر بھی کوئی دروازہ ہے۔ بہرحال میں جانتا تھا کہ جنرل خاصا پریشان ہو گا اگر اس کی بیوی جاگ گئی تو اسے اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ چنانچہ میں نے ایک فیصلہ کیا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس دوسرے دروازے سے اندر داخل ہو گیا اندر پہنچنے کے بعد میں نے تاریکی میں آنکھیں پھاڑیں۔ کوئی بہت بڑا کمرہ تھا۔ دیواروں میں شیلف لگے ہوئے تھے اور ان میں کتابیں چنی ہوئی تھیں۔ کمرے کا اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد میں نے پھر ایک اور عمل کیا اور دیواروں پر تلاش کرنے کے بعد کمرے کی روشنی جلا دی۔ میں جانتا تھا کہ دوسری جانب سے میرے اس عمل کا کیا رد عمل ہو گا۔ اب جنرل کو اس بات پر کوئی شبہ نہیں ہونا چاہیے کہ کوئی یہاں موجود ہے لیکن اس شریف آدمی نے اپنی بیوی کو نہ جگا کر مجھ پر احسان کیا اور اس بار وہ بہت زیادہ محتاط نظر آ رہا تھا۔ اس نے اپنے کمرے کی روشنی بند کر دی تاکہ میں اس کی نقل و حرکت نہ دیکھ سکوں اور پھر وہ اس دوسرے کمرے کے دروازے سے اندر آگیا۔ میں اس کی موجودگی کو محسوس کر رہا تھا لیکن اس کے باوجود وہ دیر تک وہیں کھڑا رہا اور پھر اچانک پستول سیدھا کیے ہوئے کمرے میں داخل ہو گیا اس کے انداز میں ایک تربیت یافتہ فوجی نمایاں تھا۔ کمرے میں داخل ہو کر اس نے پستول کو اپنی کلائی پر رکھ کر کئی پینترے بدلے اور متوحش نگاہوں سے چاروں طرف دیکھنے لگا' لیکن مجھے بھی ہوشیار رہ کر ہی کام کرنا تھا کیونکہ وہ اندھا دھند فائرنگ بھی کر سکتا تھا اور بہرحال میں کسی کو نظر نہیں آ رہا تھا لیکن بے جسم نہیں تھا.......... میں نے ایک ایسی جگہ کی آڑ لی جہاں اگر فوری طور پر گولی چلائی جاتی تو مجھے لگ بھی سکتی تھی' چنانچہ میں نے ایسی جگہ

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

اپنائی جہاں گولی کارگر نہ ہوسکے اور پھر بالکل ہی زمین سے چپک گیا۔ تب میں نے آہستہ سے کہا۔

"مسٹر جنرل نوکیان' کسی قسم کی جنبش یا کارروائی نہ کرو اور نہ ہی میری یہاں موجودگی پر پریشانی کا شکار ہو۔ اپنے آپ کو سنبھالو تاکہ میں تم سے اس کے بعد کی گفتگو کروں۔" جنرل نوکیان اپنی جگہ ساکت رہ گیا تھا۔ وہ غالباً آواز کی سمت کا اندازہ لگانے کی کوشش کر رہا تھا۔ میں نے چند لمحات توقف کے بعد پھر کہا۔

"یہ دروازہ اندر سے بند کردو تاکہ تمہاری بیوی کو پریشانی نہ ہو' اور ایک بار پھر میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ ہر مشکل کو ذہن سے نکال دو' میں تمہارا دشمن نہیں' دوست ہوں اور اس کا ثبوت تمہیں مل جائے گا براہ کرم کسی حیرت میں مبتلا ہونے کے بجائے بہتر ہے کہ اپنے آپ کو سنبھال لو۔ وہ درحقیقت بری طرح چکرا کر رہ گیا تھا اور یہ بات انسانی فطرت کے مطابق تھی۔ ہم اسے غیرانسانی عمل نہیں کہہ سکتے تھے۔ چند لمحات وہ شدید حیرتوں میں ڈوبا رہا اور پھر اس کا پستول والا ہاتھ نیچے لٹک گیا۔"

"کون ہو' کہاں ہو؟" اس کی بھاری آواز ابھری۔

"تم سے قریب ہوں جنرل' اگر چاہوں تو تمہارا پستول چھین بھی سکتا ہوں' لیکن یہ ایک گستاخانہ عمل ہوگا جبکہ میں تمہارا احترام کرتا ہوں اس لیے میں ایسا نہیں کروں گا تاہم میری ایک درخواست کی تکمیل کردو تو میں تمہارا شکر گزار ہوں گا۔"

جنرل ایک لمحے تک کچھ سوچتا رہا پھر اس نے پلٹ کر دروازہ اندر سے بند کر دیا جو دوسرے کمرے سے رابطے کا ذریعہ تھا۔ اس کمرے میں اس دروازے کے علاوہ اور کوئی دروازہ نہیں تھا' میں نے پھر کہا۔

"شکریہ جنرل' بہرحال میں انسان ہی ہوں اور یہ پستول میری زندگی کا خاتمہ کر سکتا ہے' اس لیے اسے اپنے پاس محفوظ کرلو یا پھر کسی ایسی جگہ رکھ دو جہاں تمہارے خیال میں اسے میں نہ استعمال کرسکوں' پلیز جنرل اگر میری باتیں تمہارے لیے فائدہ مند ثابت ہوں تو ٹھیک ہے ورنہ اس کے بعد تم ہر جدوجہد کے لیے آزاد ہو۔"

"لیکن تم کون ہو؟" جنرل نے میری انگریزی زبان کے جواب میں انگریزی ہی میں کہا۔

"فی الحال مجھے اپنا دوست سمجھو' جب تک کہ میں تمہیں اپنے بارے میں مزید تفصیلات نہ بتادوں۔" میں نے کہا۔ جنرل چند لمحات سوچتا رہا پھر وہ آہستہ آہستہ ایک صوفے کی جانب بڑھ گیا۔

کچھ فاصلے پر سینٹر ٹیبل رکھی ہوئی تھی' اس نے اپنا پستول سینٹر ٹیبل پر رکھا اور پھر پستول سے خاصی دور ہٹ کر بیٹھ گیا پھر اس نے کہا۔

"میں تمہارا منتظر ہوں' کیا تم انسانی وجود میں میرے سامنے آسکتے ہو؟"

"ہاں جنرل' لیکن براہ کرم اس وقت تک جب تک تمہیں یہ احساس نہ ہو جائے کہ میں تمہارے لیے کسی نقصان کا موجب ہوسکتا ہوں کوئی جذباتی قدم اٹھانے کی کوشش نہ کرنا۔"

"ٹھیک ہے میں وعدہ کرتا ہوں۔" جنرل نے کہا اور میں نے اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر ایک کا ہندسہ دبا دیا۔ جنرل چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ میں اس پہ ظاہر ہوا تو وہ ایک دم اٹھ کھڑا ہوا اس کی پھٹی پھٹی آنکھیں میرا جائزہ لے رہی تھیں۔ میں مسکراتا ہوا آگے بڑھا اور میں نے مصافحے کے لیے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میں یہ درخواست کرچکا ہوں کہ جب تک تمہیں میری ذات سے کوئی نقصان نہ پہنچے مجھے اپنا دشمن نہ سمجھنا میں دوستی کا ہاتھ ملانا چاہتا ہوں۔" جنرل نے غالباً یہ اندازہ لگانے کے لیے کہ وہ میرا ہاتھ چھو سکتا ہے یا نہیں اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ چوڑا اور کھردرا ہاتھ میں نے اپنے ہاتھ میں لے کر اس سے پر جوش مصافحہ کیا اور اسے بیٹھنے کی پیشکش کرتے ہوئے کہا۔

"بے شک میری یہاں آمد بہت حیران کن ہوگی تمہارے لیے مسٹر نوکیان' لیکن بہرحال میں تمہیں ذہنی طور پر بالکل تشنہ نہیں چھوڑوں گا اور اپنے بارے میں مکمل تفصیل بتادوں گا البتہ ابتدائیہ کے طور پر یہ کہنا از حد ضروری ہے کہ میرا تمہارے پاس آنا بے مقصد نہیں ہے' لیکن میں جس مقصد کے لیے بھی آیا ہوں وہ تمہارے لئے' تمہارے وطن کے لیے بہترین مفادات کا حامل ہے' کیا براہ کرم تم مجھے بیٹھنے کی پیشکش کروگے؟"

"بیٹھو۔" جنرل نے سرد لہجے میں کہا اور میں پر اطمینان انداز میں اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔ تب وہ بھی میرے سامنے بیٹھ گیا لیکن میں اس کے اندر شدید

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

بے چینی، شدید اضطراب پارہا تھا اور اصولی طور پر اس کا یہ اضطراب جائز تھا۔ اپنے نوزائیدہ وطن کے لیے وہ ایک اہم شخصیت کا مالک تھا اور دشمن اس سے بھرپور فائدہ حاصل کر سکتا تھا۔ اس وقت وہ بے بس تھا لیکن بے شک یہ سائنسی دور ہے اور سائنس نے ایسی ایسی چیزیں دنیا کو دی ہیں کہ خود عقل انسانی حیران رہ جاتی ہے اور آفرین ہے ان پر جو ایسی پیچیدہ سائنسی ایجادات کرتے ہیں۔ انسانی ذہن آج بھی سائنس کی گتھیوں میں الجھا ہوا ہے اور مکمل طور پر اس کی حقیقت کو نہیں پاسکا۔ تصورات اور توہمات انسانی فطرت کا ایک حصہ ہیں، لیکن کتنے بڑے لوگ ہیں وہ، جنہوں نے ان توہمات کو حقیقتوں کا روپ دے دیا ہے۔ جنرل نوکیان ایک زیرک، تجربے کار اور عمر رسیدہ انسان تھا لیکن اس وقت جو واقعات اسے پیش آئے تھے وہ یقینی طور پر اس کے لیے ناقابل یقین تھے۔ وہ مسلسل مجھے دیکھے جارہا تھا میں نے مسکرا کر کہا۔

"جب مصافحہ کرلیا جاتا ہے جنرل تو انسان پر کچھ اخلاقی ذمہ داریاں عائد ہو جاتی ہیں، میں بار بار یہ بات تسلیم کر رہا ہوں کہ میرا یہاں آنا شدید حیرتوں کا باعث ہے لیکن بس میں تمہیں ایک بات کا یقین دلانا چاہتا ہوں۔ اپنی حیرتوں سے نکل کر مجھ سے گفتگو کرو، میں یقینی طور پر تمہیں یہ بتادوں گا کہ میں اس انداز میں یہاں کیوں آیا ہوں اور یہاں تک پہنچنے اور تمہیں نظر نہ آنے کے کیا ذرائع ہیں میرے پاس۔"

جنرل نے آنکھیں بند کر کے گردن جھٹکی اور بولا۔

"تمہارا لہجہ اور تمہارے الفاظ مجھے متاثر کر رہے ہیں لیکن انسانی فطرت کو نظر انداز نہ کرو اگر تم کوئی انسان ہو اور کوئی سائنسی طریقہ کار اختیار کر کے یہاں تک پہنچے ہو تو یقیناً قابل مبارک ہو کہ تم نے مجھ جیسے انسان کو متحیر کر دیا ہے۔"

"یقیناً جنرل! میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں لیکن میرے الفاظ حقیقت پر مبنی ہیں۔"

"ٹھیک ہے مجھے معاف کرنا اگر میں چند لمحات خود کو نہ سنبھال سکوں اور اب کیا تم میری حیرت دور کرنے کے لیے فوراً ہی یہ بتانا پسند کرو گے کہ تم کون ہو؟"

"جنرل بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کا کوئی پس منظر ہوتا ہے اس پس منظر کی وجہ سے اور کچھ مشکلات درپیش ہونے کی وجہ سے میں تمہیں اپنا نام صرف ڈی ایم بتا سکتا

ہوں، کیا یہ نام تمہارے لیے قابل قبول ہوگا؟"

جنرل نے اب اپنے آپ کو پوری طرح سنبھال لیا تھا، اس کے ہونٹوں پر خفیف سے مسکراہٹ پھیل گئی۔ اس نے کہا۔

"اگر یہ سب میرے لیے قابل قبول نہ بھی ہو، تب بھی تم مجھ پر اپنی برتری ثابت کر چکے ہو اور جب برتری ثابت ہو جاتی ہے تو پھر برتر کے احکامات ماننا پڑتے ہیں۔"

میں نے محسوس کیا تھا کہ جنرل نے اب اپنے آپ کو کافی حد تک سنبھال لیا چنانچہ چند لمحات سوچنے کے بعد میں نے کہا۔

"میں تمہید کے بغیر ان ضروری نکات پر تم سے گفتگو کروں گا جنرل نوکیان جن کے بارے میں، معلومات حاصل کرنے کے لیے میں تمہارے پاس آیا ہوں۔ مائی ڈیئر جنرل یہ بات دنیا بھر کو معلوم ہے کہ اس وقت لیس لینڈ کچھ بڑی طاقتوں کا نوازئیدہ بنا ہوا ہے اور وہ بڑی طاقتیں میری کرائن کو لیس لینڈ میں ضم کر کے اپنے کچھ مفادات حاصل کرنا چاہتی ہیں لیکن میری کرائن کی فوجیں بڑی ہمت اور جوانمردی کے ساتھ لیس لینڈ کا مقابلہ کر رہی ہیں مائی ڈیئر۔ جنرل! تمہارے سربراہوں نے اور خود تم نے کیا اس بارے میں نہیں سوچا کہ اچانک ہی لیس لینڈ کے حملوں میں نرمی کیوں آگئی ہے اور لیس لینڈ کی فوجوں نے کچھ جنگی برتری حاصل کرنے کے باوجود پسپائی کیوں اختیار کی ہے یا ان بڑی طاقتوں نے اپنی کسی واضح پالیسی کے اعلان کے بغیر لیس لینڈ کو وہ امداد دینا کیوں بند کر دی ہے جس کے ذریعے لیس لینڈ میری کرائن میں کافی تباہ کاری مچا رہا تھا۔"

جنرل کی پیشانی پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں ابھر آئیں اس نے سنسنی خیز نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ بات ہم سب کے لیے معمہ بنی ہوئی ہے، کیا تم اس سلسلے میں کوئی انکشاف کرنا چاہتے ہو؟"

"ہاں جنرل نوکیان، چونکہ تم ابھی تک اس بات کا کوئی مناسب جواز تلاش نہیں کر سکے اور تمہارے حکام بھی اس سلسلے میں پریشانی میں مبتلا ہیں، لیکن ہمیں وہ جو بات معلوم ہو چکی ہیں جن کی بنا پر لیس لینڈ کی فوجوں نے فوری طور پر یہ طریقہ کار اپنایا ہے۔"

"آہ کیا تم اب بھی نہیں بتاؤ گے میرے دوست کہ تم کون ہو.......... تم نے وہ

Uploaded By Muhammad Nadeem

موضوع چھیڑا ہے جو اس وقت ہمارے لیے پھانسی کا پھندا بنا ہوا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ لیس لینڈ کی فوجوں نے اگر ہم پر کوئی برتری حاصل کی ہے تو ہم اس سے اس قدر ہراساں نہیں ہوئے جس قدر اب ہیں اصل میں ہمیں خود اس بات کا شدت سے احساس ہے کہ لیس لینڈ کی فوجوں نے اس وقت ہمارے ساتھ رعایت برتی ہے جب وہ ہم پر بہت سی کاری ضربیں لگا سکتی تھیں ہرچند کہ ہم ان کے لیے بھی تیار تھے۔"

"میں تم سے وعدہ کر چکا ہوں جنرل! اور اس وعدے کی وجہ یہ ہے کہ میں ناجائز طریقے سے تم تک پہنچا ہوں اور اس وقت میں نے تمہارے آرام میں خلل ڈالا ہے۔"

"چونکہ تم نے مجھے دوست کہنے کی دعوت دی ہے اس لیے میں اب نہایت عاجزی سے تمہیں دوست کہہ کر ہی مخاطب کروں گا' جو انکشاف تم کرنا چاہتے ہو وہ اس قدر قیمتی ہے میرے لیے کہ میں ایسی ہزار راتیں جاگ سکتا ہوں' مجھے اپنے وطن سے پیار ہے میں اپنے وطن کی بقا کے لیے نجانے کیا کیا کچھ کرنا چاہتا ہوں۔ براہ کرم مجھے بتاؤ کیا اس کا کوئی جواز تمہارے علم میں ہے..........."

"ٹھوس' بھرپور' مدلل!" میں نے جواب دیا۔

"آہ' تو مجھے انتظار نہ کراؤ۔"

"یہ بتاؤ جنرل کہ جب یہ چھوٹی چھوٹی ریاستیں ایک مشترکہ ملک کی حیثیت رکھتی تھیں تو اس وقت تمہارا عہدہ کیا تھا؟"

"میں جنرل ہی کے عہدے پر فائز تھا۔" نوکیان نے جواب دیا۔

"گڈ! اس کا مقصد ہے کہ بہت سے اہم راز تمہارے علم میں ہوں گے' کیا تم کسی مقامی سائنس دان ماؤنٹی زوف کے بارے میں جانتے ہو جس کا تعلق میری کرائن ہی سے تھا؟"

"ماؤنٹی زوف.........." جنرل نوکیان نے پر خیال لہجے میں کہا۔

"ہاں یہی اس کا نام ہے۔"

"شاید تمہیں اس سلسلے میں مکمل معلومات حاصل نہیں ہیں مشترکہ ملک میں یہ سب کچھ عام نہیں تھا ہر شعبہ اپنی جگہ ایک الگ حیثیت کا حامل تھا' فوج کا کام فوجی امور کو سنبھالنا تھا۔ سائنس دان اپنے سائنسی امور سنبھالتے تھے کسی کا دوسرے سے رابطہ

نہیں تھا اور اس سلسلے میں خاص طور سے اقدامات کیے گئے تھے کہ غیر متعلق لوگ ایک دوسرے سے گھل مل نہ سکیں اس لیے سائنسی امور کے بارے میں میری ہی نہیں بلکہ مختلف ریاستوں میں موجود لوگوں کی معلومات صفر ہیں۔"

"ٹھیک ہے میں یہ بات تسلیم کرتا ہوں۔" میں نے جواب دیا۔

"لیکن ماؤنٹی زوف.........؟"

"ہاں میرے دوست' ماؤنٹی زوف ایک خطرناک سائنس دان تھا اور وہ میری کرائن میں ایک ایسی لیبارٹری میں کام کر رہا تھا جو کہیں پوشیدہ تھی' بلکہ ہے اور اس کے سپرد جو ذمہ داری تھی وہ یہ تھی کہ وہ جراثیمی ہتھیار بنائے۔ ماؤنٹی زوف اپنے کام میں مصروف تھا کہ یہ تبدیلی رونما ہوگئی اور شاید وہ نہیں جانتا کہ باہر کی دنیا میں کیا انقلاب برپا ہوگیا ہے جو معلومات ہمیں حاصل ہوئی ہیں وہ یہی ہیں کہ ماؤنٹی زوف آج بھی مشترک ملک کے لیے جراثیمی ہتھیار تخلیق کر رہا ہے باہر کی دنیا سے اس کے رابطے منقطع کر دیے گئے تھے جس کی بنیاد پر اسے اب تک علم نہیں ہے کہ کیا کچھ ہو چکا ہے۔ مائی ڈیئر جنرل نوکیان! دشمن حکومتوں کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے میری کرائن کے خلاف ایک خوفناک منصوبہ ترتیب دیا.......... منصوبہ یہ ہے کہ کچھ افراد میری کرائن میں خفیہ طور پر داخل ہوئے ہیں اور ان کے سپرد یہ ذمہ داری کی گئی ہے کہ ماؤنٹی زوف کی وہ تجربہ گاہ تلاش کر کے اسے تباہ کر دیں۔ تجربہ گاہ کی تباہی سے وہ جراثیمی ہتھیار بھی تباہ ہوں گے جو انتہائی مہلک اور خوفناک ہیں اس طرح میری کرائن میں ایک ہولناک تباہی پھیل جائے گی اور دشمن کو وہ تمام کام نہیں کرنے پڑیں گے جو میری کرائن کے خلاف جنگی کارروائی کر کے انہیں کرنا پڑتے.......... بیس لاکھ انسانوں کی ہلاکت کے بعد میری کرائن کی اپنی کوئی حیثیت برقرار نہ رہتی اور لیس لینڈ بہ آسانی اس پر قابض ہو جاتا۔ یہ منصوبہ ہے اور اس منصوبے پر اعلیٰ پیمانے پر عمل ہو رہا ہے شاید ان لوگوں کو بھی کوئی ایسا شخص نہیں مل سکا جو ماؤنٹی زوف کی اس تجربہ گاہ کی صحیح نشاندہی کر سکے۔"

جنرل کا چہرہ سرخ ہوگیا تھا اس کی آنکھیں ابلی پڑ رہی تھیں' منہ کھلا ہوا تھا اور وہ میری جانب نگراں تھا۔ اس خوفناک انکشاف نے اس کے اعصاب مکمل طور پر تباہ کر دیے تھے اور وہ سکتے کے سے عالم میں بیٹھا میری صورت دیکھ رہا تھا۔ میں نے کچھ دیر

WWW.PAKSOCIETY.COM
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"لیکن جنرل نوکیان! ہم یہ سب کچھ نہیں ہونے دیں گے اور میں نے اسی سلسلے میں تم سے ملاقات کی ہے۔ میرے ان الفاظ نے شاید اسے ڈھارس دی اس کے اندر ہلکی سی جنبش پیدا ہوئی پھر اس نے بے بس نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھا اور میری جانب اجازت طلب نگاہوں سے دیکھنے لگا۔ میں سمجھ گیا کہ وہ کیا چاہتا ہے۔ میں نے اپنی جگہ سے اٹھ کر کہا۔"

"میں تمہیں پانی پیش کر سکتا ہوں۔"

"نہیں پلیز بس تم مجھے اجازت دے دو۔"

"سوری جنرل! میں نے تمہارے اوپر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں لگائی ہے۔"

"جنرل اپنی جگہ سے اٹھا' اس نے بیڈ روم فریج سے پانی کی بوتل نکالی۔ اور پھر سوالیہ نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگا۔"

"نہیں شکریہ تم پانی پیو۔"

جنرل پانی پینے کے بعد میرے پاس واپس آ بیٹھا تھا اس نے گھگیائی ہوئی آواز میں کہا۔

"آہ تم مجھے کم از کم یہ بتا دو کہ تم کون ہو؟ ہو سکتا ہے یہ خوفناک منصوبہ میرے اعصاب ختم ہی کر دے اور میں کسی قابل نہ رہوں۔"

"نہیں جنرل! خود کو سنبھالنا ہو گا تمہیں' اور حالانکہ مجھے یہ اجازت نہیں ملی ہے لیکن کچھ عرصے قبل ایک ایسا کام عمل میں آ چکا ہے جس کی بنا پر میں اپنے طور پر بھی اپنے بارے میں انکشاف کرنے کا مجاز ہوں۔"

"مثلاً مثلاً..........." جنرل نے کہا۔

"بلیک چینل کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟" میں نے کہا اور اس کے چہرے پر نگاہیں گاڑ دیں ایک لمحے کے لیے اس کے ذہن کی چرخی گھومی اور پھر اس نے زور زور سے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"بلیک چینل کے ساتھ کوئن میکوویا کا نام بھی ذہن میں آتا ہے اور یہ نام کچھ عرصہ قبل منظر عام پر آیا تھا جب ایک دیوانے سائنس دان نے پورے چھوٹے سے ملک کو

میزائلوں کا نشانہ بنانے کی کوشش کی تھی اپنے آپ کو ایک علاقے کا حکمران بنانے کے لیے' اور وہ ملک خالی ہونے لگا تھا لیکن کسی بلیک چینل نے اس سائنس دان کو اس کے منصوبے میں ناکام کر دیا تھا۔"

"گڈ' اس کا مقصد ہے کہ بلیک چینل دنیا کی نگاہوں میں آ چکا ہے۔"

"جو تفصیلات اس کے بارے میں موصول ہوئی تھیں اس کے بعد اسے دنیا کی نگاہوں میں آنا ہی تھا۔"

"میں بلیک چینل کا نمائندہ ہوں کوئین میکوویا کا فرستادہ اور کوئن میکوویا ہی نے مجھے میری کرائن بھیجا ہے بلیک چینل کا نقطہ نگاہ یہ ہے کہ رنگ' نسل' مذہب اور ایمان کو نظرانداز کرتے ہوئے صرف انسانیت کی بنیاد پر کام کیا جائے اور چونکہ اس وقت میری کرائن میں ایک ایسا منصوبہ زیر عمل ہے جو بیس لاکھ انسانوں کی ہلاکت اور تباہی کا باعث بن سکتا ہے اس لیے کوئن میکوویا ان بیس لاکھ انسانوں کی سلامتی چاہتی ہے اور اس سلامتی کے تحفظ کے لیے ایک گروپ یہاں بھیجا گیا ہے جو سرگرم عمل ہے۔"

جنرل نوکیان کا بدن آہستہ آہستہ لرزنے لگا اس نے مدھم آواز میں کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں اس سلسلے میں' اگر تم انسانی حیثیت رکھتے ہو تو میرے جذبات کا تعین کر سکتے ہو۔ وہ خوفناک منصوبہ جس نے میرے وجود کو منتشر کر ڈالا تھا اور میرا دل بیٹھا جا رہا تھا۔ یقینی طور پر ایسا ہے کہ ہم میں سے کوئی اس کے بارے میں تصور بھی نہیں کر سکتا لیکن اگر بلیک چینل اور وہ عظیم عورت ہماری مدد پر آمادہ ہے تو یقیناً بیس لاکھ انسانوں کی ہلاکت رک جائے گی' آہ میرے دوست مجھے تمہارے الفاظ کی تصدیق درکار ہے۔"

"میری کرائن کے اپنے ذاتی معاملات میں' لیس لینڈ نے جو منصوبہ بنایا ہے اسے یقیناً ناکام بنا دیا جائے گا اور اس کے بعد میری کرائن کو اپنے طور پر لیس لینڈ کی چیرہ دستیاں روکنا ہوں گی کیونکہ کوئن میکوویا کسی ملک کے ساتھ مل کر جنگی کارروائیاں نہیں کر سکتی۔"

"ہمیں اس کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ لیس لینڈ کو اگر بیرونی امداد حاصل ہے تو ہم اپنے جذبوں سے لڑ رہے ہیں اور اس بات پر میری کرائن کا بچہ بچہ یقین رکھتا ہے کہ لیس

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

لینڈ کو ہم کبھی اپنے وطن کی زمین پر قابض نہیں ہونے دیں گے چاہے وہ کتنی ہی بھرپور قوتیں لے آئے۔ ہم اگر پریشان تھے تو صرف اس لیے کہ یہ جنگی کارروائی اس انداز میں کیوں روک دی گئی اور اب وہ لوگ کیا منصوبہ بندی کر رہے ہیں اور بلاشبہ جو کچھ ہمارے علم میں آیا ہے وہ تو اتنا بھیانک ہے کہ شاید ہمارے حکام اس کی توقع بھی نہ کر سکیں لیکن میرے دوست کیا تم لوگ اس میں کامیاب ہو جاؤ گے؟"

"جنرل! میں تم سے یہی معلوم کرنا چاہتا تھا کہ کیا ماؤنٹی زوف کی اس تجربہ گاہ کی نشاندہی ہو سکتی ہے' کیا آپ اپنے ان محکموں کو اس بات پر آمادہ کر سکتے ہیں جو سائنسی امور سے تعلق رکھتے ہیں کہ وہ اس لیبارٹری کی نشاندہی کر دیں۔ یقیناً آپ کے ذہن میں یہ سوال بھی پیدا ہو گیا ہو گا کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ میں لیس لینڈ کے لیے ہی کام کر رہا ہوں اور اس طرح آپ کو بے وقوف بنا کر اس لیبارٹری کا پتا معلوم کرنا چاہتا ہوں اس کے لیے جنرل آپ اپنے ذہن میں کچھ ایسی تجاویز منتخب کر لیں جن کے تحت آپ کو اس بات کا یقین ہو سکے کہ میں آپ کے دشمنوں میں سے نہیں ہوں۔"

"ٹھیک کہتے ہیں آپ مسٹر ڈی ایم۔ میں یقینی طور پر اس وقت بالکل خالی الذہن ہوں لیکن بہرحال آپ سے یہ وعدہ کرتا ہوں کہ بہت جلد میں اس سلسلے میں معلومات حاصل کر لوں گا۔"

"اور کسی بھی طرح اس کی کوئی تشہیر نہیں کریں گے۔ میں آپ سے رابطہ قائم کروں گا جنرل! اس دوران' میں کچھ اور کوششیں کر رہا ہوں کیونکہ آپ کو ماؤنٹی زوف کے بارے میں مکمل معلومات حاصل نہیں ہیں اس لیے میں آپ سے اس بارے میں کوئی سوال بھی نہیں کروں گا لیکن میری کوشش یہ ہے کہ ماؤنٹی زوف کی تلاش کے ساتھ ساتھ میں ان لوگوں کو بھی تلاش کروں اور ان میں سے جتنے افراد میرے ہاتھ لگیں میں ان کو ہلاک کر دوں۔ جنرل نوکیان! آپ اپنی مرضی کے مالک ہیں' اپنے وطن کے لیے مخلص ہیں اس لیے میں نے خصوصی طور پر آپ سے رابطہ قائم کیا ہے اور اس کی بنیاد ایک اور بھی ہے وہ یہ کہ فوج بہرحال دنیا کی ہر ریاکاری اور فریب سے پاک ہو کر اپنے وطن کی وفادار ہوتی ہے آپ اس سلسلے میں کاوشیں کیجیے جنرل! میں آپ سے رابطہ رکھوں گا اور اگر آپ کو کچھ معلوم ہو سکے تو اسے اپنی ذات تک محدود رکھیے گا۔"

"میں ایسا ہی کروں گا میرے دوست' اور............ اور تمہارا شکر گزار ہوں میں .... میری آرزو ہے کہ تم وہی نکلو جو تم نے اپنے آپ کو ظاہر کیا ہے۔"

"ٹھیک ہے جنرل! میں اس سے زیادہ تمہارا وقت نہیں لوں گا۔" میں نے کہا اور اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا جنرل کو میں نے یہ احساس نہیں ہونے دیا تھا کہ میں نے کیا طریقہ کار اختیار کیا ہے لیکن اپنے آپ کو اس کی نگاہوں سے گم کرنے کے لیے جو طریقہ کار مجھے بتایا گیا تھا' اسے استعمال کر کے میں اس کی نظروں سے روپوش ہو گیا۔

کچھ لمحے وہیں رک کر میں جنرل کی کیفیت کا تجزیہ کرتا رہا۔ وہ سکتے کے عالم میں بیٹھا ایک دیوار کو گھورتا رہا تھا پھر اس نے چاروں طرف دیکھا جیسے مجھے تلاش کر رہا ہو۔ اس کے بعد وہ برق رفتاری سے اٹھا اور میں نے اس کا ساتھ دیا۔ میں اس کا پیچھا کر رہا تھا۔ وہ وہاں سے اپنی خواب گاہ نہیں گیا تھا بلکہ ایک اور کمرے میں داخل ہوا تھا۔ یہاں پہنچ کر اس نے تیز روشنی جلائی اور ان الماریوں کی طرف متوجہ ہو گیا جن میں نمبروں سے کھلنے والے تالے لگے ہوئے تھے۔ اس نے ایک الماری کھولی اور اس سے فائلوں کا ایک ڈھیر نکال کر فرش پر بیٹھ گیا۔ میں نے اس کی بڑبڑاہٹ سنی۔

"مونٹی زوف............ مونٹی زوف............"

"مجھے اطمینان ہو گیا۔ پھر میں وہاں سے نکل آیا۔ یہاں سے واپسی بھی ایک مشکل مرحلہ تھی۔ سب سے پہلے ایک سنسان جگہ آکر میں نے ٹرانسمیٹر آن کیا۔ لیکن مجھے ایک لمحہ انتظار نہیں کرنا پڑا تھا۔ دوسری طرف سے فوراً اسکیلا کی آواز سنائی دی۔"

"یس سر!"

"اسکیلا کتنی دیر میں پہنچ جاؤ گی؟"

"سر صرف پانچ منٹ میں۔"

"اوہ کیا آس پاس ہو؟"

"جی سر۔"

"پھر بھی تمہیں کم از کم پندرہ منٹ کے بعد وہاں پہنچنا ہے۔"

"اوکے سر۔"

میرا خیال تھا کہ اب یہاں خاموشی طاری ہو چکی ہوگی لیکن باہر تحریک تھی۔ مجھے

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

افسوس ہوا کہ میں نے اسکیلا کو اتنی دیر سے کیوں بلایا کیونکہ مجھے باہر آنے میں پانچ منٹ سے زیادہ نہیں لگے تھے۔

"اسکیلا صحیح وقت پر پہنچی اور میں اس کے ساتھ واپس ہاسٹل آگیا۔ راستے میں اس نے صرف اتنا پوچھا کہ میں خیریت سے ہوں اور میں نے گردن ہلا دی۔"

جنرل نوکیان کو میں نے صورت حال سے آگاہ کر کے کم از کم ان لوگوں کو اس خطرے سے روشناس کرا دیا تھا جو انہیں پیش آسکتا تھا۔ اس وقت بیس لاکھ انسانوں کی زندگی کا تحفظ میرے شانوں پر تھا اور محسوس کر رہا تھا کہ میرے دل میں ان کا ورد ہے۔

دوسری صبح اسکیلا نے کہا۔ "سر.......... ایک سوال آپ سے کرنا چاہتی ہوں۔"

"کہو اسکیلا۔"

"اس طوفانی مشن کو سرانجام دینے کے لیے آپ کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے' مجھ سے پوچھا گیا ہے کہ اگر ہاسٹل کی رہائش آپ کے لئے پرسکون نہ ہو تو کوئی اور بندوبست کیا جائے۔"

"اس کی ضرورت پیش آسکتی تھی۔ لیکن جنرل نوکیان سے ملاقات کے بعد مشکلات ختم ہوگئی ہیں۔ اس لیے ہر جگہ یکساں ہے۔"

"اوکے سر۔" اسکیلا نے جواب دیا۔ میں نے دل میں سوچا تھا کہ اگر کبھی ایسی کوئی وقت پیش آئی تو کوئی بھی جگہ منتخب کی جاسکتی ہے پھر دو دن خاموشی سے گزر گئے۔

تیسرے دن میں نے ضروری معلومات کے بعد جنرل نوکیان کو فون کیا۔ کسی جنرل سے رابطہ اتنا آسان نہیں تھا لیکن میں نے کہا تھا کہ جنرل کو بتایا جائے کہ ڈی ایم بات کرنا چاہتا ہے اس لیے جنرل ٹریس ہوگیا۔

"آپ کا دوست جنرل۔"

"سوری مائی ڈیئر۔ تمہیں یقیناً مجھ سے رابطے میں مشکلات پیش آئی ہوں گی۔ اس وقت میں اس قدر اپ سیٹ ہوگیا تھا کہ تم سے رابطے کی بات ہی نہیں کرسکا۔ اب ایک ٹیلی فون نمبر نوٹ کرلو۔"

"بتایئے جنرل؟" میں نے کہا۔ اور جنرل کے بتائے ہوئے نمبر کو ذہن نشین کرلیا۔

"اس نمبر پر ڈی ایم کا حوالہ ایس او ایس ہے' فوراً مجھے تلاش کر کے تم سے رابطہ

کرا دیا جائے گا۔"

"کیا پروگریس ہے جنرل؟"

"میں نے اس کام کے لیے ایک شعبہ متعین کر دیا ہے۔ ملٹری انٹیلی جنس سرگرم عمل ہوگئی ہے۔ بہت جلد ہم کچھ نہ کچھ کرلیں گے۔"

"وہ آپ کے ریکارڈ میں ہے؟"

"نہیں' لیکن گوٹلاس انسٹی ٹیوٹ میں اس کا حوالہ ملا ہے البتہ نامکمل۔ یہ سائنسی انسٹی ٹیوٹ ہے جس میں اس کا دخل تھا۔ اسی رابطے کو نشان منزل بتایا گیا ہے۔"

"میں کب فون کروں؟"

"کسی بھی وقت لیکن بہتر ہے ایک وقت متعین کرلیا جائے اس وقت میں انتظار کروں گا۔"

"رات نو بجے۔"

"ہاں' یہ وقت مناسب ہے۔"

"اوکے جنرل!" میں نے کہا پھر اس شام میرے ڈیپارٹمنٹ نے مجھے ایک بہترین کلیو دیا۔ چینل کے ایک رکن جانس نے ٹیلی فون پر بتایا۔

" سر مونٹی زوف فیملی کے ایک شخص کو ٹریس کیا گیا ہے۔ یہ فلو جس اسٹریٹ کے مکان نمبر ایک سو آٹھ میں رہتا ہے۔ کسی دور میں یہ مونٹی زوف کے ساتھ کام کرتا تھا۔ لیکن اب ناکارہ ہو چکا ہے اور بڑی کسمپرسی کی زندگی گزار رہا ہے۔"

"نام؟" میں نے سوال کیا۔

"کیوری آرنی۔"

"کیسے پتا چلا؟"

"انسٹی ٹیوٹ کے ایک شخص سے۔ یہ کیوری آرنی کی مالی مدد کرتا ہے۔"

"اطمینان بخش رپورٹ ہے؟"

"جی سر۔"

اسکیلا نے مجھے فلو جس اسٹریٹ پر اتار دیا۔ اور میں نے اسے واپس کر دیا میں ان لوگوں کو منظر عام پر نہیں لانا چاہتا تھا۔ مکان نمبر ایک سو آٹھ بوسیدہ حالی کا شکار تھا۔ ٹوٹا

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM
Uploaded By Muhammad Nadeem

چھوٹا دروازہ جو اندر سے بند تھا۔ میں نے دروازے پر دستک دی۔ دوسری اور پھر تیسری دستک پر ایک مجہول سے آدمی نے دروازہ کھولا۔ اس کی عمر زیادہ نہیں تھی لیکن صحت کافی خراب معلوم ہوتی تھی۔ اس نے نگاہیں اٹھا کر مجھے دیکھا اور انگریزی میں بولا۔

"کہو' کیا بات ہے؟"

"کیا آپ کیوری آرنی ہیں؟"

"کیا بات ہے' بتاؤ؟"

"مجھے کیوری آرنی سے ملنا ہے۔"

"وہ کسی سے نہیں مل سکتا' بھاگ جاؤ!"

"کیوں؟"

"اس لیے کہ وہ بیمار ہے۔" مجہول شخص نے کہا۔ اور دروازہ بند کرنے کی کوشش کی لیکن میں نے دروازے میں پاؤں اڑا دیا۔ اور وہ رک کر مجھے گھورنے لگا۔

"میرا اس سے ملنا ضروری ہے۔"

"زبردستی ہے؟"

"جو کچھ بھی ہے!"

"آؤ......" اس نے کہا اور دروازے سے پیچھے ہٹ گیا۔ میرے اندر داخل ہونے پر اس نے دروازہ بند کر دیا۔ پھر ایک طرف اشارہ کرکے بولا۔ "چلو وہ سامنے والے دروازے میں۔"

میں نے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوگیا۔ بہت بڑا کمرہ تھا جس میں ایک بوسیدہ بستر پر ایک بوڑھا شخص لیٹا نظر آرہا تھا۔ کمرے میں ایک اور دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ بستر پر لیٹے ہوئے شخص نے خوفزدہ نظروں سے مجھے دیکھا تو میں نے آگے بڑھ کر کہا۔

"کیا آپ ہی مسٹر آرنی ہیں؟"

"ہیں۔ ہاں......" بوڑھے نے سسکی جیسی آواز میں کہا۔ مجھے اس کے چہرے پر کچھ ایسے خوف کے آثار نظر آئے جس سے میں الجھ گیا۔ مجھے یوں لگا جیسے وہ کسی سے خوفزدہ ہو۔ کیا وہ شخص جس نے دروازہ کھولا ہے کس طرح اس کے لیے خوف کا باعث ہے۔ میں نے پلٹ کر اس شخص کو دیکھا وہ مجھے گھور رہا تھا۔

"تم یہاں کیوں کھڑے ہو۔ دفع ہو جاؤ۔ مجھے مسٹر آرنی سے بات کرنی ہے۔"

"جہنم میں جاؤ!" وہ بولا اور دروازے سے باہر نکل آیا۔ اس کی طرف سے مطمئن ہو کر میں نے کیوری آرنی سے کہا۔

"کیا آپ ہی مسٹر کیوری آرنی ہیں؟"

"ایں......ہاں......ہوں۔" اس نے عجب سے انداز میں اچک کر کہا۔

"سوری مسٹر آرنی مجھے آپ سے کچھ معلومات کرنی ہیں۔"

وہ پھر اچکا اور بولا۔ "کیا؟"

"یہ شخص کون تھا جس نے دروازہ کھولا ہے؟"

"یہی معلومات کرنی ہیں تمہیں۔"

"نہیں کچھ اور۔"

"تو مطلب کی بات کرو۔" بوڑھے کے انداز میں جھلاہٹ نمایاں ہوگئی۔

"سنا ہے آپ آج کل کچھ مالی مشکلات کا شکار ہیں۔ میں آپ کی کچھ مدد کرنا چاہتا ہوں۔"

"کیوں؟" وہ بولا۔

"اس لیے کہ ماضی میں میرا مونٹی زوف سے کچھ تعلق رہ چکا ہے اور مسٹر مونٹی زوف کا آپ سے گہرا تعلق رہ چکا ہے۔"

"بکواس مت کرو۔ مجھے کسی امداد کی ضرورت نہیں ہے۔ نکل جاؤ' دفع ہو جاؤ یہاں سے۔" بوڑھا جوش کے عالم میں اپنی جگہ سے اٹھا لیکن پھر اس طرح لیٹ گیا جیسے کمر نے ساتھ نہ دیا ہو۔ پھر اس نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔ "آہ......میں تمہیں نہیں جانتا تم کون ہو؟"

"آپ مجھے کچھ پریشان نظر آرہے ہیں۔ اس کی وجہ بتا سکتے ہیں۔" بوڑھے کا سینہ پھولنے پچکنے لگا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ کسی شدید ذہنی ہیجان پر قابو پانے کی کوشش کر رہا ہو۔

"براہ کرم آپ مجھے اپنی پریشانی کی وجہ بتائیے۔"

"میری......میری پریشانی کی وجہ وہ ہے جو میرے پلنگ کے نیچے پوشیدہ ہے اور جس نے پستول کی نال میری کمر سے لگا رکھی ہے اور بار بار مجھے ٹھوکے دے کر کہہ رہا ہے

WWW.PAKSOCIETY.COM

کہ میں تم سے تمہارے بارے میں معلوم کروں........"

بوڑھا پھٹ پڑا اور میں ایک لمحے کے لیے ساکت رہ گیا لیکن یہ سکوت نقصان دہ ہوا تھا۔ دروازے سے وہی شخص اندر داخل ہوگیا جسے میں نے باہر نکالا تھا لیکن اب اس کے ہاتھ میں پستول دبا ہوا تھا جس کا رخ میری جانب تھا۔

"وہ ٹھیک کہتا ہے، ہاں ہاں، تمہارے دونوں ہاتھ اوپر ہونے چاہئیں۔" اس نے پستول کو جنبش دے کر کہا۔ پھر میں نے بوڑھے آرنی کے بستر کے نیچے سے ایک شخص کو نمودار ہوتے دیکھا۔ وہ ہنس رہا تھا۔ اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"دلچسپ چویشن ہے۔ لطف آگیا۔ ڈیکر پہلے اس شخص کی تلاشی لے لو۔ میں اس کو روکے ہوئے ہوں۔ نو مائی ڈیئر........ اپنا پستول مجھے دے دو، یہ ایک پھرتیلا آدمی معلوم ہوتا ہے۔"

میں نے دونوں ہاتھ اوپر کر دیے۔ جس شخص کو ڈیکر کے نام سے پکارا گیا تھا اس نے اپنا پستول دوسرے آدمی کو دیا اور اس نے وہ دونوں پستول مجھ پر تان لیے ڈیکر میرے قریب آکر میری جیبیں ٹٹولنے لگا۔ اس نے میری ٹانگوں پر بھی ہاتھ پھیرا اور بغلی ہولسٹر کا بھی جائزہ لیا۔ پھر تمسخرانہ لہجے میں بولا۔

"یہ ایک شریف آدمی ہے۔"

"گڈ........ تو پھر آرام سے بیٹھ جاؤ شریف آدمی۔ ہم شرافت کی قدر کرتے ہیں پلیز بیٹھ جاؤ۔ اس نے ایک اسٹول کی طرف اشارہ کیا اور میں بیٹھ گیا۔"

"ماضی میں تمہارا مونٹی زوف سے تعلق رہ چکا ہے؟ جواب دیتے رہنا ورنہ........

" اس نے پستول کو جنبش دی۔

"ہاں۔"

"کیا تعلق تھا؟"

"شناسائی تھی اس سے۔"

"کتنی پرانی بات ہے؟"

"تقریباً آٹھ سال گزر گئے۔"

"آٹھ سال پہلے اس کی کیا پوزیشن تھی؟"

"پوزیشن سے تمہاری کیا مراد ہے؟" میں نے انھیں باتوں میں الجھانے کا فیصلہ کرلیا۔

"کس حیثیت کا مالک تھا وہ؟"

"یہ بات تو آپ مسٹر کیوری سے بھی معلوم کرسکتے تھے۔"

"یہی معلوم کرنا چاہتے تھے کہ تم آگئے۔"

"مگر آپ کون ہیں؟"

"نو مائی ڈیئر نو........ سوال نہیں صرف جواب۔" پستول والے نے کہا۔

"تم جانتے ہو وہ ایک ٹیررسٹ سائنس دان تھا۔"

"ہاں یقیناً۔"

"بہت بڑی حیثیت کا مالک تھا۔ وہ مشترکہ ملک کے لیے بڑی اہمیت کا حامل۔"

"بے شک۔ جراثیمی ہتھیار بنانے کا ایکسپرٹ، کیا تم بھی اسی شعبے سے تعلق رکھتے ہو؟"

"نہیں، میں کاروباری آدمی ہوں۔"

"اس کے اہل خاندان بھی ہوں گے۔" ڈیکر نے سوال کیا۔

"وہ غیر شادی شدہ تھا۔" میں نے کہا۔

"بکواس۔ تب تمہیں اس کے بارے میں کچھ نہیں معلوم۔ اور تمہاری اس سے کب سے شناسائی تھی؟" اس بار بوڑھے کیوری نے کہا اور سب کی نظریں اس کی طرف اٹھ گئیں۔

"آٹھ سال سے۔" میں نے جواب دیا۔

"حالانکہ وہ گیارہ سال قبل روپوش ہوگیا تھا۔ اور نہ صرف شادی شدہ تھا بلکہ اس کی ایک بیٹی بھی تھی۔ لانا........ اور سوتیرا کی ہم عمر!" کیوری نے کہا۔ لیکن کیوری نے اس وقت ایک شاندار کام کیا تھا۔ اس کے اس انکشاف نے ایک لمحے کے لیے ان دونوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرالی تھی۔ اور وہ لمحہ میرے لیے انتہائی کارآمد ثابت ہوا۔ میں اسٹول پر بیٹھا ہوا تھا اور میں نے اپنے پاؤں تیار کرلیے تھے۔ گفتگو کے اس وقفے میں، پوری سچویشن تیار کرلی تھی میں نے اور پھر........ بالکل صحیح اندازے سے میں نے پستول

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

والے پر چھلانگ لگادی اور اسے لیتا ہوا زمین پر آرہا۔ میں نے اس کی دونوں کلائیاں پکڑلیں اور اسے زمین پر رگڑ ڈالا۔ لیکن میں ڈیکر کی طرف سے بھی غافل نہیں تھا۔ ڈیکر بظاہر مجہول نظر آتا تھا لیکن اس نے کسی اسپرنگ والے گڈے کی طرح اچھل کر ہم دونوں کے اوپر گرنے کی کوشش کی اور میں نے اس کے لیے جگہ خالی کردی۔ میرے بجائے وہ پستول والے شخص پر گرا۔ اور پستول والے کے حلق سے "چچ" کی آواز نکل گئی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی پستول والے کی ایک کلائی میری گرفت سے نکل گئی۔ اس نے فوراً ٹریگر دبادیا۔ مگر ڈیکر سنبھلنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کوشش میں وہ پستول کے سامنے آگیا اور گولی اس کی ٹھوڑی کے نیچے سے اندر داخل ہوکر دماغ میں جا پھنسی لیکن میں بڑے اپنے تلے انداز میں اپنے بدن کو جنبش دے رہا تھا۔ میں نے دوسرا پستول نیچے والے کے ہاتھ سے نکالا اور اس کی نال اس کی پیشانی سے لگادی۔ حالات بھی میری مدد کر رہے تھے ڈیکر کے حلق سے نکلنے والی خون کی پھوار نے اس شخص کی آنکھوں کو نشانہ بنایا اور اس کی دونوں آنکھوں میں خون بھر گیا جس سے وہ ناکارہ ہوگیا۔ چنانچہ دوسرا پستول میں نے بہ آسانی اس سے چھین لیا اور پھرتی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں واقعی ایک شریف آدمی ہوں۔" میں نے دونوں پستول سیدھے کرکے کہا۔

بے چارہ آرنی اسی طرح اپنے پلنگ پر لیٹا یہ ساری کارروائی دیکھ رہا تھا جیسے کوئی ایکشن فلم دیکھ رہا ہو۔

دوسرا آدمی اٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ اپنی خون آلود آنکھوں کو رگڑ رہا تھا پھر اس نے حیرت سے ایڑیاں رگڑتے ڈیکر کو دیکھا۔ اور جلدی سے آگے بڑھ کر اس کے قریب بیٹھ گیا۔

"آہ........... یہ........... یہ..........." وہ آہستہ سے بولا۔

"تم نے اسے مارا ہے۔ ورنہ میری شرافت شک سے بالا ہے۔" میں نے نرم لہجے میں کہا اور وہ خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے میرے ہاتھوں میں دبے ہوئے پستولوں کو دیکھتا رہا۔ پھر اچانک اس کے حلق سے ایک آواز نکلی۔

"ڈیکر' میرے بھائی۔" پھر وہ سسکیاں لیتا ہوا ڈیکر سے لپٹ گیا جو غالباً اب دم توڑ چکا تھا کیوری آرنی خاموشی کے ساتھ اپنی جگہ ساکت یہ تمام مناظر دیکھ رہا تھا اور سکتے کے

سے عالم میں تھا۔ میں نے ایک لمحے کے لیے سوچا اور پھر انتہائی مہارت کے ساتھ پستول کے چیمبر کھولے اور اس سے کارتوس نکال کر اپنی جیب میں ڈال لیے یہی عمل میں نے دوسرے پستول کے ساتھ کیا تھا۔ صورت حال کا میں اپنے ذہن میں ایک خاکہ بنا چکا تھا اور یہ ضروری تھا کہ اس وقت پستول کسی شکل میں استعمال نہ ہوں' میرے ہاتھ سے استعمال ہوگئے تو یہ دوسرا آدمی بھی جاسکتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کسی قسم کی جدوجہد میں بیچارہ بوڑھا آرنی موت کا شکار ہو جائے۔ اس لیے پستولوں کا خالی ہو جانا ضروری تھا لیکن اس شخص کو میں نے احساس نہیں ہونے دیا۔ وہ ڈیکر کی لاش سے لپٹا سسکیاں لیتا رہا۔ پتا نہیں ڈیکر سے اس کا کیا تعلق تھا میں بھی دو قدم آگے بڑھ گیا تھا اور خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا لیکن اس وقت میری خوشی کی انتہائی نہ رہی جب میں نے اچانک ہی ایک عجیب سے انداز میں اس شخص کو اپنی جگہ سے قلا بازی کھاکر اپنے آپ پر آتے ہوئے دیکھا۔ شاید اب تک وہ اداکاری کر رہا تھا یا پھر اپنے ساتھی کی موت سے اس پر جنون طاری ہوگیا تھا لیکن اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ اس نے بڑی نپی تلی چھلانگ لگائی تھی اور کسی مینڈک ہی کی طرح اپنی جگہ سے اچھل کر مجھ پر آپڑا تھا' غالباً اس نے میرے ہاتھوں کو بھی صحیح طور پر تاکا تھا کیونکہ اس کی دونوں لاتیں میرے ہاتھوں کی کلائیوں پر پڑی تھیں اور پستول اچھل کر دور جاگرے تھے۔ وہ جسمانی طور پر بہت پھرتیلا اور اپنے انداز سے مارشل آرٹس کا ماہر معلوم ہوتا تھا۔ گرے ہوئے پستولوں پر بھی اس نے فوراً ہی جھپٹا مارا تھا اور اس کے بعد انہیں ہاتھوں میں اٹھالیا تھا پھر وہ دونوں پستول میری جانب سیدھے کرتا ہوا بولا۔

"یہ گر میں نے تم سے ہی سیکھا ہے اصل میں لوگوں کا خیال ہے کہ میں سیکھ جانے کی بہترین صلاحیت رکھتا ہوں اور ایک لمحے میں ہر عمل سیکھ جاتا ہوں' ہم لوگوں کی زندگی میں موت زندگی کا کوئی تصور نہیں ہے' ہمارا مشن ہی ایسا ہے' لیکن تمہیں زیر کرنے کے لیے مجھے ڈیکر کی لاش سے لپٹنا پڑا۔ یہ کوئی اہم مسئلہ نہیں ہے' کوئی بھی کسی بھی وقت موت کا شکار ہوسکتا ہے جیسے اب تم' لیکن مرنے سے پہلے اب تمہیں میرے سوالات کا جواب دینا ہوگا کیونکہ میں اب سوالات کرنے کی پوزیشن میں ہوں۔"

میں اسے اس انداز میں دیکھنے لگا جیسے مجھے اپنی شکست کا اور دھوکا کھا جانے کا

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

احساس ہو' کیوری آرنی کو بھی یہ اندازہ نہیں تھا کہ میں پستول خالی کر چکا ہوں۔ وہ لمحہ لمحہ بدلتے ہوئے اس کھیل سے خاصا حواس باختہ نظر آ رہا تھا۔ پھر اس نے کہا۔

"اور ہاں اب تمہیں میرے چند سوالات کے جواب دینا ہوں گے مثلاً یہ کہ تم کون ہو؟"

"یہ میں تمہیں بتا چکا ہوں ڈیئر' بلکہ تم نے ہی مجھے اپنا نام نہیں بتایا' تمہاری زبان سے میں نے صرف ڈیکر کا نام سنا تھا۔"

"اس کے علاوہ تم کیا ہو اور تمہیں مونٹی زوف کے بارے میں معلومات کی کیا ضرورت پیش آئی ہے؟"

"اور اگر فرض کر لیں ان سوالوں کے جواب نہ دوں تو؟"

"تو کوئی حرج نہیں ہے' میں تمہارے بدن میں چند سوراخ کروں گا اور اس کے بعد یہ بوڑھا کتا مجھے بتائے گا کہ مونٹی زوف کے دوسرے اہل خاندان کہاں ہیں؟"

"یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے؟"

"کیا مطلب' کیا اس سلسلے میں بھی تم سے مشورہ کرنا پڑے گا مجھے؟"

"چلو ٹھیک ہے اب میرے لیے بھی مجبوری ہے کہ میں تمہارا حساب کتاب درست کر دوں۔" میں نے دو قدم آگے بڑھائے اور اس نے مجھے روکنے کے لیے پستول نیچے کر کے میرے پاؤں پر فائر کر دیا لیکن پستول سے ہلکی سی ٹچ کی آواز نکل کر رہ گئی تو اس نے دوسرا پستول آزمایا۔ میں نے جیبوں میں ہاتھ ڈال کر کارتوس نکالے اور اس کے سامنے کرتا ہوا بولا۔

"یہ پستول شاید تم مجھ سے نہ لے سکتے۔ میں نے خود انہیں تمہارے حوالے کیا ہے' لیکن خالی کر کے۔" وہ ایک لمحے کے لیے ششدر رہ گیا تھا لیکن دوسرے لمحے اس نے یکے بعد دیگرے دونوں پستول مجھ پر کھینچ مارے اور پھر اپنی جگہ سے چھلانگ لگا کر میرے اوپر آ رہا لیکن میں نے اسے دونوں ہاتھوں پر روکا تھا اور اس کے بعد واپس ایک دیوار کی جانب اچھال دیا تھا۔ کیوری آرنی پھر اٹھ کر بیٹھ گیا وہ اس دلچسپ تماشے کو حیرت اور خوف بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ میں نے اپنے عمل کے بعد اس شخص کو پیروں ہی کے بل پیچھے جاتے ہوئے دیکھا اچھا خاصا مارشل آرٹس کا ماہر تھا اور ایک خاص انداز سے

اس نے اپنے پاؤں زمین پر لگائے تھے' پھر لیٹ کر سوئپ لگائی اور میرے پیروں کو الجھانے کی کوشش کی' لیکن میں نے اپنی جگہ خالی دے کر اپنے پاؤں کی ٹھوکر اس کے جبڑے پر رسید کر دی اور وہ دور تک لڑھکتا چلا گیا۔ جبڑے کی یہ ٹھوکر بھی اچھی خاصی زبردست تھی۔ اس نے کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن چکرا کر پھر گر پڑا۔ تب میں آگے بڑھا اور میں نے بالوں سے پکڑ کر اسے اٹھایا پھر اس کے پیٹ میں گھٹنا مارا اور دوسرا جبڑا بھی ناکارہ کر دیا۔ وہ دیوار سے جا لگا تھا اور اب پھٹی پھٹی آنکھوں سے مجھے دیکھ رہا تھا۔ بظاہر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے اب اس کے اندر لڑنے کی سکت نہ رہی ہو' لیکن جیسے ہی میں اس کے قریب پہنچا اس نے اپنی پنڈلی پر بندھا ہوا ایک لمبا خنجر نکال لیا اور حقیقت ہے کہ میں اس وقت اگر قدرتی طور پر اس کے وار سے نہ بچ جاتا تو میری پنڈلی ادھیڑ دی تھی اس نے' میں نے اچھلنے کے بعد ایک زوردار ٹھوکر اس کے پیٹ پر ماری اور اس کے حلق سے آواز نکل گئی۔ اس ٹھوکر کی تکلیف سے اس کے دونوں ہاتھ سامنے ہوئے تو میں نے دوسری ٹھوکر پلٹ کر اس کی بغل پر ماری۔ یہ وہی ہاتھ تھا جس میں خنجر دبا ہوا تھا' اس کے حلق سے پھر ایک کراہ نکلی اور میں نے دوسری ٹھوکر اس کی کلائی پر ماری' خنجر دور جا گرا تھا' میں نے اسے اٹھایا اور پھر ہنستا ہوا بولا۔

"مسٹر کیوری آرنی! یوں لگتا ہے کہ آپ کی اس رہائش گاہ میں اس کا کوئی اور ساتھی نہیں ہے لیکن اس بے وقوف کو یہ بتایئے کہ ایک شریف آدمی جب جنگ کرتا ہے تو اس کی جنگ ان بدمعاشوں سے زیادہ شدید ہوتی ہے' اب آپ کہیں تو میں اس کے بھی ٹکڑے کر ڈالوں' اٹھیے۔" میں نے اس سے کہا اور وہ سہمے ہوئے انداز میں اپنی جگہ سے اٹھا' لیکن یا تو پھر کوئی مکاری کر رہا تھا یا واقعی اس کے اعصاب کشیدہ ہو گئے تھے۔ اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے وہ ایک بار پھر دھڑام سے نیچے گر پڑا۔ میں نے کیوری آرنی سے کہا۔

"آپ بہت دیر آرام کر چکے مسٹر آرنی! آپ کو اٹھ کر میری مدد کرنی چاہیے۔" کیوری آرنی کو جیسے ہوش آ گیا۔ وہ پھرتی سے پلنگ سے نیچے اتر آیا اور دوسرے دروازے کی جانب لپکتا ہوا بولا۔

"آہ وہاں میری دونوں پوتیاں ہیں' پتا نہیں ان دونوں بدبختوں نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا۔" کیوری آرنی میری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ اب میرے لیے ذرا مشکل

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

مسئلہ تھا اس شخص کو دیکھوں یا کیوری آرنی پر توجہ دوں، پتا نہیں دوسرے کمرے میں داخل ہو کر وہ کیا عمل کرنا چاہتا ہے، کہیں بے وقوف بوڑھا میرے خلاف ہی کچھ نہ کر ڈالے، لیکن پھر میں نے یہی فیصلہ کیا کہ اب اپنے آپ کو تقدیر کے حوالے کردوں، بوڑھے کی طرف سے زیادہ سے زیادہ کیا کارروائی ہو سکتی ہے، ویسے بھی وہ کوئی خطرناک آدمی نہیں محسوس ہوتا تھا۔ یہی کرے گا کہ ادھر سے باہر نکل جائے گا۔ میرے لیے کوئی خاص مشکل پیدا نہیں ہو سکتی تھی۔ چنانچہ میں اس شخص کی جانب متوجہ ہو گیا۔ میں نے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر لہراتے ہوئے کہا۔

"ہاں مائیڈیئر! کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ جس قدر نقصانات تم برداشت کر چکے ہو، انہی پر اکتفا کرو۔"

"مقصد، کیا کہنا چاہتے ہو تم آگے کہو۔"

"اپنے گروپ کے بارے میں تفصیلات بتاؤ۔"

"گروپ کے بہت سے ممبر ہیں، لیکن تم کون سی تفصیلات جاننا چاہتے ہو۔" اس نے سوال کیا۔

"تم سمجھ چکے ہو کہ میں تم سے کیا کہنا چاہتا ہوں؟"

"میں صرف ایک بات سمجھتا ہوں کہ تم گدھے ہو، تمہارا کیا خیال ہے کہ میں یہاں جس مشن کے لیے آیا ہوں تمہیں اس کی تفصیلات بتادوں گا۔"

"تفصیلات تو مجھے معلوم ہیں، میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تم مونٹی زوف کی اس تجربے گاہ کی تلاش میں آئے ہو جس میں بہت عرصے قبل وہ جراثیمی ہتھیاروں کی تیاری کے لیے مقید کر دیا گیا تھا اور لیس لینڈ کے وفاداروں کی حیثیت سے تم وہ جراثیمی لیبارٹری تباہ کر دینا چاہتے ہو تاکہ اس طرح میری کرائن کو ناقابل برداشت نقصان ہو اور لیس لینڈ کو جنگ کے بغیر میری کرائن پر فتح حاصل ہو جائے۔"

اس نے چکرائی ہوئی نگاہوں سے مجھے دیکھا، چند لمحات اس کے چہرے پر حیرت کھیلتی رہی پھر اس نے آہستہ سے کہا۔""

"لیکن تم کون ہو؟"

"تمہارا بقیہ گروپ کہاں ہے؟"

"تم کون ہو؟" وہ سرد لہجے میں بولا اور اس بار وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"دیکھو میں نہیں چاہتا کہ میں تمہیں کوئی جسمانی نقصان پہنچاؤں تمہارا یہ ساتھی بھی تمہاری حماقتوں کی وجہ سے مارا گیا، اگر تم نے مجھے مجبور کیا تو.........."

جواب میں وہ ہذیانی انداز میں ہنسا اور پھر اس نے جو کچھ کیا وہ میرے تصور سے باہر تھا۔ وہ پوری قوت سے میری جانب دوڑا اور میں نے خنجر سیدھا کر لیا، لیکن وہ میرے قریب سے گزرتا چلا گیا۔ دروازہ میں نے کور کیا ہوا تھا تاکہ وہ دروازے سے باہر نکلنے کی کوشش نہ کرے، لیکن اس نے اپنا سر پوری قوت سے سامنے والی دیوار سے ٹکرایا تھا اور جو ہولناک منظر میری نگاہوں کے سامنے آیا تھا اس نے ایک لمحے کے لیے میری آنکھیں بند کر دی تھیں۔ اس کا سر کسی خربوزے کی طرح پھٹ گیا تھا اور ساری دیوار خون سے رنگین ہو گئی تھی۔ یہ خودکشی کا ایک طریقہ تھا۔ وہ آہستہ آہستہ دیوار کے ساتھ گھسٹتا ہوا نیچے گرا اور بے جان ہو گیا۔ میں سرد نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا۔ مجھے یہی کرنا تھا۔ آخر کار ان لوگوں کو میرے ہاتھوں قتل ہونا تھا۔ یہی میرا منصوبہ تھا۔ انہیں کسی قانون کے حوالے تو کرنا نہیں تھا۔ کوئن میکوویا کا قانون ان پر لاگو ہو چکا تھا۔

پھر میں نے خود کو سنبھال لیا۔ اور دونوں لاشوں کی طرف دیکھا۔ اس کے بعد ان کی تلاشی لینے لگا۔ ان دونوں کی جیبوں سے کچھ کرنسی ملی جو میرے لیے بیکار تھی۔ لیکن میں نے اسے قبضے میں کر لیا۔ ڈیکر کی جیب سے البتہ ایک کارآمد چیز ملی۔ یہ ایک فون نمبر تھا۔ میں نے یہ چٹ جیب میں رکھ لی۔ پھر مجھے کیوری آرنی کا خیال آیا۔ بوڑھے کی آواز نہیں سنائی دی تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ نکل گیا۔

کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ میرا کیا بگاڑ لے گا۔ پھر بھی میں اس دروازے کی طرف متوجہ ہو گیا۔ لیکن جب میں اس کے دوسری طرف پہنچا تو مجھے افسوس ہوا۔ آرنی دونوں حسین لڑکیوں کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ سہمی ہوئی لڑکیوں نے اس کے سینے میں سر گھسایا ہوا تھا اور آرنی ان کے سروں پر ہاتھ پھیر کر انہیں تسلیاں دے رہا تھا۔

مجھے دیکھ کر وہ دونوں لڑکیاں سہمے ہوئے انداز میں چیخ پڑیں آرنی نے بھی چونک کر مجھے دیکھا اور مجھے پہچاننے کے بعد اس کے چہرے پر کسی قدر سکون کے آثار نظر آئے اور اس نے لڑکیوں سے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"نہیں بے بی نہیں ڈرو نہیں یہ دوست ہے' نہیں بے بی ڈرتے نہیں' یہ دوست ہے۔"

میں آرنی اور لڑکیوں کی اس کیفیت سے متاثر ہوا تھا۔ میں نے کہا۔

"مسٹر کیوری آرنی یہ لڑکیاں.........؟"

"میری پوتیاں ہیں میرے بیٹے کی بیٹیاں' کیا وہ بھاگ گئے۔" آرنی نے سوال کیا۔ مجھے اندازہ تھا کہ لڑکیاں خوفزدہ ہیں ان کے سامنے صحیح صورت حال کی وضاحت مناسب نہیں ہے۔" میں نے آہستہ سے کہا۔

"ہاں مسٹر آرنی! اب ان کا خطرہ ٹل گیا ہے لیکن مسٹر آرنی یہ لڑکیاں۔"

"ہاں ماں باپ سے محروم ہیں یہ بے چاری۔ بس مجھ بوڑھے کی زندگی کے ساتھ منسلک ہو گئی ہیں' حالانکہ میں کچھ اور چاہتا ہوں۔"

"مسٹر آرنی اب مناسب وقت ہے کہ میں آپ سے کچھ گفتگو کروں' ظاہر ہے میرا آپ کے پاس آنا بھی بے مقصد نہیں تھا چنانچہ بہتر ہے کہ آپ اپنے آپ کو سنبھال لیجیے اور میرے چند سوالات کا جواب دیجیے۔ میں بہرحال آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا یہ میرا وعدہ ہے۔"

آرنی نے تھوک نگل کر اپنی پوتیوں کو دیکھا اور پھر بولا۔

"یہ واقعی ایک مہربان شخص ہے اور اس نے ہمیں ان خطرناک لوگوں سے نجات دلائی ہے' تم لوگ براہ کرم اپنے آپ کو سنبھالو اور اس سے خوفزدہ نہ ہو۔" پھر وہ میری طرف متوجہ ہو کر بولا۔

"پوچھ لیجیے مسٹر کیا پوچھنا چاہتے ہیں ہم سے۔"

"پہلے تو میں آپ سے یہی سوال کرنا چاہتا ہوں مسٹر آرنی کہ ماؤنٹی زوف سے آپ کا کیا تعلق رہا ہے؟"

"میں ماؤنٹی زوف کے ساتھ اس کی لیبارٹری میں کام کرتا رہا ہوں۔ میں خود بھی سائنسی امور کے سلسلے میں کچھ تعلیمات رکھتا ہوں لیکن اس کے بعد مجھے ریٹائر کر دیا گیا تھا یہ اس وقت کی بات ہے جب ماؤنٹی زوف سابقہ حکومت کے ایک عہدیدار کی حیثیت سے سائنس لیبارٹری میں کام کرتا تھا۔"

"ریٹائر ہونے کے بعد ماؤنٹی زوف کے بارے میں آپ کو کیا معلومات حاصل ہوئیں۔"

"ہم جس زندگی سے گزر رہے تھے اس میں صرف اپنے بارے میں ہی معلومات حاصل ہو جاتیں تو بہت کچھ تھا۔ لیکن پھر بھی مجھے یہ بات معلوم ہے کہ سرکاری طور پر ماؤنٹی زوف کو ایک اہم کام کے سلسلے میں طلب کر لیا گیا تھا اور اسے کہیں ایسی جگہ بھیج دیا گیا تھا جہاں اسے تنہا اپنی ذمہ داریاں سنبھالنی تھیں اور دوسروں سے کٹ کر رہنا تھا لیکن چونکہ میرے اس سے تھوڑے سے ذاتی تعلقات بھی ہو گئے تھے اس لیے اس کی بیوی اور بیٹی سے میری ملاقات ہوتی رہتی تھی ان لوگوں نے اپیل کی تھی کہ انہیں ماؤنٹی زوف کے پاس ہی بھیج دیا جائے اور یہ اپیل زیر سماعت تھی۔ پھر جب میں آخری بار ان سے ملاقات کے لیے گیا تو ان میں سے کوئی مجھے موجود نہیں ملا تھا۔ گھر کو تالا لگا ہوا تھا مجھے یہی معلوم ہوا کہ وہ دونوں ماں بیٹی ماؤنٹی زوف کے پاس چلی گئیں۔ بس اس قدر معلومات مجھے حاصل ہے۔"

"یہ نہیں کہ ماؤنٹی زوف کو کہاں بھیجا گیا ہے؟"

"یہ اس وقت کی بات نہیں ہے بلکہ کچھ عرصے کے بعد کی بات ہے کہ کسی ذریعے سے مجھے پتا چلا تھا کہ ماؤنٹی زوف آس پاس ہی کہیں موجود ہے اسے کہیں دور روانہ نہیں کیا گیا۔ لیکن کہاں اس بات کی نشاندہی کوئی نہیں کر سکتا تھا۔ البتہ ایک بار مسٹر لائی کون نے مجھ سے میری خیریت پوچھی تھی اور کہا تھا کہ ماؤنٹی زوف میرے لیے فکر مند ہے اور اس نے پوچھا ہے کہ میں ریٹائر ہونے کے بعد کیسی زندگی گزار رہا ہوں۔ بس یہ آخری خبر تھی ماؤنٹی زوف کے بارے میں اس کے بعد بس کچھ پتا نہیں چل سکا۔ پھر حالات یکسر تبدیل ہو گئے اور میری بدقسمتی کے دور کا آغاز ہو گیا۔"

"کیا مطلب؟" میں نے تحمل سے پوچھا اور کیوری آرنی افسردہ نگاہوں سے مجھے دیکھ کر خاموش ہو گیا پھر آہستہ سے بولا۔

"اپنا ہی بدن ننگا ہوتا ہے' تم اس ملک کے شہری نہیں ہو۔ اس لیے تمہیں کچھ نہیں معلوم اور اب تو بات پرانی ہو گئی ہے۔ اس نے افسردگی سے شانے ہلائے اور خاموش ہو گیا۔ میں اس کی بات سمجھ رہا تھا تاہم میں نے پوچھا۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

"لیکن تمہارا بیٹا جس کی یہ دونوں بیٹیاں ہیں؟"

"بھینٹ چڑھ گیا اس دیوانگی کے جو کی گئی تھی اور جس کا نتیجہ بھگتنا پڑا۔"

"اور بہو؟"

"وہ بھی فوج ہی میں ملازم تھی۔" کیوری آرنی نے کہا "اور اب ہم سب دوسروں کا کیا بھگت رہے ہیں۔ زندگی عذاب بن کر رہ گئی ہے۔ میں تو ہر لمحہ موت کو گلے لگانے کا آرزو مند ہوں مگر یہ بچیاں مجھے مرنے بھی نہیں دیتیں۔ کیا کروں' کہاں رکھوں گا انہیں۔ نہ معیشت ہے نہ کاروبار نہ روزگار' کوئی ذریعہ نہیں ہے زندگی گزارنے کا۔ یہ دونوں ایک جنرل اسٹور پر کام کرتی تھیں لیکن وہ بھی بند ہوگیا اور اب ہم بے کسی کی موت کا انتظار کر رہے ہیں' لیکن زندگی بہت بے غیرت ہوتی ہے' یہ میں ان بچیوں کو بتاتا رہا ہوں اور اب انہوں نے اس کا ثبوت دے دیا ہے۔ وہ کم بخت اس گھر میں داخل ہوئے تو یہ خوف سے نیم مردہ ہوگئیں۔ انہوں نے انہیں یرغمال بنا لیا تھا اور مجھ سے معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے۔"

"کیسی معلومات؟" میں نے بے صبری سے پوچھا۔

"ماؤنٹی زوف کے بارے میں۔ نہ جانے ہر شخص یہ کیوں سمجھتا ہے کہ میں ماؤنٹی زوف کا ہم پلہ تھا۔ ارے میں ایک بہت معمولی سا آدمی تھا' اس شخص کی بڑائی تھی کہ اس نے مجھ جیسے معمولی آدمی کو بھی اہمیت دے رکھی تھی اور یہ وقت آگیا کہ لوگ مجھے اس کا ہم نشین سمجھنے لگے۔ حالانکہ ایسی بات نہیں تھی۔ سوائے اس کے کہ وہ ایک اچھا آدمی تھا۔ بھلا مجھے کیا معلوم ہوسکتا ہے ان پراسرار سرکاری رازوں کے بارے میں جن کا تعلق ماؤنٹی زوف سے تھا۔ یہ تو میرے ساتھ زیادتی ہے۔"

میں اس شخص کی باتوں سے صحیح صورت حال کا اندازہ لگا رہا تھا۔ لیکن ایک نام وہ بھی چھوڑ گیا تھا اور وہ نام تھا لائی کوف کا۔ میں اس سے لائی کوف کے بارے میں پوچھنا ہی چاہتا تھا کہ اچانک ہی گاڑیوں کی بھاری آوازیں سنائی دیں اور یہ محسوس ہوا جیسے گاڑیاں اس مکان کے دروازے کے پاس ہی رکی ہوں۔ میں ایک لمحے میں محتاط ہوگیا۔ کیوری آرنی کو میں نے وہ کرنسی نوٹ دیئے جو مجھے ان دونوں کی جیبوں سے حاصل ہوئے تھے اور پھر میں نے اس سے کہا۔

"مسٹر کیوری آرنی' میرا خیال ہے زندگی آپ پر اتنی تلخ نہیں ہوگی۔ میں ابھی حاضر ہوتا ہوں۔" اور اس کے بعد میں دروازے سے باہر نکل آیا۔

میرا اندازہ بالکل درست تھا۔ آوازیں کیوری آرنی کے دروازے پر ہی ختم ہوئی تھیں۔ میں نے گھڑی میں گیارہ کا ہندسہ دبایا اور اس کے بعد ایک ایسی جگہ منتخب کی جہاں سے میں لوگوں کی زد میں آنے سے بچوں' یہ بروقت کام کیا تھا میں نے' کیونکہ دوسرے لمحے کیوری آرنی کے گھر کا دروازہ کھلا اور بے شمار فوجی اندر داخل ہوگئے۔ میں نے ایک گہری سانس لی تھی' سمجھ میں نہیں آیا تھا کہ کیوری آرنی کے گھر فوجیوں کا حملہ کیا معنی رکھتا ہے لیکن یہ اندازہ ضرور ہوگیا تھا کہ بد نصیب آرنی اپنی بدبختیوں میں گھرا ہوا ہے اب اس کے گھر سے دو لاشیں برآمد ہوں گی اور اس کے پاس سے کرنسی نوٹ۔ پتا نہیں اس کی کیا حیثیت رہے۔ البتہ جتنے فوجی اندر گھس آئے تھے ان کی موجودگی میں زیادہ متجسس نہیں ہوسکتا تھا کیونکہ بہرحال جسمانی ہیئت تو قائم تھی' ٹکرا بھی سکتا تھا اور ان کے علم میں آسکتا تھا لیکن تھوڑی دیر کے بعد میں نے آرنی اور اس کی دونوں بیٹیوں کو نیم مردہ حالت میں لڑکھڑا کر فوجیوں کے ساتھ باہر آتے ہوئے دیکھا۔ فوجی انہیں دروازے سے باہر نکال لے گئے تھے اور یقیناً انہیں فوجی ٹرک میں بٹھا دیا گیا ہوگا۔ اس کے بعد ظاہر ہے ان دونوں لاشوں کے بارے میں کارروائی کی جا رہی ہوگی۔ میرا اب یہاں رکنا ایک طرح سے بے معنی تھا چنانچہ میں وہاں سے ہٹ گیا اور پھر بہت دور تک آوارہ گردی کرنے کے بعد میں اپنے ہاسٹل کی جانب چل پڑا۔ مجھے اندازہ تھا کہ میری ساتھی لڑکی فوجی کارروائی دیکھ کر یہاں سے ہٹ گئی ہوگی اور یہی ہوا راستے میں مجھے اس کا میسج ملا اور اس کی آواز سنائی دی۔

"سر اسکیلا بول رہی ہوں۔"

"ہاں' اسکیلا کہو؟"

"سر آپ خیریت سے تو ہیں نا؟"

"ہاں۔"

"کیوری آرنی کے گھر پر فوجی ریڈ ہوا ہے۔"

"ہاں مجھے معلوم ہے۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"آپ کسی مشکل کا شکار تو نہیں ہوئے؟؟"

"نہیں اسکیلا۔"

"سر میرے لیے کیا حکم ہے؟؟"

"کوئی خاص نہیں بس ہاسٹل پہنچ جاؤ۔" میں نے جواب دیا اور اس کے بعد ٹرانسمیٹر کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ اسکیلا میرے ہاسٹل پہنچنے کے بعد خاصی دیر میں ہاسٹل واپس پہنچی تھی اور مجھے وہاں پاکر محتاط ہوگئی تھی۔

"سر میرے لیے کوئی کام تو نہیں تھا۔ میں ذرا پرائم اسٹور چلی گئی تھی۔ وہاں مجھے رپورٹ دینی تھی ویسے ان لوگوں کا خیال ہے سر کہ آپ نے ان سے ابھی تک کوئی خاص کام نہیں لیا۔ تاہم ظاہر ہے اپنے معمولات کو آپ خود مناسب سمجھتے ہوں گے۔"

"ہاں ڈیئر اسکیلا! یہ تم لوگوں کا خیال ہے کہ میں تم سے کوئی کام نہیں لے رہا اصل میں یہ کام کی نوعیت پر منحصر ہے کہ کس وقت مجھے تمہاری کہاں ضرورت پیش آسکتی ہے لیکن ان لوگوں کو یہ اطمینان دلا دو کہ جو ذمہ داری ان کے سپرد کی گئی ہے وہ پوری خوش اسلوبی سے اسے سرانجام دے رہے ہیں اور میں ان سب سے مطمئن ہوں۔"

"اصل میں یہی ہمارے لیے ذرا تشویش کی بات تھی۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ کہیں ہماری کوتاہی کو تو محسوس نہیں کرلیا گیا اور ہم پر زیادہ ذمہ داریاں اسی لیے نہیں ڈالی گئیں کہ ہم انہیں مناسب طور پر سرانجام نہیں دے سکتے۔"

"نہیں ڈیئر اسکیلا' اس ٹائپ کا آدمی نہیں ہوں اور پھر یہ معاملات اس قدر سنگین ہیں کہ ذرا سی لغزش یا غلطی ہمارے مشن کے لیے زہر قاتل ثابت ہوسکتی ہے' بات ہماری اپنی کارکردگی کے اظہار کی نہیں ہے بلکہ ہمیں بڑے محتاط طریقے سے میری کرائن کو بچانا ہے جو اس وقت ایک خوفناک پوائنٹ پر کھڑا ہوا ہے اور یہاں کے رہنے والے لوگ یہ نہیں جانتے کہ وہ کتنی سنگین صورت حال سے گزر رہے ہیں۔ بہرحال میں ان لوگوں سے ملاقات کرکے انہیں اطمینان دلا دوں گا۔ پھر اسکیلا کے ساتھ ہی میں پرائم اسٹور میں داخل ہوا تھا اور اس کے خفیہ کانفرنس روم میں وہ تمام نمائندے جمع ہوگئے تھے جن کا تعلق کوئین میکوویا کے مقامی پینل سے تھا۔ میں نے ان لوگوں کو ان کے نمبروں ہی سے مخاطب کیا تھا اور مسکراتے ہوئے نمبرون سے کہا تھا۔"

"اسکیلا کی زبانی مجھے علم ہوا ہے کہ آپ لوگ میری جانب سے تشویش کا شکار ہیں۔"

"نہیں سر! اصل میں ہمیں ہدایت دی گئی تھی کہ ہم آپ کے ساتھ مل کر اس سنگین صورت حال کا مقابلہ بالکل اسی انداز میں کریں' جیسے ہم مقامی فوجی ہوں اور دشمن سے اس ملک کو بچانا چاہتے ہوں' لیکن ابھی تک ہمیں کوئی کارکردگی دکھانے کا موقع نہیں ملا' بس اتنی سی تشویش تھی کہ کہیں ہم آپ کے لیے غیر معیاری تو ثابت نہیں ہو رہے؟؟"

"نہیں.........." میں نے آنکھیں بند کرکے مسکراتے ہوئے کہا۔ "ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اصل میں یہ کام نہایت سست رفتاری سے جاری ہے اور یہ سست رفتاری ہی اس کی کامیابی کی ضمانت ہے ویسے مائی ڈیئر مسٹرون اور یہاں موجود تمام افراد آپ لوگوں کو یہ خوش خبری یقیناً پسند آئے گی کہ میں نے ان میں سے دو افراد کو ختم کردیا ہے۔"

وہ سب بری طرح چونک پڑے۔ نمبرون پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔

"سر کک.......... کیا مطلب' یعنی وہ جن کے بارے میں یہ اطلاع ہے کہ وہ یہاں لیس لینڈ کے مفادات کے لیے کام کرنے داخل ہوئے ہیں؟؟"

"ہاں۔ اس ملک کی بلکہ ان تمام آزاد ریاستوں کی مشکل یہ ہے کہ ان کی معیشت تباہ ہو چکی ہے اور یہاں ذریعہ آمدنی ختم ہوگئے ہیں۔ تم نے یقیناً دیکھا ہوگا کہ یہاں کے افراد اپنی مصنوعات لے کر اس وقت دنیا کے مختلف ملکوں میں پھیل گئے ہیں اور ان کی فروخت سے اپنی معیشت کی از سرنو بنیاد رکھ رہے ہیں۔ مقامی طور پر تمام صنعتوں کی جو کیفیت ہے اس کا بھی اندازہ آپ لوگوں کو بہ خوبی ہوگیا ہوگا ظاہر ہے ہم کسی ملک کے اندرونی معاملات میں بہتری کا ٹھیکہ لے کر یہاں نہیں پہنچے ہیں اور یہ ممکن بھی نہیں ہے سوائے اس کے کہ ہم تباہ حال لوگوں کی حالت پر افسوس کرسکیں لیکن ہماری نگاہ میں اصل مسئلہ ان افراد کی زندگی کا ہے جو اپنے سروں پر منڈلاتی ہوئی موت سے ناواقف ہیں' مجھے حکم بھی یہی دیا گیا تھا کہ ان مقاصد کو یہاں لے کر آنے والے کسی بھی فرد کو انسان نہ سمجھا جائے' اسے ایک خوفناک اور خونخوار جرثومے کا درجہ دیا جائے جس کا خاتمہ ایک عظیم مشن ہوتا ہے۔ بہرحال یہ سلسلہ جاری ہے ان لوگوں نے بھی اپنی ذہانت

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے آپ کو مختلف حصوں میں تقسیم کرلیا ہے اور ایک دوسرے سے دور رہ کر کام کررہے ہیں۔ لیکن میرا یہ اندازہ ہے بلکہ یہ سمجھ لیجئے کہ مجھے یقین ہے کہ وہ لوگ ابھی تک اس لیبارٹری کا پتا نہیں لگا سکے جہاں وہ خوفناک موت ایک سائنس دان کے ساتھ پنجرے میں بند ہے اور کسی بھی وقت اس پنجرے کا دروازہ کھل سکتا ہے بس میں اس کوشش میں مصروف ہوں کہ اس موت کے آزاد ہونے سے پہلے اس کے لیے کوئی بندوبست کرلیا جائے۔ اس لیے آپ بالکل تصور نہ کریں کہ آپ میرے ساتھ اس مشن میں شریک نہیں ہیں۔" پھر میں نے جیب سے وہ چٹ نکال کر کہا۔

"یہ ایک فون نمبر ہے۔ مجھے اس کے بارے میں معلومات درکار ہیں۔ لیکن احتیاط سے۔"

"جی سر' آپ نے آخر کار ہمیں ایک کام سونپ دیا۔" ان میں سے ایک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کبھی کبھی بہت چھوٹے محسوس ہونے والے کام بڑی اہم نوعیت کے حامل ہوتے ہیں۔" میں نے بھی ہنس کر کہا۔

"سر وہ دو افراد جن کے بارے میں آپ نے تذکرہ کیا ہے۔"

"ہاں' مس اسکیلا جانتی ہیں کہ میں نے انہیں کہاں پایا ہے یہ نمبر انہی میں سے ایک کی جیب سے برآمد ہوا ہے۔"

"اور سر وہ.......... وہ اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔"

"مجھے یہی ہدایت کی گئی تھی۔"

"واپسی میں اسکیلا' نے کہا۔ "سر کیا آپ نے انہیں قتل کیا ہے؟"

"جی مس اسکیلا' کیوں.......... ؟"

"سوری سر۔" وہ جلدی سے بولی۔

"آپ نے اس سوال کی وجہ نہیں بتائی؟"

"سر اصل' میں آپ اس قدر نرم طبیعت اور نرم خدوخال کے مالک ہیں کہ آپ سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی۔"

میں مسکرا کر خاموش ہوگیا تھا۔ چند گھنٹوں کے تعطل کے بعد ایک بار پھر عمل کا

آغاز ہوگیا۔ اس فون نمبر کے بارے میں دوسری صبح مجھے تفصیلات بتا دی گئی تھیں۔ یہ ایک رہائشی علاقے کے فلیٹ کا فون نمبر تھا۔

"کیوری آرنی کے بارے میں مجھے تشویش نہیں تھی۔ اگر میرا اندازہ غلط نہیں تھا تو وہ جنرل نوکیان کا کارنامہ بھی ہوسکتا تھا اور جنرل کسی ایسے شخص کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا۔ البتہ ہوسکتا ہے ان دو لاشوں کا مسئلہ کچھ الجھ گیا ہو۔ اس نئے مسئلے میں الجھنے سے قبل میں کم از کم اس بارے میں تھوڑی سی معلومات حاصل کرلینا چاہتا تھا۔"

"لیکن مجھے اندازہ تھا کہ جنرل نوکیان ان معلومات کے بعد کس قدر پرجوش ہوگیا ہوگا۔ وہ مجھ سے بہت پہلے حالات کی گہرائیوں میں اتر جانا چاہتا ہوگا۔ ایک مکان تھا جس کی میں تصدیق کرلینا چاہتا تھا۔ جو نیا فون جنرل نوکیان نے دیا تھا اس پر کسی لڑکی کی آواز سنائی دی تھی۔ اس کے استفسار پر میں نے کہا۔"

"نہیں مس' مجھ سے انگلش میں بات کرو۔"

"یس سر۔"

"جنرل نوکیان نے مجھے یہ نمبر دے کر کہا تھا کہ کتنی ہی ایمرجنسی ہو اس نمبر سے جنرل ٹریس ہو جائیں گے۔"

"یس سر۔ میرے پاس آپ کے سلسلے میں ہدایات موجود ہیں اور جنرل کئی بار فون کرکے مجھ سے پوچھ چکے ہیں۔ آپ اپنے نام کے بارے میں بتا سکتے ہیں۔"

"ڈی ایم۔"

"اوکے سر۔ صرف چند لمحے۔"

"اوکے!" میں نے کہا اور انتظار کرنے لگا۔ پھر چند لمحات کے بعد جنرل نوکیان کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو' نوکیان بول رہا ہے۔"

"آپ کا خادم۔" میں نے کہا۔

"خادم نہیں دوست۔ محسن۔" جنرل نے پر تاثر لہجے میں کہا۔

"سب خیریت ہے جنرل؟"

"نہیں۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"اوہو' کوئی خاص بات ہے۔"

"ہاں یہ ایک دلچسپ بات ہے کہ انسان بعض اوقات اپنی ایک سطح متعین کرلیتا ہے۔ وہ اپنی بلندی کا انتخاب کرکے نیچے کے ماحول سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ میری کرائن کی آزادی کے بعد ہم لوگ سانس بھی نہیں لینے پائے تھے کہ لیس لینڈ کی طرف سے ہم پر جنگ مسلط کردی گئی اور ہم سب کچھ چھوڑ کر اپنی بقا کے لیے مصروف عمل ہوگئے۔ حالانکہ ہمیں ٹوٹے پھوٹے میری کرائن کو نئی بنیادوں پر استوار کرنا تھا۔ ہمیں دنیا کے دوسرے ملکوں سے رابطوں کی پالیساں بنانی تھیں لیکن ہمارے دشمن ہماری تباہی کے درپے ہوگئے۔ مسٹر ڈی ایم' لیس لینڈ ہمارے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ آنے والا وقت لیس لینڈ پر ہماری برتری ثابت کردے گا اور آپ دیکھیں گے کہ ہم لیس لینڈ اور اس کے حلیفوں کے سارے منصوبے ناکام بنا دیں گے۔ ایک دن ہمارا ہوگا۔ لیکن ہماری نگاہ ان گہرائیوں کی طرف نہیں تھی جن کی نشاندہی آپ نے کی۔ اور یہ حقیقت ہے کہ ہم اپنے تمام منصوبوں سمیت فنا ہونے والے تھے اگر آپ بروقت اس خوفناک سازش کی نشاندہی نہ کردیتے۔"

"بلیک چینل مستقبل میں بھی انسانیت کی بقا کے لیے سرگرم عمل رہے گا' یہ اس کا نصب العین ہے۔" میں نے جواب دیا۔

"آپ کی نشاندہی سے قبل ماؤنٹی زوف ہمارے ذہنوں سے اوجھل تھا لیکن اس کے بعد وہ جس قدر اہمیت حاصل کرچکا ہے آپ تصور نہیں کرسکتے۔"

"یقیناً۔"

"میں نے اس کے لیے ایک انوسٹی گیشن سیل بنا دیا ہے جس نے ہنگامی بنیادوں پر کام شروع کردیا ہے۔ ہمیں اس سے خاصی معلومات حاصل ہوئی ہیں۔"

"مجھے بتانا پسند کریں گے۔"

"کیوں نہیں۔"

"کیا یہ فون محفوظ ہے؟"

"بالکل اس وقت یہ گفتگو کہیں ریکارڈ نہیں ہو رہی۔"

"گڈ' کیا معلومات ہیں؟"

"ماؤنٹی زوف پچھلے گیارہ سال سے انڈر گراؤنڈ ہے اس کی بیوی اور بیٹی کو بھی اس کے پاس ہی پہنچا دیا گیا ہے اس کے علاوہ ایک شخص کو ہم نے ٹریس کیا ہے۔"

"کون ہے وہ؟"

"اس کا نام کیوری آرنی ہے اور وہ ماؤنٹی زوف کے ساتھ اس کی لیب میں کام کرتا رہا ہے لیکن اس وقت جب ماؤنٹی زوف انڈر گراؤنڈ نہیں تھا۔"

"ٹھیک۔"

"کیوری آرنی کو ہم نے عجیب و غریب حالات میں حاصل کیا ہے۔ جنرل نے وہ پوری تفصیل سنائی جو میرے ساتھ پیش آئی تھی۔ پھر مجھ سے کہا۔"

"لیکن وہاں ایک معما ہمارے سامنے آیا۔"

"نہیں جنرل وہ معما میں حل کیے دیتا ہوں جو دو افراد وہاں ہلاک ہوئے اسی گروپ سے تعلق رکھتے ہیں جو لیس لینڈ کے مفادات کے لیے یہاں آیا تھا۔ اور وہ تیسرا آدمی میں تھا جس نے ان دونوں کو ہلاک کیا۔"

جنرل کی آواز دیر تک نہیں سنائی دی تھی۔ "ہیلو........." میں نے کچھ توقف کے بعد کہا۔

"سوری مسٹر ڈی ایم۔ اس کا مطلب ہے کہ میری دی ہوئی اطلاعات۔"

"نہیں جنرل! میں بھی بہرحال کام کر رہا ہوں۔"

"میں شرمندہ ہوگیا ہوں۔"

"ہرگز نہیں کام جاری رکھیے' ہمارا تعاون اور بہت سے عقدے کھول سکتا ہے۔"

"ان لوگوں کے بارے میں تفتیش جاری ہے۔ ہم ان کا ریکارڈ تلاش کر رہے ہیں۔"

"آپ اپنے کام میں تساہل نہ برتیں بس ہر ضرورت پر آپ سے رابطہ کروں گا۔ ہمارا اصل کام اس لیبارٹری کی تلاش ہے۔"

"اس کے لیے ہم خاص طور سے کام کر رہے ہیں۔"

"او کے جنرل۔"

"او کے۔ میں دوسری کال کا انتظار کروں گا۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"وقت ضرورت۔" میں نے کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا۔ اب مجھے اس فلیٹ کے مکین کے بارے میں کام شروع کرنا تھا۔

اسکیلا میرے ساتھ بھرپور تعاون کر رہی تھی' چنانچہ اس نئے مشن کے لیے میں نے اسکیلا کو اپنے ساتھ رکھا۔ مطلوبہ پتا تلاش کرنے میں ہمیں کوئی خاص دقت نہیں ہوئی تھی۔ اس عمارت کے سامنے پہنچ کر اسکیلا نے کار روک دی اور کہنے لگی۔

"سر' یہ عمارت ہے اور اس کی چوتھی منزل پر وہ فلیٹ واقع ہے۔" میں نے اس اونچی عمارت کو دیکھا۔ رہائشی فلیٹ بنے ہوئے تھے اور بہت خوبصورت اور معیاری فلیٹ تھے' میں نے اسکیلا سے کہا۔

"اب تمہیں کسی مناسب جگہ رک کر میرا انتظار کرنا ہوگا' تمہارے پاس وقت ہے؟"

"سر کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ' میں تو یہ سمجھ رہی تھی کہ آپ معمول کے مطابق مجھے واپس کر دیں گے۔"

"نہیں اسکیلا رک جاؤ' انتظار تو بے شک کرنا پڑے گا' ہو سکتا ہے جلد ہی واپسی ہو جائے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بہت دیر لگ جائے' لیکن بہرحال ...." اسکیلا نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلا دی اور میں آگے بڑھ کر اس عمارت میں داخل ہو گیا۔

عظیم الشان عمارت کی لفٹ میں پہنچنے کے بعد میں نے چوتھی منزل کا بٹن دبا دیا اور اس کے بعد گھڑی کے گیارہ کے ہندسے کو دبا کر مطمئن ہو گیا۔ میرے ساتھ چونکہ اور کوئی نہیں تھا اس لیے مجھے کوئی دقت پیش نہیں آئی تھی۔ لفٹ چوتھی منزل پر رک گئی اور میں کوریڈور میں آ گیا' چند افراد لفٹ میں داخل ہو گئے تھے۔

بہرطور میں اس فلیٹ کے سامنے رک گیا جہاں مجھے آنا تھا۔ پھر چند لمحات سوچتے رہنے کے بعد میں نے کال بیل بٹن دبایا اور تھوڑے فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔ دروازہ کھولنے والا ایک چوڑے چکلے بدن کا بھنچے ہوئے ہونٹوں والا آدمی تھا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر دروازے سے باہر نکل آیا۔ اس کے چہرے پر شدید غصے کے آثار تھے۔ چند لمحات وہیں کھڑے رہنے کے بعد اس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"انتہائی گھٹیا اور ذلیل فطرت کے مالک ہو تم لوگ' اگر کوئی میرے ہاتھ آ گیا تو

چھوڑوں گا نہیں اسے۔ بے غیرت قسم کے لوگ بار بار بیل دباتے ہیں اور بھاگ جاتے ہیں۔" لیکن اس نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔ میرے لیے بس اتنا ہی کافی تھا میں فلیٹ کے اندر پہنچ گیا۔ بہت خوبصورت فلیٹ تھا تمام ضروری چیزوں سے آراستہ' میں نے یہی اندازہ لگایا کہ یہ فلیٹ فرنیشڈ حاصل کیا گیا ہوگا' ورنہ ظاہر ہے اس قسم کے لوگوں کو اتنے آرائشی فلیٹ کی کیا ضرورت پیش آ سکتی ہے۔ وہ شخص بڑبڑاتا ہوا واپس اندر آ گیا اور میں دبے پاؤں اس کا تعاقب کرنے لگا۔ وہ ایک کمرے داخل ہو گیا۔ میز پر شراب کے برتن رکھے ہوئے تھے' ایک کاغذ اور بال پوائنٹ بھی وہیں موجود تھا۔ وہ بیٹھ کر بال پوائنٹ سے کاغذ پر کچھ لکھنے لگا۔ گلاس میں شراب موجود تھی۔ تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد وہ ایک ایک سپ لیتا رہا تھا۔ میں چند لمحات کے بعد وہاں سے اٹھ آیا اور فلیٹ کے دوسرے حصوں کا جائزہ لینے لگا۔ ایک سرسری نگاہ میں نے تمام چیزوں پر ڈالی اور پھر ٹیلی فون کی گھنٹی کی آواز سن کر پھرتی سے اس کمرے میں آ گیا جہاں وہ شخص بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے ٹیلی فون اس کی جگہ سے اٹھا کر سامنے رکھی سینٹر ٹیبل پر رکھا اور پھر ریسیور اٹھا کر بولا۔

"ہیلو.........' ہاں' اوہو' مسٹر لازیل' کیسے کیسے مزاج ہیں آپ کے ہاں' ہاں' ہاں' نہیں مسٹر لازیل' یہاں آنے کے بعد تو کچھ عجیب سے حالات ہو گئے ہیں اور میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ شاید ہم لوگوں کی تباہی ہمیں آواز دے رہی ہے' بالکل بالکل میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں' آخر یہ سب کیا ہے؟ جی' جی ہاں' مرضی ہے آپ کی' میں تو انکار نہیں کر سکتا' جی ہاں بالکل' نہیں آپ آ جائیے' میں بہت بددل ہو رہا ہوں اور اپنے طور پر یہ سوچ رہا ہوں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے' ٹھیک ہے آپ آ جائیے' ہاں آپ کتنی دیر میں پہنچ رہے ہیں آپ' اوکے میں انتظار کر رہا ہوں۔"

اس نے فون بند کر دیا۔ ایک اور نام میرے علم میں آیا تھا مسٹر لازیل' دیکھنا یہ ہے کہ یہ مسٹر لازیل کیا چیز ہے' وہ شخص پھر بال پوائنٹ سے کاغذ پر عجیب و غریب خاکے بنانے لگا تھا اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ اب مجھے خاموشی سے مسٹر لازیل کا انتظار کرنا چاہیے۔ ہاں اصولی طور پر تو مجھے شروع ہو جانا چاہیے تھا' لیکن اس بات کے بھی امکانات تھے کہ مسٹر لازیل بھی کوئی کام کی چیز ہی ثابت ہوں۔ پھر تقریباً بیس منٹ تک مجھے فلیٹ

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

کے مختلف گوشوں کو دیکھتے ہوئے اور ایسی جگہوں کی تلاشی لیتے ہوئے گزرے جن پر آسانی سے ہاتھ ڈال سکتا تھا۔ لیکن کوئی بھی ایسی چیز دستیاب نہیں ہوسکی جو اس شخص کے بارے میں کسی وضاحت کی حامل ہوتی۔ پھر بیل بجی اور میں سمجھ گیا کہ مسٹر لازیل اندر آگئے ہیں اور میں خود بھی دروازے کے قریب پہنچ گیا۔ آنے والا بھی ایک اسی نسل کا آدمی معلوم ہوتا تھا۔ اس نے آسٹرویل یعنی اس فلیٹ کے مکین سے پر جوش مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھ نہیں پایا مسٹر آسٹرویل کہ آپ اس قدر پریشان کیوں ہیں؟" آسٹرویل نے کوئی جواب نہیں دیا' دروازہ اندر سے بند کرنے کے بعد وہ اسی کمرے میں آبیٹھا اور لازیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ مشہور زمانہ شراب جس کے لیے یہاں کی زندگی کا تصور کیا جاتا تھا۔"

"میں تمہارے لیے دوسرا گلاس لاتا ہوں۔"

"اور دوسری بوتل بھی۔" لازیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ شخص باہر نکل گیا۔

پھر اس نے گلاس لاکر میز پر رکھا الماری سے شراب کی ایک اور بوتل نکالی اور اسے لازیل کے سامنے کرتا ہوا بولا۔

"اپنی بوتل اپنی شراب۔"

"نہیں' مشترکہ بوتل' مشترکہ شراب۔" لازیل نے کہا۔

"یہ سلسلہ یہاں آکر ختم کردیا گیا ہے۔"

"ہاں' آپ نے کہا تھا مسٹر آسٹر' لیکن براہ کرم مجھے بھی تو اس بارے میں کچھ بتایئے۔"

"ڈیئر لازیل' تم کون سے گروپ میں شامل ہو' کیا مجھے بتانا پسند کروگے؟"

"میں سمجھا نہیں۔" لازیل نے اپنی بوتل کھول کر گلاس میں شراب ڈالتے ہوئے کہا۔ آسٹر نے سائفن اس کی جانب بڑھایا تو وہ ہنس کر بولا۔

"میں اپنی زندگی میں کسی بھی چیز میں ملاوٹ پسند نہیں کرتا۔" شراب کا ایک سپ لینے کے بعد اس نے کہا۔

"اب براہ کرم مسٹر آسٹر' مجھے پوری تفصیل بتایئے' کیا بات ہے آپ نے مجھے

تشویش کا شکار کردیا ہے۔"

"یا تو آپ بہت سادہ لوح ہیں مسٹر لازیل! یا پھر مجھے بے وقوف بنارہے ہیں۔"

"نہ میں سادہ لوح ہوں۔ نہ آپ کو بے وقوف بنا رہا ہوں' لیکن حالات سے ناواقف انسان بھلا کیا کہہ سکتا ہے؟"

"کیا آپ یہ محسوس نہیں کررہے کہ دس افراد کے اس گروپ نے اپنے اپنے پارٹنر الگ کرلیے ہیں۔" لازیل نے شراب سے بھیگے ہوئے ہونٹوں کو خشک کیا اور بولا۔

"تو کیا آپ نے بھی یہی بات محسوس کی ہے۔"

"اور آپ نے؟"

"ہاں' اصل میں آپ کو میں حقیقت بتادوں یہ ساری کوششیں ایلس گیری ڈیل کی ہیں' ایلس گیری ڈیل کے بارے میں آپ کو پہلے سے بھی علم ہے اور پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ وہ ہمارے گروپ سے تعلق نہیں رکھتی' بلکہ اسے الگ ہی گروپ سے حاصل کرکے اس گروپ میں شامل کیا گیا ہے۔ دو آدمی تو اس کے اپنے ہیں' باقی چار افراد وہ ہیں جنہوں نے ماضی میں کوئی کارنامہ سرانجام نہیں دیا۔ اس عالم میں ایلس گیری ڈیل نے یہ گروپ الگ کرلیا ہے' میں تو اصل میں یہ بات زبان پر نہیں لانا چاہتا تھا کیونکہ بہرحال ہم دیار غیر میں ہیں' یوں سمجھا جائے تو غلط نہیں ہوگا کہ جہنم کے دہانے پر' ذرا سی لغزش ہمیں جلا کر خاکستر کرسکتی ہے۔ اس عالم میں بجائے اس کے کہ ہم اپنا مشن سرانجام دیں اگر آپس کی چپقلش کا شکار ہوگئے تو ہمارے لیے مشکلات پیش آسکتی ہیں۔"

"لیکن اس بات کو آپ کیا کریں گے مسٹر لازیل کہ سب لوگوں کو الگ کردیا گیا ہے' کون کیا کررہا ہے مجھے اس بارے میں کچھ نہیں معلوم' ایلس گیری ڈیل سے رابطے کی ہر کوشش ناکام ہوگئی ہے جبکہ یہ بات میرے علم میں ہے کہ وہ اپنے مقصد کے لیے سرگرداں ہے۔ اصل میں ہر شخص اپنے اپنے نمبر بنانا چاہتا ہے ادھر آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ ڈیکر اور گیرون اپنا الگ گروپ بناکر بیٹھ گئے ہیں جو دو افراد پر مشتمل ہے۔ ان میں سے ہر ایک یہ کارنامہ تنہا سرانجام دے کر اپنی پارٹی کو فوقیت دلانا چاہتا ہے اور اس طرح میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں خاصی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ میں جب ان تمام لوگوں سے مایوس ہوگیا تو ایک گوشے میں آبیٹھا' ہرچند کہ میری معلومات اپنی جگہ جاری ہیں لیکن میں

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

یہ سوچ رہا ہوں کہ اگر میں یہ معلومات ایلس گیری ڈیل کو فراہم کروں تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا' وہ میری معلومات کو لے دوڑے گی اور مجھے خود سے الگ تھلگ کردے گی۔"

لازیل خاموش ہو کر گردن ہلانے لگا پھر اس نے گلاس کی بقیہ شراب معدے میں انڈیلی اور مزید گلاس بھرتا ہوا بولا۔

"اگر یہ بات ہے تو پھر کیوں نہ ہم اپنا گروپ الگ بنالیں؟"

"کیا یہ مناسب رہے گا؟"

"بالکل غیر مناسب ہے' لیکن ان حالات میں کیا کیا جائے' شاید آپ کو اس بات کا یقین نہ آئے کہ پچھلے پانچ دن سے مجھ سے بھی کسی نے کوئی رابطہ قائم نہیں کیا' سب اپنے اپنے طور پر مصروف عمل ہیں۔"

"تو ہم احمق نہیں ہیں' میں تو یہ سوچ رہا تھا کہ مجھ سے جو کچھ بھی بن پڑے تنہا ہی کر ڈالوں' لیکن اگر مسٹر لازیل آپ میرے ساتھ شامل ہونا چاہتے ہیں تو میں آپ کو خوش آمدید کہوں گا۔"

"یقیناً۔" لازیل نے اپنا داہنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا جسے آسٹرویل نے اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ پھر بولا۔

"اور آپ نے اس سلسلے میں یقیناً جو کچھ کیا ہوگا وہ بھی کسی سے کم نہیں ہوگا لیکن میں آپ کو.........."

"ایک منٹ' اس شمولیت کے طور پر میں آپ کو ایک اہم ترین اطلاع دینا چاہتا ہوں۔"

"ٹھیک ہے کہیے' مگر ٹھہریے کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ جو اطلاع دیں وہی میرے پاس بھی موجود ہو' میں اپنی معلومات ایک کاغذ پر لکھ کر رکھے لیتا ہوں تاکہ آپ کو بعد میں دکھا سکوں اور اگر آپ کی معلومات میری معلومات سے مختلف ہوئیں تو پھر ہم دونوں مشترکہ طور پر اپنی معلومات کے سلسلے میں کام کریں گے۔"

"چلیے ٹھیک ہے۔" لازیل نے کہا اور آسٹرویل سامنے رکھے ہوئے پیڈ سے کاغذ پھاڑ کر کچھ لکھنے لگا۔ پھر اس نے وہ کاغذ اوندھا کر کے رکھ دیا اور اپنے گلاس میں نئی شراب ڈالتے ہوئے بولا۔

"جی مسٹر لازیل۔"

"اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ دوسرے لوگ اپنے اپنے طور پر کام کر رہے ہیں' میں نے بھی یہی طریقہ کار اختیار کیا ہے' حالانکہ پہلے مجھ سے کہا گیا تھا کہ ہم میں سے ہر شخص زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرے' پھر ان معلومات کا تبادلہ کیا جائے اور ایک مشترکہ لائحہ عمل تیار کیا جائے لیکن بعد میں جیسا کہ ابھی ہمارے درمیان گفتگو ہوئی' میں نے بھی ایلس گیری ڈیل کی اس بے اعتنائی کو محسوس کرلیا۔ ایلس گیری ڈیل اگر مجھے مل جائیں تو شاید میں اپنی یہ معلومات ان کے حوالے کردیتا' لیکن اب آپ سے ملنے کے بعد میری آنکھیں کھلی ہیں' مسٹر آسٹرویل' میں زیادہ کچھ نہیں جانتا' لیکن میں نے ایک شخص لائی کوف کو ٹریس کیا ہے' لائی کوف بہت عرصے پہلے ماؤنٹی زوف کا دست راست سمجھا جاتا تھا اور اس نے طویل عرصے تک مسٹر ماؤنٹی زوف کو اسسٹ کیا ہے' مسٹر ماؤنٹی زوف تو جیسا کہ ہمارے علم میں ہے کہ ایک نئی منزل کی جانب روانہ ہوگئے' لائی کوف اس ادارے میں خاصے عرصے تک کام کرتا رہا' بعد میں تبدیل شدہ حالات کے تحت اس نے کچھ ایسی باتوں سے انحراف کیا جو مقامی حکومت چاہتی تھی' نتیجے میں اسے گرفتار کرلیا گیا اور اس وقت وہ جیل میں ہے' کہا جاتا ہے کہ لائی کوف اور ماؤنٹی زوف ایک جان دو قالب تھے اور اس بات کے سو فیصد امکانات ہیں کہ لائی کوف کو ماؤنٹی زوف کے بارے میں وہ معلومات حاصل ہوسکتی ہیں جو کسی اور کو نہیں۔"

میرے اعصاب تن گئے تھے' لائی کوف کا نام میرے علم میں آچکا تھا' لیکن اتنی تفصیلات مجھے نہیں معلوم تھیں' میری آنکھیں ان لوگوں پر لگی ہوئی تھیں اور کان ان کی گفتگو سننے میں مصروف تھے' آسٹرویل کہنے لگا۔

"اور مسٹر لازیل۔"

"میں اس دوران لائی کوف پر کام کرتا رہا ہوں اور یہ بات بخوبی میرے علم میں آچکی ہے کہ لائی کوف اس وقت مقامی جیل میں ہے اور وہیں وقت گزار رہا ہے' گویا اس سے مقامی جیل میں معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔"

"جی اب براہ کرم ذرا اس کاغذ پر نظر ڈال لیں۔ آسٹرویل نے اپنا لکھا ہوا کاغذ سامنے رکھ دیا اور میں چند قدم آگے بڑھ کر ان دونوں کے عقب میں پہنچ گیا۔ میں نے

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

کاغذ پر نگاہیں جمادیں اس پر پوائنٹ لکھے ہوئے تھے۔ ایک جملہ تھا۔"

"مسٹر لائی کوف' ماؤنٹی زوف کا دست راست' جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ماؤنٹی زوف کے بارے میں اتنا پتہ جانتا ہے جتنا دوسرے نہیں جانتے۔ دوسرا جملہ تھا۔ "لائی کوف اس وقت مقامی جیل میں قید ہے اور یہ ایک بہترین مہرہ ہے جس سے ماؤنٹی زوف کے بارے میں معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔"

"لازیل کے چہرے پر عجیب سے تاثرات پھیل گئے اس نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔"

"اس کا مقصد ہے کہ ہم دونوں ایک ہی لائن پر کام کر رہے ہیں؟"

"شاید اس لیے کہ مستقبل میں ہمارا گروپ الگ بننے والا تھا۔"

"ایک بار پھر میں آپ کو تعاون کی پیش کش کرتا ہوں مسٹر آسٹرویل! اور ویسے بھی یہ صورت حال بے حد بھیانک ہے' ہم آگ سے کھیل رہے ہیں اور ہماری ذرا سی لغزش ہمیں موت سے ہمکنار کر سکتی ہے اس دوران آپ نے یہاں کے حالات دیکھے ہیں کیا اندازہ لگایا آپ نے؟"

"یہ سب بہت باحوصلہ ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ لیس لینڈ کو ناکوں چنے چبانے پڑیں گے اس نے اگر میری کرائن کو تر نوالہ سمجھ رکھا ہے تو میں سمجھتا ہوں یہ اس کی ہی نہیں بہت سوں کی بدقسمتی ہے۔"

"بالکل۔ میں یہ کہنا چاہتا تھا ایسے عالم میں ان دونوں کو دیکھو۔ میری مراد ڈیکر اور گیرون سے ہے' انہوں نے کئی دن سے رابطہ نہیں قائم کیا ہے' الیس گیری ڈیل کے بارے میں الگ ہی تفصیلات ہیں وہ اپنے طور پر ہوا میں اڑ رہی ہے۔"

"مجموعی طور پر اگر دیکھا جائے تو یہ گروپ ایسے مخلص لوگوں پر مشتمل نہیں ہے جو ایک ہوتے ہیں اور اس کی بنیاد وہی ہے جتنے ملک مل کر لیس لینڈ کے لیے کام کر رہے ہیں' ان کے اپنے اپنے مفادات الگ الگ ہیں اور ان میں سے کوئی بھی کسی ایک مسئلے پر متفق نہیں ہے آہ مجھے تو یہ خطرہ ہے کہ کہیں یہ بندر بانٹ ہم لوگوں کے لیے زندگی کا بدترین عذاب نہ بن جائے۔"

"ہمیں اس سے بچنا ہوگا' اسی میں زندگی کی ضمانت ہے بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ کیوں

نہ ہم گیرون اور ڈیکر کو اپنے ساتھ شامل کرنے کی کوشش کریں۔"

"نہیں وہ خود غرض لوگ جب اپنا گروپ الگ بنا چکے ہیں تو پھر ہمیں ان سے رجوع کرنے کی کیا ضرورت ہے؟"

"تو پھر ٹھیک ہے' یہ کام ہم دونوں مل کر سرانجام دیتے ہیں۔"

"یہ بہت اچھا ہوا کہ ہم اس طرح یکجا ہوگئے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب ہمیں آیندہ کا پروگرام ترتیب دینا چاہیے۔"

"ہمارے سامنے اس وقت سب سے اہم نکتہ ہے مسٹر لائی کوف کا' لائی کوف مقامی جیل میں ہے' لائی کوف سے معلومات حاصل کرنے کے لیے یا تو اسے جیل سے فرار کرانا ہوگا یا پھر جیل تک پہنچنا ہوگا۔"

"ہم اتنے وسائل نہیں رکھتے مسٹرویل کہ لاؤکوف کو جیل سے نکال لیں لیکن ہم خود یہ کام سرانجام دے سکتے ہیں اور اس کے لیے میں پیش کش کرتا ہوں کہ آپ مجھے جیل بھجوادیں۔" کچھ ایسا انداز اختیار کیا تھا لازیل نے کہ آسٹرویل ہنس پڑا' پھر بولا۔

"میں نہ تو کوئی پولیس آفیسر ہوں اور نہ جیلر' آپ نے یہ بڑی دلچسپ بات کہی مجھ سے اور اگر یہی الفاظ میں آپ سے کہوں تو آپ اس سلسلے میں مجھے کیا جواب دیں گے؟"

"یہ کہ میں آپ کو جیل بھجوا سکتا ہوں۔" لازیل نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"آہ! تو میں خوشی سے اس عمل کے لیے تیار ہوں۔ میں اس موضوع پر بالکل سنجیدہ ہوں مسٹر لازیل۔"

"تو پھر آپ یوں سمجھ لیجیے کہ جیل پہنچ گئے۔"

"کیسے؟"

"معمولی سی بات ہے کوئی چھوٹا موٹا سا جرم کیجیے اور جیل چلے جائیں لیکن میک اپ کر کے اصل چہرے میں جیل جانا بھی آپ کے لیے خطرناک ہوگا۔"

"آسٹرویل پر خیال نگاہوں سے لازیل کی صورت دیکھتا رہا اس نے گردن ہلا کر کہا۔"

"میں خوشی سے تیار ہوں۔"

"اس سلسلے میں ہمیں مزید باتوں پر غور کرلینا چاہیے مثلاً یہ کہ لائی کوف ایک سیاسی

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

مجرم ہے اور کیا ایک عام قسم کے شخص کو اس تک پہنچنے میں آسانی ہو سکتی ہے؟"

"بے حد مشکل ہے لیکن اسے میری صلاحیتوں پر چھوڑ دیا جائے۔"

"تو پھر مجھے کیا کرنا ہوگا؟"

"میری نگرانی اور اس وقت کا انتظار جب میں لائی کوف سے معلومات حاصل کرلوں گا اور ہم دونوں اس سلسلے میں اپنے ملک کو آگاہ کریں اور اجازت مانگیں۔"

میری دلچسپی اور مسرت کی انتہا نہیں تھی۔ یہ اندھے منصوبہ بندی کر رہے تھے لیکن میں اس سے پہلے لائی کوف تک پہنچ سکتا تھا اور اب تک مجھے یہ بات معلوم ہوگئی تھی وہ کہاں ہے۔ اس کے علاوہ ان لوگوں کی گفتگو سے اور بھی انکشافات ہوئے تھے۔ انہیں ابھی تک ڈیکر اور گیرون کی موت کے بارے میں علم نہیں تھا بلکہ ان کے اپنے اندر ہی ایک انتشار برپا تھا' یہ لوگ افراتفری کا شکار ہوگئے تھے۔ بہرحال یہ بھی ان بے گناہوں کی تقدیر تھی کہ وہ اس مشکل میں مبتلا ہونے کے بعد اپنا کام اس برق رفتاری سے سرانجام نہیں دے سکتے تھے جس سے یہ جلد از جلد کامیاب ہوسکتے تھے۔ گروہ میں ایلس گیری ڈیل نامی ایک عورت بھی تھی اور یہ لوگ مختلف ملکوں سے تعلق رکھتے تھے اس لیے آپس کی چپقلش میں بھی مبتلا ہوگئے تھے۔ بہرحال یہ سلسلہ بھی بہت دلچسپ تھا لیکن میرے دو اور شکار میرے سامنے تھے اور ایک اور جوڑی کا خاتمہ ہونے والا تھا۔ لیکن ان پر ظاہر ہونے سے قبل میں یہ جائزہ لے لینا چاہتا تھا کہ وہ مسلح ہیں یا نہیں اور اس کے لیے مجھے فوراً کارروائی کرنی تھی ان لوگوں کو تصور بھی نہیں تھا کہ ان کے علاوہ کوئی اور بھی ہے جو ان کے قریب موجود ہے' میں چونکہ ان کے پیچھے ہی کھڑا ہوا تھا اس لیے وہ میرے ہاتھوں کی گرفت سے دور نہیں تھے۔ میں نے چویشن کا جائزہ لیا' فوری طور پر ایسا عمل کرنا تھا کہ ان کے مسلح یا غیر مسلح ہونے کا پتا چل جائے چنانچہ میں دبے پاؤں آگے بڑھا اور اس شخص کے پاس پہنچ گیا جس کا نام لازیل تھا اور جو باہر سے یہاں فلیٹ پر پہنچا تھا۔ لازیل کی جیب میں چھوٹا آٹو میٹک پستول موجود تھا' میں نے انتہائی صفائی سے یہ پستول نکالا لیکن لازیل کو احساس ہوگیا' اس نے چونک کر جیب پر ہاتھ مارا پستول میری گرفت میں آچکا تھا لیکن ظاہر ہے لازیل مجھے دیکھ نہیں سکتا تھا۔ میں فوراً ہی اپنی جگہ سے ہٹ گیا۔ لازیل نے اپنی جیب دیکھی' اور پھر متحیرانہ انداز میں کھڑا ہوگیا۔ وہ احمقوں کی طرح اپنی جیبیں تھپتھپا رہا تھا۔ آسٹرویل نے اسے تعجب سے دیکھا اور بولا۔

"کیوں کیا ہوا؟" لیکن لازیل نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ وہ ادھر ادھر دیکھ رہا تھا اور پھر اس نے صوفے کے نیچے جھانک کر دیکھا' صوفے کے عقب میں آیا اور ایک پورا راؤنڈ لے کر ایک جگہ کھڑا ہوگیا' آسٹرویل بھی اپنی جگہ سے کھڑا ہوگیا تھا۔

"کیا بات ہے لازیل! تم مجھے بتاؤ گے نہیں؟"

"تم.......... میرے پاس پستول تھا اچانک ہی مجھے یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے میری جیب سے پستول نکال لیا ہو اور اب پستول میری جیب میں موجود نہیں ہے۔"

"نہیں ہے!" آسٹرویل تعجب سے بولا۔

"ہاں۔"

"کوئی غلط فہمی' مائی ڈیئر کوئی غلط فہمی ہے' ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟"

"نہیں موجودہ صورت حال کے تحت ہم وہ مخصوص آٹو میٹک جیب میں رکھتے ہیں تاکہ اگر کوئی مشکل صورت حال پیش آجائے تو اسے استعمال کیا جاسکے۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ وہ چند لمحات قبل میری جیب میں تھا۔"

"میری عقل تسلیم نہیں کرتی اگر تھا تو کہاں گیا میں تو تم سے خاصے فاصلے پر بیٹھا ہوا ہوں۔"

"نہیں ظاہر ہے مگر.........." لازیل ہونق نظر آرہا تھا۔ آسٹرویل بھی متحیرانہ انداز میں اسے دیکھ رہا تھا نجانے لازیل نے یہ کیا شروع کر دیا تھا۔ بہرحال میں آہستہ آہستہ آسٹرویل کی جانب بڑھا وہ گھریلو لباس پہنے ہوئے تھا اور اس کا جائزہ لینے سے یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ اس نے پستول وغیرہ ساتھ رکھنے کی کوشش نہیں کی ہے۔ بہرحال ایک پستول میرے ہاتھ میں آچکا تھا اور وقت ضرورت میں اسے استعمال بھی کرسکتا تھا۔ چنانچہ میں نے اسے جیب میں رکھا اور کمرے کے دروازے کی جانب بڑھ گیا۔ میں باقاعدہ اس دروازے سے اندر داخل ہونا چاہتا تھا۔ تاکہ ان لوگوں کو کوئی شبہ نہ ہوسکے۔ اور پھر میں نے یہی کیا۔

اپنے آپ کو ظاہر حالت میں لاکر میں نے کمرے کے دروازے میں قدم رکھا اور اس طرح رکھا کہ آواز پیدا ہو۔ وہ دونوں ابھی تک پستول ہی کے چکر میں پڑے ہوئے

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

تھے، مجھے دیکھ کر ایک دم پتھرا سے گئے میں نے گردن خم کر کے کہا۔

"ہیلو مسٹر لازیل، ہیلو مسٹر آسٹرویل.........!" ان کی پھٹی پھٹی آنکھیں بدستور مجھ پر جمی ہوئی تھیں اور بدن جیسے پتھرا گئے تھے۔ کسی کے منہ سے کوئی لفظ نہ نکلا تو میں دو قدم آگے بڑھا اور میں نے کہا۔

"ڈی ایم کے نام سے پکارا جاتا ہے مجھے اور آپ لوگ یقیناً میرے شناسا نہیں ہوں گے۔ لیکن میں نے آپ کو آپ کے نام سے پکارا ہے اس کا مطلب ہے کہ میں آپ کو جانتا ہوں۔"

"آسٹرویل ہی نے اپنے آپ کو سنبھالا اور حیرت بھرے لہجے میں بولا۔"

"لیکن......... لیکن تم اندر کیسے داخل ہوئے؟"

"آپ نے دروازہ کھلا چھوڑ دیا تھا مسٹر آسٹرویل۔"

"کیا بکواس کرتے ہو میں نے دروازہ احتیاط سے بند کیا تھا۔"

"جسے آپ نے احتیاط تصور کیا تھا وہ انتہائی احمقانہ عمل تھا بہرحال اب میں آگیا ہوں اور ظاہر ہے دروازے ہی سے آیا ہوں گا۔"

"ڈی ایم۔" آسٹرویل نے کہا۔

"جی سر ڈی ایم۔"

"کیا بنتا ہے اس سے.........؟"

"کچھ نہ کچھ بنتا ہی ہوگا۔ اتنی زیادہ وضاحت کی ضرورت نہیں ہے البتہ آپ لوگوں کے سامنے کچھ اور وضاحتیں کرنا چاہتا ہوں اگر اجازت ہو؟"

میں آہستہ آہستہ آگے بڑھا اور تھوڑے فاصلے پر کھڑے ہو کر صوفے کے ہتھے پر پاؤں رکھ دیا پھر میں نے ان سے کہا۔

"اگر آپ پسند فرمائیں تو بیٹھ جائیے، داستان طویل بھی ہو سکتی ہے؟"

"میں کہتا ہوں اس طرح تم بغیر اجازت میرے فلیٹ میں کیسے داخل ہوئے میں......... میں تمہیں......... میں تمہیں........."

"نہیں مائی ڈیئر مسٹر آسٹرویل! اگر آپ لوگوں نے اپنی جگہ سے جنبش کی تو یہ پستول آپ کی کھوپڑیاں اڑا دے گا اور اسے مجھ سے زیادہ آپ لوگ بہتر جانتے ہیں۔ میں

نے چھوٹا سا لیکن انتہائی خطرناک پستول جس کا میں جائزہ لے چکا تھا جیب سے نکال کر ان پر تان لیا اور لازیل کی خاموشی ایک دم ٹوٹ گئی۔

"یہ......... یہ......... یہ میرا پستول ہے۔"

"آپ کا پستول ہے نا تو آپ سے زیادہ اس بات کو بہتر اور کون جانتا ہوگا کہ یہ کس قدر تباہ کن ہے۔ بیٹھو، بیٹھ جاؤ!" آخری الفاظ میں نے انتہائی سخت لہجے میں کہے تھے اور لازیل کے بڑھتے ہوئے قدم رک گئے تھے۔ پھر وہ حیرت سے بولا۔

"لیکن یہ تمہارے پاس کیسے پہنچا؟"

"میں تمہارے سوالات کا جواب دینے کا پابند نہیں ہوں۔ بیٹھنا چاہتے ہو تو بیٹھ جاؤ۔ ورنہ برابر برابر کھڑے ہو کر اس دیوار سے جا لگو۔" میں نے پستول کو جنبش دے کر کہا۔ آسٹرویل نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیر کر لازیل کی جانب دیکھا اور لازیل بیٹھتا چلا گیا پھر آسٹرویل بھی بیٹھ گیا تھا۔

"گڈ دو شریف آدمی میری بات مانتے ہوئے کس قدر بہترین لگ رہے ہیں۔ خیر تو مائی ڈیر مسٹر لازیل اور مسٹر آسٹرویل میں نے آپ کو اپنا نام بتا دیا ہے اب میرا خیال ہے مجھے اپنا کام بھی آپ کو بتا دینا چاہیے، حقیقت یہ ہے کہ لیس لینڈ نے جن لوگوں کو ماؤنٹ زوف کی لیبارٹری تباہ کرنے کا مشن سونپا ہے وہ اس کے اہل نہیں ہیں۔ گیرون اور ڈیکر ختم ہو چکے ہیں۔ ایلس گیری ڈیل بھی بہرحال شکار ہو جائے گی۔ اور لائی کوف مجھے وہ سب کچھ بتائے گا جو ہم اس سے معلوم کرنا چاہتے تھے۔"

وہ دونوں جس کیفیات سے گزر رہے تھے مجھے اس کا اندازہ تھا۔ لازیل نے پھٹی پھٹی آواز میں کہا۔ "تم کون ہو؟" اس سوال پر مجھے ہنسی آ گئی۔

میں ان کی کیفیات سے لطف اندوز ہو رہا تھا لیکن میرے دل میں ان کے لیے رحم کا کوئی جذبہ نہیں تھا۔ وہ ظالم اور بے رحم تھے مجرم تھے اور جرم کرنے آئے تھے۔ بیس لاکھ بے گناہوں کو بدترین موت سے دو چار کرنے کا عزم رکھتے تھے۔

بہرحال اب مجھے ان سے کوئی معلومات بھی درکار نہیں تھیں اور ان کی زندگی تیزی سے موت کی طرف بڑھ رہی تھی۔ میں نے کہا۔

"تم لوگ جس رنگ جس نسل سے تعلق رکھتے ہو، مجھے اس سے غرض نہیں ہے۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

میں تم سے صرف ایک سوال کرنا چاہتا ہوں' جواب دو گے؟" دونوں خاموش رہے تھے۔ پھر میں نے کہا۔ "تم انسان ہی رہو گے۔ کسی ماں کی کوکھ سے ہی جنم لیا ہے تم نے۔ کیا تم لوگوں کو اپنی ماں یاد ہے؟ کیا اس کا پیار ملا ہے تمہیں؟ کونسا ضمیر' کون سا دل رکھتے ہو تم۔ جو کام تم کرتے ہو تمہیں اس کا معاوضہ ملتا ہے اس معاوضے سے تم اپنے لیے یا اپنے متعلقین کے لیے خوشیاں خریدتے ہو' ایسا ہی ہے نا؟؟"

"کیا بکواس کر رہے ہو تم' کون ہو آخر؟"

"اور وہ بیس لاکھ.......... وہ بھی تمہارے جیسے انسان ہیں تمہاری طرح خوشیوں کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ زندگی کے بوجھ سے جھکے ہوئے۔"

"ضرور تم کوئی جنونی ہو۔" آسٹر نے کہا۔

"ہاں' ٹھیک سمجھا تم نے۔ میں جنونی ہوں۔ تم جیسے ہر اس شخص کو ہلاک کر دینا چاہتا ہوں میں جو انسانیت سے عاری ہو۔"

"اتنا نرم چارہ نہیں ہیں ہم تمہارے لیے۔" آسٹر نے کہا اور بڑی مہارت سے مجھ پر چھلانگ لگا دی۔ لیکن میرے ہاتھ میں دبے ہوئے پستول کا ٹرائیگر دب گیا۔ بہت ہلکی آواز پیدا ہوئی اور گولی آسٹر کے جسم میں داخل ہو گئی۔ اس کی چھلانگ ادھوری رہ گئی اور وہ درمیان میں ہی گر پڑا۔ لازیل نے دونوں ہاتھ سیدھے کئے اور آگے بڑھا دوسری گولی نے اس کی پیشانی داغ دار کر دی۔ اس نے دونوں ہاتھ بلند کئے اور پھر کسی کٹے ہوئے درخت کی مانند سیدھا آگرا۔ آسٹر البتہ پھر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"ان بیس لاکھ انسانوں کی بقا کے لیے مسٹر آسٹر!" میں نے اس بار اس کے دل کا نشانہ لیا تھا۔

دونوں خون اگلتی لاشوں کی پھرتی سے تلاشی لے کر میں سیدھا ہو گیا۔ میرے دل میں ان کے لیے کوئی جذبہ نہیں تھا۔ پھر میں نے مزید کچھ وقت وہاں صرف کیا۔ فلیٹ میں اور کوئی کارآمد چیز نہیں تھی البتہ فلیٹ کے فون سے ہی میں نے ایک بار پھر جنرل لوکیان سے رابطہ قائم کیا۔ اور زیادہ دیر نہیں لگی۔

"سوری جنرل! آپ جس قدر ذمے داریاں اور مصروفیت رکھتے ہیں ان کے پیش نگاہ آپ کو بار بار مخاطب کرنا آپ کے ساتھ زیادتی ہے۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

"مسٹر ڈی ایم۔ میں ایک فوجی اور اپنے وطن کی بقا کا خواہش مند انسان ہوں۔ میری زندگی کے لیے اس سے بڑا مسئلہ اور کوئی نہیں ہے کہ میرا وطن قائم رہے۔ آپ نے میری ذمے داریاں شیئر کی ہیں بلکہ وہ کیا ہے جو شاید میں نہ کر سکتا۔ میں اپنے جذبات کا اظہار جن الفاظ میں کرنا چاہتا ہوں وہ الفاظ نہیں پاتا۔ آپ میری حیثیت' میرے مرتبے کو بھول جائیے۔ آپ مجھ سے عظیم ہیں کہ میرے ہم وطن نہ ہوتے ہوئے میرے لیے کام کر رہے ہیں اس لیے آپ دن میں سو مرتبہ مجھے مخاطب کریں' میں حاضر ہوں!"

"شکریہ جنرل' ایک اطلاع اور وصول کیجئے۔"

"ہاں' کہئے۔"

"میں نے دو ستون اور گرا دیے ہیں۔ آپ ان کے بارے میں معلومات کرائیں گے تو آپ کو ان کا کوئی ریکارڈ نہیں ملے گا۔"

"اسی گروپ کے رکن؟"

"ہاں۔"

"ہلاک کر دیا آپ نے؟"

"ضروری تھا۔"

"ان میں سے کوئی زندہ میرے حوالے کریں مسٹر ڈی ایم۔ میں ایک ریکارڈ رکھنا چاہتا ہوں۔"

"کوشش کروں گا۔"

"پتا بتائیں گے؟"

"ہاں' نوٹ کر لیں۔" میں نے کہا اور جنرل کو اس فلیٹ کے بارے میں تفصیل بتا کر فون بند کر دیا۔ اب فلیٹ میں میرا کوئی کام نہیں تھا۔

===☆☆☆☆===

WWW.PAKSOCIETY.COM

پرائم اسٹور کو تفصیل سے آگاہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں تھا لیکن اس عمل کی تفصیل نہیں جو نہ ہوا ہو' البتہ جو ہو چکا اس کے بارے میں بتانے میں کوئی حرج نہیں تھا۔ البتہ مجھے یہاں سے ایک اطلاع ملی تھی۔

"کوئن نے رابطہ کیا تھا سر۔"

"کب؟"

"کوئی دو گھنٹے قبل۔"

"کس طرح؟" میں نے سوال کیا۔

"ٹرانسمیٹر پر۔"

"کوئی خاص بات؟"

"نہیں آپ کے بارے میں پوچھ رہی تھیں۔ ہم سے بہت سی باتیں کیں۔ آپ کے بارے میں کہا کہ ڈی ایم' کامیابی کا نشان ہے۔ وہ جو کچھ شروع کرتا ہے اسے ختم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ہم نے کہا کہ ہم صرف زبانی معاون ہیں تو کوئن نے کہا کہ تم لوگ صرف وہ کرو جس کی ڈی ایم خواہش کرے۔ اس کے علاوہ اسے کام کرنے دو۔"

"اور کوئی خاص بات؟"

"نہیں سر بس۔"

"اس گروپ کے چار کارکن ختم کر دیے ہیں میں نے۔ اب تم لوگ مجھے جیل پہنچاؤ گے۔" میں نے کہا۔ وہ لوگ سمجھنے کی کوشش کرنے لگے۔ "ہاں' میں نے جیل ہی کہا

ہے۔ یہاں اس شہر میں کتنی جیلیں ہیں؟"

"ایک ہی ہے جناب۔"

"ظاہر ہے میں اس کا راستہ نہیں جانتا۔"

"ہمیں معلوم ہے جناب۔"

یہ ذمے داری بھی اسکیلا کے سپرد ہی تھی۔ اور یہ کام میں نے دوسرے دن پر ملتوی کر دیا تھا۔ اسکیلا کی آنکھیں بتاتی تھیں کہ وہ مجھ سے بہت کچھ معلوم کرنا چاہتی ہے لیکن اس کی ہمت نہیں پڑتی تھی۔ اس کے علاوہ اب میں اس کے انداز میں کچھ اور بھی محسوس کر رہا تھا۔ جس کا اظہار اس نے اسی روز کر دیا۔ ہم نے ساتھ ہی ڈنر کیا تھا۔ وہ خاموش خاموش تھی۔ میں نے خود ہی اسے سوال کر دیا۔

"خیریت اسکیلا' کچھ سوچ میں ڈوبی ہوئی ہو؟"

"نہیں مسٹر ڈی ایم' کوئی خاص بات نہیں ہے۔"

"سوری' میں نے صرف دوستانہ طور پر پوچھا ہے۔ ظاہر ہے ہر شخص کی ایک ذاتی زندگی ہوتی ہے۔" میں نے کہا اور وہ نگاہیں اٹھا کر مجھے دیکھنے لگی پھر اس نے کہا۔

"کیا میں بہت بد صورت ہوں مسٹر ڈی ایم؟"

"نہیں مس اسکیلا' یہ خیال کیوں آیا آپ کو؟"

"لوگوں کا یہی کہنا ہے۔"

"رنگ' نقوش' چہرے بیرونی چیز ہوتے ہیں۔ اگر ظاہری چیزوں سے اس بات کا تعین کیا جائے تو وہ سطحی ہوتا ہے حسن تو دل کی گہرائیوں میں پوشیدہ ہوتا ہے اور وہاں تک کے سفر کے لیے وقت درکار ہوتا ہے۔"

"آپ دوہری شخصیت کے مالک ہیں مسٹر ڈی ایم۔"

"دوسرا عجیب سوال۔" میں نے مسکرا کر کہا اور وہ بھی مسکرا دی۔

"کبھی کبھی میں کیا حرج ہے؟" اس نے کہا۔

"آپ کو میری شخصیت دوہری کیوں لگی۔"

"ایک طرف دشمنوں کے لیے سفاک قاتل۔ دوسری طرف ایک نرم خو اور ہر طرح سے خیال رکھنے والا دوست۔ آپ یقین کریں گے ہم نے آپ کے بارے میں کیا

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM
Uploaded By Muhammad Nadeem

تصور قائم کیا تھا؟"

"کیا؟" میں نے پوچھا۔

"بے رحم' سفاک چہرہ۔ بھنچے ہوئے ہونٹ' بھاری جبڑے' چہرے پر خشونت جس پر کبھی مسکراہٹ نہ آتی ہو۔ جس مشن کے لیے آپ کا انتخاب کیا گیا ہے وہ ایسی ہی کسی شخصیت کے سپرد کیا جاسکتا ہے۔ کوئن نے ہدایت بھی کچھ ایسی دی تھیں۔ بلکہ ہم نے آپس میں اس پر ڈسکس بھی کیا تھا۔"

"وہ کیا؟"

"چونکہ آپ کو ایک اسٹوڈنٹ کی حیثیت سے یہاں آنا تھا۔ ہم کہتے تھے اس حیثیت سے آپ کو عجیب نظروں سے دیکھا جائے گا لیکن پھر کتنی حیرت ہوئی تھی۔"

"ہر انسان کے ہر الگ روپ ہوتے ہیں اسکیلا! تم بھی تو بلیک چینل کی ایک اہم رکن ہو' لیکن دوسری شکل میں۔"

"میں.........." اسکیلا پھیکے سے انداز میں مسکرا دی پھر اس نے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔ "آپ روبوٹ نہیں ہیں مسٹر ڈی ایم۔ کوئن یہ کرسکتی ہے۔ میں جانتی ہوں۔"

"نہیں' میں انسان ہوں۔" میں نے ہنس کر کہا۔

"اور میں؟" وہ بولی۔ میں حیرت سے اسے دیکھنے لگا اس کا چہرہ تپنے لگا تھا' آنکھوں میں ایک عجیب سی کیفیت ابھر آئی تھی۔ پھر وہ اچانک میرے پاس سے اٹھ گئی۔ "سوری مسٹر ڈی ایم۔ سوری' کاش میں آپ کو آپ کے نام سے پکار سکتی۔ سوری.........." وہ وہاں سے چلی گئی اور میں خاموشی سے سوچتا رہا۔ پھر میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

دوسرے دن میں نے تیاریاں مکمل کیں اور اسکیلا مجھے لے کر چل پڑی۔ وہ شرمندہ شرمندہ سی نظر آرہی تھی۔ میں نے بھی خاموشی اختیار کیے رکھی۔ جیل شہر سے کافی دور تھی اور روایتی نوعیت کی نہیں تھی۔ ایک بے حد وسیع احاطہ تھا جسے نہایت بلندی تک مضبوط خاردار تاروں سے محصور کیا گیا تھا۔ کافی اندر جاکر بیرکیں بنائی گئی تھیں فوجی انداز کی جیل تھی ایک طرف بڑی سی عمارت بنی ہوئی تھی۔ سڑک سے کوئی ایک فرلانگ ہٹ کر تھی۔

اسکیلا نے مین روڈ پر سست رفتاری سے گزرتے ہوئے کہا۔

"کار کو جیل تک لے جانے کا کوئی جواز نہیں ہوگا مسٹر ڈی ایم' اس کے لیے کیا حکم ہے؟"

"آگے کہیں روک دو۔ میں اتر جاؤں گا!"

"جی!" اس نے کہا پھر اسے رکنے کی جگہ بھی میں نے ہی بتائی تھی۔ میں اترا تو وہ آہستہ سے بولی۔ "اپنا خیال رکھیے گا مسٹر ڈی ایم!" میں نے مسکرا کر اسے دیکھا اور کہا۔

"ایک لڑکی سے میں نے سالہا سال محبت کی اور اس نے مجھ سے پھر ہم نے شادی کرلی۔ اور اب.......... ہم دو جسم لیکن ایک روح ہیں۔ ہم پہلے سے کہیں زیادہ ایک دوسرے کو چاہتے ہیں۔ اور دونوں.......... بہت فاصلوں کے باوجود ہمیشہ ایک دوسرے کے قریب رہتے ہیں۔ مخلص اور ایماندار..........!" میں نے مسکرا کر اسے دیکھا اور آگے بڑھ گیا۔

☆☆☆☆

WWW.PAKSOCIETY.COM

کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد میں نے پلٹ کر اسے دیکھا۔ وہ اسٹیرنگ پر ساکت بیٹھی ہوئی تھی۔ اب اتنی احمق بھی نہیں تھی کہ میرے الفاظ کا مفہوم نہ سمجھ سکتی پھر مجھے اس پر سے توجہ ہٹانی پڑی۔ جیل سامنے تھی اور مجھے دیکھا جاسکتا تھا۔ میری نگاہیں کسی ایسی جگہ کی تلاش میں بھٹکنے لگیں جہاں میں اپنا کام کرسکوں۔

بس ایک چھوٹی سی اوٹ نظر آئی تھی اور میں نے اس طرف کا رخ اختیار کرلیا تھا۔ اصولی طور پر اب اسکیلا کو چلے جانا چاہیے تھا۔ یہ جگہ کافی مخدوش تھی اگر اسے یہاں دیکھ لیا جاتا تو وہ مشکلات میں پڑ سکتی تھی لیکن وہی سب کچھ جو انسان کی فطرت سے وابستہ ہے' جو کچھ اس نے کہنا چاہا تھا میں نے سمجھ لیا تھا اور جو میں اسے سمجھانا چاہتا تھا اسے سمجھ لینا چاہیے تھا۔ یہ ایک بہتر دوستی کا اظہار ہے اور پھر کوئن میکوویا نے اس نظریے کو اپنے اقتدار کی بنیاد بنا رکھا تھا۔ اس کے ہاں حسن و عشق' رومانس یا پھر دوسرے معنوں میں عیاشی کی اجازت نہیں تھی لیکن انسان اپنی فطرت سے مختلف کیسے رہ سکتا ہے۔

بہرحال میں نے خود کو انسانی نگاہ سے روپوش کرلیا اور یہ بہتر ہی ہوا کیونکہ جیسے ہی میں اوٹ سے باہر نکلا' میں نے ایک کھلی جیپ کو طوفانی رفتار سے اس طرف آتے ہوئے دیکھا۔ سامنے کے حصے میں کئی گن بردار گنیں تانے ہوئے کھڑے تھے اور بہت محتاط نظر آرہے تھے۔ ایک لمحے میں مجھے اندازہ ہوگیا کہ غالباً کسی سرچ ٹاور سے مجھے دیکھ لیا گیا ہے۔ تشویش کی ایک لہر میرے رگ و پے میں دوڑ گئی' اگر انہوں نے صرف مجھے دیکھا ہے تو کوئی ہرج نہیں ہے اور اگر بلند ٹاور سے اسکیلا کو بھی دیکھ لیا گیا ہے تو پھر وہ اس کا

تعاقب کریں گے' فوجی لوگ ہیں' نہ جانے کیا سمجھیں اور نہ جانے کیا ہو جائے۔ جیپ ایک ہی تھی اس لیے یہ فیصلہ کرنے میں آسانی ہوگئی کہ ان کا عمل کیا ہے۔ وہ برق رفتاری سے دوڑتی ہوئی اس جگہ پہنچ گئی' جہاں میں اوٹ میں ہوا تھا۔

وہاں پہنچتے ہی اس پر موجود تمام افراد گنیں لیے ہوئے نیچے کود آئے اور میں جیپ کے بالکل دوسری جانب ہوگیا لیکن کم از کم یہ اطمینان ہوگیا تھا اس راستے پر آتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ ایک طرح سے یہ ایک مناسب عمل بھی تھا کیونکہ مین روڈ سے تو کوئی بھی گزر سکتا تھا۔ ہاں جو اس طرف آتا نظر آئے اس پر غور کرنا ضروری ہوتا ہے۔ بہرحال وہ چاروں طرف بکھر گئے اور میں نے دل میں سوچا کہ دو فرلانگ کا یہ فاصلہ پیدل کیوں طے کیا جائے' انہی لوگوں کے ساتھ جیل میں داخل ہونا مناسب ہوگا بس ذرا احتیاط شرط ہے۔ وہ آپس میں باتیں کرتے بھی جارہے تھے۔ یقینی طور پر وہی سلسلہ تھا جو میں نے سوچا تھا' یعنی انہوں نے کسی شخص کو ادھر آتے ہوئے دیکھا تھا اور اندازہ لگالیا تھا کہ وہ کس جگہ ہے اور اب وہ اسے تلاش کر رہے تھے۔ میں ان سے بچتا رہا اور فاصلہ بھی اختیار نہ کیا تاکہ واپسی میں ان کے ساتھ جانے میں دقت نہ ہو' خاص قسم کی بڑی جیپ میں اتنی گنجائش تھی کہ میں اس کے پچھلے حصے میں بنے ہوئے ایک مخصوص پائدان پر بیٹھ کر سفر کرسکوں۔ وہ لوگ کوئی دس سے لے کر پندرہ منٹ تک چاروں طرف مجھے تلاش کرتے رہے' شاید حیران بھی تھے اور اپنی حیرانی کا اظہار اپنی زبان میں کر رہے تھے جو میری سمجھ میں بالکل نہیں آرہا تھا لیکن ان کا انداز پہچانا جاسکتا تھا پھر وہ مایوس ہوگئے۔ ایک شخص جو ان کی رہنمائی کر رہا تھا اور ان کا افسرِ اعلیٰ معلوم ہوتا تھا تشویش زدہ نگاہوں سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کے گلے میں دوربین بھی پڑی ہوئی تھی اور وہ کئی بار اس دوربین کو آنکھوں سے لگا کر دور دور تک کا جائزہ لے چکا تھا۔ ایک بار پھر کوئن میکوویا کے لیے دل سے دعائیں نکلیں۔ ایسے خطرناک کام آسان نہیں ہوتے لیکن اس نے میرے لیے اپنی سائنسی صلاحیتوں سے کام لے کر جو آسانیاں پیدا کردی تھیں وہ بے مثال تھیں اور میں ان سے پورا پورا فائدہ اٹھا رہا تھا۔ اس سے قبل بھی میں نے مختلف کیسوں میں کوئن میکوویا کے عطیات سے بھرپور استفادہ کیا تھا اور اس وقت بھی وہ میرے کام آرہے تھے۔

بہرحال وہ لوگ مایوس ہوگئے اور اس مایوسی کے بعد انہوں نے واپسی کا سفر اختیار کیا۔ وہ

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

سب جیپ میں سوار ہوگئے اور جیپ کا رخ تبدیل ہوگیا۔ میں شریر اور کھلنڈرے بچوں مانند جو گاڑیوں پر پچھلے حصوں میں اس طرح سفر کرنا پسند کرتے ہیں اطمینان سے اسٹینڈ بیٹھ گیا' اسٹینڈ اتنا نیچا تھا کہ اگر اوپر سے کوئی ہاتھ پھیلاتا تو میرے سر تک اس کا ہاتھ پہنچتا۔

جیپ مناسب رفتار سے جیل کے احاطے کی جانب چل پڑی خاردار تاروں کے سامنے والے حصے میں بڑا سا دروازہ بنایا گیا تھا اور اس دروازے کو کھول دیا گیا اور جیپ اندر داخل ہوگئی پھر تھوڑے فاصلے پر جاکر رک گئی' میرا اندازہ درست ہی تھا۔ یہاں سرچ ٹاور بنے ہوئے تھے۔ جیپ جس سرچ ٹاور کے سامنے رکی تھی اس کے نیچے بھی چند افراد کھڑے ہوئے تھے اور جیپ سے سفر کرنے والے انہی کے پاس رک کر ان سے تبادلہ خیال کر رہے تھے۔ غالباً وہ یہ بتا رہے ہوں گے کہ جس علاقے کی نشاندہی کی گئی ہے وہاں کسی انسانی وجود کا کوئی پتا نہیں چل سکا۔ بہرحال ذرا سنسنی خیز لمحات پیدا ہوگئے تھے لیکن ان سے مجھے فائدہ بھی ہوا تھا کیونکہ جیل میں داخل ہونے میں مجھے آسانی ہوگئی تھی۔ اب یہاں آنے کے بعد مجھے اپنے کام سرانجام دینا تھے۔ ویسے اس وقت یہی کیفیت مناسب تھی ظاہر ہو کر بلاوجہ اپنے لیے خطرات مول لینا بہتر نہیں تھا۔ میں وہاں سے آگے بڑھ گیا قیدیوں کی بہت بڑی تعداد نظر آرہی تھی۔ مختلف قیدی مختلف کاموں میں مصروف تھے میرے لیے اب یہ سوال پیدا ہوگیا تھا کہ میں لائی کوف کو کس طرح شناخت کروں۔ اس کی کوئی تصویر' کوئی شناخت میرے پاس موجود نہیں تھی۔ بہرحال صبر آزما کام تھا اور اس کی انجام دہی کے لیے مجھے خاصی مشکلات کا سامنا کرنا تھا۔

لیکن بہرحال کوئی بھی کام اتنا آسان نہیں ہوتا کہ لمحوں میں ہو جائے' البتہ میں نے بیرکوں کی چھان بین شروع کر دی' مختلف اقسام کے قیدی یہاں موجود تھے اور ان میں مجھے یہ معلومات حاصل کرنی تھیں کہ سیاسی قیدی کون سی بیرک میں رکھے جاتے ہیں۔ یہاں قیدیوں کی شکل اختیار کرنے کے لیے سب سے پہلی چیز ایک لباس تھا جو مجھے حاصل کرلینا چاہیے تھا تاکہ میرے کام میں آسانی ہو جائے اور اس لباس کے حصول کے لیے میں نے جدوجہد کا آغاز کر دیا پھر کافی دیر کی تلاش کے بعد میں جیل کے اسٹور تک پہنچ گیا اور اس کے بعد اپنے ناپ کا لباس تلاش کرنے میں مجھے کوئی دقت نہیں ہوئی۔ اس لباس پر چار

انیس نمبر پڑا ہوا تھا۔ شکر ہے ایک نمبر زیادہ نہیں تھا ورنہ خودبخود میری حیثیت مشکوک ہو جاتی۔ کیونکہ ایسے نمبر خاص طور سے توجہ کا باعث بن جاتے ہیں۔ میں نے اپنا لباس احتیاط کے ساتھ وہیں رکھ دیا اور ایک ایسی جگہ منتخب اس کے لیے جو کسی کے ذہن میں نہ آسکے۔ یہ اندازہ ہوگیا تھا مجھے کہ یہاں تک آنا کوئی وقت طلب مسئلہ نہیں اور یہاں سے میں ضرورت کے وقت اپنا لباس ہروقت حاصل کر سکتا ہوں۔ ان تمام کاموں سے فارغ ہونے کے بعد میں پھر غائب ہی کیفیت میں باہر نکل آیا اور ایک بار پھر میں نے چھان بین شروع کر دی۔ قیدیوں کے مختلف اوقات تھے اور ان کے گروپ اپنی اپنی ڈیوٹیاں تبدیل کر رہے تھے۔ بعض سنگین قیدی ہتھکڑیوں اور بیڑیوں میں مقید تھے۔ لائی کوف کے بارے میں ان میں سے کس سے معلوم کیا جائے؟ پھر گھنٹہ بجنے کی آواز سنائی دی۔ غالباً قیدیوں کے لیے لنچ کا وقت ہوگیا تھا۔ میں نے اب اپنے آپ کو ظاہری حالت میں منتقل کیا اور پھر اس لائن میں لگ گیا جس میں قیدیوں کا کھانا تقسیم کیا جارہا تھا۔ کسی نے میرے نمبر کی جانب توجہ نہیں دی تھی اور خاموشی سے انتہائی گھٹیا قسم کا کھانا میرے سپرد کر دیا گیا۔ اپنے برتن میں کھانا لے کر میں وہاں سے آگے بڑھ گیا۔ میری نگاہیں قیدیوں کا جائزہ لے رہی تھیں پھر مجھے ایک ایسی شکل نظر آئی جس سے یہ توقع کی جاسکتی تھی کہ وہ پڑھا لکھا آدمی ہوگا' میں اس کے پاس جا بیٹھا اور کھانے میں مصروف ہوگیا۔ جب میں اس کے قریب پہنچا تو اس شخص نے ایک سرسری نگاہ مجھ پر ڈالی اور پھر اپنے کھانے میں مصروف ہوگیا۔ میں نے ابھی اپنے کھانے کا آغاز نہیں کیا تھا۔ اس شخص نے غالباً بڑبڑا کر کچھ کہا اور میں اس کی جانب متوجہ ہوگیا۔ میں نے بے اختیار اس سے کہا۔

"آپ نے مجھ سے کچھ کہا جناب؟" وہ چونک کر مجھے دیکھنے لگا۔ غالباً اسے انگریزی کے الفاظ کچھ عجیب سے لگے تھے لیکن مجھے یہ بھی اندازہ ہوگیا تھا کہ وہ خود بھی مقامی آدمی نہیں ہے۔ وہ ایک لمحے تک مجھے دیکھتا رہا پھر بولا۔

"میں اس کھانے کے بارے میں کہہ رہا ہوں۔ ناقص' ناکارہ' بدمزا اور پھر اتنی مقدار میں کہ انسان کا پیٹ نہ بھرے اس سے تو خودکشی بہتر ہے۔"

"کیا یہاں ہمیشہ اس طرح کا کھانا دیا جاتا ہے؟"

"آپ نئے آئے ہیں؟"

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"جی۔"

"کس جرم میں؟" اس نے سوال کیا اور میں پھیکے سے انداز میں مسکرا دیا۔

"اس جرم میں جو میں نے نہیں کیا۔" جواب میں وہ ہنس پڑا پھر بولا۔

"ہر قیدی ایک ہی جملہ کیوں کہتا ہے؟"

"اور یہ یقین دلانے کی کوشش بھی کرتا ہوگا کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے سچ کہہ رہا ہے۔" میں نے بھی خوش دلی سے کہا اور وہ میری اس خوش دلی سے خوش نہیں ہوا اور اپنے کھانے میں مصروف ہوگیا لیکن میرے ہار ماننے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔ ایک ہی تو انگریزی داں ملا تھا اس وقت اس سے فائدہ نہ اٹھانا بدترین حماقت ہوتی۔ میں نے ابھی تک اپنے کھانے کا آغاز نہیں کیا تھا۔ میں تھوڑا سا اس کے قریب اور کھسکا اور میں نے آہستہ سے اس سے کہا۔

"جناب میں نے ابھی اپنے کھانے کو چھوا تک نہیں ہے اصل میں' میں بیمار آدمی ہوں السر ہے مجھے' زیادہ خوراک میرے لیے نقصان دہ ثابت ہوتی ہے اگر پسند کریں تو اس میں سے آدھا کھانا میں آپ کے حوالے کرنے کے لیے تیار ہوں۔"

وہ چونک کر مجھے دیکھنے لگا پھر ادھر ادھر دیکھا اور آہستہ سے بولا۔

"مذاق کر رہے ہو مجھ سے؟"

"ہرگز نہیں۔ کوئی ہماری طرف متوجہ نہیں ہے آپ چاہیں تو بخوشی میرے برتن میں سے آدھا کھانا لے سکتے ہیں' آپ نے خود دیکھا ہوگا کہ میں نے ابھی اپنے کھانے کو ہاتھ نہیں لگایا ہے۔"

"کیا بات کرتے ہو' کیا یہاں نفاست برتی جاسکتی ہے۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اگر تم اس کھانے میں تھوک بھی دیتے تو اسے بخوشی قبول کیا جاسکتا تھا۔"

"نہیں جناب بھلا ایسے کیسے ممکن ہوسکتا ہے۔" میں نے کہا اور پھر دوسروں کی نگاہیں بچا کر خاموشی سے آدھا کھانا اس کے حوالے کر دیا حالانکہ بقیہ آدھا بھی میں نہیں کھانا چاہتا تھا لیکن بہرحال تھوڑا بہت تو کچھ ہاتھ میں رکھنا ہی تھا۔ اس نے وہ کھانا لے لیا اور پھر مسکراتا ہوا بولا۔

"کیا یوں نہیں ہوسکتا کہ تم روزانہ یہی دلچسپ کھیل کھیلا کرو؟"

"پورے خلوص کے ساتھ مجھے اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔" میں نے کہا۔

"تو پھر میں خود تمہیں تلاش کرلیا کروں گا اور جہاں تم کھانے بیٹھو گے وہیں تمہارے پاس آبیٹھوں گا' کہیں کسی اور سے یہ رابطہ قائم نہ کرلینا۔"

"ہرگز نہیں۔"

"کیا نام ہے تمہارا؟"

"آرڈیمل۔" میں نے جواب دیا۔

"میرا نام کیرون ہے۔ آسٹریلیا کا باشندہ ہوں لیکن براہ کرم اس کھانے کے عوض مجھ سے میری کہانی پوچھنے نہ بیٹھ جانا۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تم سے بھی تمہارے بارے میں کچھ نہیں پوچھوں گا۔"

"منظور۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ خاموشی سے کھانے میں مصروف ہوگیا۔

میں نے فوری طور پر اس سے مدعائے دل کہنا مناسب نہیں سمجھا تھا لیکن دل میں یہ فیصلہ بے شک کرلیا تھا کہ اس شخص سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ کامیاب نہ ہوسکا تو پھر کچھ اور کروں گا۔ بہرحال دو وقت کا کھانا اسے دینا پڑا اس دوران اس سے ہٹ کر بھی میں اپنے طور پر بیرکوں کی تلاش میں مصروف رہا تھا۔ اصل میں اگر اس کی کوئی تصویر مل جاتی تو شاید مجھے اتنی دقت نہ ہوتی۔ میں اسے پہچانتا نہیں تھا البتہ کیرون میرے لیے کارآمد ہی رہا۔ کیونکہ تیسرے وقت کی ملاقات میں' میں نے اس سے مدعا بیان کر دیا۔ میں نے کہا۔

"یہاں سیاسی قیدی بھی رکھے جاتے ہوں گے؟"

"بیرک نمبر آٹھ۔" اس نے انگلی سے اشارہ کیا پھر چونک کر بولا۔

"خیریت' کیوں؟"

"نہیں ایسے ہی۔ اصل میں ایک شخص سے میری شناسائی تھی اور میں اس سے ملنا چاہتا تھا۔"

"کوئی سیاسی قیدی ہے؟"

"شاید سیاسی قیدیوں میں ہی ہو۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"نام کیا تھا اس کا؟"

""مسٹر لائی کوف۔"

"اوہو وہ معمر شخص جو غالباً سائنٹسٹ بھی ہے؟"

"ہاں۔ کیا آپ اسے جانتے ہیں مسٹر کیرون؟"

"ہاں اتفاق سے جانتا ہوں۔ ایک بار میری اس سے گفتگو ہوگئی تھی لیکن وہ شخص سیاسی تو نہیں البتہ تم اسے نظریاتی قیدی کہہ سکتے ہو۔"

"ہاں اپنے اپنے نظریات ہی تو ہیں۔ بیرک نمبر آٹھ میں ہے وہ۔"

"سو فیصد بیرک نمبر آٹھ میں ہے۔ شاید تم نے کل شام کو نہیں دیکھا۔ میری اس سے بات چیت بھی ہوئی تھی۔"

"اچھا اچھا۔ وری گڈ بہرحال میں نے اس سے زیادہ چھان بین مناسب نہیں سمجھی تھی۔ میرے لیے تو کوئی مسئلہ نہیں تھا لیکن لائی کوف کے بارے میں ضرورت سے زیادہ معلومات حاصل کرنے میں، ممکن ہے لائی کوف کو ہی کوئی خطرہ پیش آجائے۔ ویسے بیرک نمبر آٹھ کا پتا معلوم ہونے کے بعد میں لائی کوف سے گفتگو کرنے کا کوئی طریقہ کار منتخب کر سکتا تھا۔"

پھر میں نے یہی کیا تھا۔ رات کو جب تمام قیدی اپنی اپنی بیرکوں میں جانے لگے، تو میں پوشیدہ حالت میں بیرک نمبر آٹھ میں داخل ہوگیا۔ سنتریوں نے بیرک کے دروازے بند کر دیے تھے اور بیرک میں مدھم روشنی کر دی گئی تھی۔

یہاں کل تیرہ قیدی تھے اور میں ان میں لائی کوف کو تلاش کر رہا تھا۔ میرے دوست کیرون نے کہا تھا کہ وہ معمر قیدی اور اس وقت اتفاق سے ان تمام قیدیوں میں ایک ہی ایسا شخص تھا جو سب سے زیادہ عمر رسیدہ تھا۔ باقی سب زیادہ عمروں کے لوگ نہیں تھے۔

بہرحال میں اندازے کی بناء پر آگے بڑھا اور اس معمر قیدی کے قریب جا بیٹھا۔ وہ دیوار سے ٹیک لگائے گہری سوچ میں گم تھا اب میں سوچ رہا تھا کہ میں اس پر اپنی موجودگی کا اظہار کیسے کروں پھر اس نے ہی مجھے یہ موقع فراہم کردیا اور تھوڑا سا کھسک کر کروٹ بدل کر لیٹ گیا۔ تب میں نے اس کے انداز میں لیٹتے ہوئے اسے پکارا۔

"مسٹر لائی کوف!" اور وہ چونک کر پلٹ پڑا پھر اس نے مجھے دیکھا اور اس کی

آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ باقی قیدی بھی تقریباً لیٹ ہی گئے تھے۔ دو چار ایک گوشے میں بیٹھے آپس میں خوش گپیاں کر رہے تھے۔

لائی کوف متحیر نظر آنے لگا۔ اس نے ایک نگاہ باقی تمام قیدیوں پر ڈالی اور پھر میری طرف دیکھ کر بولا۔ ""

"کون ہو تم؟"

"قیدی۔" میں نے جواب دیا۔

"اس بیرک میں کب منتقل ہوئے؟"

"آج ہی۔"

"لیکن اتفاق ہے میں نے تمہیں نہیں دیکھا تھا۔"

"اتفاق ہی ہو سکتا ہے۔"

"کہو۔ کیوں پکارا ہے تم نے مجھے؟"

"مسٹر لائی کوف میں آپ سے کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں؟"

"یار نیند آرہی ہے۔ پتا نہیں آج کچھ ضرورت سے زیادہ تھک گیا ہوں، کیا گفتگو کرنا چاہتے ہو، کیا کوئی ضروری بات ہے؟"

"ہاں مسٹر لائی کوف۔"

"کیا بات ہے؟"

"میں آپ سے ماؤشیزوف کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں۔" لائی کوف کی آنکھیں عجیب سے انداز میں سکڑ گئیں پھر اس نے کسی قدر ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا، کیا میں تمہیں ماؤشیزوف کے بارے میں بتانے کا پابند ہوں۔"

"ہرگز نہیں لیکن ایک شخص کا کہنا ہے کہ ماؤشیزوف کا آپ سے زیادہ ہمدرد اور کوئی نہیں ہے۔"

وہ گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ چند لمحات غور کرتا رہا پھر آہستہ سے بولا۔

"کون شخص۔ کیا نام ہے اس کا؟"

"کیوری آرنی۔" میں نے جواب دیا اور لائی کوف پھر چونک پڑا۔ کافی دیر تک سوچ

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

میں ڈوبا رہا پھر آہستہ سے بولا۔

"کیوری آرنی خیریت سے تو ہے زندہ ہے؟"

"ہاں مسٹرلائی کوف۔ وہ زندہ ہے اور اپنی دونوں بیٹیوں کے ساتھ بڑی بے کسی کی زندگی گزار رہا ہے۔"

"ہاں یہ زندگی واقعی بڑی بے کسی کی ہے مگر کوئی کیا کر سکتا ہے۔ حکمران اپنی ناعاقبت اندیشی سے بہت کچھ کھو بیٹھے اور جو برسراقتدار آئے ہیں ان میں اتنی اہلیت نہیں ہے کہ حکومت سنبھال سکیں۔ تباہ شدہ معیشت کو قائم کرنا دنیا کا سب سے مشکل کام ہے لیکن شاید یہ سب کچھ نہ ہو سکے۔"

"مسٹرلائی کوف آپ ذہنی طور پر قدیم حکمرانی سے متاثر ہیں یا پھر اس آزادی سے؟"

میرے اس سوال پر لائی کوف بہت دیر تک خاموش رہا تھا پھر اس نے کہا۔

"جہاں تک قدیم حکمرانی کا تعلق ہے تو تم یوں سمجھ لو شاید تمہیں ایسے بہت کم لوگ ملیں گے جو دل کی بات زبان پر لا سکیں گے' اختلاف کی تو کوئی گنجائش ہی نہیں تھی اصل میں اختلاف جب کیا جاتا ہے جب اختلاف کو سننے والا موجود ہو اور اسے برداشت کرنے کی اہلیت رکھی جائے' یہاں تو اختلاف کے جواب میں موت کے سوا اور کچھ نہیں ملتا تھا' چنانچہ اختلاف کا تصور ہی ختم ہو گیا تھا۔ میں نئی حکومت کی بات کرتا ہوں اب تم یہ دیکھو کہ میں اس وقت سے قیدی ہوں جب میں نے نظریاتی اختلاف کیا تھا۔ ان جیلوں میں ایسے بہت سے محب وطن ہیں جو زمین سے پیار کرتے ہیں حالانکہ انہیں جس جرم میں قید کیا گیا ہے وہ زمین سے محبت ہی کا جرم تھا لیکن کبھی کسی نے یہ معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی کہ وہ کیا چاہتے ہیں اور جب پہلے کی طرح بھیڑ چال ہی کا نظام اہمیت رکھتا ہے تو پھر کوئی بھی حکومت ہو کیا فرق پڑتا ہے۔"

"گویا آپ کا یہ خیال ہے مسٹرلائی کوف کہ آپ جیسے لوگوں کو جیل سے نکال لیا جانا چاہیے تھا؟"

"نہیں ہم جیسے لوگوں کو سب سے پہلے موت کی سزا دی جانی چاہیے تھی اس لیے کہ ہم نے نظریاتی اختلاف کیا تھا اور یہ نہیں چاہا تھا جو ہو گیا اور جو ہو گیا ہے اب اس کی

تباہی نہیں چاہتے لیکن پوچھنے والا کون ہے۔ کون ہماری جانب توجہ دے گا مگر تم یہ سب کچھ کیوں کہہ رہے ہو؟

"نہیں مسٹرلائی کوف ایسی بات نہیں ہے بس ماؤشیزوف کے بارے میں کچھ معلوم کرنا چاہتا تھا۔"

"کیا اس بات پر یقین کرو گے کہ ماؤشیزوف کو جس جرم میں قید کیا گیا ہے وہ بھی جرم اختلاف ہی ہے۔"

"قید؟" اب میرے حیران ہونے کی باری تھی اور لائی کوف کے ہونٹوں پر ایک زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"ہاں خیر۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے گیارہ سے لے کر بارہ سال ہو چکے ہیں اسے قید ہوئے۔"

"مگر میرے علم میں تو یہ آیا ہے کہ.........."

"جو کچھ تمہارے علم میں آیا ہے وہ درست ہے لیکن جو کچھ وہ اس سے چاہتے تھے وہ ایسا نہیں چاہتا تھا ایک تھوڑا سا اختلاف کیا تھا اس نے جس کے نتیجے میں اسے زیر زمین پہنچا دیا گیا۔ نہ جانے اس بے چارے کا کیا حال ہے۔"

میرا دل دھڑکنے لگا تھا میں نے آہستہ سے کہا۔ "مسٹرلائی کوف' حقیقت تو یہ ہے کہ میں ماؤشیزوف کی آزادی چاہتا ہوں۔"

لائی کوف چونک کر مجھے دیکھنے لگا۔ چند لمحات اس کے چہرے پر غور و فکر کے آثار طاری رہے اور اس کے بعد وہ ایک دم عجیب سی کیفیت کا شکار ہو گیا۔

"اوہ مائی گاڈ اوہ.......... اوہ۔ میں نے یہ تو سوچا ہی نہیں تھا۔"

"کیا؟" میں نے کسی قدر تعجب سے کہا۔

"تم کس سلسلے میں یہاں آئے ہو؟"

"ایک چھوٹا سا جرم کر کے خود یہاں تک پہنچا ہوں۔"

"کیوں؟"

"آپ سے ملنا چاہتا تھا۔"

"وجہ؟"

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"مسٹر ماؤشیزوف کا پتا معلوم کرنا چاہتا تھا۔"

"کون سے ملک سے تعلق ہے؟"

"میں نہیں سمجھا؟"

"مگر میں سمجھ گیا ہوں۔"

"آپ کیا سمجھے ہیں مسٹر لائی کوف؟"

"جو سمجھ گیا ہوں اسے راز ہی میں رہنے دو میرے دوست اور سنو زندگی میں بہت ہی کم ایسے مواقع آئے ہیں جب میری ذات سے کسی کو نقصان پہنچا ہو۔ میری یہ حیثیت برقرار رہنے دو۔"

"مسٹر لائی کوف۔"

"نہیں میرے پاس سے ہٹ جاؤ' میرے پاس سے اٹھ جاؤ جو کچھ تم مجھ سے معلوم کرنا چاہتے ہو وہ بتانا میرے لیے ممکن نہیں ہوگا۔"

"آپ سنئے تو سہی مسٹر لائی کوف؟"

"میں نہیں سننا چاہتا اور اگر تم مجھ سے سننا چاہتے ہو تو سنو۔ ہمارا عظیم وطن ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا ہے' ہم منتشر ہو کر ٹکڑوں میں بٹ چکے ہیں اور میں جانتا ہوں کہ جب ایسا ہوتا ہے تو آپس کے اختلافات مزید تباہی کا باعث بنتے ہیں اور ایسا ہو رہا ہے۔ مغربی دنیا کو اب ہم سے کھیلنے کا موقع ملا ہے' ہم پر ہنسا جا رہا ہے' ہمارا مذاق اڑایا جا رہا ہے حالانکہ ہم سائنسی قوتوں میں بے مثال تھے اور ہماری سائنسی تحقیق دنیا پر برتری حاصل کر چکی تھی لیکن بس وہی بات' وہی نظریاتی اختلاف جس کی بہت سوں نے مخالفت کی تھی اور موت کے گھاٹ اتار دیے گئے تھے اس کے باوجود ہمیں اس سرزمین سے پیار ہے کیونکہ ہم اس مٹی کی تخلیق ہیں اور تم' تم ان لوگوں میں سے ہو جو اب ہماری کاوشوں کو ہتھیانے کی فکر میں سرگرداں ہیں۔ تم غیر ملکی جاسوس ہو اور ماؤنٹی زوف جو کچھ کر رہا تھا اس کے بارے میں معلومات حاصل کر رہے ہو اور شاید کہیں سے تمہیں میرا پتا معلوم ہو چکا ہے لیکن تم کیا سمجھتے ہو کیا میں تمہیں ماؤشیزوف کے بارے میں بتا دوں گا۔ ہرگز نہیں' ناممکن میں اپنی کاوشیں تمہارے قبضے میں نہیں جانے دوں گا۔ سمجھ رہے ہو نا میری بات؟"

"میں جو کچھ سمجھ رہا ہوں یا نہیں سمجھ رہا لیکن آپ غلط سمجھ رہے ہیں مسٹر لائی کوف۔"

"کیا تم مقامی باشندے ہو؟"

"نہیں۔"

"کہاں سے تعلق ہے؟"

"ایک بالکل ہی اجنبی جگہ سے۔"

"تو پھر تمہیں ماؤشیزوف سے کیا دلچسپی ہے؟"

"میں اس کا قدردان ہوں۔"

"صرف اس لیے تاکہ اس کی کاوش کو لے اڑو؟"

"نہیں مسٹر لائی کوف۔"

"دیکھو اس سے پہلے کہ میں باہر ٹہلنے والے سنتری کو طلب کروں اور تمہارے بارے میں سب کچھ بتادوں تم یہاں سے چلے جاؤ میں اپنی فطرت میں کوئی تبدیلی نہیں کرنا چاہتا۔ میں نے اگر تمہاری شکایت کردی تو تمہیں نقصان پہنچے گا۔ جاؤ کوئی اور ذریعہ اختیار کرو' کامیاب ہو جاؤ تو مجھے اعتراض نہیں ہوگا لیکن اگر میرے ذریعے تم ماؤشیزوف تک پہنچنا چاہتے ہو تو میں قیامت تک تمہیں اس کے بارے میں نہیں بتاؤں گا۔"

"مسٹر لائی کوف دیکھئے میری بات مان لیجئے۔ اب میں اس نظریے کے تحت یہاں نہیں آیا جس کے بارے میں آپ نے سوچا ہے۔ میں مسٹر ماؤشیزوف کا ہمدرد بھی ہوں اور ان کی رہائی کا خواہشمند بھی"

"سنو جہاں تک میرا خیال ہے' موجودہ حکمرانوں نے ماؤشیزوف کو تلاش کرنے کی کوشش بھی نہیں کی' اسی طرح جس طرح میں جیل میں بند ہوں لیکن ان سب باتوں کے باوجود میں ماؤشیزوف کو غیروں کے ہاتھ نہیں لگنے دینا چاہتا۔ کیا تم اس کے ساتھ بہتر سلوک کرو گے۔"

"نہیں مسٹر لائی کوف اگر آپ کے موجودہ حکمران میری کرائن کے سربراہ' ماؤشیزوف کو عزت اور وہ مقام دینا چاہیں' جو درحقیقت اس کا مقام ہے تو کیا آپ اس کے لیے بھی مدد نہیں کریں گے؟"

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"سربراہ تم ہو؟"

"نہیں لیکن؟"

"دیکھو میری بات مان لو' میں دس تک گنتی گنتا ہوں میرے پاس سے ہٹ جاؤ دس تک گنتی ختم ہونے کے بعد میں چیخنا شروع کردوں گا۔"

"آپ غلطی کر رہے مسٹر لائی کوف' میں بڑی مشکل سے آپ کے پاس پہنچا ہوں۔"

"ایک۔"

"سن لیجیے پلیز میری بات سن لیجیے۔"

"دو۔" اس نے کہا اور میں بے بسی سے اسے دیکھنے لگا لیکن پھر میرے ذہن میں ایک تصور آیا اور میرے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ پھیل گئی' میں نے آہستہ سے کہا۔

"ٹھیک ہے مسٹر لائی کوف' میں یہاں سے چلا جاتا ہوں" اور میں لائی کوف کے پاس سے اٹھ گیا لیکن اس کے الفاظ میرے ذہن میں موجود تھے۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ ماؤشیزوف کے بارے میں نہیں بتانا چاہتا اس کا مطلب ہے کہ وہ ماؤشیزوف کے بارے میں جانتا ہے اور اس کے بعد کیا کرنا تھا۔ یہ میں جانتا تھا۔

بہرطور میرا یہاں آنا بے حد کارآمد رہا تھا اور اب بہت سے امکانات پیدا ہوگئے تھے۔ لائی کوف کے نظریات کا بھی اندازہ ہوگیا تھا اور صورت حال خاصی بہتر ہوتی جارہی تھی۔ اس کے بعد جیل میں رکنا بے سود تھا ویسے بھی مشکوک حالات تھے اور اگر میرا کہیں سے انکشاف ہو جاتا تو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔ ساری باتیں اپنی جگہ لیکن احتیاط بہتر چیز ہوتی ہے۔ چنانچہ میں خاموش ہوگیا۔ لائی کوف نے کئی بار اس انداز میں میری جانب دیکھا جیسے وہ مجھ سے کچھ سوال کرنا چاہتا ہو لیکن پھر شاید ارادہ ملتوی کر دیا۔ انتظار تو خیر کرنا ہی تھا آگے کے لمحات ذرا مشکل ثابت ہونے والے تھے لیکن بہرطور اپنی جگہ سے اٹھا اور بیرک کے دروازے پر پہنچ کر میں نے زور زور سے دستک دی۔ باہر سنتری ٹہل رہا تھا دروازے پر آکر رکا اور مجھے دیکھنے لگا۔

"میری حالت بہت خراب ہے شدید تکلیف میں مبتلا ہوں۔ براہ کرم میرے لیے کچھ کرو۔" میں نے اس سے کہا۔

"جاؤ سو جاؤ اس وقت کچھ نہیں کیا جاسکتا کسی کے لیے۔"

"تو پھر کسی افسراعلیٰ کو اطلاع دو۔ میں مرجاؤں گا۔" میں نے دونوں ہاتھوں سے سینہ بھینچتے ہوئے کہا۔ سنتری مجھے دیکھتا رہا پھر اس نے غالباً دو سنتریوں کو آواز دی تھی وہ لوگ آپس میں مشورہ کرتے رہے تھے اور اس کے بعد ایک سنتری نے دروازہ کھولا۔ دوسرے سنتری رائفلیں تان کر کھڑے ہوگئے میں بدحالی کے عالم میں باہر نکلا۔ بہت سے قیدی جاگ گئے تھے اور ہم لوگوں کو دیکھ رہے تھے' کسی نے اٹھ کر دروازے تک آنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ یہاں تک کہ لائی کوف بھی اپنی جگہ لیٹا ہوا مجھے دیکھ رہا تھا۔

سنتریوں نے مجھے باہر نکالا اور ان میں سے ایک نے کرخت لہجے میں مجھے کچھ کہا لیکن اس نے اپنی زبان استعمال کی تھی جب کہ وہ سنتری شاید انگریزی جانتا تھا جو میرا مطلب سمجھ گیا تھا پھر بھی انہوں نے مجھے پوری طرح جکڑ لیا اور اس کے بعد اسپتال کی جانب لے چلے۔ جیل میں اسپتال بھی بنا ہوا تھا۔ یہ ساری کارروائی لاک اپ سے باہر نکلنے کے لئے کرنی پڑی تھی اور اس کے سوا کچھ کیا نہیں جاسکتا تھا۔ بہرحال وہ مجھے اسپتال میں لے کر پہنچ گئے۔ نظام خاصا بہتر تھا ڈاکٹر موجود تھے' سنتریوں نے انہیں صورت حال سے آگاہ کیا اور ڈاکٹر مجھے وارڈ میں لے گئے۔ یہاں میری دیکھ بھال کی گئی۔ انگریزی میں مجھ سے سوالات کیے گئے' ابھی تک کسی کو میرے نمبر پر شبہ نہیں ہوسکا تھا' نہ ہی سنتریوں نے مجھ پر غور کیا تھا بہرحال یہ بات میرے حق میں جاتی تھی' ان لوگوں کے تصور میں بھی نہیں ہوگا کہ قیدیوں کی بیرک سے جس شخص کو نکالا ہے وہ اس بیرک کا قیدی ہے ہی نہیں۔

ڈاکٹر مجھ سے میرا حال پوچھنے لگے اور اس کے بعد انہوں نے میرے لیے دوائیں تجویز کیں' جیل کے اسپتال سے باہر نکل جانا ڈاکٹروں کے خیال میں ممکن نہیں تھا پھر مجھے زبردستی دو انجکشن لینا پڑے' یہ ابتدائی کوشش تھی۔ میں آہستہ آہستہ پرسکون ہونے کی کوشش کرنے لگا اور پھر میں نے آنکھیں بند کرلیں۔ پتا نہیں کم بختوں نے کیسے انجکشن لگائے تھے اگر ان میں بے ہوشی کا کوئی انجکشن ہوتا تو مزا ہی آجاتا' یہ کوشش درحقیقت بڑی احمقانہ تھی اور اب مجھے احساس ہو رہا تھا کہ جلد بازی میں کیا کر بیٹھا ہوں لیکن شکر ہے کہ انجکشن بے ہوشی کے نہیں تھے۔ تاہم میں نے آنکھیں بند کرلیں اور خود کو پرسکون ظاہر کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ ڈاکٹر دوسری بار آئے اور مجھے پرسکون دیکھ کر

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

واپس چلے گئے' ایک نرس وارڈ میں گشت کر رہی تھی پھر کافی وقت وہاں گزارنا پڑا اور میں اپنے آپ پر ہنستا رہا کچھ دیر کے بعد نرس بھی وارڈ سے باہر چلی گئی۔ وارڈ میں تین قیدی اور تھے جو گہری نیند سو رہے تھے۔ میں اپنی جگہ سے اٹھا اور اس کے بعد اسپتال سے باہر نکلنے میں مجھے کوئی دقت نہیں ہوئی۔ اب اتنا احمق بھی نہیں تھا کہ اپنے آپ کو ظاہری شکل میں رکھتا۔ چنانچہ وہاں سے باہر نکلا اور پھر ڈریسنگ روم کی جانب چل پڑا۔ یہاں اب کوئی پہرے دار نہیں تھا۔ کسی کو شبہ بھی نہیں تھا۔ اپنے لیے ڈریس حاصل کر کے میں نے قیدیوں کا لباس اتارا اور اسے پہن کر باہر کی جانب چل پڑا۔ چاہتا تو کوئی گاڑی وغیرہ بھی لے کر فرار ہو سکتا تھا لیکن جو کچھ بھی تھا اب انہی کے رحم و کرم پر رہنا پڑ رہا تھا۔ صبح کو تقریباً سات بجے تک مجھے وہاں انتظار کرنا پڑا۔ سات بجے ایک گاڑی وہاں آئی اور اس سے دودھ کی بوتلیں اتاری جانے لگیں ڈیری فارم کی گاڑی تھی۔ جسے واپس بھی جانا تھا اس کے علاوہ اور کوئی چارہ کار بھی نہیں رہا کہ میں دودھ والا بن جاؤں چنانچہ ڈیری فارم کی گاڑی میں چڑھ گیا۔ ان لوگوں نے وہاں بوتلوں کی ٹرے اتاریں اور اس کے بعد وہاں سے واپس چل پڑے تھے۔ میں شہر تک ڈیری فارم کی گاڑی میں آیا تھا اور اس کے بعد وہاں سے ہاسٹل چل پڑا تھا۔ رات بھر جاگنا پڑا تھا۔ آنکھوں میں نیند بھری ہوئی تھی' سر چکرا رہا تھا۔ ہاسٹل میں داخل ہوا اور اپنے کمرے میں پہنچ گیا پھر شام کو چار بجے تک گہری نیند سوتا رہا تھا۔ جاگا تو اسکیلا میرے پاس بیٹھی ہوئی مجھے تشویش بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔ میں چونک کر اٹھا تو اس نے آہستہ سے کہا۔

"آپ کو ہلکا ہلکا بخار ہے مسٹر ڈی ایم۔"

"شاید رات کی تھکن سوار ہے مجھ پر۔"

"آپ خیریت سے تو ہیں نا؟"

"ہاں کیوں کوئی خاص بات ہے؟"

"نہیں میں ایسے ہی پوچھ رہی ہوں آپ بہت زیادہ تھکے تھکے نظر آ رہے ہیں۔"

"بالکل خاص بات نہیں ہے اسکیلا' ہاں اگر اس وقت تم مجھ پر کچھ احسان کرنا چاہتی ہو تو مجھے بہت عمدہ سی کافی پلوا دو۔"

"میں انتظام کرتی ہوں۔" اسکیلا نے کہا اس کے چہرے پر شدید تجسس جاگ رہا تھا

لیکن اس نے مجھ سے کوئی سوال نہیں کیا۔ میں نے غسل خانے میں جا کر گرم پانی سے غسل کیا لباس تبدیل کیا اور اسکیلا کا انتظار کرنے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ ہاسٹل کے ایک ملازم کے ساتھ اندر داخل ہوئی۔ ملازم کے ہاتھ میں ٹرے موجود تھی اور اس میں کافی کا سامان سجا ہوا تھا۔ اسکیلا میرے سامنے بیٹھ گئی اور اس نے کافی بنائی۔ بلیک کافی کے چھوٹے چھوٹے گھونٹوں نے گویا اس وقت میرے بدن کو نئی زندگی سے روشناس کیا تھا۔ میں کافی کے سپ لیتا رہا اور اسکیلا مجھے دلچسپ نگاہوں سے دیکھتی رہی پھر کافی پینے کے بعد میں نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے چہرے پر لاتعداد سوالات بکھرے ہوئے تھے۔ ویسے خاصی بہتر لڑکی ثابت ہوئی تھی یہ اب تک اور مجھے اس سے کافی ہمدردی تھی۔ کچھ دیر کے بعد میں نے اس سے کہا۔

"ہاں ڈیئر اسکیلا! تم مجھ سے کچھ سوالات کرنا چاہتی ہو؟" اس نے عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھا پھر آہستہ سے بولی۔

"جی مسٹر! مسٹر ڈی ایم اس دن آپ نے مجھ سے جو کچھ کہا تھا میں نے اس پر بہت غور کیا اور جب اس کا تجزیہ کیا تو آپ یقین کیجئے کہ میرے دل میں آپ کا اتنا احترام اور اتنا بڑا مقام پیدا ہو گیا کہ شاید میں الفاظ میں بیان نہ کر سکوں۔"

"اور ایک بات اور سچ کہوں آپ سے مس اسکیلا۔ وہ یہ ہے کہ اگر کوئی ایسی ویسی لڑکی ہوتی تو شاید میں کبھی اس سے اتنی سنجیدگی سے اپنے ذہنی راز کو آشکار نہ کرتا۔ آپ کا اپنا ایک معیار ہے' ایک مقام ہے میرے دل میں جس نے آپ کو ایک اچھی دوست بنانے کے لیے مجھے اکسایا اور میں نے حقیقت آپ پر نمایاں کر دیں۔"

"دیکھیے مسٹر ڈی ایم اس کے بعد میں زندگی بھر آپ سے اس موضوع پر بات نہیں کروں گی حالانکہ میں جانتی ہوں کہ زندگی بھر کا کوئی تصور میرے اور آپ کے درمیان نہیں ہے آپ صرف ایک بات پر یقین کر لیں' میرے دل میں آپ کے لیے ایک گنجائش پیدا ہوئی تھی' میں نے اپنی بدصورتی کو ہمیشہ مدنگاہ رکھا ہے اور اپنے آپ کو اس حد تک سمجھا لیا ہے کہ میرے دل میں اب کوئی ایسا حسین تصور نہیں ابھرتا۔ اصل میں آپ نے کبھی میری بدصورتی سے نفرت نہیں کی اور شاید یہیں سے مجھ سے غلطی ہو گئی اب میں اس غلطی کی معافی مانگتی ہوں تو بہت بڑی عزت افزائی کی ہے آپ نے میری کہ مجھے

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

حقیقت بتا دی۔ زندگی میں جہاں اور بہت سے مسائل و مشاغل ہیں وہاں ایک سب سے بڑی بات یہ بھی ہے کہ کوئی دل کا سہارا ہو لیکن آپ نے مجھے یہ راز سونپ کر وہ سب کچھ دے دیا ہے جو شاید اس انداز میں نہ ملتا جس میں آپ مجھے قبول کرنے کا اعتراف کرتے۔ آپ یقین کیجئے اس اپنائیت کو پا کر میرے دل کے سارے داغ دھل گئے ہیں۔"

"میں نے غلط تو نہیں کہا تھا آپ ایک بہت ہی نفیس خاتون ہیں۔"

"تو کم از کم اتنا تو کریں کہ اب مجھے اپنے ایک اچھے دوست کا مقام دے دیجئے۔"

"آپ کو وہ مقام حاصل ہے مس اسکیلا۔"

"تو پھر بتایئے اب تک کیا ہوا ہے اور آپ نے اس سلسلے میں کیا کیا ہے؟" وہ بولی اور میں مسکرانے لگا پھر میں نے کہا۔

"مس اسکیلا یوں سمجھ لیں کہ میں کامیابی کی منازل طے کرتا جارہا ہوں اور شاید اب بہت کم وقت ایسا رہ گیا ہے کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں۔ یوں سمجھ لیں جیل میں' میں ایک شخص سے ملا ہوں جس سے مجھے کچھ اس قسم کے شواہد ملے ہیں جن سے شاید ہمیں ماؤٹیزوف کا پتا چل جائے۔"

"ویری گڈ' بہرحال یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور میں بے حد مسرور ہوں۔" اسکیلا نے کہا۔

شام کو تقریباً ساڑھے سات بجے میں نے جنرل نوکیان کو تلاش کیا اور اپنے دیے ہوئے ٹیلی فون نمبر پر وہ ٹریس ہو گیا۔

"ہاں مسٹر ڈی ایم آپ کا دوست بول رہا ہے۔"

"آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں جنرل۔"

"بولو کہاں' کس جگہ؟"

"وہاں سے ہٹ کر کسی ایسی جگہ جس پر آپ کو مکمل اعتماد ہو۔"

"آپ کو کہاں سے حاصل کیا جا سکے؟"

"یہ بھی آپ ہی بتائیں گے۔" جنرل نے مجھے ایک جگہ بتائی اور میں نے اسے ذہن نشین کرلیا تو جنرل کہنے لگا۔

"میں خود آپ کو وہاں خوش آمدید کہوں گا۔" سیاہ رنگ کی پرانی مرسڈیز میرے

استعمال میں ہوگی اس کا نمبر نوٹ کرلیں' کس وقت پہنچنا ہے مجھے؟

"رات کے کھانے کے بعد۔"

"اگر آپ مناسب سمجھیں تو رات کا کھانا میرے ساتھ ہی کھالیں۔"

"میں نے اسی لیے یہ سب کچھ کہا تھا کہ آپ اس کے بعد مجھے یہ آفر کریں۔" میں نے کہا اور جنرل ہنسنے لگا پھر بولا۔

"میں پورے خلوص کے ساتھ آپ کو رات کے کھانے کی دعوت دیتا ہوں۔"

"اور میں اتنے ہی خلوص کے ساتھ اس دعوت کو قبول کرتا ہوں جنرل۔" میں نے بھی ہنس کر کہا اور اس کے بعد یہ سلسلہ منقطع ہوگیا۔ بہرحال پھر اسکیلا ہی کو میں نے استعمال کیا تھا اور اسکیلا نے مقررہ وقت پر مجھے اس جگہ پہنچا دیا تھا جس کی نشاندہی جنرل نوکیان نے کی تھی۔ میں اسکیلا کو واپس کرنے کے بعد ایک لیمپ پوسٹ کے نیچے کھڑا ہوگیا۔ زندگی بڑی سست رفتاری سے رواں دواں تھی میری کرائن کے حالات خاصے مشکل لمحات سے گزر رہے تھے اور میں ان کا بھرپور جائزہ لے رہا تھا پھر تھوڑی دیر کے بعد سیاہ رنگ کی پرانی مرسڈیز میرے پاس آکر رکی' ایک ڈرائیور ڈرائیونگ کر رہا تھا اس کے برابر شاید کوئی مسلح محافظ بیٹھا ہوا تھا لیکن سادہ لباس میں تھا۔ جنرل نوکیان کو عقبی سیٹ پر بیٹھا دیکھ کر میں نے فوراً پہچان لیا تھا۔

نوکیان نے میرے لیے دروازہ کھولا اور میں اندر بیٹھ گیا۔ مرسڈیز آگے بڑھ گئی تھی۔ دوران سفر مکمل خاموشی طاری رہی۔ جنرل نوکیان بھی اپنی طرف کی کھڑکی سے باہر کے مناظر دیکھ رہا تھا۔ میں نے اسے خاموش پانے کے بعد خود بھی مکمل طور پر خاموشی اختیار کرلی تھی۔ جس عمارت کے دروازے پر یہ مرسڈیز رکی وہ ایک چھوٹی سی عام سی عمارت تھی' یہاں نہ مسلح پہرے دار نظر آرہے تھے' نہ گیٹ پر کوئی شخص موجود تھا۔ البتہ ڈرائیور کے ساتھ بیٹھے ہوئے گن مین نے فوراً نیچے اتر کر پہلے جنرل کی طرف کا اور پھر گھوم کر میری طرف کا دروازہ کھولا۔ ڈرائیور نیچے اتر آیا تھا۔

جنرل مجھے ساتھ آنے کا اشارہ کرکے اندر داخل ہوگیا۔ عمارت کا بیرونی حصہ مکمل طور پر تاریکی کی زد میں تھا' بہت ہی مدھم روشنی راستے کو روشن کر رہی تھی پھر ہم دروازے سے اندر داخل ہوئے اور ائر ٹائٹ دروازے کے دوسری جانب جو ہال مجھے نظر

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

آیا وہ مکمل طور پر روشنی سے جگمگا رہا تھا۔ ہال میں انتہائی اعلیٰ درجے کا فرنیچر بچھا ہوا تھا۔ فرش پر موٹا قالین تھا۔ جنرل کی پرائیویٹ رہائش گاہ ایسی ہی ہونی چاہیے تھی۔ باہر سے کوئی اندازہ بھی نہیں لگا سکتا تھا کہ یہ عمارت کتنی اہم نوعیت کی حامل ہے۔ ہم لوگ ہال میں رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے تو جنرل نے کہا۔

"بہتر ہے کہ کھانے کے بعد گفتگو کا آغاز کیا جائے۔" کھانے میں جو اشیاء موجود تھیں ان میں سے ایسی اشیاء میں نے منتخب کیں جن کے بارے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ میرا ذاتی معاملہ تھا جس کا اظہار میں جنرل پر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ بہرحال اس حد تک تو اس کی ضیافت قبول کرنی ہی پڑی تھی۔ جنرل نے کئی بار مجھے دوسری ڈشز کی پیشکش کی لیکن میں نے انہیں مسترد کر دیا تھا۔

پھر ہم کھانے سے فارغ ہو گئے تو انتہائی نفیس قسم کا قہوہ پیالیوں میں سجا دیا گیا۔ جنرل نوکیان نے مجھ سے یہ کہا۔

"میں آپ کو اور بھی بہت کچھ پیش کر سکتا تھا لیکن اس اہم نشست میں میرے خیال میں وہ سب کچھ مناسب نہیں تھا۔"

"شاید میں آپ کو پہلے ہی بتانا بھول گیا جنرل کہ میں ان تمام چیزوں سے محروم ہوں۔"

"فرمائیے کیسے حالات چل رہے ہیں' ویسے آپ نے واقعی بہت مختصر وقت میں بہت کچھ کر ڈالا ہے' ان چار افراد کی موت اہم نوعیت کی حامل ہے اور میں بہت سی ایسی باتیں بھی جان چکا ہوں' میری مراد اس آدمی سے ہے' اس نے مجھے بہت کچھ بتایا ہے۔"

"ہاں جنرل نوکیان میری دلی خواہش ہے کہ وقت جس قدر مختصر ہو سکے بہتر ہے اور میں کوئن میکوویا کے احکامات کی تعمیل کرنا چاہتا ہوں۔" جنرل نوکیان نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"بے شک! اور اب جب کہ ایک اتنی بڑی شخصیت ہماری مدد پر آمادہ ہو گئی ہے تو نہ جانے کیوں مجھے میری کرائن کا مستقبل روشن نظر آتا ہے' آہ ہمیں ہمدردوں کی ضرورت ہے لیکن ہم ابھی تک اپنی نشست خالی پاتے ہیں' میں آپ کو بتا نہیں سکتا مسٹر ڈی ایم کہ میرے اندر کیسے کیسے احساسات جنم لیتے ہیں یہ انتہائی اہم راز میں اپنے سینے

میں چھپائے بیٹھا ہوں' وزیر دفاع تک کو میں اس سلسلے میں کچھ بتانے کی پوزیشن میں نہیں ہوں۔"

"اسی میں ہماری کامیابی پوشیدہ ہے جنرل نوکیان۔ بہرحال اس وقت میں آپ کے پاس جو اہم مسئلہ لے کر حاضر ہوا ہوں آپ کو اس کے لیے کام کرنا ہے' اس عمارت کی بارے میں آپ بتانا پسند کریں گے۔"

"میری ذاتی رہائش گاہ ہے لیکن میں اسے ہمیشہ ایسے خفیہ کاموں کے لیے استعمال کرتا ہوں جس میں سخت راز داری کی ضرورت ہو۔"

"میں کچھ وقت اس رہائش گاہ کو استعمال کرنا چاہتا ہوں۔"

"یہ مستقل آپ کے لیے حاضر ہے اور یہ میری خوش بختی ہوگی' یہاں میرے انتہائی قابل اعتماد ملازم موجود ہیں جو آپ کی خدمت کر کے اپنے آپ پر فخر کریں گے۔"

"اور آپ کو جنرل ایک اہم ذمے داری سونپی جاتی ہے۔"

"ہاں میں اسی کا انتظار کر رہا ہوں۔" جنرل نوکیان نے متجسس لہجے میں کہا۔

میں نے کچھ دیر توقف کیا اور پھر کہا۔ "آپ کو علم ہے جنرل نوکیان کہ میری اولین کوشش یہی ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو سکے مجھے ماؤتھیزوف کے بارے میں معلومات حاصل ہو جائیں۔"

"ہاں۔ یہ مرحلہ میری کرائن کے لیے جس قدر خطرناک ہے اس کا مجھے پورا پورا اندازہ ہے لیکن کاش کچھ ایسے شواہد ہمیں حاصل ہو جاتے جن کی بنا پر ہم اعلیٰ حکام سے رابطے قائم کر سکتے۔"

"جنرل میں آپ کی اس خواہش سے اختلاف رکھتا ہوں بے شک آپ اپنے طور پر متجسس ہوں گے اور ظاہر ہے آپ کا رابطہ آپ کے اپنے ساتھیوں ہی سے ہو سکتا ہے لیکن یہ بات میں جانتا ہوں کہ ہمیں جس قدر مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا آپ شاید اس کا تصور بھی نہ کر سکیں۔ یہ ایک ذرا سی لغزش ہمیں کامیابیوں کی بجائے ناکامی کے غار میں دھکیل دے گی۔ اس سلسلے میں جس قدر کم لوگ ملوث ہوں' ہماری کامیابی کے امکانات زیادہ روشن ہو سکتے ہیں۔"

جنرل مجھے دیکھتا رہا پھر اس نے کہا۔ "ہر شخص ایک عام شخص ہوتا ہے چاہے

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

حالات اسے کتنی ہی بلندیاں بخش دیں لیکن اس کی فطرت میں جو جذبے پنہاں ہوتے ہیں وہ ان سے مختلف کبھی بھی نہیں ہو سکتا آپ یقین کریں۔ مسٹر ڈی ایم۔ میری اس وقت یہی کیفیت ہے اور میں میری کرائن کی فوجوں کا سربراہ ہونے کے باوجود اس سلسلے میں ایک معمولی سا آدمی ہوں۔ خیر چھوڑیئے یہ تو اپنے اپنے ذاتی تاثرات ہیں آپ یہ بتائیے کہ اب مجھے اس سلسلے میں کیا کرنا ہے؟"

"اب تک جو کچھ ہوتا رہا ہے آپ کے علم میں ہے جنرل نوکیان۔ ہم انہی لوگوں پر ہاتھ ڈالتے رہے ہیں، جو ہمیں ماؤ ٹیزوف کا پتا بتا سکتے تھے لیکن کیوری آرنی جیسا آدمی بھی ماؤ ٹیزوف کے بارے میں صحیح تفصیلات نہیں بتا سکتا۔ ہاں ایک اور نام میرے علم میں آیا ہے بلکہ نہ صرف علم میں آیا ہے میں نے اس کی تصدیق بھی کر لی ہے۔"

"کون؟" نوکیان کے لہجے میں لرزش تھی۔

"اس کا نام لائی کوف ہے۔ جنرل یہ شخص ماؤ ٹیزوف کا دست راست رہ چکا ہے اور سنا ہے کہ اس کے ساتھ کافی عرصے اس نے کام بھی کیا ہے اور یہ اس کے ذاتی معاملات سے بھی واقفیت رکھتا ہے لیکن نظریاتی بنیاد پر اسے پتا نہیں کس دور میں جیل میں ڈال دیا گیا تھا اور ابھی تک وہ سزا بھگت رہا ہے۔"

"لائی کوف۔" جنرل پر خیال لہجے میں بولا۔

"ہاں۔"

"مگر آپ نے کہا تھا مسٹر ڈی ایم کہ آپ ذاتی طور پر بھی.........."

"ہاں میں جیل میں اس سے ملاقات کر چکا ہوں۔"

"جیل میں؟"

"ہاں جنرل آپ کو اندازہ ہے کہ جیل تک میری رسائی مشکل نہیں تھی۔"

"جنرل نے میری بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ بس خاموشی سے میری صورت دیکھتا رہا۔ میں نے کہا۔"

"میرا اپنا معاملہ بالکل مختلف ہے، لیکن لائی کوف کو جیل سے نکالنا میرے لیے ممکن نہیں تھا۔ یہ ذمے داری میں آپ کے سپرد کرتا ہوں۔"

"اوہ سمجھا۔"

"اور اسی لیے میں نے آپ سے اس عمارت کو ادھار لینے کی درخواست کی ہے۔"

میرے ان الفاظ پر جنرل مسکرا دیا۔ پھر بولا۔ "یہ عمارت تو آپ کو تحفتاً پیش کی جا سکتی ہے آپ ادھار کی بات کیوں کرتے ہیں۔"

"تو پھر جنرل مجھے یہیں رک کر انتظار کرنا ہوگا۔ آپ اپنے وسائل سے کام لے کر لائی کوف کو احتیاط کے ساتھ یہاں پہنچا دیجئے۔ ویسے آپ کو اس بات کا علم تو ہو ہی چکا ہے کہ ان آٹھ افراد میں سے چار ہلاک ہو گئے ہیں باقی چار کا پتا نہیں ہے۔ سنا یہ گیا ہے کہ ایلس گیری ڈیل نامی کسی عورت نے باقی تین افراد کو اپنے ساتھ شامل کر کے ایک گروپ بنا لیا ہے۔ حالانکہ یہ تین افراد بھی مختلف ہیں اور ان کا اپنا الگ گروپ ہے لیکن بہرحال یہ ایک اطلاع ہے جو ممکن ہے غلط بھی ہو۔"

"اگر اور کوئی ایسی اہم بات نہیں جس کی مجھے ہدایت کی جانے والی ہو تو میرا خیال ہے میں اس شخص کے حصول کے لیے کام شروع کر دوں؟"

"بہتر جنرل اور اس وقت تک کے لیے۔"

"تم بالکل بے فکر ہو کر رہو مائی ڈیئر۔ یہ تو میری خوش بختی ہے کہ مجھے اب اس بات کا علم ہوگا کہ تم کہاں موجود ہو۔" نوکیان نے کسی قدر بے تکلفی سے کہا اور میں نے مسکراتے ہوئے گردن ہلا دی۔ اس کے بعد جنرل نوکیان نے دو ایسے آدمیوں سے میرا تعارف کرایا جو انگریزی داں تھے اور اسی عمارت میں موجود رہتے تھے اس نے انہیں ہدایت کی کہ مسٹر ڈی ایم کو یہاں ذرہ برابر کوئی تکلیف نہ ہو اور ان کے احکامات کی مکمل پابندی کی جائے۔

میں نے جنرل نوکیان کے جانے کے بعد اس عمارت کا مختصر سا جائزہ لیا۔ ظاہر ہے مجھے صرف لائی کوف سے معلومات کے حصول کے لیے اسے استعمال کرنا تھا، ورنہ میرا کام تو ہاسٹل ہی سے چل رہا تھا اور پرائم اسٹور کو میں استعمال نہیں کرنا چاہتا تھا کہ کہیں وہ دوسروں کی نگاہوں میں نہ آ جائے۔ کامیابی کی امید پیدا ہو گئی تھی لیکن معاملات بے حد سنگین ہو گئے تھے۔ کوئن میکوویا نے ہمیشہ کی مانند اس بار بھی ایک اہم ذمے داری میرے سپرد کی تھی۔ کبھی کبھی کوئن میکوویا کا خیال آ جاتا تھا اور ایک عجیب سا احساس دل میں پیدا ہوتا تھا لیکن اس احساس کو میں نے کبھی زیادہ اہمیت نہیں دی تھی۔ کیونکہ میکوویا اپنی تمام

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

تر فطرت کے باوجود میرے لیے قابل احترام ہستی تھی۔ میں نے محسوس کیا تھا کہ میکویا کی آنکھوں میں میرے لیے وہ جذبات ابھر آتے ہیں جن میں کہیں نہ کہیں ایک عورت پوشیدہ ہوتی ہے۔ حالانکہ اس نے رخسار کی قربت کے لیے سب سے زیادہ میری مدد کی تھی لیکن اب میں اس کے بارے میں اس طرح سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ انتظار کرتا رہا۔ میری خاطرمدارت میں کوئی کمی نہیں چھوڑی گئی تھی' ویسے بھی جو کچھ میں نے طلب کیا تھا وہ ان کے لیے باعث حیرت تھا کیونکہ وہ کچھ اور ہی خاطر کرنا چاہتے تھے پھر تقریباً سات گھنٹے کے بعد جنرل نوکیان خود لائی کوف کے ساتھ میرے پاس پہنچ گیا اور لائی کوف مجھے دیکھ کر ششدر رہ گیا۔ اس نے ایک نگاہ میں مجھے پہچان لیا تھا۔ جنرل نوکیان نے لائی کوف کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"مسٹر ڈی ایم۔ مسٹر لائی کوف۔"

"مسٹر لائی کوف سے میرا تعارف ہے۔"

"لیکن یہ سب کیا قصہ ہے میں نہیں جان سکا۔" لائی کوف نے کہا۔

"مسٹر لائی کوف بدقسمتی سے یہاں کے انتظامی امور سنبھالنے کے بعد ہمارے حکام کو موقع نہیں مل سکا کہ وہ ہر شے کی جانب توجہ دیتے' آزادی کے حصول کے فوراً بعد ہمیں لاتعداد مسائل کا شکار ہو جانا پڑا۔ ہم نے جس پالیسی کا اعلان کیا وہ ہمارے جغرافیائی نقطہ نظر سے بالکل درست ہے اور اسی پالیسی کو اپنا کر ہم زندہ رہ سکتے ہیں لیکن مغربی دنیا کو ہماری اس پالیسی سے اختلاف پیدا ہوگیا جس کے نتیجے میں لیس لینڈ سے ہم پر حملہ کرا دیا گیا اور لیس لینڈ کی مدد پر وہ تمام لوگ آمادہ ہوگئے جو ہماری پالیسیوں سے اختلاف رکھتے تھے۔ بس یوں سمجھ لیجئے کہ ہم ابھی تک بہت سے ایسے لوگوں کو نظرانداز کیے ہوئے ہیں جنہیں ہمیں نظرانداز نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن مجبوریاں انسان سے سب کچھ کرالیتی ہیں ہم بھی انہی مجبوریوں کے درمیان سفر کر رہے ہیں۔ مائی ڈیئر مسٹر لائی کوف! آپ جیسی معزز شخصیت کو کافی عرصے سے جیل کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑ رہی ہیں حالانکہ اصولی طور پر ہمیں فوراً ایسے قیدیوں پر نظر ڈالنی چاہیے' جو پہلی حکومت کی پالیسیوں کے شکار تھے اور انہیں فوری طور پر گلوخلوصی دلانی چاہیے تھی لیکن میں آپ کو ساری صورت حال بتا چکا ہوں جو یقینی طور پر جیل میں رہ کر آپ کے علم میں نہیں آئی ہوگی۔ مائی ڈیئر

مسٹر لائی کوف! آپ کے حصول کے بعد جونہی ہمیں اپنی مرضی کے چند سانس لینے کا موقع ملا' ہم سب سے پہلے یہ کام کریں گے کہ جیلوں پر نظر ڈال کر یہ اندازہ لگانے کی کوشش کریں کہ کون کون سا ایسا قیدی ہے جسے صرف نظریاتی بنیاد پر قید میں ڈالا گیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں کے درمیان میری موجودگی ضروری نہیں ہے۔ مسٹر ڈی ایم اس سلسلے میں آپ سے اپنے طور پر ڈیل کرلیں گے۔ آپ یہ سمجھ لیجئے کہ میری کرائن کی فوجوں کے سربراہ کی حیثیت سے میں مسٹر ڈی ایم پر مکمل اعتماد کرتا ہوں۔"

"ٹھیک ہے جنرل نوکیان۔" لائی کوف نے کہا۔ وہ اب خاصا مطمئن نظر آرہا تھا شاید اسے اس بات کی شکایت تھی کہ اب تک اسے اس آزادی کے باوجود قید رکھا گیا ہے لیکن اب وہ مکمل تعاون پر آمادہ نظر آتا تھا۔

جنرل نوکیان دوہری کیفیت کا شکار تھا کیونکہ اس سلسلے میں میں نے ہی وہ اہم انکشاف کیا تھا جس نے جنرل نوکیان کے ذہن کو ہلا دیا تھا اور وہ بری طرح مضطرب تھا کہ جس طرح بھی بن پڑے' میری کرائن کے حکام کو اسی صورت حال سے آگاہ کرے لیکن حقیقت بھی اس کے ذہن سے دور نہیں تھی' وہ جانتا تھا کہ وقت سے پہلے حالات کا انکشاف انہیں مشکلات کا شکار بھی کر سکتا ہے پھر ایک جنرل کی حیثیت سے ان حالات میں اس کی ذمے داریاں بھی بہت زیادہ تھیں۔ وہ ادھر کی صورت حال کو بھی سنبھالنا چاہتا تھا اور شاید اسے اس بات کا احساس بھی تھا کہ اسے مجھ سے دور نہیں رہنا چاہیے' ویسے بھی یہ ایک حقیقت تھی کہ بلیک چینل کے مقامی پینل کا اتنا ہی تعاون مجھے درکار تھا کہ میں میری کرائن کے جغرافیائی امور پر قابو پاسکوں' ورنہ جس حیثیت سے میں یہاں کام کر رہا تھا وہی سب سے مناسب تھی۔ حالانکہ کبھی کبھی تنہا کارکردگی بہت سے امور میں رکاوٹ بھی بن جاتی تھی۔ اول تو معاملے کی سنگین نوعیت اور پھر' میرے خصوصی اختیارات۔ جبکہ دوسروں کے لیے زندگی کے خطرات لاحق ہوسکتے تھے اور غالباً کوئن میکوویا نے بھی اس بات کا خیال رکھا تھا کہ انسانی زندگی کا زیاں کم سے کم ہو۔

لائی کوف سے بہت عمدگی کے ساتھ میں نے کہا۔ "مسٹر لائی کوف! اب جب کہ آپ کا وطن ایک نئی حیثیت اختیار کرگیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو اس سلسلے میں اپنا تعاون بھی پیش کر دینا چاہیے۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"صورت حال کی چونکہ وضاحت ہو چکی ہے اس لیے اب میں شکایتی انداز ا
نہیں کروں گا لیکن ان حالات میں بھلا مجھ جیسے شخص کا کردار کیا ہو سکتا ہے؟"

آپ نہیں سمجھ سکتے' مسٹر لائی کوف' اس وقت میری کرائن کو ایک ایسا بھیا
خطرہ درپیش ہے جس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔"

"کیسا خطرہ مسٹر ڈی ایم؟"

لائی کوف کے سوال پر میں نے اسے مکمل تفصیلات بتا دیں اور لائی کوف کا چہرہ
پڑ گیا۔

"بیس لاکھ انسانوں کی تباہی؟"

"ہاں اور یہ تباہی یوں سمجھ لیجیے کہ سر پر منڈلا رہی ہے مسٹر لائی کوف۔"

"تو پھر مجھے بتاؤ' میں اس سلسلے میں کیا کر سکتا ہوں؟"

"جہاں تک ممکن ہو سکے ماؤشیزوف کی اس تجربہ گاہ کی نشاندہی۔"

"تم یقین کرو مجھے اس کام میں شامل ہونے کی نہ تو دعوت دی گئی تھی اور نہ مس
ماؤشیزوف نے مجھے اس بارے میں کچھ تفصیلات بتائی تھیں' ویسے اپنے طور پر مس
ماؤشیزوف کی ذہنی کیفیت کا تجزیہ کرتے ہوئے میں یہ بیان کر سکتا ہوں کہ شاید خو
ماؤشیزوف اس قسم کے مہلک جراثیم کی تیاری کے لیے تیار نہ ہوتے اگر انہیں مجبور
کر دیا جاتا۔ وہ بہت امن پسند اور انسان دوست شخصیت کے مالک تھے۔ البتہ اک
نشاندہی میں کر سکتا ہوں۔"

"کیا؟" میں نے سوال کیا اور لائی کوف گہری سوچ میں ڈوب گیا' کچھ دیر تک سو
رہا اور اس کے بعد گہری سانس لے کر بولا۔

"اگر میرا اندازہ غلط نہیں ہے تو مسٹر ماؤشیزوف نے ایک بار مجھ سے ایک تذکرہ
تھا۔"

"کیا؟"

"اس علاقے کا نام لیول سائن ہے' لیول سائن میری کرائن کے مشرقی حصے
ایک ناہموار برفانی علاقہ ہے اور یہ بھی میں جانتا ہوں کہ ان دنوں مسٹر ماؤشیزوف ا
وقت کے حکام کے ساتھ ہیلی کاپٹر کے ذریعے اکثر لیول سائن جایا کرتے تم میری کرائن

نقشے میں لیول سائن کا جائزہ لو تو وہ تمہیں ایک لحاظ سے بالکل بے کار علاقہ نظر آئے گا لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس قسم کے کاموں کے لیے وہ جگہ اوہو......... اوہو' مجھے کچھ اور بھی یاد آ رہا ہے۔ ہمارا ایک مشترکہ دوست جو بلڈنگ انجینئر تھا اور اپنے فن میں یکتا تھا ان دنوں سرکاری حکام کے ساتھ خاصی مصروفیات میں وقت گزار رہا تھا اور پھر اس نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ ایک طویل عرصے کے لیے ایک اہم مشن پر جا رہا ہے جسے سرکاری حیثیت حاصل ہے۔ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر ان حالات کی ایک زنجیر بنائی جائے تو ساری کڑیاں ملتی چلی جاتی ہیں۔ ہمارا انجینئر دوست وہ لیبارٹری تعمیر کر رہا تھا اور اس کا ماؤشیزوف سے براہ راست تعلق تھا' اوہ میرے خدا اب میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر آپ کو ماؤشیزوف کی وہ لیبارٹری تلاش کرنی ہے تو آپ لیول سائن کا رخ اختیار کریں اگر یہاں ہمیں کوئی نقشہ دستیاب ہو جائے تو میں آپ کو تفصیلی طور پر لیول سائن کے بارے میں بتا سکتا ہوں۔"

یہ کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ میں نے وہاں موجود لوگوں سے میری کرائن کے نقشے کی خواہش کا اظہار کیا اور اس کے حصول میں ایک گھنٹے سے زیادہ صرف نہیں ہوا۔ یہ شہری نقشہ تھا۔ لائی کوف نے بڑی وضاحت کے ساتھ مجھے لیول سائن کے علاقے کے بارے میں بتایا اور میں نے اپنے طور پر اس کے لیے ایک نقشہ تیار کر لیا۔ یہاں سے کوئی ۸۰ کلومیٹر کے فاصلے پر لیول سائن کا برفانی علاقہ تھا اور اس کا بظاہر کوئی مصرف نہیں تھا۔ بہت دیر تک میں اور لائی کوف اس بارے میں گفتگو کرتے رہے لائی کوف نے اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے کہا۔

"اگر ماؤنٹی زوف کی اس تجربہ گاہ کی تلاش میں میری معاونت کی ضرورت ہو تو میں خلوص دل سے حاضر ہوں۔"

"نہیں مسٹر لائی کوف۔ دراصل سب سے اہم مسئلہ یہی ہے کہ میں زیادہ لوگوں کو وہاں مصروف نہیں کرنا چاہتا۔"

"ٹھیک ہے یہ معاملہ اس قدر سنسنی خیز ہے کہ کوئی بھی احمقانہ ضد نہیں کی جا سکتی۔" لائی کوف نے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

"جنرل توکیان کو خود بھی اتنی ہی کرید پڑی ہوئی تھی اس نے مجھے ٹیلی فون پر ہی

WWW.PAKSOCIETY.COM

مخاطب کیا تھا۔"

"مائی ڈیئر ڈی ایم! آپ یہ نہ سمجھئے کہ آپ سے فاصلہ اختیار کر کے میں ذہنی طور پر بھی آپ سے دور ہو گیا ہوں۔ آپ نے اس وقت مجھے ایک ایسی مشکل میں ڈال دیا جسے شاید میں الفاظ میں بیان نہ کر سکوں۔ آپ کا حکم مجھے مجبور کرتا ہے کہ میں اس عظیم راز کو اپنے ہی سینے میں چھپائے رکھوں' جبکہ انسانی فطرت اور میرا تجسس اس بات کا متقاضی ہے کہ جس طرح بھی بن پڑے میں اس سلسلے میں معلومات حاصل کر کے اس تجربہ گاہ کو اپنی تحویل میں لینے کے لیے اپنی کاوشوں کی انتہا کر دوں۔ آہ کتنا خوفزدہ ہوں میں اس احساس کے ساتھ کہ کہیں دشمن درحقیقت وہاں تک نہ پہنچ جائے اور اپنے ان مذموم مقصد میں کامیاب نہ ہو جائے۔"

"آپ مطمئن رہیں جنرل! ایسا نہیں ہو گا' لیکن مسٹر لائی کوف نے جو انکشافات کیے ہیں ان سے میری کچھ امیدیں وابستہ ہو چکی ہیں۔ لیکن ٹیلی فون پر میں یہ تمام تفصیلات نہیں بیان کر سکتا۔"

"میں حاضر ہوا جاتا ہوں۔"

"آئی ایم سوری جنرل! آپ کی مصروفیات.........؟"

"وطن کی حفاظت وطن کی بقا میری زندگی کا سب سے اہم مصرف ہے' بھلا اس سے اہم مصروفیت اور کیا ہو سکتی ہے میری۔"

رات کو ساڑھے گیارہ بجے میں نے جنرل نوکیان سے ملاقات کی۔ لائی کوف بھی ساتھ تھا پھر ہم نے اسے وہ نقشہ دکھایا اور جنرل نوکیان کی نگاہیں نقشے کا جائزہ لینے لگیں۔ پھر وہ گہری سوچ میں ڈوب گیا اور پر خیال انداز میں گردن ہلاتے ہوئے بولا۔

"درحقیقت ایک بہت اہم بات ہے جو شاید مسٹر لائی کوف کو بھی معلوم نہ ہو' لیکن میں جانتا ہوں لیول سائن کے علاقے میں ایسی عجیب و غریب داستانیں بکھری پڑی ہیں جو بہت عرصے تک سرکاری حیثیت کی حامل رہی ہیں لیکن میرا خیال ہے بعد میں ان داستانوں کو دبا دیا گیا کیونکہ اس وقت کے حکام نے اس علاقے سے فائدہ اٹھانے کے بارے میں سوچا۔"

"وہ داستانیں کیا ہیں؟"

"لیول سائن کا علاقہ بہت عرصے سے سرکاری کاغذات پر موجود تھا اور اس کی اہمیت کی بنیاد یہ تھی کہ برف کے نیچے ڈھکی ہوئی چٹانوں میں عظیم الشان غاروں کے سلسلے بکھرے ہوئے ہیں ان غاروں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ "باکسائیٹ" کے حصول کی کوشش بھی کی گئی تھی۔ پھر ان غاروں کے بارے میں یہ طے کیا گیا تھا کہ یہاں ایٹمی تجربات کیے جائیں۔ لیکن چونکہ یہ علاقہ شہری علاقے سے بہت زیادہ دور نہیں تھا اس لیے یہ خیال ملتوی کر دیا گیا اور اس کے بعد ساری کہانی ہی گول کر دی گئی برفانی میدانوں میں زمین کے نیچے چھپے جسے قدرتی طور پر اس قابل ہو سکتے ہیں کہ وہاں تھوڑی سی تبدیلیوں کے ساتھ ایسی کوئی لیبارٹری قائم کر لی جائے لیکن بس ایک چیز مجھے الجھا رہی ہے۔" جنرل نوکیان نے کہا۔

"وہ کیا؟"

"یہ کہ جب تک سابق حکمرانوں کا یہاں قبضہ رہا یقینی طور پر اس لیبارٹری کی نگرانی کی جاتی رہی ہو گی لیکن ملک کے ٹکڑے ہو جانے کے بعد اگر وہاں پہرہ قائم رہا تو کس کی نگرانی و سرکردگی میں؟ اور اگر وہاں پہرہ نہیں رہا تو مسٹر ماؤشیروف کیا اب تک وہاں موجود ہوں گے؟"

بڑا جامع اور مکمل سوال تھا جس کا جواب ہم میں سے کسی کے پاس نہیں تھا۔ میں نے کہا۔

"یہ سب کچھ بے شک ہے جنرل نوکیان! لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟"

"میری رائے ہے کہ ایک بار اس جگہ کا اعلیٰ پیمانے پر جائزہ لے لیا جائے۔"

"نہیں جنرل یہیں سے میرا اختلاف ہے۔"

"نہیں اختلاف بالکل نہیں' میں آپ سے پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ میں صرف تجویز پیش کر سکتا ہوں' کیوں کہ معاملہ ابھی تک میری ہی ذات تک محدود ہے اگر دوسرے لوگ بھی اس میں شریک ہو جاتے تو پھر میں نہیں کہہ سکتا کہ ان کے اقدامات کیا ہوتے جہاں تک میرا تعلق ہے میں تو اس وقت آپ کی معاونت کر رہا ہوں مسٹر ڈی ایم' آپ مجھے حکم دیجئے مجھے کیا کرنا ہے؟"

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"جنرل! میں اس علاقے میں جانا چاہتا ہوں۔"

"جی........."

"ذریعہ سفر کیا ہوگا؟"

"آپ وہاں تنہا جائیں گے؟" جنرل نوکیان نے سوال کیا اور پہلی بار میرے ذہن میں یہ تصور پیدا ہوا کہ بالکل ہی تنہائی غیر مناسب رہے گی۔ ہوسکتا ہے کسی مرحلے پر کوئی ضرورت پیش آجائے۔ اگر بی سی کے ایک یا دو افراد ساتھ رکھ لیے جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ فیصلہ لمحوں میں کرنا تھا چنانچہ میں نے کہا۔

"نہیں جنرل ہم تین افراد وہاں کا سفر کریں گے۔"

"تو میرا خیال ہے زمینی ذریعہ سفر تو ممکن نہیں ہوگا اور آپ کا بے حد وقت بھی ضائع ہوگا آپ کو وہاں ہیلی کاپٹر سے ڈراپ کیا جاسکتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس قسم کے بیس بنائے جاسکتے ہیں جہاں سے آپ رابطہ قائم کرسکیں اور آپ کو فوری ضروری امداد مل سکے۔ آپ ایک تفصیلی رپورٹ تیار کردیجئے گا ایسے کتنے بیس درکار ہوں گے اور ان کا طریقہ کار کیا رہے گا؟"

جنرل کی پیش کش معقول تھی چنانچہ ہم رات کو چار بجے تک اس سلسلے میں تفصیلی فیصلے کرتے رہے۔ جنرل نوکیان پوری طرح میری ان تجاویز میں شامل تھا اور اپنے طور پر وہ تمام تجاویز نوٹ کرتا جارہا تھا آخر میں اس نے کہا۔

"ان تمام تیاریوں کے لیے کیا آپ مجھے صرف بارہ گھنٹے عنایت فرمادیں گے؟"

"انتہائی مناسب وقت ہے آپ یہ تیاریاں کرلیجئے' میں باقی تیاریاں کرلیتا ہوں۔"

ساڑھے چار بجے جنرل میرے پاس سے رخصت ہوگیا تھا۔ میں باتھ روم میں جاکر غسل کرنے کے بعد لائی کوف سے اجازت لے کر اپنے بستر پر دراز ہوگیا اور پھر دن کے بارہ بجے تک گہری نیند سوتا رہا۔ بارہ بجے کھانا اور ناشتا یکجا معدے میں اتارا اور اس کے بعد لائی کوف سے اجازت لے کر وہاں سے چل پڑا اب میرا رخ پرائم اسٹور کی جانب تھا۔

پرائم اسٹور میں میری آمد کو سنسنی خیز نگاہوں سے دیکھا گیا اور اس کے خفیہ حصے میں میری نشست کا بندوبست کردیا گیا۔ بلیک چینل کے تمام کارکن جو یہاں اپنے فرائض سرانجام دے رہے تھے پرائم اسٹور سے تو صرف اپنی بقا کے لیے رابطہ رکھتے تھے ان کا

اصل کام کوئن میکوویا کے مفادات کی نگرانی تھا۔ چنانچہ تھوڑی دیر میں سب میرے گرد جمع ہوگئے میں نے کہا۔

"مجھے دو ایسے افراد کی ضرورت ہے جو اعلیٰ کارکردگی کے حامل ہوں۔ اس سے پہلے بھی میں آپ لوگوں سے اس قسم کی گفتگو کرچکا ہوں۔ لیکن آپ کو اندازہ ہے کہ دیار غیر میں کوئی کام کرنا کتنا مشکل ہوتا ہے۔ بہرحال میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ ایسے دو افراد کا انتخاب کریں جو زندگی اور موت کی بازی لگا کر اپنے اس مشن کی تکمیل کے لیے آمادہ ہوں۔" ان میں سے ایک شخص نے کہا۔

"مسٹر ڈی ایم! ہم میں سے ہر شخص سر فروشی کے لیے آمادہ ہے۔ انتخاب کا کام آپ کا ہے۔ مشورہ اگر چاہیں تو دیا جاسکتا ہے۔"

"ہاں کیوں نہیں۔"

"مس اسکیلا سے آپ کی بہت زیادہ انڈر اسٹینڈنگ ہے اور ہم پورے اعتماد سے پہلے بھی آپ کو یہ مشورہ دے چکے ہیں کہ مس اسکیلا پر ہر وقت بھروسا کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ آپ پسند کریں۔ دوسرا آدمی جو آپ کے ساتھ اس سلسلے میں بہترین معاونت کر سکتا ہے۔ "لیو آربٹ" ہے لیو آربٹ اپنی اعلیٰ کارکردگی کے بہت سے مظاہرے کرچکا ہے' میں نے مخلصانہ طور پر اس کا نام لیا ہے "لیو آربٹ" اپنا تعارف کراؤ۔" اور ایک خوب صورت سا نوجوان مسکراتا ہوا کھڑا ہوگیا۔ میں نے ایک نگاہ اسے دیکھا اور مطمئن انداز میں گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو مسٹر آربٹ آپ کو میرا ساتھ دینا ہوگا۔"

"بسرو چشم جناب۔"

"اب آپ یہیں سے ہاسٹل فون کرکے اسکیلا کو بھی طلب کرلیں تاکہ ہم اپنے کام کا فوری طور پر آغاز کردیں۔" میں نے کہا اور وہ لوگ اسکیلا سے رابطہ قائم کرنے لگے۔

اسکیلا تو میرے نام کی دیوانی تھی۔ یہاں پہنچ گئی اور پھر میں نے ضروری اقدامات کے بعد ان دونوں کو ساتھ لیا اور اس عمارت کی جانب چل پڑا جہاں جنرل نوکیان نے میری عارضی رہائش گاہ متعین کردی تھی' اسکیلا اور لیو آربٹ کو ابھی میں نے اپنے کام کے سلسلے میں مزید تفصیلات نہیں بتائی تھیں' لیکن یہاں آنے کے بعد میں نے سب سے پہلے انہیں ان

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

تفصیلات سے آگاہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہمیں معلومات حاصل ہوئی ہیں ڈیئر اسکیلا کہ ماؤنٹیزوف کی وہ خفیہ لیبارٹری جو اس وقت دنیا کی نگاہوں سے روپوش ہے بہت سے لوگوں کے لیے باعث توجہ بنی ہوئی ہے۔ یہاں کے ایک علاقے لیول سائن میں متوقع ہو سکتی ہے' لیکن اس کے بارے میں بھی مکمل ثبوت موجود نہیں ہیں کہ وہ اسی علاقے میں ہے تاہم ہر ایسے اشارے کو مدنظر رکھنا ہے جہاں کے بارے میں معلومات حاصل ہوں۔"

"لیول سائن جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے ایک دشوار گزار برفانی علاقہ ہے۔ وہاں پہنچنے کا شاید کوئی ذریعہ نہیں ہے' یہ الگ بات ہے کہ مہم جوئی اپناتے ہوئے ہم وہاں تک پہنچیں۔"

"اور وہاں پہنچنے کے بعد ہمیں وہ لیبارٹری تلاش کرنا ہوگی۔"

"ابھی تک یہ بات سمجھ میں نہیں آئی ہے مسٹر ڈی ایم کہ اس لیبارٹری تک رسد و رسائل کے کیا انتظامات ہیں اور کیا حکومت سے سلسلہ منقطع ہونے کے بعد مسٹر ماؤنٹی زوف بدستور وہیں مقیم ہیں یا انہوں نے وہ جگہ چھوڑ دی ہے۔"

"جو معلومات بیرونی دنیا کو معلوم ہوئی ہیں مسٹر آربٹ! ہم اسے چیلنج نہیں کر سکتے' اور پھر کسی بھی کام کا آغاز تو کرنا ہی ہوتا ہے اب یہ تو بعد میں ہی پتا چلتا ہے کہ وہ کام کس حد تک کارآمد ہے یا اس میں ناکامی حاصل ہوتی ہے۔"

"ہمارے لیے اتنا کافی ہے مسٹر ڈی ایم کہ آپ نے ہمیں اس کام کے لیے منتخب کیا ہے۔"

"تم سے بھی کچھ معلومات درکار ہیں مثلاً یہ کہ ہمیں وہاں باقاعدہ نہیں پہنچایا جائے گا بلکہ شاید ہم پیرا شوٹ کے ذریعے ہیلی کاپٹروں سے وہاں اتارے جائیں گے۔ تم لوگوں کو اس میں کوئی دقت تو نہیں ہوگی؟"

"ہرگز نہیں بلکہ ہمارے لیے یہ ایک دلچسپ مشغلہ رہے گا' ویسے کیا اس سلسلے میں ہمیں مقامی حکام کا تعاون حاصل ہوگا؟"

"ہاں۔"

"تب کوئی فکر ہی نہیں ہے' ہتھیار وغیرہ.........؟"

"سب کچھ مہیا ہو جائے گا' یہی نہیں بلکہ خصوصی طور پر وہاں ایسے بیس بنا دیے جائیں گے جہاں سے ہم رابطہ قائم کر کے فوری طور پر امداد حاصل کر سکتے ہیں۔"

"ہمیں وہاں روانہ کب ہونا ہوگا؟"

"میرا خیال ہے چوبیس گھنٹے کے اندر اندر۔"

"ویری گڈ' میرا خیال ہے جناب ہمیں اپنی ضروریات کے لیے خود بھی مستعد رہنا چاہیے۔ شاید میں اضافی بات کہہ رہا ہوں۔"

"نہیں یہ بات بالکل اضافی نہیں ہے' میں خود بھی یہی چاہتا ہوں کہ تمام ذمے داریاں دوسروں کو نہ منتقل کر دی جائیں۔"

"تو پھر ایک ایسے نظریے کے تحت اگر آپ اجازت دیں تو میں انتظامات کرلوں' مس اسکیلا آپ کو بھی میرے ساتھ چلنا ہوگا۔"

"اگر مسٹر ڈی ایم کی اجازت ہو تو........."

"نہیں میں اجازت دیتا ہوں۔" وہ دونوں چلے گئے۔ شام کو تقریباً چھ بجے ان کی واپسی ہوئی' بڑے لدے پھندے آئے تھے اور جو کچھ انہوں نے میرے سامنے رکھا وہ واقعی قابل تعریف تھا۔ بہت اعلیٰ قسم کے اونی جیکٹ جنہیں پہننے کے بعد سردی کی کسی بھی شدت کا احساس نہ ہو' یہ مخصوص برفانی علاقوں میں استعمال ہونے والے جیکٹ تھے اور پھر ان میں خاص قسم کی بنی ہوئی جیبیں جن میں بے شمار ضرورت کی اشیاء رکھی جاسکتی تھیں۔ اس کے علاوہ لیو آربٹ نے کچھ ایسی چیزیں بھی مجھے دکھائیں جو واقعی حیرت ناک تھیں' یہ کچھ ادویات تھیں' مثلاً پیاس بجھانے والی گولیاں' بھوک ختم کرنے والی گولیاں' نیند بھگانے والی گولیاں' یہ ایسی چیزیں جو یقینی طور پر جنرل نوکیان ہمیں مہیا نہ کرتا' یہ تمام چیزیں میرے لیے بھی مخصوص کر دی گئی تھیں۔ بہرحال میں نے اپنے طور پر بھی تمام انتظامات کیے تھے اور پھر ان انتظامات سے مطمئن ہو گیا تھا۔ میرا اندازہ درست ہی تھا۔

جنرل نوکیان بذات خود ایک ذمے دار آدمی تھا اور پھر اس کے بھی دل کو لگی ہوئی تھی۔

رات کو تقریباً ایک بجے وہ خود عمارت میں پہنچ گیا۔ ہم لوگ ضروریات سے فارغ ہونے کے بعد آرام کرنے کے لیے لیٹ گئے تھے' جنرل نوکیان نے معذرتی انداز میں کہا۔

"میں جانتا ہوں کہ جو کچھ کیا جا رہا ہے وہ بے اصولی ہے لیکن.........."

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"میں سمجھتا ہوں جنرل! ان الفاظ کی گنجائش میرے اور آپ کے درمیان اب قطعی نہیں ہے' ہم ضرورت کے لیے ہروقت مستعد ہیں۔"

"تو پھر میں چاہتا ہوں کہ آپ ان تیاریوں کا جائزہ لے لیں جو میں نے آپ کی وہاں روانگی کے لیے کی ہیں۔"

تیاریوں کا جائزہ زیادہ ضروری نہیں تھا' ہلکے ہتھیار لیکن انتہائی مہلک اور ضرورت پر کام آنے والے' خاص قسم کے ٹرانسیٹر جو ہیلی کاپٹر بیس پر رابطے کے لیے استعمال کیے جاسکتے تھے ان کی تعداد تین تھی' جنرل نے ہمیں ان کا طریقہ کار بتایا' میں نے لیو آربٹ اور اسکیلا کو بھی اس کے سامنے پیش کر دیا تھا اور وہ ان لوگوں سے مل کر خاصا حیران بھی ہوا تھا۔ بہرحال باقی تمام چیزیں جو جنرل نے ہماری سردی سے بچاؤ وغیرہ کے لیے مہیا کی تھیں بیکار ہی ثابت ہوئیں چونکہ لیو آربٹ نے اس سے بہتر انتظامات کر ڈالے تھے۔ پھر تمام امور سے فارغ ہونے کے بعد ہمیں چلنے کے لیے کہا گیا اور سیاہ رنگ کی وہ گاڑی جسے جنرل کا معتمد خاص ڈرائیو کر رہا تھا ہمیں لے کر چل پڑی۔ گاڑی کا سفر خاصا طویل اور شہری علاقے سے باہر کا تھا چنانچہ کوئی ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت طے کرنے کے ہم اس سنسان ہیلی پیڈ پر پہنچ گئے جو پہاڑی ٹیلوں کے درمیان تھا اور جہاں چند افراد مستعدی سے ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ ٹارچوں سے سگنل دے کر ہمیں راستہ بتایا گیا اور پھر ہم تینوں گاڑی سے نیچے اتر گئے' جنرل بھی آگیا تھا اس نے پائلٹ کو مزید ہدایات دیں اور ہم مخصوص ہیلی کاپٹر میں سوار ہوگئے۔ پیرا شوٹ ہمارے جسموں سے کس دیئے گئے تھے اور مختصر سا سامان جو جینے کا موقع فراہم کرتا تھا ہمارے ساتھ کر دیا گیا تھا۔ پائلٹ کے ساتھ کو پائلٹ بھی تھا۔ جنرل نے ہمیں الوداع کہا اور ہیلی کاپٹر کی مشین اسٹارٹ ہوگئی۔ پھر چند لمحات کے بعد وہ فضا میں بلند ہوگیا تھا۔ میں نے اپنے ساتھیوں کے چہروں پر شدید تجسس کے آثار دیکھے تھے۔ دونوں ہی پرجوش تھے اور اپنے کام کے سلسلے میں مستعد نظر آرہے تھے۔ ان کی چمکتی آنکھیں اس بات کی غمازی کر رہی تھیں کہ وہ اپنے مقصد کے لیے دل و جان سے آمادہ ہیں اور کسی بھی لمحے پیچھے ہٹنے والوں میں سے نہیں ہیں۔

وہ لوگ کوئن میکوویا کے تربیت یافتہ تھے ظاہر ہے کوئن میکوویا نے بلاوجہ ہی انہیں اپنے پینل میں نہیں رکھا تھا' بہرحال خوشگوار ماحول میں یہ سفر جاری رہا اور پھر پائلٹ نے

ہمیں اطلاع دی کہ ہم لیول سائن پر پہنچ چکے ہیں۔ ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر پرواز کر رہا تھا۔ میں نے جھانک کر نیچے دیکھا۔ مدھم چاندنی میں برف کی سفید چادر پورے ماحول کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے تھی۔ زمین سفید چادر اوڑھے سو رہی تھی۔ مدھم چاندنی میں یہ ماحول بے حد پراسرار لگ رہا تھا۔ پائلٹ آہستہ آہستہ ہیلی کاپٹر کو اتنے نیچے اتارنے لگا کہ ہم بہ آسانی اس برفانی علاقے میں اتر سکیں۔ اس کے ساتھ ہی ہمیں مستعد رہنے کے کاشن دیئے جا رہے تھے اور ہدایات بھی دی جا رہی تھیں۔ میں نے خاص طور سے آربٹ اور اسکیلا کو دونوں سمت میں رکھا تھا تاکہ پہلے انھیں ہیلی کاپٹر سے نیچے دھکیلا جائے۔ اس کے بعد میں ان پر نگاہ رکھتے ہوئے پیرا شوٹ سے زمین کی جانب چھلانگ لگاؤں پھر پائلٹ نے ہمیں آخری اشارہ دیا اور اس کے ساتھ ہی آٹومیٹک دروازے کھل گئے۔ ان دونوں نے ایک لمحہ تاخیر کیے بغیر بڑی مہارت کے ساتھ چھلانگیں لگا دی تھیں اور جان بوجھ کر اتنا فاصلہ اختیار کیا تھا کہ پیرا شوٹ آپس میں الجھ نہ جائیں اس کے بعد ہیلی کاپٹر تھوڑا سا آگے بڑھ گیا تھا اور پھر میں نے بھی ہیلی کاپٹر چھوڑ دیا تھا۔ میں فضا میں قلابازیاں کھاتا ہوا نیچے جا رہا تھا۔ زندگی بڑی بے وقعت محسوس ہو رہی تھی۔ ذرا سی لغزش یا کوئی اتفاقیہ واقعہ موت کو اتنی آسانی سے قریب لے آئے گا کہ انسان سوچ بھی نہ سکے اور بہت دور انتہائی دور میرے انتظار میں بیٹھی رخسار ساری زندگی میرا انتظار کرتی رہ جائے گی لیکن ٹھیک ہے' زندگی سے بس اتنا ہی پیار ہونا چاہیے کہ انسان آسانی سے جی سکے۔ موت تو ایک ٹھوس حقیقت ہے جب بھی واپسی کا فیصلہ ہو جائے۔ خاموشی سے واپسی کا سفر اختیار کرلینا چاہیے۔ پیرا شوٹ کھل گیا۔ نیچے جانے کی رفتار تھم گئی۔ میں نے ان دونوں کو تلاش کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ یہ سب تو اس وقت مناسب تھا جب پاؤں زمین پر ٹک جائیں اور اس میں اچھا خاصا وقت لگا تھا لیکن جب زمین پر پاؤں ٹکانے کے بعد میں نے کمر سے پیراشوٹ کھولا تو مجھے برف کی سفید چادر پر اسکیلا اور آربٹ نظر آگئے۔ بہت عمدگی سے ان دونوں نے زمین تک کا فاصلہ طے کیا تھا اور کمر سے پیرا شوٹ بیلٹ کھول کر پیرا شوٹ لپیٹ رہے تھے۔ غالباً انھوں نے بھی اس کارآمد چیز کو ضائع کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا کیونکہ ان برف زاروں میں ہمیں ان کی ضرورت پیش آسکتی تھی۔ زمین پر قدم ٹکاتے ہی یہ احساس ہوگیا کہ یہ سردی ان تصورات سے کہیں زیادہ ہے جو

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

سردی کے سلسلے میں کئے جاسکتے ہیں۔ میں نے بھی انہی کی مانند عمل کیا اور پیرا شوٹ کی گٹھڑی باندھ کر کمر پر لادی۔ پھر میں ان دونوں کی طرف چل پڑا۔ اسی وقت ٹرانسیٹر پر اشارہ موصول ہوا اور میں نے اسے آن کر لیا۔

”ہیلو۔“ میں نے کہا۔

”آپ خیریت سے ہیں مسٹرڈی ایم؟“

”ہاں۔ بالکل مسٹر آربٹ۔ اور میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ لوگ بھی خیریت سے ہیں۔“

”آپ ہمیں دیکھ رہے ہیں؟“

”ہاں۔“

”لیکن سر آپ ہمیں کہیں نظر نہیں آرہے؟“

”میں بائیں سمت کی بلندیوں پر ہوں۔“ میں نے کہا اور دور سے ان کے رخ بدلتے دیکھے پھر انہوں نے بھی مجھے دیکھ لیا۔ اسکیلا نے کہا۔

”آپ حیرت انگیز طور پر ادھر پہنچ گئے ہیں جبکہ زمین پر اتر کر ہم نے آپ کو سامنے کی سمت دیکھا تھا۔“

”یہ ہوا کا کمال ہے۔ تم لوگوں کا علاقہ کیسا ہے؟“

”سر۔ یہاں کچھ حیرت ناک مناظر ہیں۔“

”مثلاً۔“

”برف کے پیچھے کچھ غاروں کے دہانے نظر آرہے ہیں اور سر ایک اور اہم چیز ہے۔“

”کیا؟“

”ویسے تو آپ ہمیں جو بھی حکم دیں ہمیں منظور ہے لیکن اگر آپ ادھر آجائیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔“ لیو آربٹ نے کہا۔

”ٹھیک ہے آربٹ میں آرہا ہوں۔“ میں نے جواب دیا اور اس کے بعد اپنے آپ کو احتیاط سے سنبھال کر برف پر آگے بڑھنے لگا۔ اصولی طور پر تو یہاں برف میں دھنسنے کے امکان نہیں ہونے چاہیے تھے۔ میدان ایسے ہی صاف ستھرے اور ڈھلوان تھے کہ

اگر اسکیٹنگ شوز ہوتے تو آسانی سے یہ سفر کیا جاسکتا تھا لیکن کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد مجھے خود ہی اپنے خیال کی تردید کرنی پڑی۔ یہ صرف دور سے نظر آنے والی بات تھی۔ ورنہ جس طرح ہم لوگوں کو برف کی موٹی تہوں کے نیچے چھپے ہوئے پہاڑی غاروں کی نشاندہی کی گئی تھی اس سے اس علاقے کا اندازہ ہو جاتا تھا۔

تھوڑا فاصلہ طے کرنے کے بعد مجھے بھی یہ غار نظر آنے لگے تھے، درحقیقت چھوٹے بڑے بے شمار دہانے یہاں بکھرے ہوئے تھے اور اگر میرا اندازہ غلط نہیں تھا تو ایسا ہی کوئی دہانہ موتنی زوف لیبارٹری کا بھی ہوگا۔ لیول سائن اس سلسلے میں یقینی طور پر بہترین جگہ تھی اور اگر وہاں کا انتخاب کیا گیا تھا تو غلط نہیں کیا گیا تھا لیکن یہ اندازہ بھی مجھے تھا کہ وہ لیبارٹری اتنی آسانی سے دستیاب نہیں ہوگی ورنہ اس کا راز اس طرح راز نہ رہ سکتا۔ بظاہر ان دونوں تک پہنچنے کا فاصلہ بہت زیادہ نظر نہیں آرہا تھا لیکن اب جب سفر کا آغاز کیا تھا تو دشوار گزار راستوں کی بنیاد پر یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ یہ فاصلہ کافی طویل ہے اور پھر برف پر یہ بھی پتا نہیں چل رہا تھا کہ کہاں ڈھلوان ہے اور کہاں سطح ہموار ہے۔ بہ ظاہر یہ سب کچھ ایک سفید میدان معلوم ہوتا تھا لیکن بڑے عجیب و غریب راستے تھے۔ تھوڑی دور چلنے کے بعد اچانک احساس ہوتا کہ یہاں سے ڈھلان کا سفر کرنا ہے اور پھر صحیح معنوں میں یہ اندازہ بھی نہیں ہو رہا تھا کہ کس جگہ برف جمی ہوئی ہے اور کہاں ایسی ہے کہ اس میں دھنس جایا جائے۔ واقعی یہ مختصر سا سفر بڑا ہولناک ثابت ہوا تھا، کئی جگہ تو میں سینے سینے تک برف میں دھنس گیا تھا اور اس سے نکلنا خاصا مشکل کام محسوس ہوا تھا۔ بہت سی چیزوں کی کمی محسوس ہوئی تھی۔ پتا نہیں جنرل نوکیان کو بھی اس علاقے کی صحیح نوعیت کا علم تھا یا نہیں ورنہ کم از کم وہ اس سلسلے میں تھوڑی سی رہنمائی ضرور کرتا۔ پھر یہ مرحلہ طے ہوگیا۔ آربٹ اور اسکیلا نے آگے بڑھ کر مجھے سنبھالا تھا۔ ان دونوں کے چہروں پر کسی قدر خوف کے آثار تھے۔

”خیریت؟“ میں نے گہری گہری سانسیں لیتے ہوئے کہا۔

”سر یقین کیجیے ہم لوگ بڑے شرمندہ ہیں۔“

”کیوں؟“

”ہم نے آپ کا یہ سفر دیکھا ہے۔ راستہ اتنا دشوار گزار ہوگا ہمیں اندازہ نہیں تھا۔“

Uploaded by Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

ورنہ ہم یوں ادھر آنے کی کوشش نہ کرتے۔"

"بات تو ایک ہی ہوتی نا۔ جو مشکلات مجھے پیش آئیں' وہ آپ لوگوں کو پیش آتیں۔"

"سر آپ یہ دیکھ رہے ہیں۔ یہ بائیں سمت دیکھیے اور سر یہ سامنے کی سمت۔"

"میں نے ان برفانی غاروں کو دیکھا' عجیب سا احساس ہوتا تھا۔ بس یوں لگتا تھا جیسے سفید مینڈک منہ کھولے ساکت بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان میں کچھ دہانے خاصے بڑے بھی تھے۔"

آربٹ اور اسکیلا نے کہا۔ "سر آپ نے دیکھا؟"

"ہاں۔"

"اب ذرا داہنی سمت بھی دیکھیے۔" اس نے کہا۔

داہنی سمت ان سے چند ہی گز کے فاصلے پر ڈھلان شروع ہو جاتی تھیں اور ابھی تک میں نے ان ڈھلانوں پر نظر نہیں ڈالی تھی اب جو میں نے دیکھا تو تھوڑے فاصلے پر برف کی سفید چادر پر کالے کالے چھوٹے چھوٹے دھبے نظر آئے اور میں ان دھبوں کو غور سے دیکھنے لگا پھر میں نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"یہ کیا ہے؟"

"سر یہی دکھانے کے لیے ہم نے آپ کو بلایا ہے ذرا یہاں سے دیکھیے۔" آربٹ نے کہا اور چند قدم آگے بڑھ گیا۔ میں بھی اس کے ساتھ آگے بڑھ گیا تھا اور اسکیلا ہم دونوں کے پیچھے آ رہی تھی۔ آربٹ ___ کہنے لگا۔

"سر ہم ذرا سے فاصلے پر اترے تھے اور سب سے پہلے ہم نے ان دھبوں کو دیکھ لیا تھا اسی لیے ہم نے یہاں سے آگے بڑھنے سے گریز کیا۔"

"مگر یہ ہے کیا؟"

"آپ ذرا زمین پر ان نشانات کو دیکھیے۔" اسکیلا بولی اور میں جھک کر ان نشانات کو دیکھنے لگا۔ خوب نشاندہی کی گئی تھی اور پھر چند ہی لمحوں میں مجھے یہ احساس ہو گیا کہ یہ نشانات برف پر چلنے والے خچروں کے قدموں کے نشانات ہیں اور نشانات بھی ایک دو نہیں تھے۔ اندازہ ہوتا تھا کہ بہت سے خچر اس طرف سے گزرے ہیں۔

"یہ آئے کس طرف سے ہیں؟"

"سر یہ لائن آگے جا کر بائیں سمت گھوم گئی ہے ذرا ادھر سے دیکھیے۔" اور میں نے آربٹ کے اشارے پر ادھر دیکھا۔ قدموں کا یہ سلسلہ بہت دور سے ایک برفانی تودے کے عقب سے چلا آ رہا تھا اور پتا نہیں وہاں سے کتنی دور تک چلا گیا تھا۔

"سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ خچر یہاں کیسے آ گئے؟"

"سر نظر بھی نہیں آ رہے۔"

"ہوں لیکن یہ ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ان کا رخ کس جانب رہا؟"

"جی سر کچھ نہیں کہہ سکتے۔ وہ دھبے خچر کی لید ہیں۔ اب اگر ہم اس سمت سے سفر کرتے ہیں تو ہو سکتا ہے مخالف سمت پہنچ جائیں۔"

"نہیں ڈیئر یہ اتنا مشکل کام نہیں ہے۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی سر میں سمجھا نہیں۔" آربٹ بولا اور میں برف پر جھک گیا۔ نشانات اچھے خاصے واضح تھے۔ خچروں کے سموں کی ساخت کا اندازہ لگانا مشکل کام نہیں تھا اور اگر غور سے دیکھا جاتا تو یہ پتا چل سکتا تھا کہ خچروں کے سموں کی ایڑی کس طرف ہے اور اگلا حصہ کس طرف ہے۔ ظاہر ہے جدھر اگلا حصہ ہوگا خچروں کا رخ اسی جانب ہوگا اور وہ دوسری سمت سے آئے ہوں گے۔ پھر میں تقریباً دس پندرہ گز تک یہ نشانات دیکھتا چلا گیا اور اس کے بعد میں نے کھڑے ہو کر کہا۔

"اندازہ ہو گیا مائی ڈیئر۔"

"جی۔"

"ہاں بڑی آسان اور سادہ سی بات ہے۔"

"سر ہم واقعی اندازہ نہیں لگا سکے۔"

"بیٹھو ذرا میں تمہیں بتاتا ہوں۔" میں نے کہا اور پھر انہیں خچروں کی سموں کے اگلے حصے اور عقبی حصے کے بارے میں بتانے لگا اور دونوں کھسیانے سے انداز میں ہنس پڑے۔

"سر کبھی کبھی انسان کس قدر بے وقوف ہو جاتا ہے۔ کتنی آسان سی بات تھی لیکن ذہن میں نہیں آئی۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"بس ذہن میں نہ آنے ہی کی بات ہے۔"

"واقعی اس وقت تو آپ نے ہمیں شرمندہ کر دیا ہے۔"

"نہیں شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں' ہمیں یہ اندازہ ہو گیا ہے کہ خچر ادھر سے آئے ہیں اور ادھر گئے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں آنے والی جگہ کا رخ اختیار کرنا چاہیے یا جانے والی کا؟"

"سر سیدھی سی بات ہے۔"

"کیا؟"

"جدھر یہ خچر گئے ہیں ہمیں بھی ادھر ہی کا رخ کرنا چاہیے۔"

"خچروں کے مانند؟" میں نے سوال کیا اور اسکیلا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"نہیں سر انسانوں کے مانند۔"

"تو پھر ٹھیک ہے چلو ادھر چلتے ہیں' لیکن تمہارے ذہن میں کیا بات ہے؟"

"کس سلسلے میں؟"

"تم ادھر کا رخ کیوں کرنا چاہتی ہو؟"

"سر یہ دیکھنا ہے کہ کون لوگ ہیں خچر تنہا تو نہیں ہوں گے؟"

"ہاں خچر تنہا نہیں ہوتے۔" میں نے کہا اور وہ دونوں پھر ہنس پڑے۔

موڈ خاصا خوشگوار ہو گیا تھا۔ یہاں آنے کے بعد ہم نے اپنے آپ کو سنسنی کے احساس کا شکار نہیں ہونے دیا تھا بلکہ ہنستے بولتے آگے بڑھ رہے تھے لیکن یہ بات واقعی باعث حیرت تھی کہ یہاں ان برف زاروں میں خچروں کا وجود کیا معنی رکھتا ہے۔ اندازہ یہ بھی ہو گیا تھا کہ کافی زیادہ خچر ہیں مگر وہ گروہ کون ہیں۔ اسکیلا نے اس سلسلے میں وہ بات کہہ دی جو میرے ذہن میں بے شک تھی لیکن میں نے اس کا اظہار نہیں کیا تھا۔ وہ بولی۔

"سر یہ بھی ممکن ہے کہ خچروں کے سموں کے نشانات مونٹی زوف کی اس لیبارٹری کی جانب ہماری رہنمائی کر دیں۔"

"تمہارے خیال میں مونٹی زوف آزادانہ طور پر اس برف زار میں سفر کرتا ہوگا۔"

"سر خوراک ہوتی ہے پانی ہوتا ہے زندگی کی بہت سی ضروریات ہوتی ہیں' کوئی نہ کوئی ذریعہ تو ہوگا ان کے پاس۔"

"مگر پھر مونٹی زوف اس لیبارٹری سے باہر کیوں نہیں آ گیا؟"

"مم.......... میں نہیں سمجھی سر۔"

"اس کے بارے میں جو تفصیلات ہمارے پاس موجود ہیں وہ یہی ہیں ناکہ مونٹی زوف کو اس تجربہ گاہ میں بند کر دیا گیا تھا۔"

"جی سر۔"

"اور اس قسم کے انتظامات کر دیئے گئے تھے کہ وہ وہاں سے باہر نہ آئے۔"

"جی علم میں یہی ہے لیکن اب اس آزادی کے بعد ممکن ہے اس نے بھی باہر کی دنیا میں قدم رکھ دیے ہوں۔"

"صرف باہر کی دنیا میں۔"

"جی سر۔"

"نہیں اگر وہ چاہتا تو اپنی اس لیبارٹری کو چھوڑ کر شہری آبادیوں میں بھی آ سکتا تھا جبکہ اس کے ملاقاتیوں نے یہی بتایا ہے کہ وہ مسلسل روپوش ہے۔"

"پھر سر یہی ممکن ہو سکتا ہے کہ یہاں کچھ اور لوگ بھی آ گئے ہوں۔" اسکیلا نے کہا۔ میری بات کا اب اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ پھر ہم خاموش ہو گئے لیو آربٹ نے اس دوران اپنی کسی رائے کا اظہار نہیں کیا تھا۔ خچروں کے قدموں کے نشان کافی دور تک چلے گئے تھے لیکن پھر ایک جگہ پہنچنے کے بعد ہمیں مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔ یہاں بھی برف کی ڈھلوان تھیں اور بھربھری برف میں خچروں کے قدموں کے نشانات گم ہو گئے تھے یہاں میں نے ان لوگوں کو روکا اور کہا۔

"برف کے ان میدانوں میں ہم جس بے باکی اور بے تکلفی سے چل رہے ہیں کیا یہ خطرناک نہیں ہے؟"

"مجھے نہیں سر۔" آربٹ نے کہا۔

"کہیں بھی ایسی برف ہو سکتی ہے جو ہمیں دفن کر دے۔"

"نہیں سر' لیول سائن میں ایسی خطرناک جگہیں نہیں ہیں جہاں وہ برفانی گڑھے موجود نہیں ہیں جو انسانی زندگی کے لیے خوفناک ثابت ہوتے ہیں۔"

"تمہیں یقین ہے۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

”جی سر۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے اصل میں یہاں کی تھوڑی بہت جغرافیائی پوزیشن ہمیں معلوم ہے۔“

”مگر پھر میں جس جگہ سے گزرا وہاں سات سات اور آٹھ آٹھ فٹ گہری برف تھی۔ بعض جگہ تو مجھے کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔“

”جی سر اس کے امکانات ہوتے ہیں لیکن ان زمینوں میں گڑھے نہیں ہیں البتہ غار موجود ہیں۔ یہ یہاں کی جغرافیائی کیفیت کی رپورٹ میں درج ہے۔“

”میں یہ سوچ رہا تھا کہ خچروں کا اب دور دور تک پتا نہیں ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ بھربھری برف میں دفن ہوگئے ہوں۔“

میرے ان الفاظ پر وہ خاموش ہوگئے بہرحال انسان تھے اور آربٹ اس جغرافیائی کیفیت کو کتابوں ہی کی شکل میں جانتا تھا کبھی کبھی حقیقی زندگی کتابی زندگی سے کافی مختلف ہو جاتی ہے۔

ہم لوگ جتنا فاصلہ طے کرکے یہاں تک آئے تھے اس کے بعد اتنا ہی فاصلہ واپس طے کرکے دوسری جانب جانا بہت پریشان کن تھا اور پھر یہ نہیں کہا جاسکتا تھا کہ وہاں کیا ہو۔ اب اس کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ ہم بھی ان ڈھلانوں میں اترنے کی کوشش کریں۔ آربٹ نے اس وقت ایک دلیرانہ پیش کش کی۔

”یوں کرتے ہیں سر‘ کہ میں پہلے نیچے جاتا ہوں اور تھوڑا سا سفر طے کرکے دیکھتا ہوں اگر یہ جگہ خطرناک ہوئی تو اندازہ ہو جائے گا۔“

”تم کیسے جاؤ گے؟“

”اس سلسلے میں ایک کوشش کی جاسکتی ہے۔“ اسکیلا نے کہا۔

”ہمارے پاس نائلون کی رسیاں موجود ہیں۔ آربٹ کی کمر اس سے باندھ دی جائے اور ہم لوگ اسے نیچے اتاریں گے۔ پوری طرح محتاط ہوکر۔“

”ہاں یہ ہوسکتا ہے۔“ میں نے کہا اور پھر فوری طور پر اس پر عمل درآمد کیا گیا۔ لیو آربٹ نیچے اتر گیا۔ برف واقعی بھربھری تھی لیکن اس سے زیادہ گہری برف میں سفر کرکے میں یہاں تک آیا تھا۔ برف کا گہرا پن زیادہ سے زیادہ چار فٹ تھا لیکن ہماری رسیوں نے جہاں تک ساتھ دیا وہاں تک برف بھربھری ہی تھی اور اب یہ اندازہ ہوگیا

تھا کہ خچروں کے نشانات کیوں غائب ہوئے ہیں۔ آگے ایک بڑا سا برفانی ٹیلہ راستہ روکے ہوئے تھا۔ آربٹ وہاں تک اطمینان سے پہنچ گیا اور اس کے بعد اس نے ہماری جانب ہاتھ ہلایا۔ مقصد یہ تھا کہ یہاں تک آنا خطرناک نہیں ثابت ہوا۔ چنانچہ میں اور اسکیلا بھی گہرائیوں میں اتر گئے اور برف پر سفر کرتے ہوئے آربٹ کے پاس پہنچ گئے۔ آربٹ نے کمر سے رسی کھول لی تھی اور اس کا لچھا بنالیا تھا پھر ہم نے اس برفانی تودے کے دوسری جانب کا رخ اختیار کرلیا۔ اندازہ یہی تھا کہ خچر اسی جانب گئے ہوں گے چنانچہ احتیاط کے ساتھ آگے سفر کرتے ہوئے برفانی ٹیلے کے دوسری جانب پہنچ گئے۔ کم بخت خچروں نے اگر لید بھی کردی ہوتی تو کم ازکم ان کی نشاندہی تو ہوتی لیکن سب بہت پہلے سے فارغ ہو چکے تھے۔ ادھر کوئی نشان موجود نہیں تھا البتہ برفانی ٹیلے کے دوسری جانب چھوٹے چھوٹے غاروں کے بہت سے دہانے بکھرے ہوئے تھے اور یہاں برف کی تہ بھی بہت کم تھی۔

میں نے ایک گہری سانس لے کر کہا۔ ”اب اس قدر جدوجہد بھی مناسب نہیں ہے۔ اس سے پہلے کہ تھکن ہو جائے پہلے ہم اپنے لئے کوئی بہتر پناہ گاہ تلاش کریں۔ جوں جوں وقت گزرتا جائے گا۔ سردی بڑھتی چلی جائے گی۔ کسی ٹھکانے کا انتخاب بہت ضروری ہے۔“

اسکیلا نے تشکرانہ نگاہوں سے مجھے دیکھا اور بولی۔ ”سر کیا ہی عمدہ بات کہی ہے آپ نے؟“

میں نے مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھا تو وہ کہنے لگی۔ ”آپ یقین کیجئے بڑی تھکن کا احساس ہو رہا ہے۔“

آربٹ غاروں کی تلاش میں نگاہیں دوڑا رہا تھا اور پھر اسی نے پہل بھی کی اور غار کے ایک ایسے دہانے کے اندر داخل ہوگیا جو انسانی قد سے تھوڑا سا بلند تھا۔ اندازہ یہ تھا کہ غار اندر سے بہت کشادہ ہوگا۔ آربٹ اندر پہنچا اور چند ہی منٹ کے بعد واپس آگیا۔

”سر وہ ایک سنگل روم ہے۔“ اس کے ان الفاظ پر میں اور اسکیلا ہنس پڑے تھے۔

”سنگل روم؟“

”جی۔ دروازہ باقاعدہ انسانی قدوقامت کی مطابقت سے بنایا گیا ہے اور اندر تقریباً

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

دس بائی دس کا کمرہ موجود ہے صاف ستھرا۔ آپ دیکھیں گے تو آپ کو حیرت ہوگی۔"

"آؤ دیکھیں۔" میں نے کہا اور اسکیلا کے ساتھ ہم اس سنگل روم میں داخل ہوگئے۔ واقعی کمال کی جگہ تھی سو فیصد قدرتی تراش۔ چھت میں ایک ایسا سوراخ تھا جسے روشندان کہا جاسکتا تھا اور اس کے اوپر سے روشنی آرہی تھی۔ اس روشنی میں ہم نے اس قدرتی غار کو حیرت کی نگاہ سے دیکھا۔ اس کی دیواریں انتہائی پختہ تھیں اور یوں لگتا تھا جیسے پالش کی ہوئی ہوں۔ ناہموار ریت اپنی جگہ' لیکن نہ تو کہیں سے مٹی جھڑ رہی تھی نہ غار کے فرش پر مٹی کے نشانات تھے یہاں تک کہ اندر کے فرش پر برف کی نمی تک موجود نہیں تھی۔ میں نے ایک گہری سانس لے کر کہا۔

"یہ قدرتی ہٹ ہے۔"

"اور میرے خیال میں ہم لوگوں کے لیے نہایت موزوں۔ آپ محسوس کر رہے ہیں کہ اندر سردی بھی نہیں ہے۔"

"ہاں البتہ یہ خطرہ ہے کہ کہیں اس سوراخ سے برف پھسل کر اندر نہ آجائے۔"

"اگر ایسا ہوتا تو آربٹ کم از کم غار کے فرش پر پانی کی نمی ضرور موجود ہوتی۔"

"جی سر آپ ٹھیک کہتے ہیں۔" آربٹ نے گردن ہلا کر کہا۔ اسکیلا غار کے ایک ایک گوشے کو دیکھ رہی تھی۔ اس نے آنکھیں بند کرکے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"ایسے ہی موقعوں پر یہ احساس ہوتا ہے کہ انسان اپنے طور پر جو کچھ کر رہا ہے وہ حماقت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ قدرت نے اپنے طور پر جو کچھ کیا ہے وہ ایک الگ نوعیت کا حامل ہے۔"

"بالکل بالکل۔" میں نے کہا۔ ہم نے اپنا سامان زمین پر رکھ دیا تھا۔ اسکیلا نے ایک سگھڑ عورت کی مانند زمین پر ایک پیراشوٹ بچھا دیا۔ گو اس کی ناہموار ریت اپنی جگہ تھی لیکن اس کے باوجود یہ احساس ہوتا تھا کہ ہم کسی فرش پر موجود ہیں۔ ہم نے ایک گوشے میں بیٹھ کر جوتے وغیرہ اتارے اور پھر آرام کرنے کے لیے لیٹ گئے۔ اسکیلا خود بھی ایک طرف بے سدھ ہوکر لیٹ گئی تھی۔ حالانکہ ابھی تک کوئی خاص مشقت نہیں کرنی پڑتی تھی۔ بہرحال بہت دیر تک ہم خاموش لیٹے رہے۔ پھر آربٹ نے کہا۔

"سر اگر مونٹی زوف اس طرح یہاں آزادانہ نقل و حرکت کرسکتا ہے تو بات ذرا

مختلف نوعیت اختیار کرلیتی ہے۔"

میں بھی اتفاق سے اس وقت یہی سوچ رہا تھا۔ مونٹی زوف کو اگر یہ آزادی حاصل ہے تو اس نے خود اس لیبارٹری سے فرار ہونے کی کوشش کیوں نہیں کی بہرحال ابھی حتمی طور پر تو یہ بات نہیں کہی جاسکتی تھی کہ خچروں کے قدموں کے جو نشانات نظر آئے ہیں ان کا تعلق کسی شکل میں مونٹی زوف ہی سے ہوگا۔ جغرافیائی نوعیت بھی کچھ ایسی تھی کہ یہ بھی تصور کرسکتے تھے کہ کوئی خچر بردار پارٹی ادھر سے گزری ہو کیونکہ کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد سرحدی علاقہ بھی تھا اور یہاں سے ایک اور چھوٹے سے ملک کی سرحد میں داخل ہوا جاسکتا تھا۔ یہ صرف مفروضات تھے جو ابھی تک ہمارے ذہنوں میں گردش کر رہے تھے بعد کے حالات کا تعلق تو بعد ہی سے تھا۔ پھر جب تھوڑا سا آرام کرچکے تو اسکیلا نے کہا۔

"سر کیا خیال ہے کافی کا ایک ایک کپ ہوجائے؟"

"ہاں برف کی اس پکنک کو ہم اس طرح تو نہیں گنوا سکتے۔" میں نے مسکرا کر کہا اور اسکیلا سامان سے کافی کے تھرمس نکالنے لگی۔ برف زاروں میں گرم کافی کا ذائقہ بے مثال تھا۔ ساتھ سینڈ وچ مزا دے گئے۔ ہم لوگ کچھ دیر کے لیے ماحول کو فراموش کرنے میں کامیاب ہوگئے تھے۔ اب میرے ذہن میں دوسرے خیالات آنے لگے۔ میں سوچ رہا تھا کہ یہاں آنے کے بعد کام کا آغاز کیسے کیا جائے۔ ابھی دعوے سے نہیں کہا جاسکتا تھا کہ لول سائن میں مونٹی زوف کی لیبارٹری موجود بھی ہے یا نہیں۔ خچروں کا معاملہ بھی ذہن میں رکھا ہوا تھا۔ میرے ذہن میں یہ خیال بھی تھا کہ کچھ حالات ان دونوں سے چھپانے بھی ہیں۔ میرا اپنا طریقہ کار مختلف ہے جو ان لوگوں کو نہیں بتایا جاسکتا تھا۔

"کچھ دیر آرام کریں۔" آربٹ نے کہا۔

"ہاں۔ اب رات کو ہی کچھ کیا جاسکتا ہے۔" اسکیلا نے خاموشی اختیار کیے رکھی تھی۔ آربٹ زمین پر دراز ہوگیا۔ اسکیلا بھی اس سے کچھ فاصلے پر دراز ہوگئی تھی۔ میں ان لوگوں سے تھوڑا فاصلہ اختیار کرکے بیٹھ گیا۔ بہت دیر تک یہ خاموشی طاری رہی اس کے بعد میں اٹھ کر بیٹھ گیا۔ میرا اندازہ غلط تھا' اسکیلا اور آربٹ صرف آنکھیں بند کیے ہوئے تھے وہ سو نہیں رہے تھے۔ اسکیلا فوراً ہی بولی۔

"کوئی خاص بات مسٹر ڈی ایم؟"

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"نہیں تم دونوں یہاں آرام کرو۔"

"آپ کہاں جا رہے ہیں؟"

"سوری اسکیلا تھوڑا سا کام تم لوگوں کی غیر موجودگی میں بھی کرنا ہوتا ہے محسوس نہ کرنا۔"

"نہیں سر، ہم اپنی اور آپ کی حیثیت سے بخوبی واقف ہیں۔"

"یہاں بات حیثیت کی نہیں ہے اسکیلا! بلکہ کام کی ہے۔"

"میں جانتی ہوں سر آئی ایم سوری اگر آپ نے اس طرح محسوس کیا' میرا مقصد یہ بالکل نہیں تھا۔" اسکیلا شرمندگی سے بولی اور میں خاموشی سے باہر نکل آیا۔ میرے ان الفاظ سے انھوں نے یہ اندازہ تو لگا ہی لیا ہوگا کہ میں اپنے قریب ان لوگوں کی موجودگی نہیں چاہتا میں نے اپنا تھیلا بھی اٹھالیا تھا اور پھر میں وہاں سے باہر نکل آیا۔ تھوڑا سا فاصلہ طے کرنے کے بعد میں نے ایک جگہ منتخب کی اور اپنے طور پر کام کا آغاز کر دیا اصولی طور پر ان لوگوں کو میرے کام میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے تھی اگر کوئی اہم بات ہو تو ٹرانسمیٹر پر رابطہ قائم کیا جاسکتا تھا اور انھیں یہ تعاون کرنا چاہیے تھا ورنہ پھر میرے اس احساس کی تصدیق ہو جاتی کہ اصولی طور پر مجھے اکیلے ہی کام کرنا چاہیے۔ مائیکرو پلیٹ فضا میں بلند ہوگئی اور میں نے ماحول سے بے پروا ہو کر مائیکرو ویژن پر مائیکرو پلیٹ کی کارکردگی کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ میزا کنٹرول سسٹم پہلے سامنے کی طرف مائیکرو پلیٹ کو آگے بڑھا رہا تھا اور میں نے برف کی چادر سے اس کی بلندی اتنی رکھی تھی کہ برف پر موجود باریک سے باریک نشان مجھے مائیکرو اسکرین پر نظر آجائے۔ پلیٹ کو میں کافی دیر تک سامنے کی سمت آگے بڑھاتا رہا۔ قرب و جوار اور اطراف کو بھی میں نے نظرانداز نہیں کیا تھا۔ برفانی غار اور زندگی کی علامت سے دور برفانی تودے' بس اور کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔ میرے اندازے کے مطابق مائیکرو پلیٹ نے تقریباً بیس کلومیٹر سامنے کی سمت کا جائزہ لیا پھر میں نے اسے واپس کرنا شروع کر دیا اب مائیکرو ویژن اس سمت جا رہا تھا جدھر سے ہم لوگ آئے تھے اور جہاں ہم نے خچروں کی لید پڑی ہوئی دیکھی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ لید دوبارہ میری نگاہوں کے سامنے نمایاں ہوگئی اور خچروں کے قدموں کے نشانات پر میں نے مائیکرو کو آگے بڑھانا شروع کر دیا۔ اس بار میں نے زیادہ دور تک کا فاصلہ طے کیا تھا

یہاں تک کہ مجھے ایک چھوٹی سی برفانی آبادی کے آثار نظر آئے یہ چھوٹی سی بستی تھی اور غالباً پسماندہ لوگوں کی اقامت گاہ تھی بستی میں چلتے پھرتے لوگ اور زندگی کے معمولات بھی نظر آرہے تھے اور یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ وہ خچر اس بستی سے برف کے علاقوں کی سمت آئے ہیں اب پوری بستی اور اس کے ایک ایک فرد کو تلاش کرنا تو بے معنی سی بات تھی بہرحال یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ ادھر سے آنے والے ان راستوں سے آگے بڑھے ہیں کون ہیں اور کہاں روپوش ہوگئے؟ اس کے بارے میں ابھی تک کوئی نشان نہیں ملا تھا۔ تقریباً دو گھنٹے تک میں اپنی اس کارروائی میں مصروف رہا اور اپنے اس عمل کو سو فیصد ناکام قرار دے دیا کیونکہ برف پر زندگی کا کوئی نشان نہیں ملا تھا پھر اس کے بعد میں نے اپنا یہ کارخانہ سمیٹ لیا اس سے مجھے کوئی خاص فائدہ نہیں حاصل ہوا تھا۔ ابھی میں واپس اپنے غار کی جانب جانے کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا اور میں نے فوراً ہی اسے ریسیو کیا۔

"ہاں۔"

"سر آپ خیریت سے ہیں۔"

"بالکل۔"

"سر ہم اکیلے یہاں بور ہو رہے ہیں۔"

"میں واپس آرہا ہوں۔" میں نے کہا اور تھوڑی دیر کے بعد میں غار میں واپس پہنچ گیا۔ اسکیلا مسکرا رہی تھی اس نے کہا۔

"ہمارے پاس جس قدر گفتگو کے لیے مواد موجود تھا ہم وہ گفتگو ختم کر چکے ہیں اور اسی لیے اب آپ کو تکلیف دی ہے۔"

"نہیں کوئی بات نہیں ہے۔" میں نے خوشگوار لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری مسٹر ڈی ایم! آپ سوچ رہے ہوں گے کہ ہم آپ کی معاونت کرنے کے بجائے الٹا آپ کو ڈسٹرب کر رہے ہیں۔"

"نہیں میں یہ بات نہیں سوچ رہا البتہ تم لوگوں سے معذرت کے ساتھ یہ الفاظ ضرور کہوں گا کہ جب مجھے تنہائی کی ضرورت ہو تو محسوس نہ کرنا۔"

"جی سر آپ کی شخصیت ایک پراسرار وجود رکھتی ہے۔ ہمیں اس بات کا مکمل طور

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

پر اعتراف ہے۔"

"نہیں مجھے پراسرار بننے کا کوئی شوق نہیں ہے بس بعض کام ایسے ہوتے ہیں جو خود ہی کرنا ہوتے ہیں یوں سمجھ لیں آپ لوگ کہ یہ بھی کوئن میکوویا کی ہدایت ہے۔"

وہ لوگ میرے چہرے پر کوئی ایسی بات تلاش کرنے کی کوشش کر رہے تھے جس سے ان پر یہ انکشاف ہو کہ میں کچھ معلومات حاصل کر چکا ہوں۔ میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "نہیں کوئی ایسی بات نہیں ہے ابھی تک مجھے اس سلسلے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا بہرحال رات کو ہم اس سلسلے میں معلومات حاصل کریں گے پھر باقی وقت ہم نے غار میں واقعی اسی طرح گزارا جیسے پکنک منانے کے لیے آئے ہوں۔ کھانا پینا اور اس کے بعد اسکیلا اور آربٹ آرام کرنے کے لیے لیٹ گئے۔ میں نے خود ہی ہدایت کی تھی کہ ابھی ہماری سرگرمیاں اتنی زیادہ نہیں ہونی چاہئیں کہ ہم مخدوش ہو جائیں کیونکہ بہرحال یہاں کسی موجودگی کے امکانات نظر آئے ہیں۔"

"ہمیں تو بس یہ معلوم ہو جائے کہ یہ نشانات جو ہمیں دستیاب ہوئے ہیں ان کا تعلق مونٹی زوف سے ہے۔"

"یہ معلومات ہمیں کوئی سرکاری آدمی آکر نہیں دے گا بلکہ ہماری تلاش ہی اس کا ذریعہ بنے گی۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس بات کا اندازہ مجھے بھی تھا کیونکہ مائیکرو پلیٹ کے ذریعے میں نے جو کچھ دیکھا اس کے بعد کسی تلاش اور جدوجہد کی کوئی گنجائش نہیں رہی تھی لیکن بہرحال یہ بات بھی طے تھی کہ کچھ نہ کچھ کام ہمیں کرنا ہی ہے۔ چنانچہ رات کو کچھ دیر ہم لوگ میدان میں آوارہ گردی کرتے رہے اور نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات۔ ہم لوگ کافی دیر گھوم پھر کر واپس غار میں آگئے اور کسی قدر مایوسی کی گفتگو کرنے لگے۔ اسکیلا نے کہا۔

"ممکن ہے سر کوئی ایسا قافلہ ان راستوں سے گزرا ہو جسے سرحد عبور کرنی ہو۔ ہم بلاوجہ ان مشکلات میں پڑے ہوئے ہیں۔" میں نے مسکرا کر کہا۔

"آپ اکتا گئی ہیں مس اسکیلا؟"

"سر، آپ کے حکم پر پوری زندگی یہیں بسر کرنے کے لیے تیار ہوں۔ ایسی بات نہیں ہے۔"

"نہیں ڈیئر اسکیلا۔ میں تمہیں ایسا کوئی احمقانہ حکم کبھی نہیں دوں گا۔" میرے ان الفاظ پر آربٹ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا تھا اور تھوڑی دیر تک ماحول کافی خوشگوار رہا تھا پھر وہی آرام، اور کیا بھی کیا جاسکتا تھا۔ اس بات کے امکانات اب ختم ہوتے جارہے تھے کہ ہم یہاں لیول سائن میں مونٹی زوف کی لیبارٹری تلاش کر لیں گے خاصا مشکل کام معلوم ہو رہا تھا یہ برف کی ویرانی اور سناٹا اس بات کا مظہر تھا کہ کامیابی نصیب نہیں ہوگی لیکن بہرحال اتنی جلد ہمت نہیں ہاری جاسکتی۔ آربٹ اور اسکیلا مستعد لوگ تھے لیکن پھر بھی زندگی کے ان تمام معلومات سے فرار ان کے لیے ممکن نہیں تھا۔ رات کو سردی بھی اچھی خاصی ہوگئی تھی اور غار کے اس سوراخ کے اوپر دھند چھائی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔ میں گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ میرا خیال تھا کہ یہ لوگ سوجائیں تاکہ ایک بار پھر مائیکرو پلیٹ سے رات کی سرگرمیوں کا جائزہ لوں ممکن ہے کوئی کام کی بات معلوم ہو سکے۔ اس وقت کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی میں تقریباً ڈیڑھ بج رہا تھا جب مجھے باہر آہٹیں سنائی دیں اور میں چونک پڑا۔ میرے حساس کانوں نے ان آہٹوں کو اچھی طرح محسوس کر لیا تھا اور پھر دوسرے لمحے میں نے اپنا عمل کیا۔ اور ایک سیکنڈ میں دیکھنے والوں کی نگاہوں سے روپوش ہوگیا۔ اس کے بعد میں اٹھ کر غار کے ایک گوشے میں جا کھڑا ہوا تھا مجھے بہ خوبی یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ آہٹیں دہانے پر آکر رکی ہیں اور میرا یہ اندازہ درست ہی نکلا۔ چند ہی لمحوں بعد روشنی کا ایک طوفان غار میں داخل ہوگیا۔ یہ خاص قسم کے الیکٹرو لیمپ تھے جنھیں دو آدمیوں نے پکڑا ہوا تھا اور ان کی روشنی اتنی سفید اور آنکھیں پھوڑ دینے والی تھی کہ مجھے بھی اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھنا پڑے تھے اسکیلا اور آربٹ ابھی حالات سے بے خبر تھے اور ان کی بے خبر نیند نے انھیں یہ احساس نہیں ہونے دیا تھا کہ کوئی خطرہ ان کے سروں تک پہنچ گیا ہے۔ میں روشنیوں کے سائے میں ان لوگوں کو دیکھ رہا تھا جو غار میں داخل ہوگئے تھے اور میں نے ان کے ہاتھوں میں دبی ہوئی ہلکی سب مشین گنیں بھی دیکھ لی تھیں جن سے انھوں نے ان لوگوں کو کور کیا ہوا تھا لیکن ابھی تک ان کے چہرے میری نگاہوں سے روپوش تھے میں نے غور سے ان کا جائزہ لیا تو وہ مجھے نظر آگئے۔ تین تنومند مرد تھے اور ایک انتہائی خوبصورت عورت جس نے چست لباس پہنا ہوا تھا اور اپنے لباس ہی کی طرح چست نظر آرہی تھی۔ میں دم سادھے انہیں دیکھتا رہا چند ہی لمحات

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

کے بعد اسکیلا اور لیو آربٹ اٹھ کر بیٹھ گئے انھوں نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔ غالباً تیز روشنی نے انھیں بدحواس کر دیا تھا تب ان میں سے دو افراد نے آگے بڑھنے کے بعد نہایت بے دردی سے ان دونوں کی گردنیں پکڑیں اور انھیں اٹھا کر سیدھا کھڑا کر دیا۔ سب مشین گنیں ان کے جسموں سے لگا دی گئیں تھیں پھر عورت کی آواز ابھری۔

"تیسرا کہاں ہے؟"

"میڈم۔ وہ غار میں موجود نہیں ہے۔"

"یہ تو میں بھی دیکھ رہی ہوں۔ میں ان لوگوں سے سوال کر رہی ہوں ویسے یوں کرو تم باہر جاؤ اور احتیاط کے ساتھ اس تیسرے کی تلاش کرو۔ ہو سکتا ہے وہ کہیں آس پاس ہی ہو۔ اس کی واپسی خطرناک بھی ہو سکتی ہے۔" ان میں سے ایک آدمی باہر نکل گیا تھا۔ اسکیلا اور آربٹ اس قدر حیران ہوئے تھے کہ ان کی آواز تک نہیں نکل سکی تھی۔ دونوں آدمیوں نے پھرتی سے ان کے لباس کی تلاشی لے ڈالی اور مطمئن لہجے میں کہا۔

"نہیں میڈم! ان کے پاس ہتھیار نہیں ہیں۔"

"سامان تلاش کرو۔" عورت نے حکم دیا اور وہ لوگ ہمارے سامان کے تھیلے دیکھنے لگے بڑی فراست کے ساتھ تمام کام کیے گئے تھے۔ اگر انھیں ہمارے بارے میں کچھ معلومات نہیں ہیں تو پھر معلومات ہو بھی نہیں سکتی تھیں سامان سے کوئی خاص چیز برآمد نہیں ہوئی اور انھوں نے عورت کو اس بارے میں اطلاع دی۔

"ہوں۔ ٹھیک ہے روشنیوں کے لیمپ غار کے دونوں کونوں میں رکھے گئے تھے اور ایک لیمپ میرے پیروں کے نزدیک ہی تھا۔ بہرحال میں خاموشی سے انھیں دیکھتا رہا ابھی تک ذہن یہ فیصلہ نہیں کر پارہا تھا کہ یہ کون ہیں۔ ظاہر ہے میں ان کے بارے میں اندازہ نہیں لگا سکا تھا کہ آربٹ اور اسکیلا بے چارے کیا جان سکتے تھے۔ میں گہری نگاہوں سے ان کا جائزہ لے رہا تھا۔ عورت بہت اسمارٹ نظر آرہی تھی۔"

پھر عورت نے کہا۔ "برف کے ان ویرانوں میں ایک خاموش موت کے خواہش مند ہو تم؟" یہ سوال اسکیلا اور آربٹ سے کیا گیا تھا۔

اب مجھے یہ دیکھنا تھا کہ یہ لوگ کس طرح اپنے آپ کو سنبھالتے ہیں۔ صورت حال ان کے لیے بھی غیر متوقع تھی۔ میں نے اسکیلا کے بدن میں کپکپاہٹ دیکھی۔ وہ

خوف زدہ ہو گئی تھی۔ مجھے حیرت ہوئی۔ بلیک چینل میں کام کرنے والوں کو اتنا کچا تو نہیں ہونا چاہیے پھر عورت نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم تین افراد تھے لیکن اس وقت صرف دو نظر آرہے ہو۔ تمہارا تیسرا ساتھی کہاں ہے۔" عورت اسکیلا کی طرف دیکھنے لگی۔

"تم بتاؤ تیسرا کہاں ہے؟" عورت نے اسکیلا سے سوال کیا۔ اسکیلا کی کپکپاہٹ کچھ اور بڑھ گئی۔

"ک.........کون تیسرا؟" اس کی لرزتی ہوئی آواز ابھری۔

"تم تین تھے۔"

"نہیں۔"

"ہوں۔ اس کا مطلب ہے تم مدافعت کرو گے۔"

"ہمیں معاف کردیں میڈم۔ ہم ایک دوسرے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔" آربٹ نے عاجزی سے کہا اور عورت غور سے دیکھنے لگی۔ پھر بولی۔

"مطلب؟"

"میڈم ہم سرحد عبور کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری زندگی تو ویسے ہی موت کے قریب سے گزر رہی ہے۔ ہمیں کچھ وقت ایک دوسرے کے ساتھ جی لینے دیں۔ آپ کو دعائیں دیں گے۔"

"کیا تم لوگ مجھے بے وقوف بنانے کی کوشش کر رہے ہو؟"

"ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے میڈم۔" آربٹ کی آواز گلوگیر ہو گئی۔

"کون ہو تم؟"

"میرا نام لیو آربٹ ہے۔ آپ میرے کاغذات دیکھ سکتی ہیں۔"

"کیا کرتے ہو؟"

"ایک سپر اسٹور میں سیلز مین ہوں۔"

"سپر اسٹور کا نام؟"

"پرائم اسٹور۔"

"یہ کون ہے؟"

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"یہ اسکیلا ہے۔"

"یہ کیا کرتی ہے؟"

"اسٹوڈنٹ ہے۔"

"ہوں۔ تم سے کیا رشتہ ہے؟"

"ہم دونوں شادی کرنا چاہتے ہیں۔"

"یہاں! اس ویرانے میں؟"

"نہیں میڈم! سرحد عبور کرنا چاہتے ہیں۔"

"کیوں؟"

"اس لیے کہ میری کرائن ہمارے دشمنوں کی آبادی ہے۔"

"دشمن۔"

"وہ لوگ جو ہمیں یکجا نہیں دیکھ سکتے۔"

"بڑے زبردست لوگ ہو تم۔ اپنے دشمنوں سے بچنے کے لیے فوجی ہیلی کاپٹر استعمال کرتے ہو۔"

"نہیں میڈم۔ وہ مسٹرو اسنوف کی مہربانی تھی۔" آربٹ نے جلدی سے کہا۔ میں نے اندازہ لگالیا کہ آربٹ نے کہانی تیار کرلی ہے اور وہ صحیح لائن پر ہے۔

"مسٹرو اسنوف کون ہیں۔"

"میری کرائن کی فضائیہ کے ایک پائلٹ ہمارے کرم فرما۔ انھوں نے ہی ہماری رہنمائی کی ہے۔ یہاں تک انھوں نے ہمیں پہنچادیا ہے۔ آگے ہمیں اپنی تقدیر پر بھروسا کرنا تھا۔"

"گویا صورت حال یہ ہوئی کہ یہاں ایک رومانوی جوڑا ہے جو اپنے ایک پائلٹ دوست کی مدد سے یہاں تک پہنچا ہے اور اب یہاں سے اس برفانی راستے کو عبور کرکے پڑوسی ملک میں نکل جانا چاہتا ہے۔ اچھی کہانی ہے مگر وہ تیسرا کہاں ہے؟"

"میڈم۔ تیسرا کوئی نہیں ہے۔"

"بکواس۔ ہم نے تین افراد کو ہیلی کاپٹر سے جمپ کرتے دیکھا تھا۔" عورت نے کہا۔

"نہیں میڈم۔ آپ یقین کرلیں۔"

"میں اندھی نہیں ہوں۔"

"میڈم پلیز اگر آپ ہماری دشمن نہیں ہیں تو ہم پر شک نہ کریں ہم زندگی کی تلاش میں نکلے ہیں۔ ہمیں زندگی دے دیں۔ لیو آربٹ رندھی ہوئی آواز میں بولا اور اسکیلا سسکیاں لینے لگی۔ مجھے ان دونوں کی اداکاری پر ہنسی آرہی تھی۔ اچھی لائن پکڑی تھی انھوں نے اور بہترین پرفارم کر رہے تھے۔ عورت کے چہرے پر الجھن نظر آرہی تھی۔"

پھر اس نے کہا۔ "بکواس کر رہے ہو تم۔ میں نہیں مان سکتی۔ میں نے تین افراد دیکھے تھے۔ جیک باہر دیکھو۔ کیا پوزیشن ہے۔"

ایک اور شخص باہر نکل گیا۔ عورت نے خود سامان کی تلاشی لی پھر بولی۔ "تمہارے انتظامات بہت شاندار ہیں۔"

"ہمیں معلوم تھا کہ اس برفانی راستے کو عبور کرنا ایک مشکل کام ہے اس لیے ہم نے تیاریاں کی تھیں۔"

"ٹھیک ہے صورت حال کا اندازہ ہو جانے دو۔ مجھے تمہاری زندگی یا موت سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔"

"آپ سرکاری خاتون ہیں میڈم؟"

"بکواس مت کرو۔" عورت بولی۔ اور پھر دونوں آدمیوں کو دیکھنے لگی جو اندر آگئے تھے۔ "ہوں۔"

"نگاہ کی حد تک کوئی تیسرا وجود نظر نہیں آتا۔" دونوں نے جواب دیا۔ میں دل میں ہنس رہا تھا۔ بعض لوگ تنکا تلاش کرتے ہیں اور شہتیر نظرانداز کر دیتے ہیں۔ میری موجودگی کا سب سے موثر ثبوت وہ تین پیراشوٹ تھے جن میں ایک زمین پر بچھا ہوا تھا اور دو فولڈ کیے ہوئے رکھے تھے مگر انھوں نے اس پر غور نہیں کیا تھا۔

"آؤ........" عورت نے کہا اور اپنے ساتھیوں کو اشارہ کرکے باہر نکل گئی۔ میں ابھی تک اسی ادھیڑبن میں تھا کہ یہ کون ہیں۔ وہ غار کے دروازے سے باہر نکلے تو میں بھی دبے پاؤں ان کے پیچھے نکل گیا۔ وہ دہانے سے کچھ گز کے فاصلے پر تھے۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"کیا کریں۔" عورت نے کہا۔

"بظاہر بے ضرر لوگ معلوم ہوتے ہیں۔"

"مگر وہ تیسرا.........."

"ہوسکتا ہے دو ہی ہوں۔"

"نہیں دھوکا نہیں ہوسکتا مجھے۔"

"پتا بھی تو نہیں چل رہا۔ بتایئے کیا کریں۔"

"میری رائے تو یہ ہے میڈم گیری ڈیل کہ انہیں ٹھکانے لگا دیں۔ ان کا سامان بھی ہمارے کام آئے گا۔ پھر رسک کیوں لیا جائے۔"

میرے ذہن کو شدید جھٹکا لگا تھا۔ گیری ڈیل' ایلس گیری ڈیل وہ ایجنٹ جو اسی مشن پر آئی ہوئی ہے اور یہ لوگ آٹھ افراد کے گروپ میں سے چار ہیں۔ گویا یہ بھی لیول سائن تک پہنچ چکے ہیں اب انتظار حماقت تھی۔ کوئی خطرہ مول نہیں لیا جاسکتا تھا۔

ایلس گیری ڈیل نے کہا۔ "جیکب۔"

"یس میڈم"

"ان دونوں کو گولی مار دو۔"

"اندر ہی میڈم۔"

"ہاں وہیں ٹھکانے لگا دو۔"

"اوکے میڈم۔" جیکب نے کہا اور اپنی جگہ سے واپس مڑا۔ لیکن اس سے قبل میں نے غار کے دہانے کے اندر چھلانگ لگا دی۔ جیکب پیچھے رہ گیا تھا۔ غار میں داخل ہوتے ہوئے میں نے اصلی شکل اختیار کرلی تھی۔ چشم زدن میں سب کچھ ہوا تھا۔ جیکب جھک کر غار میں داخل ہوا اور میں نے اس کی گردن دبوچ کر اسے اندر کھینچ لیا۔ باقی میری مہارت تھی۔ میں نے جیکب کے حلق سے آواز نہ نکلنے دی اور اسے زمین پر پٹخ دیا۔ اس کی سب مشین گن میرے قبضے میں آگئی تھی۔ تب میں نے انتظار نہ کیا اور سب مشن گن سے جیکب کو چھلنی کردیا۔ آربٹ اور اسکیلا ششدر رہ گئے تھے۔ میں نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور ان کے قریب پہنچ کر سرگوشی میں بولا۔

"خاموشی سے زمین پر لیٹ جاؤ اور آنکھیں بند کرلو۔" انہوں نے کوئی سوال کیے

بغیر میری ہدایت پر عمل کیا تھا۔ آنکھیں بند کرنے کی چنداں ضرورت نہیں تھی لیکن مجھے اپنا کام بھی کرنا تھا۔ میں سب مشین گن سنبھال کر باہر نکلا۔ لیکن باہر قدم رکھتے ہی میں نے خود کو روپوش کرلیا۔ غار میں سب مشین گن چلنے کی آواز باہر سنی گئی ہوگی اور ایلس گیری ڈیل نے یہی سمجھا ہوگا کہ اس کے ساتھی نے اندر موجود دونوں افراد کا کام تمام کر دیا ہے۔

وہ تینوں کچھ فاصلے پر نظر آرہے تھے اور کچھ باتیں کر رہے تھے۔ میں نے سب مشین گن سیدھی کی اور احتیاط سے ان دونوں کا نشانہ لے کر فائر کھول دیا۔ فائرنگ کی لپیٹ میں ایلس بھی بہ آسانی آسکتی تھی لیکن میں اسے زندہ رکھنا چاہتا تھا۔ اس کے دونوں ساتھی برف کی زمین پر تڑپنے لگے۔ لیکن اس نے بھی چھلانگ لگائی اور زمین پر لیٹ گئی۔ سب مشین گن سے اس نے بے تحاشا فائرنگ شروع کردی اور اب مجھے سنبھلنا پڑا۔ میں خود بھی برف پر لیٹ گیا اور آہستہ آہستہ اس کی طرف کھسکنے لگا۔ وہ متوحش نظروں سے چاروں طرف دیکھ رہی تھی اور اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ حملہ آور کہاں ہے' لیکن میں اپنے کام میں مصروف تھا اور میرے اور اس کے درمیان فاصلہ کم ہوتا جارہا تھا۔ پھر میں اس کے بالکل قریب پہنچ گیا۔ سب مشین گن احتیاط سے ایک طرف رکھی اور اصل حالت میں آکر اس پر چھلانگ لگا دی۔ ایلس گیری ڈیل میری توقع سے زیادہ پھرتیلی نکلی اس نے شاید برف پر میرا سایہ دیکھ لیا۔ وہ ناگن کی طرح پلٹی' پھر پلٹ کر سب مشین گن سیدھی کی اور فائر کھول دیا۔

"میری تقدیر ہی یاور تھی کہ میں اس کے نشانے پر نہیں آیا اور اس پر گر پڑا۔ میرا پورا وزن اس کے بدن پر پڑا۔ اور اس کے حلق سے آواز نکل گئی۔ لیکن میں اس کے ہاتھوں سے سب مشین گن گرانے میں کامیاب ہوگیا تھا۔ اس نے پھر بھی حواس نہ چھوڑے اور پاؤں موڑ کر گردن میں قینچی ڈال کر مجھے کھینچنا چاہا لیکن میں نے اس کے بال مٹھیوں میں جکڑ لیے اور اپنے پیروں کی قوت سے وہ مجھ سے لپٹی ہوئی اٹھتی چلی گئی۔ اس صورت حال سے نمٹنے کے لیے اس نے اپنے ہاتھوں سے کام لینا چاہا اور میری آنکھوں کو نوچنے کی کوشش کی' لیکن میں نے اپنے سر سے اسے ٹکر ماری اور اس کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ سر کی ضرب اس کی ناک پر پڑی تھی اور اس کی نکسیر پھوٹ گئی تھی۔ تب اس کا

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

بدن ڈھیلا پڑ گیا اور میں نے دوسری ٹکر اس کے سر پر رسید کر دی۔ اب میں اس کے پر سوار تھا اور وہ مجھے دیکھ رہی تھی۔"

اس وقت یہ خیال حماقت تھا کہ وہ صرف عورت ہے۔ میں نے اس سے کوئی رعایت نہیں برتی۔ اگر وہ عورت بھی تھی تو مجھے اس کی آنکھوں میں بیس لاکھ انسانوں کے خون کا سمندر موجزن نظر آ رہا تھا۔

میں نے اس کا پورا بدن ٹٹول ڈالا اور اس کی پینٹ کا پائنچہ الٹ کر ایک مہلک خنجر نکال لیا۔ اب وہ بالکل نہتی ہو گئی تھی اور اس کی آنکھوں میں ہلکی سی خوف کی پرچھائیں نظر آ رہی تھی۔ میں اس پر سے ہٹ گیا۔ وہ اس طرح لیٹی خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتی رہی میں نے صورت حال کو قابو میں کرنے کے بعد چیخ کر آربٹ کو آواز دی اور وہ دونوں دوڑتے ہوئے باہر نکل آئے۔

"یہ سب مشین گنیں اور دوسری چیزیں اپنے قبضے میں لے لو۔ انہیں دیکھو' وہ مر گئے!؟" میں نے گیری ڈیل کے دونوں ساتھیوں کی طرف اشارہ کیا۔"

"اسکیلا ان دونوں کی طرف دوڑ گئی۔ آربٹ دوسری ہدایت پر عمل کرنے لگا تھا۔"

"آپ مناسب سمجھیں تو اٹھ جائیے مس گیری ڈیل......... پلیز اٹھ جائیے۔" میں نے نرم لہجے میں کہا۔

"وہ خود کو سنبھال چکی تھی۔ چنانچہ وہ اچھل کر کھڑی ہو گئی۔"

"میں نے بیٹھ جانے کو کہا تھا۔" میں مسکرا کر بولا۔

"کون ہو تم؟"

"تیسرا۔" میں مسکرا کر بولا

"مجھے جانتے ہو؟"

"اچھی طرح۔"

"کون ہوں میں؟"

"ایک خوب صورت عورت۔ اتنی خوب صورت کہ جس کے خلاف کچھ کر کے افسوس ہو۔"

"میں نے جیب سے رومال نکال کر اسے پیش کرتے ہوئے کہا۔"

"آپ کا یہ سرخ سرخ خون مجھے اپنے دل سے نکلتا محسوس ہو رہا ہے۔"

"تم اپنی موت کو آواز دے رہے ہو۔ میں مقامی انتظامیہ کی ایک اہم رکن ہوں۔" اس نے کہا اور میرے حلق سے ایک قہقہہ نکل گیا۔

"میں نے آپ کو ایلس گیری ڈیل کہہ کر پکارا ہے میڈم' کیا اس کے باوجود آپ مجھے دھوکا دینے کی کوئی احمقانہ کوشش کریں گی؟"

"اس کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے مردنی چھا گئی اور وہ ہونٹوں پر زبان پھیرنے لگی۔ میں نے کہا۔"

"اس کے باوجود میرے اور آپ کے درمیان مفاہمت ہو سکتی ہے' اصل میں آپ نے جن لوگوں کو پال رکھا تھا ان کی موجودگی مجھے ناپسند تھی اب ہم اور آپ آپس میں ہر قسم کا سودا کر سکتے ہیں۔"

"تمہارا دماغ خراب معلوم ہوتا ہے۔"

"جی بالکل' آپ کا اندازہ سو فیصد درست ہے' میں پاگل خانے سے بھاگا ہوا ہوں اور پاگل خانے کے منتظمین میری تلاش میں سرگرداں ہیں۔ میں نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ آربٹ اور اسکیلا اپنے کام سے فارغ ہو کر میرے پاس آ گئے۔ آربٹ نے کہا۔"

"سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے سر۔"

"ہاں بس اصل میں میڈم ابھی اپنے جوش پر قابو نہیں پا سکی ہیں اس لیے ان کے ہاتھ اور پاؤں باندھتے ہوں گے بلکہ یوں کرو صرف دونوں ہاتھ احتیاط سے جکڑ دو۔ میرا خیال ہے مائی ڈیئر آربٹ تم میری طرح ان کی خوبصورتی سے متاثر نہیں ہوئے ہو گے' مجھے تو ان کے ساتھ جس قدر سختی کرنا تھی کر چکا۔ تم ذرا مضبوطی سے ان کے ہاتھ باندھ دو۔"

"آربٹ تیزی سے غار کی جانب دوڑ گیا تھا اور رسی نکال لایا تھا جبکہ اسکیلا کینہ توز نگاہوں سے ایلس گیری ڈیل کو گھور رہی تھی اور ایلس گیری ڈیل کے انداز سے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے اب بھی وہ کوئی چال سوچ رہی ہو۔ پھر اس نے اچانک ایک جانب چھلانگ لگا دی بہت پھرتیلی عورت تھی اور اس کا اندازہ میں لگا چکا تھا لیکن اس کی یہ احمقانہ کوشش

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM
Uploaded By Muhammad Nadeem

تھی جو اس کے کسی کام نہیں آسکی۔ سب مشین گن زیادہ فاصلے پر نہیں تھی میں نے اسکیلا کی جانب ہاتھ بڑھایا اور اس نے سب مشین گن میرے حوالے کردی۔ اسکیلا اس کے اس طرح دوڑ جانے سے بدحواس سی ہوگئی تھی لیکن میں نے سب مشین گن کی گولیوں کا حصار اس کے گرد بنا دیا اور ایلس گیری ڈیل برف میں پیوست ہوتی ہوئی گولیوں کو دیکھ کر ادھر ادھر ہٹتی رہی پھر اس نے اندازہ لگالیا کہ میں ایک خطرناک کھلاڑی ہوں اور میرے سامنے اس کی کاوشیں بے سود رہیں گی۔ چنانچہ وہ خوفزدہ انداز میں دونوں ہاتھ اٹھا کر کھڑی ہوگئی۔ اتنی دیر میں آربٹ رسی نکال کر لے آیا تھا میں نے سب مشن گن سے کچھ اور فائر کیے اور چیخ کر بولا۔"

"میڈم ایلس گیری ڈیل آپ جس طرح بھاگی ہیں اس طرح بھاگتی ہوئی میرے پاس آجایئے ورنہ اس بار میری سب مشین گن سے جو فائر ہوگا وہ آپ کے جسم پر ہوگا۔"

وہ نڈھال سے انداز میں چلتی ہوئی واپس آگئی۔ تب میں نے آربٹ کو اشارہ کیا اور آربٹ نے اس کے دونوں ہاتھ پشت پر کسنے شروع کردیے۔ اس نے میری ہدایت پر سو فیصد عمل کیا تھا اور گیری ڈیل کا سینہ باہر ابھرا ہوا تھا وہ خاصی نروس نظر آرہی تھی۔ میں نے آربٹ اور اسکیلا سے کہا۔

"اب تم دونوں غار میں جاؤ اس کا ساتھی اندر پڑا ہوا ہے اسے نکال کر غار کی صفائی کردو، ہم دونوں آرہے ہیں کچھ شغل رہے گا۔"

"آربٹ اور اسکیلا فوراً ہی اندر واپس چلے گئے تھے" ایلس گیری ڈیل نے ایک نظر اپنے دونوں مردہ ساتھیوں پر ڈالی اور میں نے شانے ہلاتے ہوئے کہا۔

"افسوس آپ کے ساتھ صرف یہی تین افراد تھے اور تینوں ہی ہلاک ہوچکے ہیں۔ اب کوئی آپ کی مدد کو نہیں آئے گا میڈم ایلس گیری ڈیل اور مجھے اس بات کا دکھ ہے۔ لیکن ہوتا ہے اس قسم کے کھیلوں میں یہی ہوتا ہے ویسے آپ اس قدر حسین ہیں کہ آپ یقین کیجیے آپ کو ذرہ برابر نقصان پہنچانے سے دلی اذیت ہوتی ہے۔ لیکن انسان کو زندگی سب سے زیادہ عزیز ہوتی ہے۔ اب تک آپ کے ساتھ جو زیادتی ہوئی وہ زندگی بچانے کے لیے تھی۔ میرا خیال ہے مجھے اس پر معذرت کرنی چاہیے۔"

ایلس گیری ڈیل نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ خاموش کھڑی رہی اور کچھ دیر کی

خاموشی کے بعد اس نے ایک گہری سانس لے کر کہا۔

"اپنے بارے میں بھی بتاؤ گے؟"

"دل تو یہی چاہتا ہے کہ آپ سے بہت سی اپنائیت کی باتیں کی جائیں لیکن یہ بات اچھی طرح جانتا ہوں میں کہ آپ کسی قیمت پر مجھے معاف نہیں کریں گی۔"

"اگر ہم دونوں کے درمیان کوئی مشترکہ مفاد کارگر ہو سکتا ہے تو میں تمہارے لیے ایک اچھی ساتھی ثابت ہوسکتی ہوں۔"

"یہ عجیب بات ہے ابھی تھوڑی دیر پہلے ہم بدترین دشمن تھے ابھی اچھے ساتھی کا تصور آپ کے ذہن میں کیسے ابھر آیا؟"

"تم اعلیٰ کارکردگی کے مالک ہو اور چہرے سے اندازہ ہوتا ہے کہ میری کرائن سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے کیا کر رہے ہو، کیوں کر رہے ہو، یہ میں نہیں جانتی، لیکن تمہاری شاندار کارکردگی اور شخصیت مجھے بھی پسند ہے اور تم نے میرے لیے اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ تم یقین کرو وہ لوگ جو بہترین صلاحیتوں کے مالک ہوں، میرے لیے دل و جان سے زیادہ عزیز ہوتے ہیں چاہو تو میرا ساتھ حاصل کرسکتے ہو۔"

"اس پیش کش پر غور کیا جاسکتا ہے۔"

"بتاؤ گے نہیں کہ کون ہو؟"

"میرے شناسا مجھے ڈی ایم کے نام سے پکارتے ہیں اور اتفاق کی بات ہے آپ لوگوں کے خلاف کام کر رہا ہوں میڈم ایلس گیری ڈیل.......... اصل میں آپ کے منصوبے میں ایک بہت بڑی خرابی ہے، معاملہ، کسی ایسے شخص کا نہیں جس سے آپ کی دشمنی ہو، بیس لاکھ بے گناہ انسانوں کی موت تو میں سمجھتا ہوں انتہائی وحشیانہ عمل ہے اور آپ کو یہ ذمہ داری کسی بھی طور قبول نہیں کرنی چاہیے تھی۔ آپ کے جیسی حسین عورت، حسین بدن کی مالک شخصیت انسانیت سے اتنی عاری نہیں ہونی چاہیے اپنے وطن کا مفاد اپنے معاملات بے شک اہمیت رکھتے ہیں لیکن آپ خود سوچئے کہ میری کرائن کے ان بے گناہ انسانوں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے جن کی تباہی کے لیے آپ یہاں پہنچی ہیں..........؟"

"اوہ مائی گاڈ۔ تم اتنا کچھ جانتے ہو؟"

سلسلہ گفتگو آگے نہ بڑھ سکا، اسکیلا اور آربٹ باہر نکل آئے تھے۔ غالباً وہ اپنے کام

WWW.PAKSOCIETY.COM

سے فراغت حاصل کر چکے تھے۔

میں نے کہا۔ "اب سلسلہ گفتگو کچھ دیر کے لیے ختم کرنا پڑے گا۔"

"یہ گدھے کون ہیں' ان سے نجات حاصل کرو' انہیں غار سے باہر نکال کر یہ کہ کہ وہ کسی اور جگہ قیام کریں میں اپنے اور تمہارے درمیان کسی کی مداخلت نہیں چاہتی۔"

"کریں گے' کریں گے آپ آیئے تو سہی۔"

"اس ذلیل انسان نے میرے ہاتھ کس قدر کس کر باندھے ہیں تم ذرا اندازہ لگاؤ۔"

"وہ تو میں نے اندازہ لگالیا ہے لیکن آپ یقین کیجئے آپ کے ہاتھ اس طرح پشت پر چلے جانے سے آپ کے بدن کی خوبصورتی میں جس قدر اضافہ ہو چکا ہے اس کی مثال ممکن نہیں۔"

"تم وحشی درندے ہو' ورنہ یہ بدن تو ہر طرح سے تمہاری نگاہوں کے سامنے آسکتا ہے۔"

اس نے مجھے پیش کش کر دی اور میں دل ہی دل میں ہنس پڑا۔ میں نے کہا۔

"فی الحال تو آگے بڑھیے' آپ سے ذرا کچھ باتیں ہوں گی۔" اور چند لمحات کے بعد ہم غار میں آگئے' میں نے اسے سہارا دے کر ایک دیوار سے لگا کر بٹھا دیا اور پھر اسکیلا سے کہا۔

"ڈیر اسکیلا! کافی' میرے خیال میں اس وقت مزا دے جائے گی۔"

"میں نکالتی ہوں سر۔" اسکیلا نے کہا اور پھر تین مگ میں کافی نکال لی۔ میں نے کہا۔

"نہیں ڈیر اسکیلا یہ تو بری بات ہے کیا ہم اپنی مہمان کو کافی نہیں پلائیں گے۔"

"تھینک یو میں کسی اور کے ہاتھوں سے کافی نہیں پیوں گی۔"

"اسکیلا آپ کو کافی پلادے گی مس گیری ڈیل۔"

"نہیں تھینک یو ویری مچ' میں منع کر چکی ہوں۔"

"آپ کی مرضی......... ویسے آپ نے میری باتوں پر غور کیا' افسوس آپ کا پورا

گروپ ختم ہو چکا ہے اور اب اس گروپ میں صرف آپ بچی ہیں۔ ویسے بڑی دلچسپ بات ہے میڈم ایلس' وہ لوگ جنہوں نے اپنی اپنی الگ الگ پارٹی بنالی تھی آپ سے بری طرح بدول تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ آپ نے اپنے آپ کو مسلط کر کے سارے نمبر خود لے جانے کی کوشش کی ہے۔ خیر میں نے انہیں آپ کے راستے سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہٹا دیا۔"

"کک.........کیا مطلب' کیا بکواس کر رہے ہو؟"

"آرڈیل' کیرن اور ایسے دوسرے لوگ' بہرحال یہ کوئی خاص بات نہیں ہے' لیکن آپ کو اس سلسلے میں داد دے سکتا ہوں کہ آپ نے لیول سائن میں آخر کار مونٹی زوف کی لیبارٹری کا پتا چلا ہی لیا۔"

"نہیں مجھے اس کا کوئی پتا نہیں مل سکا۔"

"یہ تو آپ اب بتائیں گی ذرا آہستہ آہستہ' ہم نے آپ کو کافی کی پیش کش کی تھی لیکن آپ نے قبول نہیں کی۔ خیر کوئی بات نہیں ہے دیکھیے یہاں ہمارے پاس اذیت رسانی کے صرف تھوڑے ہی آلات ہیں۔ مثلاً الیکٹرولیمپ جو خود آپ کی اپنی ملکیت ہے۔ ہو سکتا ہے آپ صرف اسی سے کارآمد ثابت ہو جائیں' ورنہ چند چیزیں ہمارے پاس ایسی اور بھی ہیں جو آپ کو نقصان پہنچانے کا باعث بن سکتی ہیں۔ اس لیے بہتر یہ ہے کہ اچھے انسانوں کا عمل کریں اور جتنی معلومات آپ کو حاصل ہیں وہ آپ ہمیں بتادیں۔"

"کیا پوچھنا چاہتے ہو؟" وہ بولی۔

"آپ کا تعلق کون سے ملک سے ہے؟" جواب میں اس نے اپنے ملک کا نام بتایا۔ میں نے کہا۔

"آپ نے مونٹی زوف کی لیبارٹری تلاش کرلی ہے؟"

"یہ مسخرے پن کا سوال ہے۔"

"کیوں؟"

"اگر ہم لوگ لیبارٹری تلاش کر لیتے تو ظاہر ہے اس طرح تمہارے چکر میں نہ پڑتے۔"

"بات واقعی قابل غور ہے میڈم ایلس گیری ڈیل لیکن اب آپ یہ بتایئے کہ آپ

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

مجھ سے مفاہمت کی جو بات کرتی ہیں' کیا اس میں یہ تصور بھی شامل ہے کہ مونٹی زوف کی لیبارٹری تلاش کر کے اسے تباہ کر دیا جائے۔ جیسا کہ آپ کا اپنا منصوبہ ہے؟"

اس نے نگاہیں اٹھا کر مجھے دیکھا پھر اسکیلا اور آربٹ کی جانب دیکھنے لگی پھر بولی۔

"میں تمہارے کسی سوال کا کوئی جواب نہیں دوں گی۔"

"ارے ارے' میڈم' آپ اچانک پٹری سے کیوں اتر گئیں۔"

"ان دونوں کو یہاں سے ہٹا دو۔"

"آخر کیوں؟"

"ان کی موجودگی میں مجھے سبکی کا احساس ہوتا ہے۔ یہ دونوں مجھے بے وقوف بنانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔" اس نے آربٹ اور اسکیلا کو گھورتے ہوئے کہا۔

"اوکے' آربٹ پلیز.........." میں نے آربٹ کو اشارہ کیا اور وہ دونوں مسکراتے ہوئے باہر نکل گئے۔ "جی میڈم ایلس گیری ڈیل۔"

"تم کون ہو؟" وہ بولی۔

"نہ بتانا چاہوں تو.........."

"بہتر نہ ہوگا۔"

"چلئے اپنے ملک کا نام نہیں بتاتا' اتنا بتائے دیتا ہوں کہ جس مشن پر آپ کام کر رہی ہیں وہی میرا مشن ہے۔ مونٹی زوف نے جو کچھ کیا ہے وہ میرے ملک کے لیے بھی باعث دلچسپی ہے۔"

"کیا معلوم کر سکے؟"

"آپ الٹے مجھ سے سوالات کر رہی ہیں۔"

"اس کی وجہ ہے۔"

"کیا؟"

"تم مجھے پسند آئے ہو۔"

"مگر اتنا نقصان اٹھانے کے باوجود۔"

"تم چیتے کی طرح پھرتیلے اور لومڑی کی طرح چالاک ہو' نفع نقصان کی مجھے بھی پروا نہیں۔"

"پھر ہم کیا کریں گے۔"

"ساتھ رہیں گے۔"

"اور آپ کا مشن؟"

"اپنے وطن سے غداری کرنی پڑے گی۔"

"کر لیں گی؟"

"نہ کروں گی تو کیا کروں گی۔"

"کیا مطلب.........؟"

"ناکام ہو چکی ہوں۔ دوسرے مر چکے ہیں۔ تنہا کیا کر سکتی ہوں اس لیے روپوش ہو جاؤں گی۔"

"اوہ.........." میں نے اسے گہری نگاہوں سے دیکھا۔ "اتنا پسند آ گیا ہوں میں"

"ہاں' کیونکہ زندگی میں پہلی شکست کھائی ہے۔"

"گڈ.........! آپ یہاں تک کیسے پہنچیں؟"

"شدید مشقت کے بعد۔"

"کوئی پتا چلا۔"

"ابھی تک نہیں۔ سوائے اس کے کہ یہ واحد جگہ ہے جہاں وہ لیبارٹری ہو سکتی ہے۔"

"کوئی نشان بھی نہیں ملا؟"

"نہیں۔"

"آپ اسی طرح بے سروسامانی کے عالم میں آئی ہیں۔"

"نہیں.........." اس نے جواب دیا۔

"سامان کہاں ہے آپ کا؟"

"یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک غار میں۔ ہم نے تم تینوں کو پیرا شوٹ سے کودتے دیکھ لیا تھا۔ لیکن وہ فوجی ہیلی کاپٹر تھا۔ وہ تمہیں کیسے حاصل ہوا۔"

"ذہانت سے' آپ یہاں کیسے آئیں۔"

"پیدل۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"خچروں کے ذریعہ۔"

"خچر........" خچر کہاں سے آتے۔"

"آپ........." میرا مطلب ہے آپ کے ساتھ خچر نہیں ہیں۔

"یہ خچر تمہارے سر پر کیوں سوار ہوئے۔"

"آپ نے یہاں خچر دیکھے بھی نہیں۔"

"نہیں' مگر کیوں؟"

"سامان کہاں ہے آپ کا۔" میں نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

"بتادوں گی' میرے ہاتھ تو کھولو۔" وہ ناز بھرے انداز میں بولی۔

"ایک منٹ میں' ان لوگوں کو بھیجتا ہوں۔" میں نے کہا اور اس کا منہ کھل کر ہوگیا۔ میں باہر نکل آیا تھا۔ پھر میں نے آربٹ اور اسکیلا سے کہا۔ "تم دونوں اندر جاؤ' بے حد خطرناک عورت ہے۔ اس سے ہوشیار رہنا۔" وہ دونوں اندر چلے گئے تو میں نے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس بیس سے رابطہ کرنے لگا جس کے بارے میں جنرل نے مجھے بتایا تھا اور اس رابطے کے کوڈ بھی بتادیئے تھے۔ دوسری طرف سے فوراً میری کال موصول کی گئی تھی۔

"نائن پلس ٹو نائن......... اوور؟"

"تھری او......... پلس او!"

"جنرل سے رابطہ ہوسکتا ہے۔"

"تھوڑا سا انتظار پلیز!" دوسری طرف سے کہا گیا۔ پھر کچھ لمحے بعد جنرل کی آواز سنائی دی۔

"مسٹر ڈی ایم۔"

"ہیلو جنرل........"

"آپ خیریت سے ہیں؟"

"جی ایک کام کرنا ہے۔"

"ضرور بتایئے۔" جنرل نے کہا' میں نے اسے اپنی ضرورت بتائی۔ پھر کہا۔ "اس عورت کو محفوظ رکھئے گا۔ مجھے اس سے ایک اہم کام لینا ہے۔ لیکن اس کے سلسلے میں بے

پروائی خطرناک ہوسکتی ہے۔

"آپ مطمئن رہیں۔" جنرل نے جواب دیا اور میں اسے مختصر تفصیل بتانے لگا۔ پھر سلسلہ منقطع کر دیا۔ اس کے بعد میں اس وقت تک اپنی جگہ بیٹھا رہا جب تک میں نے دور سے فضا میں ہیلی کاپٹر کو آتے نہ دیکھ لیا۔ غار میں کیا ہو رہا ہے میں نے اس پر توجہ نہیں دی اور پھر ایک کپڑا جو گہرے رنگ کا تھا فضا میں لہرانے لگا۔ ہیلی کاپٹر ایک بہتر جگہ رک گیا۔ ایک کرنل نے مجھے باقاعدہ فوجی سلام کیا تھا۔

"میں کرنل جم اوستوف ہوں یہ میری شناخت ہے۔" اس نے اپنے کاغذات مجھے پیش کر دیئے۔ میں نے سرسری نگاہ کے بعد کاغذات اسے واپس کئے اور کہا۔

"جس عورت کو میں آپ کے حوالے کر رہا ہوں کرنل' وہ ایک خطرناک ایجنٹ ہے' آپ اسے حفاظت سے لے جائیں۔"

"مطمئن رہیں سر۔"

کرنل اوستوف کو دیکھ کر ایلس بری طرح چونکی تھی۔ پھر اس نے خونی نظروں سے مجھے دیکھا لیکن منہ سے کچھ نہیں بولی۔ کرنل نے ایک اور ہی قدم اٹھایا۔ اس نے جیب سے ایک لائٹر نما شے نکالی اور ایلس کے قریب کرکے بٹن دبا دیا۔ زرد رنگ کے محلول کی ایک پھوار سی نکلی اور ایلس کی ناک سے ٹکرائی۔ ایلس نے گالیاں بکنا شروع کر دیں۔ پھر اس کی آواز مدھم پڑتی گئی۔

"میں نے راستے کے خطرے کو ختم کر دیا سر!" کرنل نے کہا۔

"ٹھیک ہے کرنل' اس کے بارے میں پوری تفصیل جنرل کے پاس ہیں۔"

"کچھ دیر کے بعد ہم انہیں خدا حافظ کہہ رہے تھے۔ اسکیلا اور آربٹ بے حد متاثر نظر آرہے تھے۔ غار میں واپس آکر ہم بیٹھ گئے۔ اسکیلا نے کہا۔"

"سرکوئن نے ہمیں بریف کیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہ ایک ایسی شخصیت کو بھیج رہی ہے جسے ایک پوری آرمی کہا جاسکتا ہے۔ ہم کوئن کی بات سے منحرف تو نہیں تھے لیکن ہم حیرت زدہ تھے اور دیکھنا چاہتے تھے کہ ایک انسان میں کتنی وسعت ہوسکتی ہے اور ہم نے دیکھ لیا۔"

میں مسکرا دیا۔ "کیا دیکھا اسکیلا؟"

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"یہ کہ ایک انسان ماحول کو کس طرح تسخیر کر سکتا ہے۔ وہ کس طرح خطرناک دشمن کو زیر کر سکتا ہے۔ اور آپ یہ صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہ بات ہم جانتے ہیں کہ میری کرائن سے آپ کا کوئی تعلق نہیں ہے لیکن کرائن کے فوجی ہمارے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔"

"اگر میرا منصوبہ کامیاب ہو گیا اسکیلا تو میں انہیں مستقبل کا بہترین تحفظ دیکر جاؤں گا۔" میں نے کہا۔

"کوئن کے ایک ایک لفظ کی تصدیق ہو رہی ہے سر' بلیک چینل جن مقاصد کے لیے وجود میں آیا ہے وہ یہی ہے کہ ساری دنیا میں رنگ نسل اور مذہب سے بے نیاز ہو کر وہ آسانیاں فراہم کی جائیں جو کسی کی ذات ہوس کے نتیجے میں دوسروں کے لیے مشکلات کا سامان پیدا کرتی ہیں۔ بہرحال ہم اس مقصد کے لیے ساری دنیا میں اپنا کام کر رہے ہیں' سراب کیا پروگرام ہے؟"

"اصل میں ہمارے کام کا ایک پورشن ختم ہو چکا ہے اسکیلا' مثلاً یہ کہ کوئن میکوویا کو یہ اطلاع ملی تھی کہ لیس لینڈ نے اچانک میری کرائن کے خلاف جنگی کارروائیاں بند کر دی ہیں اور اب وہ ایک ایسی سازش کر رہا ہے جس میں بیرونی قوتیں اس کے ساتھ ہیں۔ ہمیں ان آٹھ ہی افراد کے بارے میں اطلاع ملی تھی جن کا تعلق کچھ بڑی طاقتوں سے ہے اور انہیں وہ مذموم منصوبہ سر انجام دینا تھا جس کے تحت بیس لاکھ افراد کی ہلاکت کا خدشہ تھا۔ یہ چار آدمی جن میں یہ عورت بھی شامل تھی یہاں تک پہنچ گئے۔ اندازہ یہی ہوتا ہے کہ انہیں مونٹی زوف کی تجربہ گاہ کا ابھی تک پتا نہیں چل سکا تھا۔ سات افراد ان میں سے ختم ہو چکے ہیں اس عورت کو میں نے ایک خاص منصوبے کے تحت زندہ رکھا ہے۔ ورنہ اسے بھی کیفر کردار تک پہنچا دیتا۔ بہرحال اب ہمارا کام یہ ہے کہ ہم یہاں مونٹی زوف کی تجربہ گاہ تلاش کریں۔ باقی معاملات تقدیر پر چھوڑنا ہوں گے۔ اصل میں جس مذہب سے میں تعلق رکھتا ہوں ڈیئر اسکیلا' اس میں بہت سے کام تقدیر کے سہارے کرنا ہوتے ہیں اور ہم ہر قیمت پر اس پر بھروسا رکھتے ہیں۔ تقدیر نیکی کے کاموں میں بہتری کا ساتھ دیتی ہے۔ یہ ہمارا ایمان ہے اس کے باوجود اگر ہمیں مونٹی زوف کی تجربہ گاہ یہاں نہ دستیاب ہوئی تو اس کے بعد ہماری نئی کارروائیوں کا آغاز ہو گا یہ تو کرنا ہے ڈیئر

اسکیلا۔"

"ٹھیک ہے سر' ہم ہر طرح آپ کے ساتھ ہیں۔"

بہرحال یہ دونوں افراد مجھ سے مطمئن تھے اور واقعی میں اس سلسلے میں اب تقدیر پر ہی انحصار کر رہا تھا اور یہ تو میرے ماضی کا پورا پورا ریکارڈ تھا کہ جب بھی میں نے حالات سے مایوس ہو کر صرف تقدیر پر بھروسا کیا تو تقدیر نے میرا ساتھ دیا' مائیکرو پلیٹ نے ہی میری رہنمائی کی تھی۔ میں نے برف زار میں ایک خچر کو دیکھا تھا جو تنہا گھوم رہا تھا۔ یہ بات ابھی تک میرے ذہن میں چبھ رہی تھی کہ ایلس گیری ڈیل نے خچروں سے ناواقفیت کا اظہار کیا تھا۔ پھر یہی سوچا جا سکتا تھا کہ یہاں کچھ اور بھی ہے اور اس وقت یہ تنہا خچر دیکھ کر میرے ذہن میں فوراً ہی یہ خیال ابھر آیا تھا۔ میں نے ان دونوں کو صورت حال سے ناواقف رکھنا مناسب نہیں سمجھا۔ البتہ صحیح سمت کا جائزہ لینے کے بعد میں نے مائیکرو پلیٹ اپنے کنٹرول میں لے لی تھی اور پھر میں نے انہیں خچر کے بارے میں بتایا۔ وہ دونوں بھی حیران ہو گئے تھے۔

"تو پھر اب ہمیں کیا کرنا ہے سر؟"

"آؤ.........." میں نے بے خوفی سے کہا اور مختصر سی تیاریوں کے بعد ہم اس راستے پر چل پڑے' خچر اب بھی نظر آ رہا تھا اور ہم آہستہ آہستہ اس کی جانب بڑھ رہے تھے۔ پھر میں نے اسکیلا اور آربٹ کو اپنے منصوبے سے آگاہ کیا اور وہ متحیرانہ نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگے۔ لیکن ان کے چہرے جوش جذبات سے سرخ ہو گئے تھے۔ وہ میرا ساتھ دینے پر آمادہ ہو گئے اور ہم دونوں بڑے محتاط انداز میں دبے پاؤں خچر کی جانب بڑھنے لگے۔

☆☆☆☆

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

لڑکی چیخنے کی مشین بن گئی۔ حالانکہ میں نے اسے اس لئے دبوچا تھا کہ وہ چیخنے نہ پائے لیکن میرے ہاتھ صحیح نہیں پڑے تھے اور میں اس کا منہ نہیں بند کر پایا تھا...... اس کے ساتھ ہی مجھے یہ احساس بھی ہوا تھا کہ اس وقت اپنی مدافعت کے لئے جس طرح میں نے اسے دبوچا ہوا ہے۔ اخلاقی طور پر یہ درست نہیں ہے...... ویسے بھی وہ ایک نوخیز اور نوجوان لڑکی تھی، اسکیلا اور آربٹ بھونچکے کھڑے ہوئے تھے اور ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس وقت کیسے میری مدد کریں......

تب دوسری مصیبت بھی نازل ہوگئی۔ دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں اندر ہی سے آئی تھیں اور پھر دوسری لڑکی کی نسوانی چیخیں اسی طرح اُبھرنے لگیں اور وہ بھی حلق پھاڑ پھاڑ کر چیخنے لگی...... ہم لوگ عجب مصیبت میں گرفتار ہوگئے تھے...... بحالت مجبوری میں نے اپنے ہاتھوں میں دبی ہوئی لڑکی کو چھوڑ دیا اور اس نے ایک لمبی زقند اس سوراخ کی جانب لگائی جہاں سے وہ آئی تھی۔ البتہ میں اس کے پیچھے دوڑا تھا...... میرے ہاتھوں سے چھوٹنے والی لڑکی دوسری لڑکی سے ٹکرائی اور دونوں زمین پر ڈھیر ہوگئیں، ان کے اُوپر گرنے سے بچنے کے لئے میں نے ان کے اُوپر سے چھلانگ لگا دی تھی، البتہ اسکیلا اور آربٹ جو بدحواسی میں میرے پیچھے ہی بھاگے تھے، ان دونوں کے اُوپر ہی ڈھیر ہوگئے، لیکن میں اندر داخل ہوگیا تھا۔ یہ ایک وسیع و عریض اور روشن غار تھا......

غار کے دوسرے دہانے سے برف کا بوڑھا اور برفانی معمر خاتون برآمد ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے جسموں پر موٹے لباس لپیٹے ہوئے تھے...... بوڑھے کی داڑھی بھنوؤں کے بال

برف کی طرح ہی سفید تھے اور یہی کیفیت معمر عورت کی تھی۔ وہ دونوں پھٹی پھٹی آنکھوں سے ہمیں دیکھ رہے تھے اور میں انہیں، تب میں نے آہستہ سے کہا۔

”معافی چاہتا ہوں جناب...... کچھ غلط فہمی ہوگئی ہے آپ براہ کرم ان لڑکیوں کو سنبھالئے جو خوفزدہ ہوکر چیخ پڑی ہیں۔“

میں نے یہ الفاظ کچھ ایسے مہذب انداز میں کہے تھے کہ بوڑھا چونک پڑا اور پھر اس نے چیخ کر لڑکیوں کو آواز دی۔

”لیچا، آربینا کیا بات ہے؟“ اس دوران دونوں لڑکیاں اسکیلا اور آربٹ بھی سنبھل گئے تھے...... لڑکیوں نے پھر اندر چھلانگ لگائی اور دوڑ کر بوڑھے جوڑے کے پاس پہنچ گئیں۔ وہ خوفزدہ نگاہوں سے ہمیں دیکھتے ہوئے، ہانپتے ہوئے لہجے میں بوڑھے سے کچھ کہنا چاہ رہی تھیں، لیکن سانسوں کے اعتدال پر نہ ہونے کی وجہ سے ان کے حلق سے آوازیں نہیں نکل رہی تھیں...... تب بوڑھے نے مقامی زبان میں ان سے کچھ کہا، انداز سمجھانے والا تھا...... دونوں لڑکیاں کسی قدر سنبھل گئیں، لیکن ان کی خوفزدہ نگاہیں ہمیں ہی دیکھ رہی تھیں...... میں نے مہذب لہجے میں کہا۔

”شکریہ جناب...... ویسے کیا آپ کا نام موتی زوف ہے؟“

معمر بوڑھا ساکت نگاہوں سے ہمیں دیکھتا رہا، پھر بھاری لہجے میں بولا۔

”میں جو کوئی بھی ہوں، تم کون ہو؟“

”دیکھئے جناب اگر آپ موتی زوف ہیں تو سب سے پہلے ہماری تلاشی لے لیں، ہم کسی بھی طرح آپ کے لئے نقصان دہ نہیں ہیں اور نہ ہی آپ کے دشمنوں میں شمار ہوتے ہیں۔ جب آپ اس بات کا اطمینان کرلیں تو پھر ہم آپ سے دوسری بات کریں گے۔“ اس شخص نے غالباً ہماری اس پیشکش کو قبول کرلیا تھا، چنانچہ وہ آگے بڑھا اور ہمارے قریب پہنچ گیا، پھر اس نے کہا۔

”دیکھو دوستو! جہاں تم لوگ اس وقت موجود ہو یا اس جگہ کے آس پاس تقریباً دو کلومیٹر کے علاقے میں اس قسم کا بندوبست کرلیا ہے، میں نے کہا کہ میں اگر چاہوں تو یہاں بدترین تباہی پھیلا سکتا ہوں، تم اگر کتنے ہی خطرناک ہتھیار سے مسلح ہو لیکن میری معمولی سی کوشش، میں کوشش کا لفظ کہہ رہا ہوں جنبش نہیں...... معمولی سی کوشش تمہیں پانی میں تبدیل کرسکتی ہے، اس

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

بات کو ذہن میں رکھنا، تم کبھی یہ نہیں سمجھ پاؤ گے کہ اصل بات کیا ہوئی تھی اور جو کچھ میں چاہتا ہوں وہ ہو جائے گا۔"

"ٹھیک ہے جناب...... یہ براہ کرم اس وقت کیجئے جب آپ کو یہ احساس ہو کہ ہم کسی طور آپ کے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں۔"

"اور اب اپنے ہاتھ بلند کر لو، حالانکہ میں یہ نہیں جانتا کہ تمہارے ساتھ اور کتنے افراد ہیں، لیکن تم کم از کم اپنے بارے میں اطمینان دلا دو۔" بوڑھے نے بڑے ماہرانہ انداز میں ہماری تلاشی لی تھی اور ہمارے پاس سے جو کچھ برآمد ہوا تھا وہ اپنی تحویل میں لے لیا تھا، پھر اس نے دو قدم پیچھے ہٹ کر کہا۔

"اور اگر تمہیں میری بات پر یقین نہ ہو تو کیا میں باہر موجود تمہارے ساتھیوں کو موت کی نیند سلا دوں۔"

"جو آپ مناسب سمجھتے ہیں...... ہماری طرف سے اجازت ہے۔" میں نے کہا اور بوڑھا مسکرانے لگا پھر بولا۔

"ٹھیک ہے اصل میں یہاں جن حالات میں، میں رہتا ہوں اس کی وجہ سے مجھے مجبور ہونا پڑا ہے...... معذرت چاہتا ہوں، اب بھی مجھے بتا دو کہ کیا باہر تمہارے کچھ ساتھی موجود ہیں؟"

"نہیں۔"

"تب میں جو کچھ کر رہا ہوں میں حق بجانب ہوں۔"

بوڑھے نے کیا کیا نہ میری سمجھ میں آیا نہ دوسرے افراد کی لیکن چند لمحات کے بعد اس نے مطمئن انداز میں گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اب تم آ سکتے ہو لیچا، آرینا تم ان لوگوں کا سامان احتیاط سے اُٹھا کر رکھ دو اور اس کے بعد معزز مہمانوں کے لئے گرم قہوہ لے کر اندر آ جاؤ۔" میں نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا...... بوڑھے نے بے پروائی سے ہمیں ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور ہم تینوں ان دونوں کے پیچھے پیچھے غار میں اندر داخل ہو گئے۔ ایک اور بڑا غار تھا لیکن بوڑھا اس میں نہیں رُکا۔ غار میں بہت کچھ موجود تھا...... بوڑھا غار کی دیوار کے پاس پہنچ گیا، پھر یہ سمجھ میں ہی نہیں آیا تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے اور کس طرح کر رہا ہے...... غار کی دیوار کے سامنے والے

حصے میں ایک اور گول دہانہ نمودار ہو گیا، جس کا پہلے نام و نشان نہیں تھا اور بوڑھا ہمیں اس دہانے سے لے کر سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے ایک بہت بڑی جگہ پہنچ گیا۔ کمال کی جگہ تھی...... حالانکہ یہ ایک تنگ غار تھا، تنگ اس لحاظ سے کہ اس کی چھت بہت نیچی تھی، لیکن بے پناہ کشادہ اور اس میں زندگی کی وہ تمام سہولتیں موجود تھیں جن کی عام حالات میں ضرورت ہو سکتی ہے۔ بستر لگے ہوئے تھے...... ایک پورشن میں یہ سب کچھ تھا اور دوسرے پورشن میں عظیم الشان مشینیں لگی ہوئی تھیں جن کی وسعت کا اندازہ نہیں ہو پا رہا تھا...... یہ ناقابل یقین جگہ تھی جسے دیکھ کر دل پر خواہ مخواہ ایک ہیبت سی طاری ہوتی تھی، وہاں نشست گاہیں بھی بنی ہوئی تھیں...... بوڑھا ہمیں لئے ہوئے ان نشست گاہوں میں پہنچ گیا۔ آرام دہ گدوں پر اس نے ہمیں بیٹھنے کے لئے کہا اور پھر خود بھی معمر عورت کے ساتھ ان سامنے والے گدوں پر بیٹھ گیا پھر بولا۔

"اب تم محفوظ جگہ پر ہو...... ایسی محفوظ جگہ جہاں دشمن کوئی کارروائی کر سکتا ہے اور نہ کوئی ایسا عمل کر سکتا ہے جو انسانی زندگی کے لئے نقصان دہ ہو۔"

"وہ کیسے؟"

"ہر بات بتانے کے لئے نہیں ہوتی نوجوان دوست، بہتر ہے کہ تم یہاں اپنی آمد اور اس کے مقاصد کی تفصیل بتا دو۔"

"یقیناً...... ہم خود بھی نہ آپ کا وقت ضائع کرنا چاہتے ہیں مسٹر مونٹی زوف اور نہ اپنا، ویسے کیا آپ اس حقیقت کو تسلیم کریں گے کہ آپ ہی مونٹی زوف ہیں؟"

"ہاں...... میرا نام مونٹی زوف ہے۔ یہ میری بیوی ایملا زوف ہے اور وہ میری دونوں بیٹیاں، یہاں صرف چار افراد پر مشتمل یہ خاندان رہتا ہے اور باقی جو کچھ ہے تم یہ سمجھ لو میرے وہ دوست ہیں جنہیں تم بے جان غلام کہہ سکتے ہو...... ان کی تباہ کاری تم باہر نکل کر دیکھ لو گے، اگر تمہارے ساتھی وہاں موجود ہیں۔"

"آپ یقین کر لیجئے کہ ہم تین افراد کے علاوہ آس پاس اور کوئی نہیں ہے۔ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ کوئی ایسا اجنبی شخص بھی یہاں آس پاس موجود نہیں ہے جس سے ہمارا تعلق ہو۔"

"یہ اچھی بات ہے، کیونکہ باہر جو زہریلی گیس پھیل چکی ہے وہ انسانی زندگی کے لئے اس قدر خطرناک ہے کہ ایک لمحہ بھی اس میں سانس نہیں لیا جا سکتا بلکہ یہاں جو کوئی بھی ہوگا

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

اس کی ناک، کان اور منہ سے خون کے فوارے بہنے لگیں گے اور اس کے بدن کا خون جب بہہ جائے گا تو اس کا جسم سرد ہو جائے گا اور دیکھنے والے صرف ایک ہی بات کہہ سکیں گے کہ شدید سردی کے باعث ان لوگوں کی شریانیں پھٹ گئی ہیں...... مجھے معاف کرنا اپنا تحفظ بھی انسان کو دُنیا کی ہر چیز سے زیادہ ضروری محسوس ہوتا ہے اور تم خود سوچو، تین عورتوں کے ساتھ تنہا یہاں رہ رہا ہوں ان کی زندگی کا محافظ بھی ہوں اور اپنی زندگی کا بھی۔''

''ہم اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں۔'' میں نے معترف انداز میں کہا۔

''خیر چھوڑو...... یہ تو میں نے اس لئے ضروری سمجھا کہ تمہیں اس بات سے آگاہ کر دوں کہ یہاں تمہاری کوئی ایسی کارروائی کارگر نہیں ہو سکتی جو ہم لوگوں کے خلاف ہو، اس کے نتیجے میں تم اپنی زندگی کھونے کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکو گے۔''

''ٹھیک ہے، آپ بالکل مطمئن رہیں۔''

''اور اب یہاں اپنی آمد کا مقصد بتا دو۔''

''مسٹر مونٹی زوف، کیا آپ کا رابطہ باہر کی دُنیا سے ہے؟''

''پہلے تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم مجھ سے سوالات کرو گے یا میرے سوالات کے جواب دو گے؟''

''نہیں ٹھیک ہے...... ہم آپ کے سوالات کے جواب دیں گے، کیونکہ اس سے بھی ہمارا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔'' میں نے تعاون کرنے والے انداز میں کہا۔

''تو پھر یہ بتاؤ کہ تم کون ہو؟''

''مسٹر مونٹی زوف، میرا وہ سوال، آپ کے اس سوال سے منسلک تھا...... میں بلیک چینل کا نمائندہ ہوں، کیا آپ نے بلیک چینل کا نام سنا ہے؟''

''نہیں۔''

''یہ ایک ایسا ادارہ ہے جو دُنیا بھر میں پھیلی ہوئی گندگی کے خلاف کام کر رہا ہے اور اس کا نظریہ ہے کہ دُنیا امن و سکون کی گود میں سانس لے، ہو سکتا ہے مسٹر مونٹی زوف آپ عدم واقفیت کی بنیاد پر اس ادارے سے ناواقفیت کا اظہار کریں اور اس پر مسکرائیں...... میں آپ کو ان دونوں میں سے کسی کام سے نہیں روکوں گا، لیکن بیرونی دنیا سے اگر آپ کا تعلق ہوتا تو آپ بلیک چینل کے ان کارناموں کے بارے میں ضرور جانتے جو اس دوران وہ سرانجام دیتا

ہے۔''

''چلو ٹھیک ہے مختصراً میں اس بات کو تسلیم کئے لیتا ہوں پھر؟''

''میرا سوال اب بھی آپ کے اسی سوال سے منسلک ہے۔'' بلیک چینل کے علم میں یہ بات آ چکی ہے کہ مسٹر مونٹی زوف اپنی حکومت کے ایماء پر کسی ایسی جگہ قید کر دیئے گئے ہیں جہاں سے ان کے لئے نکلنا ممکن نہیں اور وہ اس عظیم الشان ملک کے لئے ایسے جراثیمی ہتھیار تیار کریں جو دنیا کی تباہی کا باعث ہوں۔''

''ٹھیک درست اطلاع تھی۔''

''اور اس کے بعد مسٹر مونٹی زوف اگر بیرونی دُنیا سے آپ کا تعلق ہے تو آپ کو اس بات کا علم بھی ہو چکا ہوگا کہ وہ ملک ٹکڑے ٹکڑے ہو کر مختلف ریاستوں میں بٹ چکا ہے اور میری کرائن اب ایک مطلق العنان ریاست بن چکی ہے...... آپ کم از کم میرے اس سوال کا جواب تو ضرور دیں گے کہ کیا آپ کو اس بات سے واقفیت ہے کہ۔''

''ہاں ہے...... بیرونی دُنیا سے میرا بس اتنا سا تعلق ہے کہ کبھی کبھی میں خفیہ طور پر نخچر لے کر سب سے قریبی آبادی میں نکلتا ہوں اور اپنے لئے تازہ سامان خرید لاتا ہوں اور یہ اسی وقت ممکن ہو سکا ہے جب میری کرائن ایک آزاد ریاست کی حیثیت سے سامنے آئی ہے۔ ورنہ اس سے پہلے اس کے انتظامات دوسرے لوگ کیا کرتے تھے۔''

''ویری گڈ، تو پھر آپ کو یقیناً یہ بھی معلوم ہوگا کہ لیس لینڈ جو آپ کی ایک پڑوسی ریاست ہے۔ میری کرائن کے خلاف بدترین عزائم رکھتی ہے اور اس کے اور میری کرائن کے درمیان جنگ ہو رہی ہے؟''

''ہاں...... مختصراً مجھے اس بارے میں بھی معلوم ہے۔''

''میرا کام تو بہت آسان ہو گیا مسٹر مونٹی زوف البتہ آپ کے بارے میں، میں یہ نہیں جانتا کہ آپ کی ہمدردیاں کس حد تک میری کرائن سے ہیں۔''

''اگر میں یہ بات کہوں تو تم مجھے اس میں حق بجانب سمجھنا کہ میری ہمدردیاں اب صرف اپنے اہل خانہ کے ساتھ ہیں، باقی دنیا کے کسی فرد سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں۔''

میں نے بوڑھے سائنس دان کو دیکھا۔ یہ اندازہ لگانے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ کس قدر سچ بول رہا ہے...... میرے کچھ بولنے سے قبل اس نے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

''اور میرے ان الفاظ کا ایک پس منظر ہے۔''

''وہ کیا مسٹر مونٹی زوف؟''

''آہ...... تم جانتے ہو...... تم ہی نہیں دُنیا جانتی ہے۔ میں نے ایک طویل عمر سائنسی تعلیم کے حصول میں صرف کی۔ دُنیا کو بھول کر محنت کرتا رہا...... یہاں تک کہ مجھے وہ حاصل ہوگیا جس کے لئے محنت کر رہا تھا۔ میں نے وہ پالیا جو میں چاہتا تھا، لیکن مجھے مجبور کر دیا گیا اور آخر کار میں نے ذہنی طور پر اپنے آپ کو ان کے حکم کے تابع کر لیا، کیا کر سکتا تھا...... نہ میرے بچوں کا کوئی مستقبل تھا، نہ میرا اپنا، مجھے ایک قیدی بنا کر برف کے ان غاروں میں ڈال دیا گیا تھا اور حکم دیا گیا کہ جو کچھ کہا جا رہا ہے وہی کروں...... میری بچیوں کا دنیا سے رابطہ ٹوٹ گیا...... شکایت تو انہوں نے مجھ سے کی تھی، کوئی اور ان کی شکایت سننے والا کہاں تھا۔ انہوں نے مجھے طعنے دیئے کہ میں نے زندگی کا ایسا راستہ کیوں اپنایا جس میں کسی کے لئے کچھ بھی نہیں ہے...... بہرحال میری مجبوری تھی اور یہ مجبوری مجھ سے وہی کرا رہی تھی جو وہ کہہ رہے تھے...... میرے دوست سارا وطن کی محبت کا جذبہ پانی بن کر بہہ گیا اور میں ایک مجبور زندگی گزارنے لگا، پھر جب مجھے علم ہوا کہ وہ ختم ہوگئے جو میرے مستقبل پر مسلط ہوگئے تھے تو میں نے خوشی منائی اور یہ اندازہ لگایا کہ جو اطلاع مجھے ملی ہے وہ سچ ہے یا جھوٹ لیکن وہ جو اس قید خانے کے محافظ تھے فرار ہوگئے تھے...... تب میں نے، میری بیوی نے اور میری بیٹیوں نے آئندہ کے لئے فیصلے کئے، ہم نے یہ سوچا کہ اب جو لوگ ہم پر حکمران ہوئے ہیں ان کے بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے کہ وہ کس نظریئے کے حامل ہوں، سب اپنے اپنے افکار و خیالات رکھتے ہیں اور دوسروں کی زندگی کو بھول جاتے ہیں، چنانچہ ہم نے ان فیصلوں کے تحت عمل کیا۔ جو ذمے داری مجھے سونپی گئی تھی سب سے پہلے میں نے اسی سے نجات پائی۔'' مونٹی زوف کچھ لمحوں کے لئے خاموش ہوا لیکن اس کے ان الفاظ نے میرے دل میں تردد بیدار کر دیا تھا...... میں بولے بغیر نہ رہ سکا۔

''نجات پانے سے آپ کی کیا مراد ہے مسٹر مونٹی زوف؟''

جواب میں مونٹی زوف مسکرا دیا پھر بولا۔

''میں وہ پاگل بوڑھا ہوں جس نے زندگی میں انتہائی تگ و دو کرنے کے بعد ایسے جراثیمی ہتھیار تخلیق کئے جو انسانوں کی بربادی کے لئے انتہائی مہلک حیثیت رکھتے تھے اور

جب وہ مکمل ہوگئے تو میں نے انہیں ختم کر دیا۔''

''ختم کر دیا؟''

''ہاں۔''

''مم...... مگر کیوں اور کیسے؟''

''کیوں کا سوال یہ تھا کہ میں ان سے بالکل غیر متفق تھا، میں نے یہ سب کچھ کرنے کے لئے تو اپنے سائنسی علوم کو فروغ نہیں دیا تھا...... میں کچھ کرنا چاہتا تھا، بے شک بہت کچھ کرنا چاہتا تھا لیکن وہ نہیں جو مجھ سے کرایا گیا تھا اور جب وہ اس دُنیا میں نہ رہے تو سب سے پہلے میں نے وہی ختم کیا جو میں نے ان کے کہنے پر تیار کیا تھا۔''

''تمہارا مطلب ہے کہ تم نے وہ جراثیمی ہتھیار تباہ کر دیئے؟'' میں نے سنسنی خیز لہجے میں کہا۔

''ہاں۔''

''مگر کیسے؟''

''بہت آسانی سے، ان کی تکمیل میں میری آدھی زندگی صرف ہوگئی تھی۔ خاتمے میں چند لمحے بھی نہ لگے...... میں نے انہیں فریز کر دیا، وہ اتنے سرد ہوگئے کہ اب ان میں زندگی باقی نہیں رہی ہے، میں نے اپنی تخلیق کو زمین کی گہرائیوں میں اتنا نیچے پہنچا دیا ہے کہ اگر اس زمین پر کم از کم بیس ایٹمی دھماکے ہوں تو شاید ان تک اس کے اثرات پہنچیں یا پھر اگر اس ملک کا موسم بالکل ہی بدل جائے تو شاید وہ اپنی تخلیق میں انگڑائیاں لینے لگیں...... ورنہ اس بات کا اور کوئی امکان نہیں ہے کہ اب دوبارہ ان میں زندگی بیدار ہو جائے۔''

''جھوٹ بولتے ہو مونٹی زوف۔''

''سنو...... میں جس خوشی کے عالم میں یہ سب کچھ بتا رہا ہوں اس میں جھوٹ کا تصور بھی نہ کرنا، سچ سمجھ رہے ہو تم اور اگر جھوٹ سمجھ رہے ہو تو سچائیاں خود تلاش کر لو۔''

''گویا تم نے اپنے وہ جراثیمی ہتھیار ختم کر دیئے۔''

''ہاں ہاں ہاں...... میں انہیں کسی کے لئے زندہ نہیں رکھنا چاہتا تھا۔ وہ تباہی تھی بربادی تھی، ارے میری بھی دُنیا ہے یہ میرے بچے ہیں، ان کا مستقبل ہے، ان لوگوں کا کیا ہے جو برسر اقتدار آئے ہیں، حکومتیں کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔ یہ حکومتیں کریں

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

گے، حکومتیں تبدیل ہو جائیں گی، کچھ اور مزاج کے لوگ آئیں گے۔ وہ اپنے طور پر کچھ گے، کچھ سوچیں گے، یہ لوگ تو یہ سب کچھ کرتے رہیں گے لیکن جو میں کر جاؤں گا وہ کسی لئے کسی قدر نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ یہ کون جانے، میں اتنا خوش اب سے پہلے کبھی نہیں تھا اب ہوں...... میں اور میری بیوی، میری بیٹیاں یہ طے کر چکے ہیں کہ جب تک یہاں ز گزاری جا سکے گی ہم لوگ گزاریں گے۔ جب یہاں رہنا ممکن نہیں ہوا تو باہر کی دُنیا آ جائیں گے اور اتنی خاموشی کے ساتھ کہ کوئی یہ نہ جان سکے کہ مونٹی زوف کون تھا یا زوف کون ہے۔"

میں عجیب سی نگاہوں سے بوڑھے مونٹی زوف کو دیکھ رہا تھا اور میرے ذہن میں عج سے تصورات جنم لے رہے تھے۔ ظاہر ہے جو ختم ہو گیا تھا اس کا ختم ہو جانا بے حد ضروری کیونکہ وہ انسانوں کی بقاء کے لئے بیس لاکھ انسانوں کے لئے موت تھی اور اب یہ موت بقول اس بوڑھے کے ختم ہو چکی ہے، لیکن پھر بھی یہ ضروری تھا کہ اس بات کی تسلی کر لی جائے۔ م نے مونٹی زوف سے کہا۔

"ٹھیک ہے مسٹر مونٹی زوف میں آپ سے مکمل اتفاق کرتا ہوں کہ۔ آپ نے جو کچھ کیا وہ انسانوں کی بھلائی کے لئے بہت بہتر کیا لیکن اب آپ کا ان غاروں میں رہنا کسی مناسب نہیں ہے۔"

"بھول گیا ہوں میں باہر کی دُنیا کو بھول گیا ہوں، صرف وہ چند لوگ یاد ہیں جب ان کے درمیان جاتا ہوں تو زندگی یاد آ جاتی ہے...... ورنہ سب کچھ تو بھلا دیا گیا ہے مجھے، غاروں کی یہ دُنیا ہو یا باہر کی زندگی، میرے لئے تو سب یکساں ہے، نہ مجھے وطن سے محبت ہے، نہ اہل وطن سے، کون سا وطن، کہاں کا وطن جو تھا وہ ختم ہو گیا اور جب تک ختم نہیں ہوا تھا مجھے میری مرضی کے خلاف زندگی گزارنے کے لئے مجبور کیا گیا تھا...... ارے میں سائنس دان تھا سے دُنیا کی بہتری کے لئے کام لئے جاتے، وہ جراثیمی ہتھیار جو انسانوں کی زندگی کو تباہ کرنے کے لئے بنائے گئے تھے ان کے بجائے مجھ سے انسانی زندگی کی تعمیر کا کام لیا جاتا، سب کچھ ختم کر دیا انہوں نے مجھے مجبور کر کے پھر مجھے ان سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے اور اس دُنیا سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے جس کے خاتمے کے لئے اس پر رہنے والے ہی سرگرداں رہتے ہیں۔"

میں نے اس سے زیادہ معلومات مناسب نہیں سمجھی تھی...... ایک پروگرام میرے ذہن

میں تھا جس کی ترتیب ضروری تھی۔ بہرحال اسکیلا اور آربٹ کو میں نے یہاں تعینات کر دیا اور انہیں ہدایت کی کہ بوڑھے مونٹی زوف اس کی بیوی اور بیٹیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے اور اس کے بعد میں غار کے اس حصے سے باہر نکل آیا...... باہر کی دُنیا سرد اور برفانی تھی۔ بوڑھے نے جو دھمکی دی تھی یقینی طور پر وہ اس میں حق بجانب تھا، کیونکہ وہ ایک انتہائی ذہین سائنس دان تھا لیکن اب باہر کا ماحول بالکل نارمل ہو چکا تھا...... یہ ضروری تھا کہ بوڑھا اپنے تحفظ کے لئے باہر کا بندوبست بھی رکھے ورنہ اسے کسی بھی وقت نرم چارہ سمجھ کر ختم کیا جا سکتا تھا۔

بہرحال جو منصوبہ میرے ذہن میں تھا مجھے یقین تھا کہ کوئن میکو یا اس سے اختلاف نہیں کرے گی...... سب سے بنیادی بات یہ تھی کہ میرا اور کوئن کا ذہن ہم آہنگ ہو گیا تھا اور اندازہ یہ ہوتا تھا کہ ہم ذہنی طور پر یکساں سوچ کے حامل ہیں، چنانچہ ایک اعتماد سا ہو گیا تھا مجھے اور ہر قدم میں اپنی پسند کے مطابق اُٹھا لیتا تھا...... جنرل نوکیان کی بھی جان پر بنی ہوئی تھی، اس نے تمام لوگوں سے بے نیاز ہو کر اپنے اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے میرے ساتھ جو الحاق کیا تھا وہ اس کی زندگی کا بہت بڑا رسک تھا، لیکن محب وطن انسان تھا اور اپنے وطن کے لئے ہر قدم اُٹھا لینا چاہتا تھا...... مجھے اس سے رابطہ کرنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی...... میں نے کہا۔

"جنرل، کیا آپ اس وقت کسی اہم پوزیشن میں ہیں؟"

"نہیں...... میں نے اپنے آپ کو اس وقت تک کے لئے دوسرے کاموں سے دُور کر لیا ہے، مائی ڈیئر مسٹر ڈی ایم جب تک کہ آپ مجھ سے یہ نہیں کہہ دیتے کہ اب ہمارا کام ختم ہو گیا ہے۔"

"جنرل، میں آپ کو کچھ اطلاعات دینا چاہتا ہوں اور آپ براہ کرم ان کے مطابق عمل کیجئے گا۔"

"بتائیے مسٹر ڈی ایم۔"

"آپ وہ چویشن نوٹ کر لیجئے جو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں...... مطلوبہ علاقے میں جس کے بارے میں آپ کو علم ہے میں موجود ہوں، وہاں میں آپ کے لئے ایسے رنگین کپڑوں کے نشانات چھوڑوں گا جن سے آپ یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ میں کس جگہ آپ کی موجودگی چاہتا ہوں...... میرے خیال میں یہ علاقے برفانی ضرور ہیں لیکن برف اتنی سخت ہے

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

کہ ان پر ہیلی کاپٹر اُتر سکتے ہیں...... آپ ایک پورا گروہ ترتیب دے کر یہاں آجائیے، مونٹی زوف کو ٹریس کر چکا ہوں اور اب اس کی لیبارٹری میرے کنٹرول میں ہے۔''

''اوہ میرے خدا۔'' جنرل نوکیان کے منہ سے سرسراتی ہوئی آواز نکلی۔

''اور میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں جنرل نوکیان کہ وہ خطرہ اب میری کرائن کے سے ٹل گیا ہے جو ہمارے ذہنوں میں تھا۔'' جنرل نوکیان شدت جذبات کی بنا پر دیر تک نہیں بول سکا تھا...... کچھ دیر تک مکمل خاموشی رہی، پھر اس نے کہا۔

''وہاں کسی قسم کی جنگ وجدل کا امکان تو نہیں ہے؟''

''نہیں جنرل ایلس گیری ڈیل وہ آخری شکار تھی جسے آپ تک پہنچانا تھا اور اب ان کے بعد صرف مونٹی زوف ہے اس کی دو بیٹیاں اور بیوی ہے اور کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ لیکن بہرحال اس لیبارٹری پر کنٹرول ضروری ہے اور انداز ایسا رکھنا ہے کہ ہم اس کی پبلسٹی چاہتے ہیں۔''

''ویری گڈ یہ بہت اچھا کیا آپ نے مجھے بتادیا مسٹر ڈی، ایم۔''

''جی جنرل بشرطیکہ آپ میری اس حد سے بڑھی ہوئی کارروائی کو محسوس نہ کریں۔''

''یہ الفاظ کہہ کر آپ مجھے شرمندہ کرنے کی کوشش نہ کیجئے مسٹر ڈی...... ایم بلیک چیلنج ایک تصوراتی نام ہے لیکن اب ہم اسے تصوراتی نام نہیں کہہ سکتے کیونکہ اس نے ہمارے لئے جو کچھ کیا ہے اس کی مثال شاید کہیں اور سے نہ مل سکے۔''

''تو پھر میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔'' غار میں اسکیلا اور آربٹ مونٹی زوف سے کافی بے تکلف نظر آرہے تھے اور خاصے خوشگوار ماحول میں گفتگو ہو رہی تھی...... مونٹی زوف نے انہیں شاید اپنی اس رہائش گاہ اور تجربہ گاہ کے بارے میں مزید تفصیلات بتائی تھیں...... آربٹ نے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

''مسٹر ڈی ایم حقیقت یہ ہے کہ مسٹر مونٹی زوف اس ملک کے لئے ایک عظیم سرمایہ تھے، لیکن ان کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے اس نے انہیں ذہنی طور پر انسانوں سے بہت دُور کر دیا ہے اور وہ اپنے اس موقف میں حق بجانب بھی ہیں کیونکہ اصولی طور پر یہ سب کچھ جائز نہیں تھا جو ان کے ساتھ کیا گیا ہے۔ ایک اتنا عظیم سائنس دان ایک طویل زندگی قیدی کی حیثیت سے گزار چکا ہے، چنانچہ ذہنی طور پر وہ ان لوگوں سے جتنا بھی دُور ہو جائے کم ہے جو اس کی زندگی

کو ضائع کرنے کا باعث بنے ہیں۔''

''مسٹر مونٹی زوف بعد کی زندگی کے لئے آپ کا کیا نظریہ ہے؟''

''آہ کاش دنیا کے کسی گوشے میں مجھے ایک انسان کی حیثیت سے وقت گزارنے کا موقع مل جائے۔ میں بھول جانا چاہتا ہوں اپنی ان تمام صلاحیتوں کو اپنی ان کاوشوں کو جواب تک میں کرتا رہا ہوں...... میں ایک کلرک کی حیثیت سے کسی دفتر کی میز پر بیٹھ کر اپنے بچوں کے لئے رزق کمانا چاہتا ہوں مگر آزادی، آزادی۔''

''بہرحال تھوڑی دیر کے بعد آپ کو اس قید سے تو نجات مل جائے گی۔''

''میں نہیں جانتا کہ اس کے بعد کیا ہوگا، لیکن جب انسان اپنی بے بسی کو محسوس کر لیتا ہے تو پھر میرے خیال میں اسے اپنے آپ کو حالات کے حوالے کر دینا چاہئے اور یہی میں کر چکا ہوں۔'' تھوڑی دیر کے بعد میں اسکیلا اور آربٹ کو ساتھ لے کر باہر نکل آیا...... مونٹی زوف کی دونوں بیٹیوں کو بھی میں خاص طور سے اپنے ساتھ لے آیا تھا تاکہ مونٹی زوف کوئی ایسا عمل نہ کر سکے جو نادانی پر مبنی ہو اور ہم لوگوں کے خلاف ہو کچھ رنگین کپڑوں سے ایک ہیلی پیڈ کے لئے اشارے بنا دیئے گئے اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے بعد چھ ہیلی کاپٹر آسمان پر نظر آئے، جن کا رُخ اسی جانب تھا اور وہ صحیح سمت اختیار کر چکے تھے...... رنگین کپڑے دُور سے دیکھ لئے گئے تھے، پھر ایک ایک کر کے ہیلی کاپٹر اُترنے لگے اور اس کے بعد بے شمار مسلح فوجی نیچے اُتر آئے اور انہوں نے برف پر دوڑنا شروع کر دیا...... میں باہر آ گیا تھا، جنرل نوکیان کو میں نے ایک لمبے کوٹ میں ملبوس اپنی جانب آتے ہوئے دیکھا اور مسکراتے ہوئے اس کا خیر مقدم کیا۔

''جنرل نوکیان کیا آپ کے پاس ایسے افراد موجود ہیں جن کے ذریعے یہاں کے واقعات عام ہوسکیں؟''

''ہاں اس کا مکمل بندوبست ہو چکا ہے، ہم نے ایک باقاعدہ ریڈ کیا ہے، بے شمار فوجی گاڑیاں اس علاقے کو گھیرے ہوئے ہیں اور ماحول میں سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔'' میں نے مسکراتے ہوئے گردن ہلائی اور پھر جنرل نوکیان کو اپنے منصوبے کے بارے میں تفصیلات بتاتا ہوا غار میں لے گیا اور جنرل نوکیان اس عجیب وغریب دُنیا کو دیکھ کر ششدر رہ گیا...... میں نے اس کی ملاقات بوڑھے مونٹی زوف سے بھی کرائی، جنرل نوکیان نے اس سے پر جوش

Uploaded By Muhammad Nadeem

مصافحہ کیا تھا اور اس کے بعد لیبارٹری کے گرد فوجی پہرہ لگادیا گیا اور کافی دیر تک آرائیاں ہوتی رہیں...... پھر ہیلی کاپٹر ہم تمام لوگوں کو لے کر فوجی ہیڈ کوارٹر چل پڑے اور زبردست انتظامی کارروائیاں دیکھنے میں آئیں، فوجی جوان ایک لائن بنائے اس لیبارٹری جانب برف پر مارچ کر رہے تھے اور جہاں سے انسانی آبادیوں کا آغاز ہوتا تھا وہاں خا فوجی چہل پہل دیکھی جارہی تھی، مجھے اندازہ ہوگیا کہ جنرل نوکیان نے کیا طریقہ کار اختیار ہے...... میں درحقیقت ایک خاص مقصد کے تحت لیبارٹری پر قبضے کی پبلسٹی چاہتا تھا، پھر ا وسیع وعریض ہال میں جنرل نوکیان نے میری کرائن کے تمام سرکردہ افراد کو شریک کیا اور وہا میرا تعارف بلیک چینل کے نمائندے کی حیثیت سے کرایا گیا...... اسکیلا اور آربٹ کو وا پرائم سٹور جانے کی اجازت دے دی گئی تھی، میٹنگ میں صرف میں شریک تھا اور لوگ مجھے ا انداز میں دیکھ رہے تھے جیسے میں کسی سیارے سے آیا ہوا کوئی انسان ہوں...... جنرل نوکیان نے ایک ایک لفظ تفصیل سے بتایا اور کہا کہ بلیک چینل نے اس وقت میری کرائن کی جو مدد ہے وہ ناقابل یقین ہے، لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس نے میری کرائن کو ایک بدتر حادثے سے دوچار ہونے سے بچایا ہے، پھر ایلس گیری ڈیل کو گواہ کے طور پر پیش کیا گیا اور اسے بیان دینے پر مجبور کردیا گیا...... ایلس گیری ڈیل نے یہ تسلیم کیا تھا کہ کچھ ممالک نے آٹھ افراد کے گروپ کو اس لیبارٹری کی تباہی کے لئے بھیجا تھا، لیکن اس گروپ کے سات افراد ہلاک ہوگئے اور ایلس گیری ڈیل اپنے مشن میں ناکام رہی ہے، اسے ایک جنگی مجرم قرار دے کر جنرل نوکیان نے اپنی تحویل میں رکھا تھا، پھر جنرل نوکیان کو مبارک باد دی گئی اور کہا گیا کہ مونٹی زوف کی کاوشیں مستقبل میں میری کرائن کو ایک طاقتور ملک کی حیثیت سے دنیا میں روشناس کرائیں گی اور اس کے دشمنوں کے لئے موت کا سامان مہیا ہوجائے گا...... یہ تمام تفصیلات اخبارات کو بھی دے دی گئی تھیں اور میری کرائن کے مقامی زبان میں شائع ہونے والے اخبارات نے نہ جانے کیا کیا سرخیاں لگائی تھیں، اسکیلا آربٹ نے البتہ مجھے اس بارے میں تھوڑی سی تفصیلات مہیا کی تھیں اور پھر اخبار میں یہ خبر بھی شائع ہوئی کہ غیر ملکی جاسوسہ ایلس گیری ڈیل فرار ہوگئی ہے اور اس کے پراسرار فرار کی ذمہ داری بہت سے لوگوں پر ڈالی گئی ہے جنہیں گرفتار کرلیا گیا ہے، لیکن جنرل نوکیان نے مجھ سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''سر! آپ کی ہدایت کے مطابق ہم نے اسے فرار ہونے کے لئے ایسے مواقع فراہم

کیے کہ وہ تصور بھی نہیں کرسکتی کہ اس فرار میں صرف اس کی اپنی کاوشوں کو دخل نہیں ہے بلکہ اسے فرار ہونے کا موقع دیا گیا ہے۔''

''اس کے دوررس اثرات آپ بعد میں محسوس کریں گے جنرل۔''

''سر! حکومت میری کرائن آپ سے ایک بار پھر خصوصی طور پر ملاقات کرنا چاہتی ہے۔''

''میں اس سلسلے میں آپ کو بہت جلد جواب دوں گا جنرل۔'' میں نے کہا، لیکن میں جانتا تھا کہ اب اس سلسلے میں میرا کوئی کام نہیں رہا ہے اور بعد کے معاملات کے لئے صرف دشواریاں ہی مول لینا ہوں گی، چنانچہ میں اپنے منصوبے کے تحت پرائم سٹور پہنچ گیا...... یہاں ان تمام لوگوں نے میرا استقبال کیا، ایک پراسراری فضا یہاں قائم تھی اور جب میں اس بڑے کمرے میں داخل ہوا جہاں ہم لوگ اکثر میٹنگ کیا کرتے تھے تو مجھے اس پراسرار فضا کا راز معلوم ہوگیا، کوئن میکوویا قربان ہوجانے والے انداز میں مجھے دیکھ رہی تھی، وہ چند لمحات خاموش رہی میں بھی حیران سا کھڑا ہوا تھا، پھر اس نے کہا۔

''میں تم پر جس قدر بھی ناز کروں مائی ڈیئر ڈی ایم اتنا ہی کم ہے۔ تم نے وہ کیا ہے جو میرے ذہن میں تھا کوئی نہیں سمجھ پائے گا کہ تمہاری ان کاوشوں سے کیا نتیجہ نکلے گا لیکن میں جانتی ہوں اور یہ بھی ایک سچائی ہے کہ جب کوئی کام میں تمہارے سپرد کردیتی ہوں تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میں خود سرگرم عمل ہوں۔''

''شکریہ کوئن اور میں اب اس بات سے بہت زیادہ مطمئن ہوگیا ہوں کہ میرا انداز فکر آپ کے انداز فکر سے ہم آہنگ ہے۔''

''باقی گفتگو بلیک چینل چل کر ہی ہوگی ویسے تمہاری دلچسپی کے لئے میں تمہیں یہ بتادوں کہ مونٹی زوف اس کی بیوی اور بیٹیوں کو ہم نے بلیک چینل روانہ کردیا ہے۔''

''کیا۔'' میں اچھل پڑا۔

''ہاں...... ان کا جہاں قیام تھا وہاں سے انہیں حاصل کرلیا گیا ہے، میری طرف سے جنرل نوکیان کو یہ اطلاع دے کر اس کا اضطراب ختم کردو کہیں وہ یہ سمجھے کہ مونٹی زوف کو ان کے دشمنوں نے اغوا کرلیا ہے۔'' میرے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آگئی، میں نے کہا۔

''کوئن آپ نے یہاں داخل ہوتے ہی اپنا کام شروع کردیا۔'' کوئن میکوویا بھی

WWW.PAKSOCIETY.COM
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

مسکرا دی تھی بولی۔

''تمہارے اُوپر اتنی ذمہ داریاں ڈال دیتی ہوں میں کہ کبھی کبھی مجھے خود بھی شرم آنے لگتی ہے۔ بے شک تم نے میرا آدھا کام سنبھال رکھا ہے اور میں یہ سوچتی ہوں کہ تمہاری شخصیت میرے لئے کس قدر کامیابی کا باعث ہے...... بہرحال چونکہ تم خود بھی میرے مشن سے متفق ہو اس لئے میں کبھی یہ نہیں سمجھتی کہ میرا مشن صرف میرا مشن ہے، میں اسے تمہارا مشن بھی سمجھتی ہوں ڈی ایم۔''

''یہ میرا مشن ہے کوئن اور یہ بات آپ اچھی طرح جانتی ہیں۔''

''ہاں میں یہ بات اچھی طرح جانتی ہوں، بہرحال یہ سب وہ باتیں ہیں جن کا کرنا ضروری نہیں ہے۔ ہمارے لئے جنرل نوکیان کو اس بارے میں اطلاع دے دو صرف اس لئے یہ اطلاع اس کو دینا چاہتی ہوں کہ کہیں وہ یہ نہ سمجھے کہ بلیک چینل نے میری کرائن کے لئے کام کیا اور اس کا معاوضہ وصول کر لیا۔''

''جنرل نوکیان نے مجھ سے فرمائش کی تھی کہ میں ایک بار پھر اس کی حکومت کے سامنے پیش ہو جاؤں۔'' میں نے کہا اور کوئن میکوویا کچھ سوچنے لگی پھر بولی۔

''تم نے کیا جواب دیا؟''

''ابھی کچھ نہیں۔''

''کیا جواب دینا چاہتے ہو؟''

''میرا خیال ہے کوئی خاص ضروری تو نہیں ہے، ہم نے وہ کام کر دیا جو ہمارے اپنے ذہن میں تھا اور اب کم از کم لیس لینڈ کا وہ منصوبہ کسی بھی شکل میں کامیاب نہیں ہو سکتا جس کے لئے اس نے ایک لمبی سازش کی داغ بیل ڈالی تھی، جب یہ سب کچھ ہو گیا تو اس کے بعد ہم جنرل نوکیان پر احسان جتانے کے لئے یا حکومت میری کرائن کو بلیک چینل کا ممنون کرم کرنے کے لئے اس سے ملاقات نہیں کریں گے۔''

''میرا خیال ہے مائی ڈیئر تم جنرل نوکیان کی دعوت قبول کر لو۔''

''اچھا...... اس کی کوئی خاص وجہ۔''

''ہاں...... ہو سکتا ہے جو کچھ میں نے اور تم نے سوچا ہے جنرل نوکیان کے ذہن تک وہ بات نہ پہنچ پائے یا حکومت میری کرائن اس طرح نہ سوچے، ہمیں ان لوگوں کو اس بات سے

آگاہ کر دینا چاہئے، ویسے ڈیئر ہم لوگ ایک دوسرے پر اس قدر اعتماد کر لیتے ہیں کیا خیال ہے اس سلسلے میں کوئی بات ہو جائے۔''

''ضرور کوئن۔'' میں نے کہا۔

''مگر میں اس کے لئے تنہائی چاہتی ہوں۔'' پرائم سٹور کے ارکان نے ہمیں تنہائی مہیا کر دی تو کوئن میکوویا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''معاف کرنا میری بات کا بالکل برا نہیں ماننا، یہ تمہارا امتحان ہے اور نہ ہی مجھے کوئی شک محسوس ہوتا ہے لیکن اسے ایک کھیل سمجھا جا سکتا ہے، بتانا پسند کرو گے کہ تم نے اس بارے میں کیا سوچا؟''

''مونٹی زوف کی لیبارٹری کو جس طرح میں نے جنرل نوکیان کی تحویل میں دیا ہے اس سے میں نے ایک خاص تاثر دیا ہے۔''

''کسے؟''

''لیس لینڈ اور اس کے حریفوں کو۔''

''ویری گڈ میرا خیال ہے اس کے بعد ہمارا اس موضوع پر بات کرنا بالکل ضروری نہیں ہے۔''

''نہیں کوئن کوئی حرج بھی نہیں ہے۔''

''چلو پھر گفتگو تم ہی کرو گے۔'' کوئن میکوویا نے کہا۔

''اب میری کرائن، لیس لینڈ اور اس کے حریفوں پر یہ بات ظاہر کر سکتا ہے کہ مونٹی زوف کے تیار کردہ جراثیمی ہتھیار اب میری کرائن کے قبضے میں ہیں اور وہ انہیں اپنے دشمنوں پر استعمال کر سکتا ہے۔''

''اتنے جیو کہ جینے سے اکتا جاؤ۔'' کوئن میکوویا مسرور لہجے میں بولی۔

''گویا آپ؟''

''بالکل درست ہے لیکن میں تمہیں اس لئے جنرل نوکیان سے ملنے کا مشورہ دے رہی ہوں کہ اس کے کانوں میں بھی یہ بات ڈال دو اور سنو ڈیئر میری دوسری ملاقات تم سے یہاں نہیں ہو گی...... بلیک چینل واپس آنے کے لئے میں تمہیں بتائے دیتی ہوں کہ تمہیں کیا کرنا ہے۔''

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

''آپ واپس جارہی ہیں کوئن؟''

''ہاں..... تمہیں خود بھی اندازہ ہے کہ ایک جان ناتواں ہے اور اتنے سارے کام ہیں۔''

پھر میرے اور کوئن میکوویا کے درمیان بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی تھی، میں غیر مطمئن نہیں تھا، اب اس قدر بچہ بھی نہیں تھا کہ واپس بلیک چینل جانے میں مجھے دقتوں کا سامنا کرنا پڑے، پھر یہیں کوئن میکوویا نے مجھے خدا حافظ کہہ دیا تھا، اس ملاقات کے بعد مجھے بلیک چینل روانہ ہوجانا تھا..... بہرحال جنرل نوکیان سے رابطہ اب میرے لئے کوئی مشکل کام نہیں تھا حالانکہ کسی ملک کی اتنی بڑی شخصیت سے چند لمحات لینا بھی بہت بڑا کام ہوتا ہے لیکن جنرل نوکیان نے مجھے ہر طرح کی آسانیاں فراہم کردی تھیں اور اس سے ملاقات کرنے میں مجھے کوئی دقت پیش نہیں آئی..... جنرل نوکیان نے مسرور انداز میں میرا استقبال کیا تھا، پھر اس نے کہا۔

''قدیم زمانے میں ہم کوہ قاف کی کہانیاں سنا کرتے تھے اور میں نے مسٹر ڈی۔ ایم ایک بار کوہ قاف دیکھا بھی ہے، کیونکہ یہ ہمارے دسترس میں تھا، میں نے وہ کہانیاں سننے کے بعد غور کیا، اس بات پر کہ کیا واقعی ایسا جادوئی تصور ممکن ہے، وہاں سے تو مجھے اس بارے میں کوئی ثبوت نہیں ملا لیکن آپ کو دیکھنے کے بعد مسٹر ڈی۔ ایم یہ تصور پایہ تکمیل کو پہنچ گیا کہ کچھ مافوق الفطرت قوتیں ہوتی ہیں جو ایسے غیر متوقع کام سرانجام دیتی ہیں جو انسانی بس کے نہیں ہوتے، درحقیقت اب ان تمام باتوں کو محسوس کیا جارہا ہے اور آپ یقین کیجئے میری مملکت کے وہ تمام افراد جو محب وطن ہیں اور ملک کی بقاء کے لئے سنجیدہ ہیں اور یہی نہیں بلکہ لیس لینڈ کی قوتوں کے قائل ہیں اور یہ سوچ رہے تھے کہ آخر کار لیس لینڈ ان پراسرار قوتوں کے ساتھ ہم پر قابو پالے گا جو بظاہر صیغہ راز میں ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ لیس لینڈ کی بہترین مدد کررہی ہیں، اب ہمیں یہ احساس ہوگیا ہے کہ ہم ان پر قابو پاسکتے ہیں اور یہ سب آپ کے تعاون سے ممکن ہوسکا ہے..... میں اور میرے وطن کے اہم ترین لوگ آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔''

''جنرل نوکیان! آپ سے میں نے ایک خاص سلسلے میں رابطہ کیا ہے۔''

''میں ہمہ تن گوش ہوں۔''

''جنرل ویسے تو ہر ملک میں محب وطن اپنے وطن کے ہر مفاد کی حفاظت کرتے ہیں، لیکن کبھی کبھی کچھ ایسی کالی بھیڑیں بھی گندے منصوبوں کے ساتھ اس طرح اقتدار میں شامل ہوجاتی ہیں کہ محب وطن افراد کا پتا نہیں چلتا، لیکن سرحدوں پر سینہ سپر سینے پر گولیاں کھا کر وطن کی حفاظت کرنے والے ہمیشہ کے قابل اعتبار ہوتے ہیں، خود ان کا تعلق کسی بھی ملک سے ہو وہ اپنے وطن کی بقاء کے لئے جان دینے کے لئے ہمیشہ تیار رہتے ہیں اور میرے اپنے خیال میں وہ سب سے زیادہ قابل بھروسہ ہوتے ہیں..... جنرل ان معاملات کے لئے میں نے اسی لئے آپ کا انتخاب کیا تھا اور مجھے خوشی ہے کہ میرا انتخاب بالکل درست نکلا۔''

''شکریہ مسٹر ڈی ایم! کاش میں آپ کو آپ کے اصلی نام سے مخاطب کرسکتا۔''

''آپ مجھے صرف ڈی ایم کہہ لیجئے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس نام کی ترتیب خود میرے حق میں نقصان دہ ہوسکتی ہے۔''

''نہیں میں آپ کو اس کے لئے مجبور نہیں کروں گا۔''

''تو میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ اس سلسلے میں جو کچھ بھی گفتگو ہو وہ صرف میرے اور آپ کے درمیان ہی ہوجائے؟''

''مسٹر ڈی..... ایم یہ ان سب لوگوں کی خواہش ہے۔''

''وہ لوگ آپ کے لئے قابل اعتماد ہیں۔''

''سو فیصد۔''

''تب مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔''

''بہت بہت شکریہ'' اور اس کے بعد جنرل نوکیان نے ہی اس ملاقات کا بندوبست کیا تھا جو افراد اس میٹنگ میں شامل ہوئے تھے ان کی تعداد گیارہ تھی، بارہواں جنرل نوکیان تھا۔ میرا ان سب سے تعارف کرایا گیا اور ان سب نے بڑے عقیدت بھرے انداز میں مجھ سے ہاتھ ملایا، ان میں سے ایک شخص نے کہا۔

''میرا خیال تھا کہ جب میں آپ سے ہاتھ ملاؤں گا تو میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں سے گزر جائے گا۔''

''کیوں؟'' میں نے مسکرا کر پوچھا۔

''اس لئے کہ جو آپ کی کہانیاں میرے کانوں تک پہنچی ہیں وہ آپ کو اس زمین کا

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

باشندہ ظاہر نہیں کرتیں بلکہ یوں لگتا ہے کہ کچھ مافوق الفطرت قوتوں ... مالک افراد ہمارے لئے کام کر رہے ہیں۔'' میں ہنسنے لگا، میں نے کہا۔

''بلیک چینل کی نفی ہوتی ہے آپ کے ان الفاظ سے۔''

''ہرگز نہیں بلیک چینل کا نام پہلے بھی سامنے آ چکا ہے اور جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے، اب دُنیا کے مختلف ممالک میں یہ نام رجسٹرڈ ہوتا جا رہا ہے اور اس کے بارے میں تحقیقاتی مشن قائم کر دیئے گئے ہیں۔ وہ لوگ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ بلیک چینل کے مقاصد کیا ہیں جو اظہار کیا گیا وہ ہی حقیقت ہے یا اس کے پس پردہ کچھ اور ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں مسٹر ڈی۔ ایم جیسا کہ مجھے آپ کے بارے میں بتایا گیا کہ کم از کم آپ کو اس شعبے میں بھی ہوشیار رہنا ہوگا۔''

''بے حد شکریہ اس مخلصانہ مشورے کا..... بہرحال میری کرائن ایک بدترین مشکل سے نکل چکا ہے..... جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق تھا اور ممکن ہے اس بارے میں آپ کے علم میں بھی ہو لیس لینڈ جو میری کرائن پر تابڑ توڑ حملے کر رہا تھا، اچانک ہی پسپائی اختیار کرتا ہے اور ان جگہوں سے بھی ہٹ جاتا ہے جہاں تک وہ پہنچ چکا تھا..... اس کی کوئی خاص وجہ سمجھ میں نہیں آتی تھی، سوائے اس کے کہ لیس لینڈ اور اس کے حلیف ممالک کسی نئے منصوبے پر کام کر رہے ہیں اور وہ نیا منصوبہ آخرکار بلیک چینل کے علم میں آ گیا، میں بار بار اس کے بارے میں دہرانا پسند نہیں کرتا ...بیس لاکھ انسانوں کی بقاء کا مسئلہ تھا، چنانچہ بلیک چینل نے دیکھا اور اس سلسلے میں کام کا آغاز کر دیا گیا، آپ کو تفصیل تو معلوم ہے دہرانے کی ضرورت نہیں..... ہاں یہ حقیقت ہے کہ اگر موتی زوف کی لیبارٹری تباہ کر دی جاتی اور جراثیم فضا میں پھیل جاتے تو وہ تباہی یقینی تھی جس کا تصور کیا گیا ہے، خدا کا شکر ہے کہ انسانوں کو اس بھیانک موت سے نجات مل گئی، موتی زوف کی رپورٹ آپ کے پاس موجود ہے..... موتی زوف نے درخواست کی تھی کہ اب ان تمام ہنگاموں سے اسے نجات دلا کر کوئی پرسکون گوشہ دے دیا جائے، بلیک چینل نے اس کی درخواست منظور کر لی اور اسے یہ موقع فراہم کر دیا گیا ہے..... میرے ان الفاظ پر بہت سے چہرے حیرت زدہ رہ گئے تھے، پھر میری کرائن کے سربراہ نے موتی زوف کے بارے میں جنرل نوکیان سے سوال کیا۔

''کیا موتی زوف کو آزادی دے دی گئی ہے؟'' جنرل نوکیان بھی حیران رہ گیا تھا، اس

نے کہا۔

''میرے علم میں نہیں ہے ویسے اس کے لئے ایک موثر اور مناسب قیام گاہ کا بندوبست کر دیا گیا تھا۔''

''جنرل اب وہ اس قیام گاہ میں نہیں ہے لیکن آپ اس سے یہ نہ سوچئے کہ بلیک چینل نے موتی زوف کی شکل میں آپ کے یہاں کی جانے والی کارروائیوں کا معاوضہ وصول کر لیا ہے۔ ہمارا ایک معیار ہے اور ہم اس معیار کو قائم رکھنے کے لئے انتہائی کوششیں کرتے ہیں..... آپ بالکل مطمئن رہیں کہ جنرل نوکیان کے منصوبے کے مطابق موتی زوف کو اب اس سلسلے میں بھی استعمال نہیں کیا جائے گا۔ نیز جو سب سے اہم بات میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں وہ اس وقت آپ کے گوش گزار کرنا ضروری ہے۔'' وہ سب سوالیہ نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگے۔

''لیس لینڈ صرف اس لئے پسپا ہوا تھا کہ موتی زوف کی لیبارٹری تباہ کر کے وہ اپنی فوجوں کا نقصان کیے بغیر میری کرائن پر قبضہ کر لے تو اس کا منصوبہ ناکام ہوا..... موتی زوف کی لیبارٹری آپ کے قبضے میں آ گئی، اب آپ ایسے خفیہ ذرائع سے افواہیں پھیلایئے کہ موتی زوف کی لیبارٹری سے جو کچھ برآمد ہوا ہے، آپ نے اسے قابل استعمال بنا لیا ہے۔ افواہوں کا انداز ایسا ہو کہ آپ اس کی تردید کریں اور یہ بتائیں کہ موتی زوف ان جراثیم کو ضائع کر چکا ہے، لیکن ایک خفیہ سیل اس بات کا اظہار کرے کہ آپ لوگ غلط کہہ رہے ہیں اور آپ موتی زوف سے اعلیٰ پیمانے پر کام لے رہے ہیں، اس کے نتائج میری کرائن کے حق میں بہت بہتر نکلیں گے۔''

وہ سب دنگ رہ گئے تھے اور پھر ان سب نے اعتراف کیا کہ یہ بات بالکل درست اور میری کرائن کے حق میں ہے، پھر اور بہت سی باتیں ہوئیں اور یہ میٹنگ برخاست ہو گئی، اب میرے دل میں رُخسار جاگ اُٹھی تھی، کام ختم ہو گیا تھا، اب تک میں نے اپنے آپ کو ہر احساس سے پاک رکھا تھا اور رُخسار کے بارے میں سوچا بھی نہیں تھا، لیکن بہرحال وہ میری زندگی کا حاصل تھی اور زندگی کے حاصل کا تصور جب ذہن میں آ جائے تو جذبات بے اختیار ہو جاتے ہیں..... میں واپسی کی تیاریاں کرنے لگا اور پھر ہوٹل میں اسکیلا سے ملنے جا پہنچا، وہ کمرہ جس میں اسکیلا کا قیام تھا کھلا ہوا تھا، میں مسکراتا ہوا اندر داخل ہو گیا، لیکن جو کچھ میں نے

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

دیکھا وہ میرے لئے ناقابل یقین تھا، اسکیلا کمرے کے وسط میں فرش پر پڑی ہوئی تھی۔ میں ششدر رہ گیا، مجھے ایک لمحے میں اندازہ ہوگیا تھا کہ وہ بے جان ہو چکی ہے اور اس میں زندگی کے آثار نہیں ہیں، لیکن ذریعہ موت کیا تھا اور ایسا کیوں ہوا۔ میں غمزدہ سا اسکیلا کے پاس بیٹھ گیا، اس کی گردن پر ایک سرخ نشان بنا ہوا تھا...... ایک عجیب و غریب نشان جس کے بارے میں اندازہ نہیں لگایا جا سکتا تھا، گردن کٹی ہوئی نہیں تھی، بلکہ صرف یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کسی چیز سے اسے دبا دیا گیا ہو، اسکیلا میں زندگی کی کوئی رمق نہیں تھی، میں ناچ کر رہ گیا...... یہ تصور میرے لئے بڑا افسوس ناک تھا کہ اسکیلا اس دُنیا میں نہیں رہی...... سینکڑوں باتیں میرے ذہن میں آئیں، دل عجیب سی کیفیت کا شکار ہوگیا...... ایک لمحے کے اندر میں نے سوچا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے، ظاہر ہے یہاں اسکیلا کی موت کی تحقیق کے لئے رُکنا تو میرے لئے ممکن نہیں تھا، کیونکہ واپس بلیک چینل جانا تھا، لیکن پھر بھی کم از کم دوسرے لوگوں کو تو اسکیلا کی موت کی اطلاع دینی تھی، مجھے یہاں کسی مشکل کا امکان نہیں تھا، کیونکہ میری پوزیشن بڑی مستحکم تھی لیکن بہرحال میں نے پرائم سٹور سے رابطہ قائم کیا...... مجھے حیرت ہوئی کہ میری بار بار کی کوششوں کے باوجود کوئی جواب نہیں ملا تھا...... بڑی بددلی ذہن پر طاری ہوگئی تھی، وہ لوگ کہاں ہیں...... میں نے دل میں سوچا پھر انتہائی غم و اندوہ کے عالم میں ڈوبا ہوا میں پرائم سٹور پہنچ گیا...... اسکیلا کی لاش کو میں نے وہیں چھوڑ دیا تھا...... پرائم سٹور بند تھا، لیکن وہ خفیہ راستہ کھلا ہوا تھا جو پرائم سٹور بند بھی ہو تو اس میں اندر جانے کے لئے استعمال کیا جا سکتا تھا اور اسی راستے سے میں اندر پہنچا تھا، حالانکہ اس وقت پرائم سٹور کے بند ہونے کی بھی کوئی تک نہیں تھی، لیکن پہلے ہی مرحلے پر مجھے ایک سنگین صورت حال کا احساس ہوا......

پرائم سٹور کا ایک کارکن جس کا تعلق بلیک چینل سے ہی تھا، اس دروازے کے نزدیک ہی زمین پر آڑا ترچھا پڑا ہوا تھا اور ایک نگاہ دیکھنے سے یہ اندازہ ہو جاتا تھا کہ وہ بھی اسکیلا کی طرح موت ہی کا شکار ہوا ہے...... میرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے...... دل میں خوف کا ایک احساس جاگ اُٹھا اور اس کے بعد میں نے فوری طور پر ایک عمل ضروری سمجھا، میں وہاں سے ہٹا اور اِدھر اُدھر دیکھ کر واپس سیڑھیوں پر پہنچ گیا جہاں سے گزر کر میں آیا تھا، یہاں کوئی موجود نہیں تھا اور اس کے بعد میں نے اپنے آپ کو گمشدہ حالت میں کر لیا...... اگر کوئی قاتل کوئی خونی گروہ یہاں موجود ہے اور ہر اس شخص کو قتل کر دینا چاہتا ہے جس کا تعلق بلیک چینل سے ہے تو کم از کم اسے میری آمد کی اطلاع نہیں ہونی چاہئے، اس عالم میں آنے کے بعد میں واپس اس لاش کے قریب پہنچا، جھک کر اسے دیکھا اس کی گردن پر بھی ویسا ہی نشان تھا اور پھر میں اندر داخل ہوگیا، مجھے پرائم سٹور کے ہر گوشے میں ایک لاش نظر آئی تھی اور جب میں نے ان تمام لوگوں کو گنا جو موت کا شکار ہوئے تھے تو میرے غم و اندوہ کی انتہا نہیں رہی، یہ سب بلیک چینل کے وہ نمائندے تھے جو اب تک مجھے اسسٹ کرتے رہے تھے اور جنہوں نے میرے لئے سارے کام سرانجام دیئے تھے، ان سب کو موت کی آغوش میں پہنچا دیا گیا تھا اور دوسرے لمحے میرے ذہن و دل میں ہیجان برپا ہوگیا۔ کیا ایلس گیری ڈیل کا نکل جانا یا اسے فرار کر دینا ان لوگوں کی موت کا باعث بنا ہے۔ یہ منصوبہ صرف اسی لئے بنایا گیا تھا کہ ایلس گیری ڈیل ان لوگوں کو یہ اطلاع فراہم کر دے کہ موتی زوف کی لیبارٹری میری کرائن کے قبضے میں آ چکی ہے، لیکن اس کے یہ سنگین نتائج نکلیں گے، اس کے بارے میں خواب میں بھی نہیں سوچا گیا تھا...... میں شدید غم و اندوہ کے عالم میں دیر تک وہاں کا جائزہ لیتا رہا جو لوگ اپنا کام کرنے آئے تھے وہ کام کر کے چلے گئے تھے اور اب اس کے بعد ان لوگوں کے سلسلے میں کوئی کارروائی میرے لئے ممکن نہیں تھی، میں پرائم سٹور سے واپس باہر نکل آیا اور اس کے بعد اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ رہا کہ میں واپس بلیک چینل کا سفر اختیار کروں، پھر دوران سفر میرے ذہن کی جو کیفیت رہی، میں اسے الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا، ایک شاندار کامیابی حاصل کرنے کے بعد اور کوئن میکوویا کو اس کامیابی کی اطلاع مکمل طور سے ملنے کے بعد میں ایک نئی اطلاع لے کر اس کے پاس جا رہا تھا، لیکن بہرحال جو ہونا تھا وہ ہو چکا تھا اور اب اس کی واپسی میرے لئے ممکن نہیں تھی۔ بلیک چینل میں کوئن میکوویا نے میرا پرتپاک استقبال کیا، لیکن میرے چہرے کی لکیریں دیکھ کر وہ خود بھی حیران رہ گئی۔

''تم اس قدر خوش نظر نہیں آرہے مائی ڈیئر دانش منصور جتنا خوش تمہیں اس کامیاب مہم سے واپسی پر ہونا چاہئے تھا اور رُخسار سے ملاقات کا خوشگوار تصور تمہارے چہرے پر چسپاں ہونا چاہئے تھا۔''

''ہاں کوئن ایسی ہی بات ہے۔''

''خیریت...... آؤ بیٹھو تو سہی میں تو تمہارا بے چینی سے انتظار کر رہی تھی۔''

''ایک بری خبر لایا ہوں آپ کے لئے کوئن؟''

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"اوہو مجھے پریشان نہ کرو جلدی بتاؤ کیا بات ہے؟"

"کوئن انتہائی پراسرار طریقے سے میری کرائن میں پرائم سٹور کے تمام افراد کو جو بلیک چینل کے کارکن تھے قتل کر دیا گیا ہے۔" میرے ان الفاظ پر کوئن میکوویا بھی ساکت رہ گئی تھی وہ چند لمحات خلا میں گھورتی رہی، پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

"دانش منصور کیا ان کی گردنوں پر سرخ نشانات پائے گئے ہیں...... ایسے نشان جیسے کوئی کسی آلے سے گردن دباؤ اور اس کے بعد موت واقع ہو جائے؟" میں حیرت سے اچھل پڑا تھا، میں نے جلدی سے کہا۔

"ہاں کوئن ایسے ہی نشانات تھے۔" کوئن نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور پھر پر خیال انداز میں گردن ہلاتی ہوئی بولی۔

"بہت افسوس ناک خبر ہے لیکن...... لیکن...... تعجب خیز نہیں۔"

"کیا مطلب؟" کوئن میکوویا نے نگاہیں اٹھا کر مجھے دیکھا پھر آہستہ سے مسکراتی ہوئی بولی۔

"اپنے آپ کو اس غمناک تاثر سے نکالنے کی کوشش کرو دانش منصور، جاؤ رخسار تمہاری منتظر ہے، ہمیں اور بھی بہت سی باتیں کرنا ہوں گی۔"

"لیکن کوئن کیا آپ کے علم میں کوئی ایسی بات ہے؟"

"نا ہوتی تو میں تم سے اس طرح سرخ نشان کے بارے میں کیوں پوچھتی۔"

"کیا آپ کے خیال میں ہم نے الیس گیری ڈیل کو آزادی دے کر ان افراد کے لئے موت خریدی ہے۔" میں نے کہا۔

"نہیں ڈیئر دنیا کے کئی ملکوں میں بلیک چینل کے بہت سے نمائندے قتل ہو چکے ہیں اور ان کی گردنوں پر ایسے ہی سرخ نشان تھے لیکن کیا تم میری ایک درخواست قبول کر لو گے؟"

"کیا کوئن؟"

"سب سے پہلے رخسار سے ملاقات کرو اس کے ساتھ کچھ وقت گزارو، میں یہ خوشگوار لمحات تم سے نہیں چھیننا چاہتی...... میں نے کچھ کہنا چاہا لیکن کوئن ہاتھ اٹھا کر بولی۔" پلیز دانش منصور!"

اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ بیس لاکھ انسانوں کی زندگی موت کے چنگل سے نکل چکی

تھی اور یہ... اس سلسلے میں ایک فعال کردار ادا کر رہا تھا...... اس بات کی مجھے بے پناہ خوشی تھی لیکن جو کچھ ہوا تھا وہ بھی اتنا افسوس ناک تھا کہ میں اپنے آپ کو اس کے تاثر سے آزاد نہیں پا رہا تھا، پھر میں نے رخسار کو دیکھا...... شاید کوئن میکوویا نے رخسار کو میری واپسی کی اطلاع دی تھی اور اسے سرپرائز دینا چاہتی تھی، اس لئے رخسار میری آمد سے بے خبر جس کام میں مصروف تھی اسے دیکھ کر مجھے بھی حیرت ہوئی، اس کے جسم پر جوڈو کراٹے کا لباس تھا...... دو انسٹرکٹرز اس کے پاس موجود تھیں اور رخسار نن چکو گھما رہی تھی، اس کی رفتار اس کی مہارت قابل دید تھی...... میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی...... میں نے دل ہی دل میں کوئن میکوویا کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے یہاں رخسار کو میری غیر موجودگی کا احساس نہیں ہونے دیا ہے اور اسے کچھ معمولات میں مصروف کرا لیا ہے، پھر رخسار نے گردن خم کی اور اپنی انسٹرکٹرز کو نن چکو واپس کر دیا...... تب ہی وہ گھومی تھی اور اس کی نگاہیں دروازے کی جانب اٹھ گئی تھیں...... پھر وہ دونوں ہاتھ پھیلائے اس طرح ساکت ہو گئی تھی جیسے تصویر بن گئی ہو...... میں مسکراتا ہوا آگے بڑھا اور وہ سحر زدہ نگاہوں سے مجھے دیکھتی رہی...... دونوں انسٹرکٹرز گردن خم کر کے وہاں سے چلی گئی تھیں۔

رخسار اپنی جگہ کھڑی ہوئی تھی...... میں اس کے قریب پہنچ گیا۔

"ہیلو رخسار۔"

"کیا یہ صرف ایک تصور نہیں ہے؟"

"کیا تم جیسی عظیم شخصیت تصورات پر بھروسہ کر سکتی ہے؟"

"اوہ فیصل میری زندگی، میری روح۔" رخسار بے اختیار ہو گئی اور میں نے بھی اس کی پذیرائی اسی انداز میں کی...... ظاہر ہے میرے لئے بھی وہ بڑی اہمیت رکھتی تھی، ہم دونوں بہت دیر تک ایک دوسرے میں کھوئے رہے، پھر رخسار نے کہا۔

"تم آ گئے...... مجھے اطلاع بھی نہ دی۔"

"کوئن میکوویا کی فطرت کو جانتی ہو، حالانکہ اسے میری آمد کا علم تھا۔"

رخسار کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی، پھر اس نے کہا۔

"لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ تمہارے اس طرح اچانک آ جانے سے مجھے بے پناہ خوشی ہوئی ہے۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

''میں جانتا ہوں جان، میں جانتا ہوں۔'' میں نے بے خودی کے عالم میں کہا

رخسار شرما گئی، پھر میں نے کہا۔

''یہ سب کیا ہے؟''

''یہ سب اتنا ہی نہیں ہے بلکہ اس سے آگے بھی بہت کچھ ہے۔'' وہ بولی۔

''ویری گڈ۔''

''آؤ اندر آؤ نا۔''

ہم اس خوب صورت بڑے ہال سے نکل کر اندرونی حصے کی جانب چل پڑے۔ رخسار مجھے اپنے بیڈروم میں لے آئی تھی...... بیڈ روم کے سیٹ اپ وغیرہ میں بھی تبدیلی ہو گئی تھی۔ میں کوئن میکوویا کا دلی طور پر شکر گزار تھا کہ اس نے ہمیں وہ حیثیت دے دی تھی جو شاید کسی اور کو کسی اور کے ذریعے نہ مل سکے...... ایک عجیب تاثر قائم کیا تھا اس نے اپنے بارے میں دلوں میں۔

میں نے ایک طائرانہ نگاہ پورے ماحول پر ڈالی، رخسار میرے سینے سے سر لگا کر بیٹھ گئی تھی۔

''مجھے خود سے جدا نہیں کرو فیصل بس یہ تصور میرے وجود میں سرایت کر جانے دو کہ میں تم سے الگ تمہارے بدن کا کوئی حصہ نہیں ہوں بلکہ تمہارا وجود ہی ہوں۔''

''رخسار ہم عملی انسان ہیں اور حقیقتوں کو زندگی تسلیم کرتے ہیں...... محبت میں جذبات بڑی چیز ہوتے ہیں اور الفاظ بھی۔ میں ان الفاظ کو صدق دل سے تسلیم کرتا ہوں۔ خیر چھوڑو ان باتوں کو...... تم یہ بتاؤ کیسی ہو؟''

''بالکل ٹھیک ہوں؟''

''یہاں کیسے گزر رہا ہے؟''

''بتا نہیں سکتی...... کوئن میکوویا تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے دن رات میرے بارے میں ہی سوچتی رہتی ہے۔''

''وہ عظیم عورت ہے۔''

''اور میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے لئے اس کائنات میں اللہ کے بعد سب سے بڑی محسن۔''

''ہاں اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن رخسار میری زندگی میں جو کچھ ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ خود تمہاری زندگی میں بھی جو کچھ ہے اس میں ہمیں بڑے اچھے محسن ملے ہیں اور کسی ایک شخصیت کو ہم حتمی شخصیت نہیں کہہ سکتے۔''

''میں سمجھ رہی ہوں تم کیا کہنا چاہتے ہو؟''

''ہاں کہاں سے ابتدا کروں...... بہت پرانی بات ہے، الیاس بھائی اور نازاں باجی سے یہ سلسلہ شروع ہوا تھا بلکہ شاید اس سے پہلے پیرو استاد سے...... کیا آغاز ہوا تھا زندگی کا رخسار۔ سوچتا ہوں تو ایک ایسی کہانی محسوس ہوتی ہے جو پردہ سیمیں پر چل رہی ہو، اس کہانی سے اپنا کوئی تعلق ہی نہیں لگتا...... غزنوی صاحب کی کوٹھی میں ملازموں کی طرح زندگی گزارنے والا ایک معصوم سا بچہ جسے حالات کی ستم ظریفیوں نے انسانوں سے گم کوئی چیز بنا ڈالا تھا۔ بدبختی نے اسے کہاں سے کہاں پہنچایا، نہیں صاف کر رہا تھا...... پیرو استاد ملا، الیاس بھائی کا بیگ غائب ہوا، الیاس بھائی نے بند کرا دیا...... پھر اپنے ساتھ لے گئے، نازاں باجی نے پالا پھر مغل شاہ ملا اس کے بعد رشید ناگی، پھر اتنے دوست، اتنے محسن اور اتنے دشمن کہ ان کی گنتی تک یاد نہ رہی اور پھر...... پھر رخسار مل گئی اور اب کوئن میکوویا...... ہم یہ نہیں کہہ سکتے رخسار کہ ہم کسی ایک شخص کے شکر گزار ہیں...... پتا نہیں کون کون ہمارے لئے کیا کیا کرتا رہا ہے...... رخسار بہرحال یہ ساری باتیں اپنی جگہ۔ تمہیں خوش دیکھ کر مجھے دلی مسرت ہوتی ہے۔''

''آپ کو پتا ہے کہ الیاس بھائی اور نازاں باجی کے بارے میں مفصل تفصیلات معلوم کرلی گئی ہیں۔''

''کیا مطلب...... کیسے؟''

''کوئن میکوویا نے وہاں کچھ لوگوں کی ذمے داری لگائی تھی۔ انہوں نے براہ راست ہمیں اس سلسلے میں معلومات فراہم کی ہیں۔''

''کیا حال ہے ان کا؟''

''بالکل ٹھیک ہیں، مطمئن اور مسرور زندگی گزار رہے ہیں، اب ان پر کوئی دباؤ نہیں ہے۔''

''اور میرا وطن، میری زمین؟''

''سب ٹھیک ہے، حالات ٹھیک چل رہے ہیں...... بس ان میں دانش منصور نہیں ہے۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"میرے بارے میں کسی تاثر کا پتا چلا؟"

"خراب تاثر ہے تمہاری تلاش جاری ہے۔"

"ہوں کوئی بات نہیں ہے رخسار، وقت کی کہانیاں اگر تبدیل نہ ہوں تو اسے وقت کیسے کہا جا سکتا ہے...... ٹھیک ہو جائے گا، سب ٹھیک ہو جائے گا...... مجھے ان باتوں کی کوئی پروا نہیں ہے...... میں انتظار کروں گا...... اس وقت کا انتظار کروں گا جب میرے بارے میں اہل وطن کی غلط فہمیاں دُور ہو جائیں، ایک بار پھر میں اپنے فرائض کی انجام دہی کے لئے اپنے وطن کا رخ کروں گا اور اس وقت تک اپنا فرض پورا کرتا رہوں گا جب تک میرے سینے میں آخری سانس ہے...... ہمیں زندگی میں اس قدر انوکھے واقعات پیش آ چکے ہیں رخسار کہ اب کسی بات پر حیرت نہیں ہوتی...... زندگی اسی کا نام ہے...... چلو چھوڑو ان باتوں کو یہ کیا شغل شروع کر دیا ہے بھئی تم نے...... نن چکو تو تم اس انداز میں گھما رہی تھیں کہ میں دیکھ کر حیران رہ گیا...... میری نرم و نازک رخسار اب اس قدر قوت حاصل کر چکی ہے۔"

رخسار کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی، اس نے کہا۔

"کوئن میکو ویا نے میرے لئے بڑے عجیب و غریب انتظامات کئے ہیں فیصل۔"

"مثلاً؟"

"ایک پوری تفصیل ہے اور اس وقت نہیں بتاؤں گی۔ پہلے مجھ سے میرے اور اپنے بارے میں باتیں کرو اور اس وقت تک باتیں کرتے رہو، جب تک مجھے یہ احساس نہ ہو جائے کہ جتنے عرصے تم مجھ سے دور رہے ہو، اس کی کمی پوری ہو گئی۔"

میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی...... رخسار کے ساتھ وہ لمحات جس قدر مسرتوں کا باعث تھے اسی قدر وہ احساس بھی میرے دل میں کچوکے پیدا کرتا رہتا تھا کہ اسکیلا اور ان لوگوں کو قتل کرنے والے کون تھے۔ ہنستے بولتے، جیتے جاگتے لوگ کتنی آسانی سے موت کی نیند سلا دیئے گئے تھے...... زندگی کتنی بے وقعت شے ہے۔

میں حیرت سے منہ کھولے رخسار کی باتیں سن رہا تھا...... یہ تصور میرے لئے بہت دلکش تھا کہ کسی مرحلے پر رخسار بھی میرے شانہ بشانہ مہمات کی انجام دہی میں موجود ہو اور ہم دونوں مل کر وہ کریں جو انسانیت کے دشمنوں کے لئے موت کا باعث ہو۔ میں نے چند لمحات خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"رخسار ایک عجیب تصور ہے یہ کہ کیا تم کبھی خواب میں بھی سوچ سکتی تھیں کہ میں اور تم جیسے گھریلو اور عام زندگی گزارنے والے اس حد تک پہنچ سکتے ہیں۔"

"نہیں سوچ سکتی تھی فیصل، تم یقین کرو نہیں سوچ سکتی تھی...... کبھی کبھی تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ میں خلا میں ہوں اور دنیا میرے نیچے پھیلی ہوئی ہے اور میں بہت بلندی سے اس دنیا کو دیکھ رہی ہوں...... یہ چھوٹے چھوٹے کھلونے میرے ہاتھوں کی دسترس میں ہیں اور میں انہیں ان کی جگہ سے اٹھا کر کہیں بھی رکھ سکتی ہوں، اتنی قوت حاصل ہو گئی ہے مجھے۔ فیصل یہ سب کچھ مجھے بے حد دلکش لگتا ہے، بالکل ایک ایسے خواب کی مانند جس میں انسان اپنی برتری چاہتا ہو۔"

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے رخسار بلکہ بہت اطمینان ہو گا مجھے کہ کم از کم میری غیر موجودگی میں تم کوفت کا شکار نہیں ہو گی، بلکہ تم خود بھی میرے شانہ بشانہ دانش منصور کی بیوی کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دو گی۔"

رخسار خوش ہو گئی تھی، اس نے کہا۔ "مجھے خوف تھا اس بات کا کہ کہیں تم اس احساس کے ساتھ کہ کہیں مجھے کوئی نقصان نہ پہنچ جائے، اس بات سے منع کر دو لیکن فیصل میں یہ چاہتی تھی۔"

"میں خوش ہوں رخسار۔" میں نے کہا اور یوں بات ختم ہو گئی۔

رخسار کے ساتھ محبت کے وہ خوش آگیں لمحات میرے لئے بڑے جاں فزا ہوا کرتے تھے اور یہ بھی حقیقت تھی کہ اگر میں دن رات اس کی محبت میں ڈوبا رہتا تو ممکن ہے کبھی یہ احساس ہوتا کہ اپنے فرائض سے غفلت برت رہا ہوں اور یہ احساس بھی رخسار سے اُلجھا دیتا لیکن وقفے وقفے سے رخسار سے ملاقات زیادہ خوشگوار تصور پیدا کرتی تھی اور کوئن میکو ویا نے کئی دن تک ہم دونوں کو پریشان نہیں کیا تھا، حالانکہ میں اس سے ملنا چاہتا تھا لیکن جب بھی اس کے بارے میں معلومات حاصل کرتا یہی علم ہوتا کہ کوئن موجود نہیں ہے، لیکن آخر کار ایک دن میں نے اسے جا ہی پکڑا وہ اپنے ایک مخصوص چیمبر میں تھی، مجھے دیکھ کر بڑے دل آویز انداز میں مسکرائی تھی۔

"آپ کہاں مصروف ہیں کوئن، کتنی بار آپ کو تلاش کر چکا ہوں؟"

"میں جو کچھ کرنا چاہتی تھی وہی کرتی رہی ہوں اور اب مناسب وقت ہے کہ میں تم

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

سے ملاقات کرلوں ورنہ شاید اس چینل میں تم مجھے نہ پاتے۔''

''مطلب؟''

''بھئی میرے بھی تو کچھ فرائض ہیں...... میاں بیوی اتنے عرصے کے بعد ملے ہیں کم از کم انہیں تھوڑا سا موقع تو دینا چاہئے تھا۔''

''میں ہنس پڑا......''تو آپ جان بوجھ کر یہ سب کچھ کررہی تھیں؟''

''ہاں!''

''نہیں کوئن ہم ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو اپنے لئے جیتے ہیں۔''

''نہیں اپنے لئے جینا چاہئے۔''

''تو پھر تب میں آپ سے بھی ایک سوال کرسکتا ہوں؟''

''کرو۔'' کوئن میکوویا نے جواب دیا۔

''آپ کو بھی تو خوشیاں درکار ہیں کوئن، آپ کو بھی تو وہ سب کچھ چاہئے جو انسانی زندگی کے لئے ضروری ہوتا ہے۔''

ایک لمحے کے لئے کوئن میکوویا کے چہرے پر ایک عجیب سا تاثر پیدا ہوا، یہ تاثر اس سے پہلے بھی ایک دو بار پیدا ہو چکا تھا اور ان لمحات میں مجھے ایک عجیب سی کیفیت کا احساس ہوتا تھا لیکن کوئن نے فوراً ہی اپنے آپ کو سنبھال لیا اور بولی۔

''ہاں مجھے بھی اپنی زندگی کے لئے سکون بخش لمحات درکار ہوتے ہیں، لیکن ڈیئر دانش منصور! انسان کی اپنی ایک فطرت ہوتی ہے، ایک سرشت ہوتی ہے اس کی۔ لوگ کس کس طرح زندگی میں لذتیں حاصل کرتے ہیں، تمہیں یقیناً اس کا اندازہ ہوگا۔ کچھ لوگ اپنے آپ کو نشہ آور ادویات کے حوالے کردیتے ہیں اور خوش اور مطمئن رہتے ہیں، کچھ زندگی کے دوسرے شغل اپنا لیتے ہیں، میری زندگی کا بہترین مشغلہ یہ ہے کہ میں اپنے آپ کو دوسروں کے لئے وقف کردوں، جیسا کہ میں نے کیا ہے...... میں مطمئن ہوں دانش منصور۔ غیر مطمئن بالکل نہیں ہوں۔''

''جی کوئن۔'' میں نے آہستہ سے کہا۔

''اچھا یہ بتاؤ رخسار کو میں نے جن راستوں پر لگایا ہے کیا وہ تمہارے لئے قابل قبول ہیں؟''

''کوئن رخسار کو آپ نے ہی میرے لئے قابل حصول بنایا ہے۔ کیا میں اس بات سے انکار کرسکتا ہوں۔''

''نہیں...... وہ تمہاری محبت تھی، تمہاری ملکیت تھی۔ بس یوں سمجھو کہ میں نے تمہاری جاگیر تمہیں لا کر دے دی ہے کہ کون سا ایسا اہم کام کیا ہے میں نے؟''

''بہرحال آپ اس کے بارے میں جو کچھ سوچ رہی ہیں...... میں سمجھتا ہوں وہ مجھ سے بہتر ہے، وہ بھی خوش ہے کیونکہ ایک دلچسپ مشغلہ ملا ہوا ہے۔''

''میں اسے جو کچھ بنانا چاہتی ہوں دانش اس کے بارے میں مختصراً تمہیں اب بتانا پسند کروں گی...... میں اسے ایک ماسٹر برین بنانا چاہتی ہوں...... میں اسے ایک ایسی شخصیت بنانا چاہتی ہوں، جس کے بارے میں لوگ تصور بھی نہ کرپائیں، وہ متحرک ہوگی تو یوں سمجھ لو ایسے بیش بہا کارنامے سرانجام دے گی کہ لوگ انگشت بدنداں رہ جائیں میں اسے سائنسی صلاحیتوں سے مالا مال کروں گی اور زندگی کی کوئی ضمانت تو بے شک نہیں لی جاسکتی لیکن اس کے تحفظ کی ضمانت میں تمہیں دیتی ہوں۔''

''کوئن اس کے بارے میں آپ جیسا مناسب سمجھیں کریں، کیونکہ وہ خود بھی مطمئن اور مسرور ہے اب آپ مجھے یہ بتایئے آپ نے مجھے جو وقت دیا تھا میرے اپنے خیال میں پورا ہو چکا ہے۔ اسکیلا اور پرائم سٹور کے ان ساتھیوں کی موت میں کبھی نہیں بھول سکوں گا...... میرا ذہن مسلسل تردد میں الجھا ہوا ہے اور آپ نے مجھ سے اس سرخ نشان کے بارے میں پوچھا تھا...... آپ کے وہ الفاظ بھی میرے ذہن میں اٹکے ہوئے ہیں۔ کیا تھا کوئن میکوویا، یہ سب کچھ کیا تھا؟''

کوئن میکوویا کے چہرے پر عجیب سے تاثرات پھیل گئے، اس نے آہستہ سے کہا۔

''دانش منصور، مجھے امید تھی اس بات کی، میں احمق نہیں ہوں...... پہلی بار بلیک چینل کا نام منظر عام پر لانے کے بعد میں مستقل طور پر اس بات کو واچ کرتی رہی ہوں کہ بلیک چینل کے خلاف کیا کیا اقدامات ہوتے ہیں اور کہاں کہاں سے ہوتے ہیں...... یہ تو ایک ٹھوس حقیقت ہے کہ اگر آج بلیک چینل کے اغراض و مقاصد ہم مکمل طور پر منظر عام پر لے آتے ہیں بلکہ تھوڑا بہت لا بھی چکے ہیں تو یوں سمجھ لو کہ دنیا کے بے شمار ممالک ہماری تائید کریں گے، ہمارے بارے میں طرح طرح کے مقالے پڑھے جائیں گے...... ہمیں اپنے ساتھ شامل

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہونے کی پیش کش کی جائے گی...... کہا جائے گا کہ ہم وہ سب کچھ کر رہے ہیں، جو ہمیں کرنا چاہئے اور وہ سب ہمارے ہمنوا ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے دانش منصور کہ بے شمار وہ قوتیں جو کسی کو اپنا مدمقابل نہیں دیکھنا چاہتیں، شدید تشویش کا شکار ہوگئی ہیں اور مزید ہو رہی ہیں...... وہ بھلا یہ کیسے پسند کریں گی کہ ان کی برتری ایک ایسی قوت کے ذریعے ختم ہو جائے جو منظر عام پر بھی نہیں ہے اور تم یہ جانتے ہو دانش منصور کہ بہر حال ان کے پاس بھی وسائل ہیں...... وہ ناکارہ نہیں ہیں اور پھر اب تو بلیک چینل کے خلاف ایک ایسا گٹھ جوڑ بن جائے گا...... جو انتہائی قوت کے ساتھ کام کرے گا...... دُنیا کی بڑی بڑی قوتیں ہر مدمقابل قوت کو پوری طرح اپنی نگاہوں میں رکھے ہوئے ہیں اور اس کے بارے میں جانتی ہیں، لیکن وہ بلیک چینل کے بارے میں بھی جاننا چاہتی ہوں گی۔ یہ اندازہ لگانا چاہتی ہوں گی کہ آخر بلیک چینل ہے کیا چیز اور اس کے وسائل کیا ہیں اور میں اس بات کا اعتراف کروں گی کہ دُنیا کے چند ملکوں میں انہوں نے بی سی گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں...... مجھے ستاون آدمیوں کی زندگی سے ہاتھ دھونا پڑے ہیں، ان چند ممالک میں انہوں نے ان لوگوں کو ایک مخصوص طریقے سے قتل کر کے اپنی قوت کا اظہار کیا ہے اور وہ ایک مخصوص طریقہ کار اختیار کر کے بلیک چینل کے ان ارکان کو قتل کر رہے ہیں تاکہ میں ان کی جانب متوجہ ہو جاؤں، یہی چاہتے ہیں وہ کہ اس طرح میرے اور ان کے درمیان ایک مقابلہ چل پڑے اور ہم لوگ منظر عام پر آ جائیں۔''

میں دنگ رہ گیا تھا...... کافی دیر تک خاموش رہنے کے بعد میں نے کہا۔

''تو کوئن میکوویا کیا ہم انہیں ان کے اس کام کے لئے آزاد چھوڑ دیں گے؟''

''نہیں...... بات یہ نہیں ہے، میں اس کے ساتھ ساتھ ہی تمہیں کچھ اور اطلاعات بھی دینا چاہ رہی ہوں دانش منصور۔''

''جی میڈم۔''

''میرے اپنے ذرائع ہیں...... معلومات حاصل کر رہی ہوں میں...... یہ بات قطعی طور پر منظر عام پر نہیں آئی کہ وہ کون لوگ ہیں، لیکن ایک گروپ نمودار ہوا ہے اور یہ اپنے آپ کو اینٹی بی سی گروپ کہتا ہے، یعنی اینٹی بلیک چینل، یہ گروپ سرگرم عمل ہوا ہے اور منظر عام پر آیا ہے، میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ یہ نام منظر عام پر خود نہیں آیا بلکہ لایا گیا ہے...... اینٹی بی سی گروپ کا کہنا ہے کہ وہ اپنے طور پر تیاریاں کر رہا ہے، تاکہ بلیک چینل اگر کسی وقت دُنیا کے

خلاف اعلان جنگ کر دے تو اینٹی بی سی گروپ اس کا دفاع کر سکے، اس سلسلے میں اس گروپ نے دُنیا کے مختلف بڑے ممالک کو اپنے خیالات سے آگاہ کیا ہے اور ان ممالک میں اس بارے میں گفت و شنید ہو رہی ہے۔ میٹنگیں کی جا رہی ہیں اور یہ اندازہ لگایا جا رہا ہے کہ بلیک چینل اور اینٹی بی سی گروپ میں سے کسے فوقیت دی جائے اور کون دُنیا کی بہتری کے لئے زیادہ کارآمد ہو سکتا ہے۔''

میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی...... میں نے کہا۔

''کوئن آپ اس سے کیا نظریہ اخذ کرتی ہیں؟''

''نہیں یقین کرو یہ سوال تم نے بس ایک لمحے پہلے کر ڈالا ہے، یہ میرا سوال ہے اور میں تم سے کرنا چاہتی ہوں۔'' کوئن میکوویا نے کہا...... میں پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کوئن میکوویا کو دیکھنے لگا، پھر میں نے کہا۔

''بہت مشکل سوال کر ڈالا ہے آپ نے مجھ سے کوئن، حالانکہ سچی بات یہ ہے کہ اب سے چند لمحے قبل ہی آپ نے جس نظریئے کا اظہار کیا ہے میں سو فیصد اس سے اتفاق رکھتا ہوں۔''

''تو کہتے ہوئے کیوں ہچکچاتے ہو ڈیئر دانش منصور، ہاں میرا وہی نظریہ ہے اور میں اس پر سو فیصد یقین رکھتی ہوں...... دُنیا کے پیشتر ممالک بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ ان کا گٹھ جوڑ جو بہر طور کسی نہ کسی شکل میں لیس لینڈ اور میری کرائن کے معاملات میں بھی منظر عام پر آ چکا ہے، قطعی یہ نہیں چاہے گا کہ کوئی اور ایسی قوت منظر عام پر آئے جو ان پر فوقیت حاصل کر جائے ورنہ اس شکل میں تو ان کی اپنی اجارہ داری ختم ہو جاتی ہے اور وہ ایک نادیدہ قوت سے خوفزدہ رہتے ہیں...... میں اب بھی پورے اعتماد سے یہ کہتی ہوں کہ وہ گروپ بذات خود کچھ نہیں ہے، بلکہ اسے مختلف قوتوں کی پشت پناہی حاصل ہے، دانش منصور یہ ایک اتنی عام بات ہے جس پر ہم لوگوں کو بحث کرنی ہی نہیں چاہئے، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمارا طریقہ کار کیا ہو؟''

''جی کوئن بالکل ٹھیک کہتی ہیں آپ۔''

''میں نے بڑا صبر کیا ہے دانش منصور، صرف اس لئے کہ جو قدم اٹھاؤں تم سے مشورے کے بعد اُٹھاؤں۔''

''آپ نے مجھے بہت بڑا مقام دے دیا ہے کوئن، میں تو ان لمحات سے ڈرتا ہوں جب

Uploaded By Muhammad Nadeem

کبھی میری صلاحیتیں آپ کے معیار پر پوری نہ اتر سکیں اور مجھے شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔"

"چھوڑو ان باتوں میں کیا رکھا ہے، جو میں نے پوچھا ہے وہ بتاؤ۔"

"کوئن ہمارے جتنے افراد ان کے ہاتھوں ہلاک ہوئے ہیں، وہ دُنیا کے کتنے ملکوں سے تعلق رکھتے تھے، میرا مطلب ہے بی سی گروپ کے لئے وہ کہاں کہاں کام کر رہے تھے؟" اور کوئن نے ان ملکوں کے نام مجھے بتائے۔

"تمام افراد ختم ہو چکے ہیں۔"

"ہاں اور میں ان لوگوں کی معلومات کی داد دیتی ہوں...... خدا کا شکر ہے کہ میری کرائن میں ان لوگوں کو تمہارے بارے میں نہیں معلوم ہو سکا تھا، پتا نہیں کیوں...... میں اس کا اندازہ نہیں لگا سکی ورنہ اتنا تو میں جانتی ہوں کہ وہ تمہارے لئے بھی کوشش کرتے۔"

"جی...... فوری طور پر آپ نے کوئی قدم اُٹھایا ہے؟"

"ہاں...... فی الحال میں نے بلیک چینل کے تمام ممبروں کو انڈر گراؤنڈ کر دیا ہے اور انہیں ہدایت کی ہے کہ فی الحال تمام کارروائیاں بند کر دی جائیں۔"

"وری گڈ...... یہ آپ نے بہت اچھا کیا اور اب کوئن میں اس سلسلے میں فوری طور پر اپنے کچھ تصورات کا اظہار کرتا ہوں اور آپ نے مجھے اس قدر شہہ دے دی ہے کہ میں اس کے لئے زیادہ وقت خرچ کرنے کے باوجود سوچ بھی نہیں رہا۔"

"نہیں سوچ کس ذہن میں پیدا ہوئی ہے، صرف یہ دیکھنا چاہئے کتنا وقت لیا ہے، یہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔"

"ہمیں بہرحال اس خطرے کے پیش نگاہ اپنے کام کا فوری طور پر آغاز کرنا پڑے گا اور ان لوگوں کو منظر عام پر لانا پڑے گا جو اس سلسلے کے روح رواں ہیں۔"

"سو فیصد۔"

"اس کے لئے میڈم ہمیں ازسرِنو کسی ایک جگہ سے کام کا آغاز کرنا ہوگا اور میں اس سلسلے میں ایک خاص جگہ کا نام لیتا ہوں۔" میں نے کہا۔

"کون سی؟" کوئن میکوویا نے مجھ سے پوچھا اور میں نے اس جگہ کا نام کوئن میکوویا کو بتایا...... میکوویا پرخیال انداز میں گردن ہلانے لگی، پھر اس نے کہا۔

"ہاں صحیح بات یہ ہے کہ یہیں سے ان قوتوں کا وجود ظہور میں آ سکتا ہے تو پھر تم کیا کرنا

چاہتے ہو؟"

"کوئن میرا خیال ہے ہمیں بہت محتاط طریقے سے بی سی گروپ کے ایک پینل کو منظر عام پر لانا ہوگا لیکن اس کے لئے ہم جو طریقہ کار اختیار کریں گے وہ ذرا زیادہ مشکل ہوگا اور ہمارا مقصد یہ ہوگا کہ ہم خود منظر عام پر آ کر ان لوگوں کو منظر عام پر لائیں جو بی سی گروپ کے دشمن ہیں...... اس کے لئے ایک اُلجھا ہوا طریقہ کار اختیار کرنا ہوگا، لیکن بہرحال یہی طریقہ کار مناسب رہے گا۔"

"تم جو کچھ کرنا چاہتے ہو مجھے صرف یہ بتاؤ کہ اس سلسلے میں میری کیا خدمات ہوں گی؟"

"نہیں میڈم...... آپ کے مشورے کے بغیر تو میں کچھ نہیں کرنا چاہتا۔"

"دانش خود پر انحصار کرو...... میں وعدہ کرتی ہوں کہ تمہارے کسی مسئلے میں آڑے نہیں آؤں گی...... ایک پروگرام ترتیب دو بلکہ بلیک چینل کے ایک ذمے دار ستون کی حیثیت سے اپنے طور پر فیصلے کرو مجھے خوشی ہوگی۔" میں پرخیال انداز میں گردن ہلانے لگا، پھر میں نے کہا۔

"تب اس کے لئے مجھے تھوڑا سا وقت درکار ہے۔"

"یہ کہنے کی ضرورت ہی نہیں۔" کوئن میکوویا نے کہا۔ رخسار سے بھی تفصیل سے اس موضوع پر بات چیت ہوئی...... میں نے رخسار کو تمام معاملات سے ناواقف بھی نہیں رکھا تھا...... وہ بہت دیر تک پرخیال نگاہوں سے میری صورت دیکھتی رہی، پھر اس نے کہا۔

"یہ بہت افسوس ناک امر ہے کہ ہم اپنے ہمدردوں کی اتنی زندگیاں ضائع کر بیٹھے جن لوگوں نے یہ قدم اٹھایا ہے ان کے خلاف انتہائی موثر اور جارحانہ اقدامات کی ضرورت ہے۔ ویسے بھی فیصل یہ ایک حقیقت ہے کہ اپنے وطن سے جدا ہونے کے بعد یہاں ہمیں جو کچھ نظر آیا ہے وہ ایسا ہے کہ ہم اسے اپنے وطن کے مترادف ہی سمجھ سکتے ہیں...... نظریہ مختلف نہیں ہے، وہاں ایک محدود حلقے کی بات تھی اور یہاں کائنات کی وسعتوں میں پھیلے ہوئے لاتعداد انسانوں کی بقاء کا مسئلہ، فرض تو ایک ہی ہے۔"

"ہاں رخسار...... جیسا کہ میں تم سے پہلے کہہ چکا ہوں کہ ہمیں وقت کا انتظار کرنا ہوگا۔"

"تو پھر تم اس سلسلے میں کیا ارادہ رکھتے ہو؟"

WWW.PAKSOCIETY.COM
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"ایک ملک کا انتخاب تو کرلیا ہے میں نے اور وہ بھی اس لئے کیا ہے کہ اس وقت دنیا بھرکی تمام قوتیں اسے ہی حاصل ہوگئی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہاں سے مجھے اینٹی بی سی گروپ کے بارے میں یقینی طور پر بہتر معلومات حاصل ہوں گی۔ مسئلہ صرف طریقہ کار کا ہے کہ کیا میں بی سی گروپ کے رکن کی حیثیت سے منظر عام پر آؤں اور ان لوگوں کو اپنے پیچھے لگالوں یا پھر کوئی نیا طریقہ کار اختیار کیا جائے۔"

"میری ذہنی استعداد ابھی اس قدر نہیں بڑھی کہ میں اس سلسلے میں تمہیں کوئی بہتر مشورہ دے سکوں۔" رخسار نے اعتراف کرنے والے انداز میں کہا۔

پھر کئی دن میں نے اسی سوچ بچار میں گزار دیئے تھے...... رخسار کے ساتھ تھوڑا سا وقت بھی چاہتا تھا جو بہرطور مجھے حاصل ہوگیا...... غوروخوض کرتے کرتے آخرکار میں نے ایک فیصلہ کیا اور اس سلسلے میں کوئن کو کچھ نہ بتانے کا تہیہ کرلیا...... البتہ کوئن سے ملاقات کر کے میں نے اس سے کہا۔

"ملک وہی ہوگا، طریقہ کار ذرا تبدیل کرنا پڑے گا...... ان تمام اشیاء کی ضرورت ہے جو اب تک مجھے حاصل رہی ہیں...... فی الحال تنہا ہی رہوں گا، لیکن بی سی گروپ کے ممبران کے بارے میں مجھے تفصیلات دے دی جائیں، تاکہ اہم ضرورت پڑنے پر ان سے رابطہ قائم کرسکوں۔"

کوئن میکوویا نے آنکھیں بند کر کے تمام چیزوں کا وعدہ کرلیا تھا اور اس کے بعد مزید ایک ہفتہ انتظار کرنا پڑا، لیکن میں اپنے عزم کو تازہ کر رہا تھا اور اپنے دل و دماغ کو آنے والے لمحات کے لئے مستعد کر رہا تھا...... یہ میری زندگی کا اہم ترین کیس تھا اور سچی بات یہ ہے کہ اس کے سلسلے میں یہ تعین بھی نہیں کیا جاسکتا تھا کہ اس کی وسعتیں اور پھیلاؤ کتنا ہوگا...... ادھر اینٹی بی سی گروپ تھا جو بی سی گروپ کو منظر عام پر لانا چاہتا تھا اور اس نے بی سی گروپ کے ستاون افراد قتل کردیئے تھے...... ان کا انتقام ذہن میں تھا اور اس کے بعد وہ سب کچھ جو اس کے بعد پیش آئے گا، مجھے ایک بالکل ہی نئے انسان کی حیثیت سے منظر عام پر آنا ہوگا...... دل کے دبے دبے گوشوں میں یہ تصور بھی موجود تھا کہ بہرحال دانش منصور کی شناخت بھی بہت سے لوگوں کو ہے اور ہوسکتا ہے کچھ ایسے چہرے نظر آجائیں جو صرف دانش منصور کے شناسا ہوں...... ایک دلچسپ مرحلے کا آغاز ہونے والا تھا...... میں اپنی دونوں حیثیتوں کو مدنظر رکھ کر

ایک انتہائی پراسرار عمل کرنے کے لئے جارہا تھا۔

آخرکار رخسار کے ساتھ وہ آخری رات گزاری، رخسار کچھ عجیب فطرت اختیار کرچکی تھی...... اس جیسی قناعت پسند عورت شاید زندگی میں کبھی میرے سامنے نہ آئی تھی وہ اس کام کو مقدم قرار دیتی تھی جو میرے لئے مخصوص ہوتا تھا...... اپنے تمام جذبے اور اپنی تمام چیزیں وہ پوشیدہ کردیتی تھی۔

کوئن میکوویا اور رخسار نے مجھے الوداع کہا، اس وقت میں نے بے شک کوئن میکوویا سے وہ تمام چیزیں حاصل کی تھیں جو میرے لئے معاون ہوسکتی تھیں، لیکن ایک عام آدمی ہی کی حیثیت سے ایک طریقہ کار منتخب کر کے میں اس ملک روانہ ہوا تھا۔

جہاز میں سفر کر رہا تھا لیکن میرے ساتھ سفر کرنے والے یہ نہیں جانتے تھے کہ ایک عجیب وغریب شخصیت کچھ ایسے پوشیدہ ہتھیاروں کے ساتھ اس جہاز میں موجود ہے جن کا اگر اندازہ ہوجائے تو لوگوں پر بے ہوشی طاری ہونے لگے...... جہاز تک پہنچنے کے لئے ان اشیاء کو پوشیدہ رکھنے کا مسئلہ بھی کوئی خاص اہمیت نہیں اختیار کرسکا تھا، کیونکہ اس کے لئے کوئن میکوویا جیسی ذہین عورت نے دوسرے طریقہ کار دریافت کرلئے تھے۔

ہاں جب مطلوبہ ملک کے شاندار ایئرپورٹ پر اترا تو مجھے ان تمام چیزوں کو یکجا کرنے کے لئے دوسروں سے الگ تھلگ ہٹ کر تھوڑا سا انتظار کرنا پڑا اور اس انتظار کے لئے مجھے عجیب سی نگاہوں سے دیکھا گیا...... غالباً یہ سیکیورٹی کے افراد تھے جنہوں نے مجھے الگ تھلگ پاکر کچھ شک وشبہات محسوس کئے تھے اور جب امیگریشن کے معمولات سے فراغت حاصل کر کے میں باہر نکلا تو وہ دونوں میرے پاس پہنچ گئے...... دونوں جوان العمر اور چہرے سے ذہین نظر آنے والے نوجوان تھے، میں انہیں دیکھ کر مسکراتا ہوا رک گیا اور ان میں سے ایک نے اپنی جیب سے اپنا کارڈ نکال کر مجھے پیش کرتے ہوئے کہا۔

"معافی چاہتے ہیں جناب...... ہم انتظامیہ سے تعلق رکھتے ہیں...... کبھی کبھی کچھ ایسے امور درپیش ہوتے ہیں جن کے لئے ہمیں معزز مہمانوں کو ڈسٹرب کرنا ہوتا ہے...... ہم آپ سے تھوڑا سا وقت چاہتے ہیں۔"

"جی میں حاضر ہوں فرمائیے؟"

"براہ کرم آپ ہمارے ساتھ اس طرف آیئے۔" اس شخص نے کہا جو مجھ سے مخاطب

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہوا تھا اور میں خوشی سے اپنی ٹرالی گھسیٹتا ہوا ان کے ساتھ چل پڑا جس پر میرے بیگ لدے ہوئے تھے اور ایک چھوٹا سا بیگ میرے کندھے پر پڑا ہوا تھا، جس میں وہ سب کچھ موجود تھا جو ان لوگوں کے لئے ناقابل یقین تھا...... وہ لوگ مجھے عمارت کے ایک الگ تھلگ گوشے میں لے گئے جہاں مزید تین افراد اور موجود تھے...... چھوٹا سا آفس بنا ہوا تھا اور ایک میز کے پیچھے وہ تینوں بیٹھے ہوئے اپنے اپنے معمولات میں مصروف تھے...... تینوں نے باری باری نگاہیں اٹھا کر ہمیں دیکھا اور پھر اپنے کام میں مصروف ہو گئے...... مجھے ساتھ لانے والے دونوں افراد اس کمرے سے ملحق ایک اور کمرے میں داخل ہو گئے، جو چھوٹے کمرے کی نسبت وسیع تھا...... اس میں ایک بڑی ٹیبل پڑی ہوئی تھی، بیٹھنے کے لئے البتہ کوئی کرسی نہیں تھی اور یہ اندازہ ہو جاتا تھا کہ یہ ٹیبل سامان کی تلاشی لینے کے لئے ہے...... وسیع و عریض کمرے میں ایک جانب واش روم نظر آ رہا تھا...... یہاں پہنچنے کے بعد ایک نوجوان نے کہا۔

''براہ کرم اپنا یہ شولڈر بیگ یہاں رکھ دیجئے۔'' میں نے بڑی شرافت کے ساتھ بیگ اتار کر ٹیبل پر رکھ دیا...... انہوں نے ٹرالی سے میرے دونوں بیگ اتار کر ٹیبل پر رکھے تو میں نے کہا۔

''ایکسیوزمی مسٹر، یوں محسوس ہوتا ہے جیسے آپ کو مجھ پر کوئی شبہ ہوا ہے۔''

''ہم انتہائی معذرت خواہ ہیں جناب...... براہ کرم اپنا پاسپورٹ دکھائیے۔'' میں نے بڑی شرافت کے ساتھ اپنا پاسپورٹ اور اس سے متعلق دوسرے کاغذات ان کے سامنے کر دیئے۔'' پاسپورٹ پر میرا نام مسٹر پشکن لکھا ہوا تھا اور تعلق سپین سے۔'' ان میں سے ایک نے کہا۔

''آپ بارسلونا سے آئے ہیں...... یہ کاغذات دیکھنے کے بعد کیا اس سوال کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟'' اس نے پاسپورٹ بند کر کے میرے حوالے کر دیا۔ پھر بولا۔

''یہ لاک کھول دیجئے۔''

''نہیں مائی ڈیئر ان کا بند رہنا زیادہ مناسب ہے۔''

''کیا مطلب؟''

''ان میں تمہیں جو اشیاء نظر آئیں گی، تم انہیں دیکھ کر حیران رہ جاؤ گے اور وہ تمہاری سمجھ میں بھی نہیں آئیں گی...... خاص طور سے میرا یہ شولڈر بیگ، یہ تو بس یوں سمجھ لو کہ ایک

اسلحہ خانہ ہے۔''

''کیا مطلب؟''

''اس سے پہلے میں تم سے ایک سوال کرنا چاہوں گا...... وہ یہ کہ تمہیں میرے اوپر شبہ کیسے ہوا، جبکہ میں نہایت احتیاط کے ساتھ یہ اشیاء لے کر یہاں پہنچا ہوں۔''

''کیا تم بیکار گفتگو میں اپنا وقت ضائع نہیں کر رہے اور ہمارا بھی؟''

''خیر یہ ایک الگ بات ہے کہ تم میری بات کا جواب نہ دینا چاہو...... بہرحال تم ذہین لوگ ہو لیکن افسوس تمہاری ذہانت میرے سامنے بے مقصد ہے۔''

''براہ کرم بیگ کھولو۔'' اس شخص نے کسی قدر درشت لہجے میں کہا۔

''اور میں تم سے کہہ چکا ہوں کہ میں بیگ نہیں کھولنا چاہتا، اس میں اسلحہ ہے...... اصل میں، میں ایک جرائم پیشہ آدمی ہوں اور بڑے وسیع منصوبے کے تحت یہاں جرائم کرنے آیا ہوں...... تمہیں میرے ساتھ تعاون کرنا چاہئے...... وہ شاید واش روم۔'' میں نے کہا اور اس سے قبل کہ وہ لوگ کچھ کہتے میں نے واش روم کی جانب چھلانگ لگا دی، مقصد ان لوگوں کو تنگ کرنا ہی تھا لیکن واش روم میں داخل ہونے کے بعد مجھے ایک اور دروازہ نظر آیا جو دوسری جانب کھلتا تھا اور اندر سے بند تھا...... غالباً اس واش روم کو دو سمت سے استعمال کیا جاتا تھا...... میں نے فوری طور پر دوسرا دروازہ کھولا اور اس کے ساتھ ساتھ ہی اپنے ہاتھ پر بندھے ہوئے کوئن میکوویا کے تختے کو استعمال کر ڈالا...... وہ دونوں طوفانی انداز میں اندر داخل ہوئے تھے اور پھر دوسری جانب کا دروازہ کھلا دیکھ کر برق رفتاری سے اس کھلے دروازے سے دوڑتے چلے گئے تھے...... میں نہیں جانتا تھا کہ دوسرے دروازے کے دوسری جانب کیا ہے، لیکن ان کے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں بتا رہی تھیں کہ ادھر کوئی راہداری ہے اور کھلے دروازے کو دیکھ کر وہ بے دھڑک اس جانب چل پڑے ہیں، یہ سوچ کر کہ میں ادھر سے نکل بھاگا ہوں، ویسے بھی واش روم میں انہیں کچھ نظر نہیں آیا ہوگا، چنانچہ میں نے سب سے پہلے وہ دروازہ بند کیا اور بند کرنے سے پہلے اسے جھانک کر دیکھ لیا...... لمبی راہداری دُور تک چلی گئی تھی...... اطمینان بخش بات تھی...... میں نے واش روم سے نکلنے کے بعد ادھر کا دروازہ بھی بند کیا اور پھر اطمینان سے اپنی اصلی شکل میں واپس آیا...... شولڈر بیگ کاندھے پر لٹکایا، بیگ اُٹھا کر ٹرالی پر رکھے اور ٹرالی دھکیلتا ہوا باہر نکل آیا...... میزوں پر بیٹھے ہوئے تینوں افراد نے مجھے دیکھا تو میں

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

نے مسکرا کر ہلکے سے گردن خم کی اور وہ بھی خوش مزاجی سے مسکرائے...... میں پراطمینان قدموں سے ٹرالی دھکیلتا ہوا باہر نکل آیا اور پھر ہال سے گزرتا ہوا بیرونی حصے میں آ گیا...... ہوٹلوں کے نمائندے اپنے اپنے ہوٹل کے کارڈز کے ساتھ یہاں موجود تھے، میں نے بیگ ایک نمائندے کے حوالے کئے اور اس نے چٹکی بجا کر ہوٹل کے مونوگرام والی کار کو طلب کر لیا، پھر پورے اہتمام کے ساتھ میرا سامان ڈکی میں رکھا گیا اور میں کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا...... ابھی تک دوسری جانب بھاگ دوڑ نہیں شروع ہوئی تھی، لیکن بہرحال میں اس دلچسپ مرحلے سے گزر کر پراطمینان انداز میں کم از کم ایئرپورٹ سے باہر آ گیا تھا۔

کار سڑکوں پر دوڑتی رہی اور تھوڑی دیر کے بعد ایک فور سٹار ہوٹل کے پاس اس کی رفتار سست ہوئی، پھر وہ اندر داخل ہو کر لاٹ پر رک گئی...... پورٹرز نے میرا سامان اٹھایا اور میں ان کے ساتھ اندر داخل ہو گیا...... ہوٹل کی سولہویں منزل پر مجھے ایک کمرہ الاٹ ہو گیا اور پورٹر میرا سامان اُٹھائے ہوئے لفٹ کی جانب چل پڑے...... وسیع وعریض کمرہ بہت خوبصورت تھا......فور سٹار ہونے کے باوجود اس میں فائیو سٹار ڈیکوریشن کی گئی تھی۔ بڑی سی کھڑکی سے باہر دیکھا تو دُنیا بہت چھوٹی نظر آنے لگی...... چند لمحات ادھر کا جائزہ لینے کے بعد میں نے کھڑکی بند کی اور پھر پراطمینان انداز میں اپنے سامان کی جانب چل پڑا...... میں نے دونوں بیگوں کو خالی کر کے ضروری سامان ایک بیگ میں منتقل کیا اور پھر یہ بیگ کندھے سے لٹکا کر ضروری سامان کے ساتھ باہر نکل آیا...... ظاہر ہے تھوڑی ہی دیر کے بعد ایئرپورٹ سیکورٹی کے لوگ یہ معلومات حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے کہ میں نے کون سے ہوٹل میں قیام کیا ہے۔ اس لئے فوری طور پر کچھ اور انتظامات کرنے تھے اور اس سلسلے میں پرانا تجربہ کام آیا، چنانچہ میں نے لفٹ سے نیچے آنے کے بعد ایک بار پھر ہوٹل کے کاؤنٹر کی جانب رخ کیا اور اس وقت میں نے دلچسپ عمل کیا تھا...... ہونٹوں کو ٹیڑھا کر کے، آنکھوں کو ذرا مختلف انداز دے کر میں نے روم بکنگ کلرک سے ایک کمرہ طلب کیا تھا...... اس وقت شاید سولہویں منزل پر ہی کمرے خالی تھے، جس نمبر میں مجھے مقیم کیا گیا تھا اس کے برابر ہی کے دوسرے کمرے میں میرے لئے نئی بکنگ کر دی گئی اور یہاں میں نے اپنا نام تبدیل کر دیا تھا...... بہرحال میں واپس دوسرے نمبر کے کمرے میں پہنچ گیا اور یہاں آنے کے بعد میں نے ذرا مطمئن انداز میں تھوڑی دیر آرام کرنے کا فیصلہ کر لیا، لیکن ذہانت کا تقاضا تھا کہ اپنی اس آرام گاہ میں رہ کر

میں کم از کم یہاں کی لوکیشن سے پوری طرح واقف رہوں تاکہ اگر کوئی اُلٹی سیدھی صورت حال پیش آ جائے تو اپنا دفاع کر سکوں......طبیعت میں ایک جولانی سی تھی اور میں کام کے انداز کو تبدیل کرنا چاہتا تھا...... کوئن میکوویا نے مجھے بلیک چینل کے مقامی لوگوں کے بارے میں تفصیلات بتا دی تھیں اور ان سے رابطے کا ذریعہ بھی لیکن ان لوگوں کو انڈر گراؤنڈ کر دیا گیا تھا اور میں نہیں چاہتا تھا کہ ابھی انہیں استعمال کیا جائے، چنانچہ ان سے الگ تھلگ رہ کر جس حد تک کام ممکن ہو سکے کرنا زیادہ مناسب تھا، چنانچہ سب سے پہلے میں نے ایسی جگہ کا جائزہ لیا کہ اگر کوئی مشکل صورت حال پیش آ جائے تو میں اپنے تحفظ کا بندوبست کر سکوں...... ایک بار پھر میں نے ہوٹل کے کمرے کی اسی عقبی کھڑکی سے باہر کا جائزہ لیا...... کمروں کی ساخت ایک جیسی تھی لیکن میں نے اس وقت یہ نہیں دیکھا تھا کہ کھڑکی کے دوسری جانب سپاٹ دیوار نہیں ہے بلکہ تقریباً ڈھائی فٹ چوڑی ایک گیلری بھی ہے جو شاید تحفظ کے خیال سے بنائی گئی ہے...... ڈیزائن بھی بہت خوبصورت تھا اس کا اور کھڑکی سے باآسانی اس گیلری میں نیچے اترا جا سکتا تھا...... یہ تو ایک طرح سے میرے لئے ایک بہترین جگہ بنائی گئی تھی، چنانچہ میں وہاں سے واپس آیا...... برابر کے کمرے کی چابی بھی میرے پاس ہی موجود تھی اور ابھی تک وہ کمرہ کسی کی نگاہوں میں مخدوش نہیں ہوا تھا...... راہداری میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے بعد میں نے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا، پھر میں نے اپنا بقیہ سامان بھی راہداری کے ذریعے دوسرے کمرے میں منتقل کیا اور واپس راہداری سے اپنے پہلے کمرے کی کھڑکی سے اندر داخل ہو گیا۔ کھڑکی میں نے بند کر دی تھی، لیکن اسے لاک نہیں کیا تھا۔ سلائیڈنگ ڈور دونوں طرف سے باآسانی اِدھر اُدھر ہٹائے جا سکتے تھے۔ کمرے سے باہر نکل کر میں نے اسے پھر لاک کیا اور پھر دوبارہ اپنے کمرے میں واپس آ گیا...... اس کے بعد مزید کچھ دیر مصروف رہا۔ اپنا وہ اہم ترین سامان جس میں مائیکرو پلیٹ وغیرہ بھی شامل تھی، میں نے بڑی احتیاط سے ایک خاص قسم کے پیکٹ میں رکھا اور اس پیکٹ کو اپنے شولڈر سے منسلک کر لیا...... لاسٹک بیلٹ اور شولڈرز پر لگے ہوئے ہک کسنے کے بعد میں نے اطمینان سے اپنی گھڑی کے بٹن کو آن کیا اور اس قیمتی مسہری کے نیچے رینگ گیا...... قالین پر ایک پرسکون نیند آئی تھی اور میں اب اس وقت اپنے آپ کو دنیا کی ہر مشکل سے محفوظ سمجھ رہا تھا۔

پھر نہ جانے کب تک سوتا رہا...... بہت سے گھنٹے گزر گئے تھے، پھر آنکھ کھلی تو احساس

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہوا لہ رات ہوگئی ہے...... کھڑکی سے روشنیاں جھلک رہی تھیں، جبکہ میرے کمرے میں کسی نے آنے کی کوشش نہیں کی تھی...... ویسے بھی میں نے کمرے کا دروازہ اندر سے بند کردیا تھا...... کچھ بھوک سی محسوس ہورہی تھی۔ وقت بھی بہت گزر چکا تھا، چنانچہ میں نے فیصلہ کیا کہ اب باہر نکلنا چاہیے...... غالباً ڈنر کا وقت ہوگیا تھا...... میں نے لباس تبدیل کیا اور اس کے بعد دروازہ کھول کر باہر نکل آیا، لیکن باہر نکلنے سے پہلے میں نے اپنے چہرے کو اسی انداز میں ٹیڑھا کرلیا تھا تاکہ راہداری میں کوئی ہوتو مجھے دیکھ کر چونک نہ پڑے اور اس کا واقعی مجھے اندازہ نہیں تھا کہ مقامی پولیس اس قدر ایڈوانس ہوسکتی ہے۔ میں نے دو پولیس والوں کو دیکھا جو میرے کمرے کے دروازے پر تعینات تھے اور جب میں باہر نکلا تو وہ چونک کر مجھے دیکھنے لگے تھے...... میں نے دانت نکال کر گردن خم کی اور دونوں پولیس والوں نے بھی جوابی طور پر وہی کچھ کیا...... تب میں پرسکون انداز میں راہداری میں آگے بڑھتا چلا گیا، دل ہی دل میں مجھے ہنسی آرہی تھی کہ کیا ہی عمدہ کام کیا ہے اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ میری تلاش میں کامیاب ہوگئے تھے اور ہوٹل کے اس کمرے تک پہنچ گئے تھے...... باقی ہوٹل کے معاملات بالکل درست تھے۔ پتانہیں احمقوں نے یہاں کیوں پہرہ لگا دیا تھا۔ غالباً اپنے مجرم کی واپسی کا انتظار کررہے تھے، لیکن میں نے یہ سوچا کہ میں بہت زیادہ ایڈوانس ہورہا ہوں...... تھوڑی سی سست رفتاری اختیار کرلینے میں کوئی حرج نہیں ہے...... براہ راست ان لوگوں سے ٹکراؤ مناسب نہیں۔ جو ضروری اشیاء تھیں وہ تو میں نے اپنے پاس رکھی تھیں، باقی جو کچھ وہاں موجود تھا وہ ایسا نہیں تھا کہ مجھے اس کی کوئی اہم ضرورت پیش آتی، چنانچہ میں اطمینان سے نیچے اترا...... پہلے خیال تھا کہ اسی ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں کھانا وغیرہ کھاؤں گا، لیکن اب اس صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد اس پروگرام میں تبدیلی مناسب سمجھی تھی...... چنانچہ ہوٹل سے باہر نکل آیا اور ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر چل پڑا...... پررونق شہر، رنگین روشنیوں سے سجا ہوا...... یہ ہوٹل جس علاقے میں تھا وہاں بہت سے نائٹ کلب بھی نظر آرہے تھے جن کے سائن عجیب بے ہودہ انداز میں اپنے اندر ہونے والی بدکاریوں کی نمائش کررہے تھے...... میں ان سب پر نگاہیں ڈالتا ہوا بہت دور نکل آیا، پھر ایک جگہ میں نے ٹیکسی رکوائی اور نیچے اترنے کے بعد بل ادا کردیا...... ایک اوپن ایئر ریسٹوران نظر آرہا تھا جو سڑک کے کنارے واقع تھا اور بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا...... کھلی ہوا میں بیٹھ کر آرکسٹرا کی موسیقی کانوں کو

بہت بھلی لگی۔ ویٹر مینو لے آیا تھا...... میں نے محتاط انداز میں ان سے چند چیزوں کا انتخاب کیا جو ویجی ٹیبل تھیں اور اس کے بعد جب میرے آرڈر کی تکمیل ہوگئی تو میں ان سے شغل کرنے لگا...... ابھی تک کوئی جامع منصوبہ ذہن میں نہیں تھا۔ اوپن ایئر ہوٹل کی رونق دیکھتے ہوئے اب میں یہ سوچ رہا تھا کہ مجھے اپنے کام کو آگے بڑھانے کے لئے کیا طریقہ کار اختیار کرنا چاہیے...... کوئن میکوویا نے مجھ پر مکمل اعتماد کرکے مجھے یہاں بھیج دیا تھا اور تمام منصوبے میرے اوپر چھوڑ دیئے تھے۔ بلیک چینل کے خلاف کام کرنے والے عام لوگ نہیں ہوسکتے اور اگر اس بارے میں کچھ معلومات حاصل ہوسکتی ہیں تو اس کے لئے چند ایک شخصیتوں کو نامزد کرنا ہوگا جو اس قسم کے معاملات میں ملوث ہوسکتی ہیں۔ بہرحال کام تیز رفتاری سے نہیں کیا جاسکتا تھا، کیونکہ اس سے ان لوگوں کے ہوشیار ہونے کا خطرہ تھا اور اس کے لئے کوئی عمدہ ہی طریقہ کار دریافت کرنا ہوگا۔''

میں خاموشی سے کھانے میں مصروف رہا اور میری نظریں یہ نہ دیکھ سکیں کہ تھوڑے فاصلے پر بیٹھا ہوا ایک عجیب سا جوڑا میری جانب نگراں ہے۔ یہ جوڑا مرد اور عورت پر مشتمل نہیں تھا بلکہ یہ دو لڑکیاں تھیں جن میں سے ایک سفید لباس میں ملبوس سیاہ فام لڑکی اور دوسری سیاہ لباس میں ملبوس غالباً کوئی مقامی لڑکی...... حیران کن بات یہ تھی کہ سیاہ فام لڑکیوں کے بارے میں یہی تاثر اُبھرتا ہے کہ بدشکل، کالی اور بدصورت لیکن پہلی سیاہ فام لڑکی تھی جو سیاہ فام ہونے کے باوجود بہت ہی نمکین نقوش کی مالک تھی اور اس کے چہرے پر بے پناہ کشش تھی...... دوسری لڑکی بھی خوبصورت تھی اور سنہرے بالوں نے اس کے حسن میں چار چاند لگادیئے تھے، لیکن ان لوگوں کا لباس اور پھر ان کا انداز اس قدر دلچسپ تھا کہ میں چند لمحات انہیں دیکھتا رہا...... مجھے یہ احساس بھی ہوگیا کہ وہ خود بھی میری جانب متوجہ ہیں، پھر سفید فام لڑکی اپنی جگہ سے اٹھی اور میں نے ایک گہری سانس لی...... پتانہیں کیا ہیں، لیکن شناسائی اچھی چیز ہوتی ہے اور وہ بھی ایسے عالم میں، جب میں نے اپنے لئے ایک بالکل ہی نیا طریقہ کار اختیار کیا ہے...... لڑکی قریب آکر تھوڑی سی جھکی اور بولی۔

''ہیلو۔''

''ہیلو۔''

''اور اس کے بعد یہی کہا جاتا ہے کہ کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں؟''

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"اسے بھی بلا لو جو تمہارے ساتھ ہے، ورنہ وہ وہاں اکیلی بور ہوگی۔"

"تھینک یو ویری مچ۔" اس نے کہا اور پھر کہنے لگی۔

"سورا...... سورا" سورا غالباً اس لڑکی کا نام تھا، وہ اپنی جگہ سے اُٹھی اور دونوں میرے سامنے پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئیں، پھر ان میں سے ایک نے کہا۔

"ایسے موقع پر ہر شخص یہی سوچتا ہے کہ دو کال گرل شکار پھانسنے کے لیے آئی ہیں اب شکار کا جائزہ لے رہی ہیں۔"

"ہوسکتا ہے میں مختلف انداز میں سوچوں۔" میں نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں تمہیں سوچنا چاہیے۔"

"تو پھر مجھے کیا سوچنا چاہیے؟"

"یہی کہ کبھی کبھی لڑکیوں سے دوستی بھی کی جاسکتی ہے، کسی بھی غلط نظریے سے الگ ہٹ کر۔"

"میرے خیال میں وہ دوستی تو بڑی مستحکم اور پسندیدہ ہوتی ہے۔"

"اتفاق کرتے ہو اس بات سے؟"

"یقیناً کرنا چاہیے۔"

"میرا نام لی تھل ہے اور یہ سورا۔"

"آپ لوگوں سے مل کر بہت خوشی ہوئی، لیکن اس اعتماد کے ساتھ کہ میں صرف دو اچھی دوستوں کے درمیان ہوں۔"

"یقیناً یقیناً اور جب ہم اچھے دوستوں کے انداز میں ایک دوسرے سے ملے ہیں تو اگر میں تمہیں پشکن کے نام سے مخاطب کروں تو تم اس بات سے ناراض تو نہیں ہوگے۔"

میرے دماغ کو ایک جھٹکا لگا تھا اور دل میں یہی خیال آیا تھا کہ یقیناً یہ دونوں مقامی سیکورٹی کی افراد ہیں، لیکن اب کرنا کیا چاہیے۔

البتہ جو کچھ میرے پاس موجود تھا اور جو تحفظ مجھے حاصل تھا اس کے تحت میں بڑے سے بڑا خطرہ مول لے سکتا تھا...... سورا مسکرا کر بولی۔

"اور مسٹر پشکن اس تذبذب کا شکار ہیں کہ اپنی حقیقت کو تسلیم کریں یا نہیں۔"

"اپنی حقیقت تو ناقابل تردید ہوتی ہے لیڈیز...... اس سے انکار کیسے ممکن ہے۔"

"واہ...... کیا خوب صورت بات کہی ہے...... بخدا یہ الفاظ بے وقوف بنانے کے لئے نہیں کہے میں نے۔" لی تھل نے کہا۔

"میں خوبصورت الفاظ کا تبادلہ نہیں کر رہا...... یہ تو سچائی ہے، بشرطیکہ یہ عقدہ کھل جائے کہ پشکن کو پہچانا کس طرح گیا ہے؟"

"دونوں مسکرانے لگیں، پھر سورا نے کہا۔ گفتگو کسی بھی قسم کی ہو پہلے فریقین کو یہ فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے لئے قابل قبول ہیں یا نہیں...... میں مسٹر پشکن سے بھی یہی سوال کرتی ہوں کہ گفتگو کو آگے بڑھانے سے پہلے کیا وہ ذہنی طور پر ہمیں قبول کرسکتے ہیں؟" میں نے ہنس کر کہا۔

"مس سورا قبولیت سے آپ کی کیا مراد ہے...... ہم ایک ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے سے دوستانہ ماحول میں گفتگو کر رہے ہیں، اب ایسے عالم میں اگر ایک دوسرے سے قبولیت کا سودا کیا جائے تو میرے خیال میں یہ ان مختصر لمحات میں ضرورت سے زیادہ ہوجائے گا...... میں پھر وہی سوال کروں گا آپ سے کہ یہاں اتفاقیہ طور پر میری آپ سے ملاقات ہوگئی اور آپ نے مجھے میرے نام سے پکارا، اگر میرا ذہن اس بات سے مطمئن ہوجائے کہ آپ کیا شخصیت ہیں تو کیا آپ کے خیال میں یہ چیز انسان کو ذہنی تقویت نہیں بخشتی۔" لی تھل نے آنکھیں چوڑی کرکے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بات وزن دار ہے تسلیم کرنا پڑے گی سورا۔"

"مسٹر پشکن بالکل بے لاگ اور فریب کے بغیر میں یہ بات کہہ رہی ہوں کہ آپ کو پہچاننا قطعی مشکل نہیں ثابت ہوا...... ایئرپورٹ پر آپ نے کچھ کمالات دکھائے اور اس کے بعد وہاں سے اپنے سامان سمیت نکل آئے، آپ کا کیا خیال ہے کیا اس کے بعد مقامی سیکورٹی آپ کو نظر انداز کردیتی...... یہ بات سب ہی کے لئے باعث حیرت ہے کہ ایک شخص اس طرح جل دے کر ایک جدید ترین ملک کے ایک اہم ترین محکمے کو دھوکہ دے کر نکل آیا...... آپ کی پبلسٹی ہورہی ہے، آپ کی خیالی تصویر ٹیلی ویژن سے نشر کی جارہی ہے اور وہ خیالی تصویر اس قدر موثر ہے کہ آپ کا چہرہ ہماری نگاہوں سے نہ چھپ سکا...... ہم یہاں صرف تھوڑی سی وقت گزاری کے لئے بیٹھے تھے، آپ نظر آگئے اور ہمارے لئے باعث دلچسپی بنے۔"

"اوہ...... واقعی میں سمجھتا ہوں یہ تھوڑی سی کمزوری ہے، مجھے کم از کم اپنے چہرے کو

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM
Uploaded By Muhammad Nadeem

تبدیل کر لینا چاہئے تھا۔"

"ہاں..... اتفاق کی بات ہے کہ ابھی تک کوئی موثر نگاہ آپ پر نہیں پڑی۔"

"موثر نگاہ سے آپ کی کیا مراد ہے؟" میں نے سوال کیا۔

"سیکورٹی کا کوئی فرد، یہاں اس جگہ بھی آ سکتا ہے جہاں آپ نے قیام کیا ہے وہاں بھی موجود ہو سکتا ہے؟"

"وہ لوگ وہاں تک پہنچ گئے ہیں۔"

"کیا مطلب؟"

"جہاں میں نے قیام کیا ہے وہاں سیکورٹی کے افراد پہرہ دے رہے ہیں۔"

"اوہ مائی گاڈ کیا واقعی؟"

"میں نے ان لوگوں کی پہنچ کو یہیں تک سمجھا تھا مجھے یقین ہے کہ جس ٹیکسی ڈرائیور نے مجھے میرے ہوٹل تک پہنچایا تھا اسے ٹریس کر لیا گیا اور میں اسے ان لوگوں کا کارنامہ سمجھتا تھا، لیکن واقعی ٹیلی ویژن میری نگاہوں تک نہیں پہنچ سکا۔"

"ہوں۔"

"لیکن میڈم سورا اور میڈم لی تھل آپ لوگوں نے یہ رسک کیوں لیا؟"

"کون سا رسک؟"

"آپ یہاں میرے پاس پورے اطمینان سے بیٹھی ہوئی ہیں، مجرم کے شناسا بھی مجرم ہی گردانے جاتے ہیں۔"

"اگر آپ خود کو مجرم تسلیم کر رہے ہیں تو پھر یوں سمجھ لیجئے کہ مجرم کے شناسا بھی مجرم ہوا کرتے ہیں۔"

"مطلب؟" میں نے سوال کیا اور جواب میں دونوں ہنس پڑیں پھر بولیں۔

"کیا ہماری یہ گفتگو طویل نہیں ہوتی جا رہی، کیا مزید گفتگو کے لئے ہمارا یہاں بیٹھے رہنا ٹھیک ہے..... یہ ایک کھلی جگہ ہے اور میں آپ کو بتا چکی ہوں کہ سیکورٹی کے پاس آپ کی تصاویر موجود ہیں اور ٹیلی ویژن سے تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد آپ کے بارے میں اعلان کیا جا رہا ہے۔"

"تو پھر مجھے کیا کرنا چاہئے؟"

"سب سے پہلے کسی بہتر شخصیت سے دوستی اور اس کے بعد اس شخصیت پر اعتماد۔"

"میں ایسی شخصیتوں کو کہاں تلاش کروں؟"

"اگر وہ کہیں کہ وہ خود آپ کے پاس پہنچ گئے ہیں تو؟"

"یعنی آپ لوگ؟"

"ہاں۔"

"ویری گڈ تو آپ میرے لئے کیا کر سکتی ہیں؟"

"آپ کو یہاں سے اپنے ساتھ لے جا سکتے ہیں اور پھر ایک عمدہ جگہ قیام کیا جا سکتا ہے، وہاں پہنچنے کے بعد آپ سے گفتگو کی جا سکتی ہے اور اس کے بعد آئندہ کے لئے لائحہ عمل طے کیا جا سکتا ہے۔"

"مگر کیوں؟"

"کہا نا یہ ساری باتیں ایسی جگہ مناسب رہیں گی۔"

"اور آپ کا تعلق اگر سیکورٹی سے ہوا تو؟"

"تو آپ گرفتار ہو جائیں گے۔" لی تھل نے بے پروائی سے کہا۔

"ہوں۔" گویا آپ مجھے چیلنج کر رہی ہیں؟

"ہاں....." لی تھل پھر اسی انداز میں بولی۔

"چلئے پھر ٹھیک ہے مجھے آپ کا چیلنج قبول ہے۔"

"گڈ اور یہی وجہ ہے مسٹر پشکن کہ ہم لوگوں نے آپ تک پہنچنے کا رسک لیا، عام لوگوں کے لئے ایسا خطرہ مول نہیں لیا جا سکتا۔"

"گویا آپ اس بات پر مصر ہیں کہ مجھے اپنے ساتھ لے چلیں؟"

"ہاں دل تو یہی چاہتا ہے لیکن ایک اور بھی بات ہے۔"

"کیا؟"

"آپ چاہیں تو ہم سے انکار کر سکتے ہیں..... یہاں سے جا سکتے ہیں، اس کے بعد کم از کم آپ کے ذہن سے یہ خیال نکل جائے گا کہ ہمارا تعلق کسی ایسے ادارے سے ہے جو آپ کو گرفتار کرنے کے چکر میں ہے۔" میں نے ایک لمحے کے لئے سوچا یہ دو لڑکیاں میرے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتی تھیں..... میں با آسانی ان سے نمٹ سکتا تھا، لیکن اگر واقعی یہاں آنے

WWW.PAKSOCIETY.COM
Uploaded By Muhammad Nadeem

کے بعد تھوڑی سی ایسی شناسائی ہوجائے تو کوئی حرج نہیں ہے، ویسے بھی طریقہ کار بڑا بدل رہا تھا، مجھے کیونکہ ایک ہی انداز میں کام کرتے کرتے بہت وقت گزر گیا تھا...... تھوڑی سی جولانی طبیعت میں پیدا ہونی چاہئے، اگر ذہن پر شگفتگی ہو تو پھر نت نئے طریقے اختیار کئے جاسکتے ہیں، چنانچہ میں نے آہستہ سے کہا۔

''ٹھیک ہے معزز خواتین میں آپ کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوں۔''

''گڈ...... سورا سارے بل پے کردو۔''

''اگر یہ تکلیف نہ کریں تو کیا حرج ہے؟''

''یہ بات تو ثابت ہوچکی ہے کہ مسٹر پشکن آپ ابھی یہاں پہنچے ہیں، مہمان تو ہوئے نا آپ ہمارے اور جب انسان کسی کی میزبانی قبول کرلے تو پھر یہ ساری چیزیں ثانوی حیثیت رکھتی ہیں۔''

اوکے مس سورا اوکے۔'' میں نے کہا بل ادا کردیئے گئے...... ہم اوپن ایئر ریستوران سے نکل کر سڑک عبور کرنے کے بعد جس گاڑی میں آکر بیٹھے وہ بہت ہی خوبصورت اور شاندار تھی، لی تھل نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور مجھے اپنے برابر بیٹھنے کی پیشکش کی، سورا پچھلی سیٹ پر جاکر بیٹھ گئی تھی...... سیاہ فام اور سفید فام دونوں لڑکیاں درحقیقت بڑی تیز طرار معلوم ہوتی تھیں اور میں ان کے بارے میں گہرے انداز میں سوچ رہا تھا...... روشن سڑکوں کا سفر جاری رہا، میں نے کوئی خاص احتیاط برتنے کی کوشش نہیں کی تھی، مجھے بہت اعتماد تھا اور میں اس اعتماد سے خاصا مطمئن تھا، پھر مختلف سڑکیں طے کرنے کے بعد کار ایک خوبصورت علاقے میں داخل ہوگئی اور یہاں ایک انتہائی حسین کاٹیج کے دروازے پر جارکی جہاں آٹومیٹک سسٹم تھا اور غالباً بڑے سے گیٹ کو کار سے ہی کنٹرول کیا جاتا تھا، کیونکہ کار اس کے سامنے رکی اور سلائیڈنگ گیٹ خود بخود کھل گیا...... اندر داخل ہونے کے بعد گیٹ بند ہوگیا تھا، میں نے دلچسپ نظروں سے اسے دیکھا اور کہا۔'' گیٹ کھولنے والا تو کوئی نہیں تھا۔''

''وہ مشینی چوکیدار ہے جو ہر سسٹم پر نظر رکھتا ہے۔'' سورا نے کہا اور ہم سب گاڑی سے اُتر آئے...... اندرونی دروازہ بھی اسی سسٹم پر کھلا تھا یا ان لوگوں کے پاس کوئی ریموٹ کنٹرول تھا یا پھر کوئی ایسا چکر جو بہرحال میری سمجھ میں نہیں آیا تھا، لیکن مجھے یہ احساس ہو رہا تھا کہ لڑکیاں ضرورت سے کچھ زیادہ ہی آگے کی چیز ہیں اور اپنے بہترین وسائل رکھتی ہیں، اس

کے ساتھ ساتھ ہی وہ اعلیٰ درجے کی شخصیت کی مالک ہیں، بہرحال ہم اندر داخل ہوگئے، عمارت جس انداز کی تھی اس سے ان لوگوں کی مالی حیثیت کا بھی اندازہ ہوتا تھا...... ایک بڑی سی نشست گاہ میں پہنچنے کے بعد سورا کہنے لگی۔

''مسٹر پشکن ہمیں لباس تبدیل کرنے کی اجازت دیجئے، لیکن یہ نہ سوچئے کہ دوسرے کمرے میں جاکر ہم پولیس کو اطلاع دیں گے کہ ہم نے اہم مجرم پشکن کو پکڑ لیا ہے۔'' میں نے ہنس کر کہا۔

''ڈیئر سورا اور لی تھل، ایئرپورٹ سیکورٹی کے ساتھ ایک چھوٹی سی آنکھ مچولی، آپ لوگوں کے علم میں آگئی ہے اور آپ کو یہ اندازہ ہوگیا ہے کہ میں وہاں سے بچ کر نکل آیا ہوں، اگر آپ ایسی کوئی کوشش کرتی بھی ہیں تو میں ایک بار پھر اپنے آپ کو آزماؤں گا۔''

''گڈ...... یہ اعتماد انسان کے اندر ہونا چاہئے...... خصوصاً ایسے انسان کے اندر جو دنیا کو چیلنج کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو...... یہ ٹیلی ویژن آن کیا جارہا ہے، جب تک ہم لوگ واپس آئیں آپ ٹی وی دیکھیے۔'' سورا نے کہا اور ٹیلی ویژن_ سکرین روشن ہوگیا، میں نے دلچسپی سے ان لوگوں کو ایک طرف جاتے ہوئے دیکھا...... لڑکیاں ایسی تھیں کہ اگر کوئی عام قسم کا انسان ان کے درمیان آپھنسے تو ان کی جادوگری کا قائل ہوجائے، بہرحال مجھے یہ احساس ہوگیا تھا کہ وہ جو کچھ بھی ہیں کوئی بڑی اور اندرونی چیز ہیں، پھر میں ٹیلی ویژن پروگرام کی جانب متوجہ ہوگیا اور چند ہی لمحے گزرے تھے کہ ٹیلی ویژن پر ایک تحریر نظر آئی۔''

''توجہ فرمایئے...... بارسلونا سے آنے والا ایک شخص جو کسی خطرناک شخصیت کا حامل ہے، ایئرپورٹ کے عملے کے افراد کو دھوکہ دے کر شہر میں داخل ہوگیا ہے...... یہ شخص کوئی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ بھی ہوسکتا ہے اور کسی ملک کی جیل سے فرار ہونے والا کوئی خوفناک مجرم بھی، پولیس کی جانب سے عوام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اس خدوخال کے کسی شخص کو جہاں کہیں بھی دیکھا جائے پولیس کو اس کے بارے میں فوراً اطلاع دی جائے، تصویر ملاحظہ کی جائے جو مکمل طور سے ان لوگوں کے ذریعے بنائی گئی ہے جنہوں نے اس شخص کو دیکھا ہے اور اس کے بعد میری خیالی تصویر ٹیلی ویژن پر نظر آتی رہی اور میں نے کئی بار آنکھیں بھینچ بھینچ کر اسے دیکھا، بہرحال یہ ایک جدید ترین ملک تھا اور ذہین ترین لوگ یہاں اپنے اپنے انتظامات سنبھالے ہوئے تھے، اس کا اندازہ اس تصویر کو دیکھ کر ہوتا تھا جس میں میری شکل سے کوئی

WWW.PAKSOCIETY.COM

اختلاف نہیں تھا، ایک مکمل شکل ان کے سامنے تھی، میں نہیں سمجھتا تھا کہ اس سے مجھے کوئی نقصان پہنچ سکتے ہیں، کیونکہ بہر حال دانش منصور کی حیثیت سے اس تصویر کو دوسرے لوگ بھی دیکھ سکتے ہیں...... ہوسکتا ہے ان میں کوئی ایسا شخص بھی ہو جو دانش منصور کا شناسا ہو لیکن بہر حال میں نے اپنی ذمے داری پر یہ سب کچھ کیا تھا اور اس کے بعد کی ذمے داریاں بھی قبول کرنے کے لئے تیار تھا...... میں یہ باتیں سوچتا رہا کہ لی تھل واپس آگئی، لباس تبدیل کرلیا تھا...... میں نے مسکراتے ہوئے اس کا خیر مقدم کیا، وہ میرے سامنے بیٹھ گئی، پھر اس نے مسکرا کر کہا۔

''کیا ٹیلی ویژن پر تم نے اپنی پبلسٹی دیکھی، بہت کم لوگوں کو یہ اعزاز حاصل ہوتا ہے۔''

میں ہنس دیا تو وہ بولی۔

''مگر یہی تو تمہاری خوبی ہے، تمہارے چہرے پر تردد کا کوئی نقش نہیں ہے۔''

''تم کیا سمجھتی ہو ڈیئر لی تھل کیا میں نے ان لوگوں کے ساتھ صرف مذاق کیا تھا۔''

''یہی تو حیران کن بات ہے، بہت بڑا قدم اٹھایا تھا تم نے، طریقہ کار کچھ بھی اختیار کیا جاسکتا تھا، لیکن جو خوبصورت کام تم نے کیا وہ ایسا ہے کہ انسان اگر ذرا بھی صاحب دل ہو تو اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکے گا۔''

''سورا کہاں ہے؟''

''ہوٹل میں پتا نہیں ہم لوگوں نے کیا کھایا، کیا پیا لیکن میں نے سورا سے کہا ہے کہ کچھ لے آئے۔''

''ضرورت نہیں تھی۔''

''تھی۔'' لی تھل نے کہا اور پھر میری جانب دیکھنے لگی۔

''ڈیئر پشکن ایک بات بتاؤ؟''

''ہاں۔''

''یہ تمہارا اصلی چہرہ ہے؟''

''کیوں؟''

''تم نے اتنا بڑا رسک کیوں لیا؟''

''مطلب؟''

Uploaded By Muhammad Nadeem

''میک اپ تو نہیں ہے؟''

''نہیں۔''

''کیا واقعی؟''

''ہاں۔''

''پھر تم میک اپ کرلو۔''

''نہیں۔'' ابھی کوئی ضرورت نہیں ہے، جب ضرورت محسوس ہوگی دیکھا جائے گا۔''

''ہم تمہاری مدد کرسکتے ہیں اس سلسلے میں۔''

''ابھی ہمارے درمیان نوبت یہاں تک نہیں پہنچی ہے مس لی تھل۔'' میں نے کہا۔

''میں سمجھ رہی ہوں، وقت تو لگتا ہے اور واقعی وقت لگتا ہے لیکن کبھی کبھی اپنے آپ کو حالات کے حوالے بھی کردینا چاہئے۔''

''کیا نہیں ہے میں نے...... اس وقت تمہاری اس رہائش گاہ میں موجود ہوں، غالباً باہر لی یون کا بیج لکھا ہوا ہے۔''

''ہاں اور پرلطف بات یہ ہے کہ یہ عمارت ایک بیورو کریٹ کی ہے...... بڑی محترم اور بڑی اعلیٰ حیثیت کی حامل، یعنی اگر سیکورٹی کے افراد کسی شخص کو یہاں بھاگ کر داخل ہوتے ہوئے بھی دیکھیں تو سیدھے اندر نہیں چلے آئیں گے، بلکہ پہلے اس سلسلے میں ہم سے گفت و شنید کریں گے۔''

''ویری گڈ۔'' البتہ ایک بات کا میں اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔''

''وہ کیا؟''

''تم لوگ بھی بڑی پراسرار شخصیت کی حامل ہو۔''

''پراسرار۔'' لی تھل سوچ میں ڈوب گئی، پھر آہستہ سے بولی۔

''پراسرار کہہ لو کوئی حرج نہیں ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم پراسرار نہیں ہیں، خیر چھوڑو یہ تو سب بعد کی باتیں ہیں...... او ہو دیکھو سورا آگئی...... اس نے مجھے منع کیا تھا کہ جب تک وہ یہاں نہ پہنچ جائے تم سے کوئی ایسی بات نہ شروع کی جائے ویسے ایک بات بتاؤ۔''

''جی؟''

''کیا تم جلد سونے کے عادی ہو؟''

WWW.PAKSOCIETY.COM

''ہرگز نہیں۔''

''بالکل...... بالکل میں بھی یہی چاہتی ہوں۔'' سورا ایک ٹرالی دھکیلتی ہوئی لائی جس پر برتن سجے ہوئے تھے کافی، ہلکے پھلکے لطیف بسکٹ، میں نے مسکرا کر انہیں دیکھا اور کہا۔

''میں اس تردد کا شکار تھا کہ جو کچھ سورا لینے گئی ہے وہ میرے مزاج کے خلاف نہ ہو۔''

''مطلب؟''

''مطلب یہ کہ میں شراب نہیں پیتا، یا ہر طرح کی نشہ آور ادویات سے پرہیز کرتا ہوں کھانے پینے کے سلسلے میں میرا ایک مخصوص انداز ہے، میں سبزی کے علاوہ کچھ نہیں کھاتا سبزیاں یا پھل بس۔'' لی تھل پسندیدہ نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگی، پھر اس نے کہا۔

''یہ تو نہیں کہو گے کہ ہم تمہارے الفاظ دہرا رہے ہیں؟''

''کیا مطلب؟'' میں نے سورا کو دیکھتے ہوئے کہا جو لی تھل سے کچھ فاصلے پر بیٹھ گئی تھی اور اس نے ساتھ لائی ہوئی ٹرالی لی تھل کے سامنے سرکا دی تھی۔

لی تھل نے چینک سے پیالی میں کافی اُنڈیلی اور پھر اپنی پیالی تیار کر کے سب سے پہلے اپنے سامنے رکھی اور اس کے دو تین گھونٹ لے کر بولی۔

''یہ بسکٹ بھی ہر طرح بے ضرر ہیں...... تم اپنی مرضی سے کافی کی پیالی اُٹھا لو، تاکہ یہ بات تمہارے ذہن میں نہ آئے کہ ہم نے کافی میں کوئی خواب آور شے شامل کر دی ہے۔''

''تمہاری باتیں مجھے اچھی لگ رہی ہیں۔'' میں نے اپنی پیالی قریب سرکاتے ہوئے کہا۔

''شکریہ...... لو سورا کافی لو اور مسٹر پشکن یہ بسکٹ...... یہ سب کچھ بے ضرر ہے، ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں کچھ نہیں رکھا...... انسان کسی نہ کسی طرح اپنا تحفظ کر ہی لیتا ہے اور پھر تم جیسا آدمی جو بہر حال اپنی حیثیت میں منفرد ہے۔''

میں کافی کے دو تین گھونٹ لینے کے بعد سورا کو دیکھنے لگا پھر میں نے کہا۔

''ہاں مس لی تھل آپ کچھ کہہ رہی تھیں؟''

''بہت معمولی سی بات ہے، وضاحت کے طور پر کہہ رہی ہوں...... وہاں اوپن ایئر ہوٹل میں سب سے پہلے ہم نے یہ وضاحت کی تھی کہ پلیز ہمارے بارے میں یہ نہ سوچنا کہ ہم کال گرل ہیں اور تمہیں ایک آسامی سمجھ کر پھانسنے کی کوشش میں مصروف ہیں...... بات وہاں ختم ہو گئی تھی، جہاں ہم نے تمہیں تمہارے نام سے پکارا تھا۔ مطلب سمجھ رہے ہو نا ڈیئر پشکن...... مطلب صرف یہ تھا کہ ہم تم تک آنا چاہتے تھے اور پہنچ گئے تھے۔ اب تم نے چونکہ یہ بھی کہا کہ تم نشہ آور ادویہ کے عادی نہیں ہو اور کھانے پینے میں اپنا ایک منفرد مزاج رکھتے ہو تو ہم بھی تمہیں یہ بتا دیں کہ شراب نام کی کوئی چیز تمہیں ہماری اس رہائش گاہ میں بھی نہیں ملے گی اور اگر ہمارے سسٹم کا جائزہ لو گے تو تمہیں یہ احساس ہوگا کہ تم بہت اچھی لڑکیوں سے متعارف ہوئے ہو، ہم بھی شراب نہیں پیتے۔''

''گڈ...... حالات کچھ اس قسم کا اظہار کر رہے ہیں لی تھل کہ ہم لوگ اچھے دوستوں کی طرح وقت گزار سکیں۔'' میں نے کہا۔

''یقیناً...... ہم دونوں کی بھی یہی خواہش ہے۔'' لی تھل نے کہا پھر بولی۔

''انسان انہی روایات کا سہارا لینے کے لئے مجبور ہے، جن کے تحت وہ وقت گزارتا آ رہا ہے...... یعنی سب سے پہلے ایک دوسرے سے اپنا تعارف مسٹر پشکن، یہ بات آپ کو معلوم ہو چکی ہے کہ ہم نے آپ کو ٹیلی ویژن پر ہونے والے اعلانات سے پہچانا اور یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ آپ اتنا کچھ کرنے کے باوجود اتنی آزادی سے اپنے معمولات میں مصروف ہیں، یہ کسی عام آدمی کے بس کی بات نہیں ہے...... ٹیلی ویژن کے پہلے اعلان میں یہ بات تفصیل سے بتائی گئی تھی کہ تم کس طرح ایئرپورٹ پہنچے...... سیکورٹی کے افراد کو تم پر شبہ ہوا...... تم نے انہیں بتایا کہ تم ایک جرائم پیشہ آدمی ہو اور جرم کرنے کے لئے یہاں آئے ہو۔ اس کے بعد تم اطمینان سے ان لوگوں کے چنگل سے نکل گئے...... اصل میں وہی بات ہے کہ ہر شخص کی اپنی ایک پسند ہوتی ہے...... تمہاری یہ بات ہمیں بہت پسند آئی تھی اور پھر یہ دیکھ کر تو ہم حیران ہی رہ گئے کہ اس کے باوجود تم آزادی سے گھوم پھر رہے ہو۔ ایسی شخصیت ہر ایک کو اپنی جانب متوجہ کرتی ہی ہے...... بس تم تک پہنچنے کی صرف یہی بات تھی اور اس کے بعد باقی معاملات کا آغاز ہوتا ہے...... میں غالباً ایک لمبی تمہید کر گئی ہوں...... میں اصل میں یہ کہنا چاہتی تھی کہ پہلے ہم تمہیں اپنے بارے میں بتا دیں کہ ہم کون ہیں؟''

''تھینک یو مس لی تھل۔'' میں نے خوش دلی سے کہا۔

''بہت زیادہ تفصیل تو بے کار ہی ہوتی ہے ہمارا تعلق جہاں سے ہے اس جگہ کو صیغہ راز میں ہی رہنے دو...... کوئی حرج نہیں ہے اور نہ ہی تمہارے لئے وہ بات باعث دلچسپی ہوگی۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

یوں سمجھ لو کہ ہم ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو ہمارے وطن میں باعزت تھا، محترم تھا، سرکاری حیثیت رکھتا تھا، لیکن پھر اس خاندان کے کچھ دشمنوں نے یورشیں کیں اور اس خاندان کو زمین بوس کردیا...... اتنا پسماندہ کردیا گیا اس خاندان کو جو ایک سو ستاون افراد پر مشتمل ہے کہ وہ بے بسی اور بے کسی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہوگیا، اس خاندان کے چند افراد نے خودکشی بھی کرلی، کیونکہ ان کا ماضی بہت شاندار تھا اور حال میں انہیں مجبور کردیا گیا تھا کہ وہ انتہائی پسماندہ زندگی گزاریں...... دشمن کبھی سامنے نہیں آئے...... انہوں نے درپردہ رہ کر کام کیا، بلکہ ہمارے خاندان کے کچھ بزرگوں کا تو یہ خیال ہے کہ جو لوگ ان سے ہمدردی اور اخوت کا اظہار کرتے ہیں وہی پس پردہ ان کے دشمن تھے اور اب انہیں مالی پیش کشیں کرکے وہ صحیح معنوں میں ان کا مذاق اُڑا رہے ہیں، لیکن چونکہ کوئی نام منظر عام پر نہیں تھا، اس لئے کسی کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ ہم دونوں بہنوں نے یہ طے کیا کہ اپنے دشمنوں کے خلاف اس انداز میں کام کیا جائے کہ انہیں منہ کی کھانی پڑے اور اس کے بعد ہم نے اپنا وطن چھوڑ دیا...... مقصد دولت کا حصول تھا، ہم نے اس کے لئے کوششوں کا آغاز کردیا اور اب یوں سمجھ لو کہ ہم اپنے خاندان کی کھوئی ہوئی ساکھ بحال کرنے کی کوشش کررہے ہیں...... ہم بھی جرم کی دُنیا سے تعلق رکھتے ہیں اور ہم دونوں تنہا رہ کر ایسے جرائم کرتے ہیں جن سے ہمیں دولت حاصل ہو، ہمارا ایک طریقہ کار ہے، اس دولت کا اسی فیصد ہم اپنے وطن کو منتقل کردیتے ہیں...... بیس فیصد اپنے استعمال میں رکھتے ہیں، ہم نے اس قسم کے وسائل حاصل کئے ہیں جن سے ہمیں بہت سے تحفظات مل جاتے ہیں اور بس یہ ہمارا طریقہ کار ہے۔ مائی ڈیئر مسٹر پشکن ہم خود خوب صورتی سے کام کرنے کے عادی ہیں، اس لئے یہ فطری امر ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا کوئی کام کرجائے جو ہماری پسند کے مطابق ہو تو ہماری توجہ اس کی جانب مبذول ہوجائے...... میرا خیال ہے بات یہاں پر ختم ہوجاتی ہے اور اب تم سے صرف یہ معلوم کرنا چاہیں گے کہ یہاں تمہاری آمد کا مقصد کوئی خاص ہے، اگر کوئی خاص ہے تو ہمیں بتاؤ نہیں...... بس یہ اعتراف کرلو کہ ہاں ہے اور اگر نہیں ہے تو پھر تم کیا طریقہ کار اختیار کرنا چاہتے ہو...... تمہارا نظریہ کیا ہے، ہوسکتا ہے ہم تمہیں اپنے ساتھ رہنے کی پیشکش کردیں یا اگر تمہارے پاس بہتر وسائل ہیں تو ایک اچھے دوست کی طرح کچھ وقت ہمارے ساتھ گزارنے کے بعد تم جس طرح چاہو اپنے کام کا آغاز کرو...... ہماری تمہاری شناسائی رہے اور اگر یہ ممکن

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہو کہ تم ہمارے ساتھ شامل ہوجاؤ تو ہم تمہیں خوش آمدید کہیں گے...... اب تک ہم تنہا کام کرتے رہے ہیں اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ تنہا کام کرنے میں خطرات کم ہوجاتے ہیں اور کام اپنی پسند کے مطابق ہوتا ہے، لیکن بعض اوقات ہم نے یہ محسوس کیا کہ ہمارا اگر کوئی ایسا ساتھی ہو جو ہمارا ہم مزاج بھی ہو اور ہماری طرح برق رفتاری سے کام کرنے کا حامل بھی...... تو ہم اسے پیشکش کردیں کہ وہ ہمارے ساتھ شامل ہوجائے۔

میں ان کے الفاظ سن رہا تھا اور ذہن میں فیصلے بھی کررہا تھا، اگر وہ سچ کہہ رہی ہیں تو یہ واقعی دلچسپ شخصیت کی مالک ہیں اور ان کا ساتھ اختیار کیا جاسکتا ہے...... یہاں بلیک چینل کے ارکان کی فہرست میرے پاس موجود تھی...... وہ سب انڈر گراؤنڈ تھے اور شاید کوئن میکووبا ابھی انہیں منظر عام پر لانا نہیں چاہتی تھی، کیونکہ اپنے بہترین ساتھیوں کو کھوچکی تھی اور یقیناً وہ ان کے لئے غمزدہ بھی ہوگی، اگر انہیں پس منظر میں رکھ کر اپنے طور پر کام کیا جائے تو میرے خیال میں برا نہیں تھا اور اس کے لئے عارضی طور پر ان لڑکیوں کا ساتھ قبول کرلینے میں کوئی حرج نہ تھا، چنانچہ میں نے اپنا رویہ ان کے ساتھ نرم رکھا اور کہا۔

"آپ لوگوں کی کہانی واقعی بہت دلچسپ ہے، لیکن ابھی مس لی تھل آپ نے ایک جملہ کہا ذرا اس کی وضاحت چاہتا ہوں۔"

"ہاں۔"

"کیا مس سورا بھی آپ کے خاندان ہی کی فرد ہیں؟"

"ہاں۔" لی تھل مسکرادی۔

"کیا تعلق ہے آپ کا ان سے؟"

"وہ میری بہن ہے۔"

"میرا مطلب ہے...... معافی چاہتا ہوں مس سورا کچھ شکل وصورت کی بات ہے، رنگ روپ کی بات ہے۔"

"آپ کو یہ سن کر یقینی طور پر لطف آئے گا مسٹر پشکن کہ سورا میری حقیقی بہن ہے۔"

"حقیقی؟"

"ہاں۔"

"لیکن میں کچھ سمجھا نہیں۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM

''میرے باپ کا تعلق ایک یورپین ملک سے ہے اور میری ماں افریقی نژاد ہے۔ قدرت نے ہم دونوں بہنوں میں سے ایک کو باپ کا روپ دیا، ایک کو ماں کا لیکن آپ کو اندازہ ہو رہا ہوگا کہ میری بہن سورا سیاہ رنگ سے تعلق بے شک رکھتی ہے، لیکن اس کے نقوش سیاہ فام لوگوں کے سے نہیں ہیں۔''

''ہاں یہ حیران کن بات ہے۔''

''قدرت کو یہ کرشمہ دکھانا مقصود تھا...... بہت سے لوگ ہم لوگوں میں بے پناہ دلچسپی لیتے ہیں اور اگر آپ مزید حیران ہونا چاہیں تو میں آپ سے ایک اور بات بھی کہوں؟''

''وہ بھی کہہ ڈالیے...... میں خاصا حیران ہو رہا ہوں۔'' میں نے کہا۔

''ہم دونوں جڑواں بہنیں ہیں...... بلیک اینڈ وائٹ۔''

''کیا؟'' میں نے حیرت سے پوچھا۔

''ہاں...... اپنے خاندان میں بھی ہم بلیک اینڈ وائٹ سسٹرز کے نام سے مشہور ہیں۔''

میں نے واقعی ان باتوں کو دلچسپی سے سنا تھا، پھر میں نے کہا۔

''یقیناً آپ مجھ سے جھوٹ نہیں بول رہی ہوں گی، کیونکہ اس کی ضرورت نہیں ہے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ یہ ایک دلچسپ بات ہے اور اس سے زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ آپ دونوں اپنے ایک خاص مقصد کے لئے عمل کر رہی ہیں، ویسے آپ لوگوں کی توجہ باآسانی حاصل کر لیتی ہوں گی؟''

''ہم ان لوگوں کی توجہ ضرور حاصل کر لیتے ہیں جنہیں ہمارا شکار بننا ہوتا ہے۔''

''یقیناً ایسا ہوتا ہوگا۔'' میں نے جواب دیا اور پھر لی تھل کہنے لگی۔

''اور اب مسٹر پشکن آپ کی باری ہے۔''

''میرا ماضی کچھ بھی نہیں ہے مس لی تھل اور مس سورا بس آپ یوں سمجھ لیجئے۔ نہ جانے کس طرح جرم کی زندگی کا آغاز ہو گیا...... بچپن سے بری صحبتوں میں رہا ہوں، ماں باپ نے تنہا چھوڑ دیا تھا، ایک امیر گھرانے میں نوکر کی حیثیت سے ہوش سنبھالا تھا، لیکن وہاں سے بھی نکالا گیا اور جب نکالا گیا تو ذہن نے مختلف راستے اختیار کر لئے...... پھر انہی راستوں پر زندگی گزارتا ہوا یہاں تک پہنچا ہوں...... دولت کا حصول میرے لئے بھی مشکل نہیں ہوتا دوسروں کو چھیڑ کر کام کرنے کا عادی ہوں......

اصل میں دوستیاں بنالینا سب سے آسان کام ہے لیکن دشمنوں کے درمیان زندگی گزارنے کا جو لطف آتا ہے اس کا مزہ ہی کچھ اور ہے...... کام سادگی سے بھی کر لیا جائے لیکن اس طرح سے تو دفتروں میں کلرک بھی کام کیا کرتے ہیں...... گھر سے نکلے، آفس پہنچے...... ایک میز پر بیٹھ کر کام کیا اور اس کے بعد واپس گھر پہنچ گئے...... تنخواہ مل گئی لیکن یہ طریقہ کار پسند نہیں ہے، مجھے...... میں چاہتا ہوں کہ میرے اردگرد گولیوں کی بارش ہو، لوگ مجھ سے نفرت کریں، میرے دشمن مجھ پر دانت پیستے رہیں اور میں انہیں زک دیتا رہوں، بس یہ میری فطرت کا ایک حصہ ہے۔''

''اوہ مائی گاڈ...... اوہ مائی گاڈ۔'' سورا نے آنکھیں بند کر کے کہا۔

''کیوں؟''

''نہیں کچھ نہیں۔'' وہ پھیکے سے انداز میں بولی۔

''نہیں سورا متاثر ہونے کا ایک طریقہ ہوتا ہے اس طرح نہیں۔''

''ویسے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آئیڈیل انسان ہیں آپ مسٹر پشکن...... اب یہ بتائیے کہ کیا آپ ہمارے ساتھ کچھ وقت گزارنا پسند کریں گے؟''

''دیکھئے اتنے اہم فیصلے اتنی جلدی نہیں ہونے چاہئیں۔

''نہیں...... اہم فیصلے جتنی جلدی ہوں اتنا ہی اچھا ہوتا ہے، آپ جاسکتے ہیں...... آرام کے ساتھ...... ہم اچھے دوستوں کی طرح آپ کی ہر ضرورت پوری کرنے کے لئے تیار ہیں، لیکن ہمارا ماضی آپ بھول جائیے...... آپ کو ہم بھول جاتے ہیں...... بات ختم ہو جائے گی، جب بھی کبھی سر راہ مل جائیں گے تو اچھے دوستوں کی طرح ایک دوسروں سے مخاطب ہوں گے نہ آپ کسی سے ہماری نشاندہی کیجئے، نہ ہم کریں گے، یہ تو مرضی کے سودے ہوتے ہیں۔''

''آپ خلوص دل سے یہ چاہتی ہیں کہ میرا نام آپ کے ساتھ ہو؟''

''اگر نہ چاہتے تو آپ کو ''لی بون'' کاٹیج تک نہیں لے کر آتے۔

''ٹھیک ہے مس لی تھل اور مس سورا اگر آپ لوگ یہ بات پسند کرتی ہیں تو بے شک میں آپ کے ساتھ رہنے کے لئے تیار ہوں...... ہم طریقہ کار کا تعین کر لیں گے اور اس کے بعد جو بھی انداز اختیار کرنا ہوگا اختیار کر لیا جائے گا۔''

''ویری گڈ۔'' لی تھل نے کہا اور سورا کی جانب دیکھنے لگی، پھر وہ بولی۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

''اگر آپ پسند کریں تو آرام کیجئے..... ہمیں بتا دیجئے کہ آپ کا سامان کون سے ہوٹل میں ہے۔ وہاں سے منگوالیا جائے گا۔''

''وہ سامان میرے لئے بے حقیقت ہے پڑا رہنے دیجئے، صرف لباس وغیرہ کا معاملہ ہے، تو وہ مہیا کئے جاسکتے ہیں۔''

''او کے تو پھر آیئے ہم آپ کو آپ کی خواب گاہ دکھادیں۔''

جو کمرہ انہوں نے مجھے دکھایا تھا..... وہ ہر طرح کی آسائشوں سے آراستہ تھا..... میں نے اسے قبول کرلیا، میری پسند کے مطابق تھا..... کم از کم اور کچھ نہیں تو فی الحال اس عارضی جگہ کو اپنایا جاسکتا تھا..... میں ان لوگوں سے رخصت ہوگیا اور اپنے کمرے میں آکر بستر پر لیٹ گیا..... میرا اصل سامان میرے پاس موجود تھا اور اس کے تحفظ کے لئے معقول بندوبست بھی۔ اسے محفوظ کرنے کے لئے کوئی بھی خاص جگہ درکا نہیں ہوتی تھی..... کہیں بھی اس پیکٹ کو منتقل کیا جاسکتا تھا جس میں دُنیا کی عجیب و غریب چیزیں تھیں..... سو میں نے ایسا ہی کیا..... مائیکرو پلیٹیں اور دوسری تمام چیزیں لی بون کاٹیج کی چھت پر ایک ایسی جگہ پہنچادی گئیں جہاں سے ان کا کسی کی نگاہ میں آنا ممکن نہیں تھا..... میں اس کام سے فارغ ہونے کے بعد دوبارہ اپنے بستر پر آلیٹا اور ان واقعات پر غور کرنے لگا۔

اصل میں کوئن میکوویا نے اس سارے معاملے کی ذمہ داری مجھے سونپ دی تھی۔ بلیک چینل کو منظر عام پر آنے کے بعد پہلی بار یہ زک پہنچائی گئی تھی اور اس سلسلے میں کوئن میکوویا کے مشورے سے ہم نے جس جگہ کا انتخاب کیا تھا وہ یہ ملک تھا کیونکہ تمام بڑی بڑی کارروائیوں کا آغاز یہیں سے ہوتا تھا، لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ میں اس وقت نہایت ناپائیدار پوزیشن میں تھا اور مجھے خود ہی اپنے راستے تلاش کرنے تھے۔

بہرحال ایسے کام طویل وقت چاہتے ہیں اور لمحوں میں اصل جگہ تک پہنچنا ممکن نہیں ہوتا، یہ بات کوئن میکوویا بھی جانتی تھی اور ہمارے درمیان یہ سب کچھ طے بھی ہو چکا تھا۔

ایک بار پھر میرے ذہن میں وہی تصورات جاگ اُٹھے..... یہاں آنے کے بعد ان مشکل حالات کا اندازہ لگایا جاچکا تھا جو مجھے پیش آئے تھے اور ہوٹل میں اس کمرے پر مسلح افراد کا پہرہ دیکھ کر مجھے یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ ادھر سے بھی کام بہت جلد شروع ہوگیا ہے اور اب مجھے اپنے لئے کوئی مناسب ٹھکانہ تلاش کرنا ہوگا..... جب کہ فوری طور پر بلیک چینل کے نمائندوں سے رابطہ بھی نہیں قائم کرنا چاہتا تھا لیکن قدرتی طور پر یہ ٹھکانہ مہیا ہوگیا تھا اور میں قدرت کی مہربانی پر شک نہیں کرسکتا تھا، چنانچہ پرسکون نیند سوگیا۔

رات گزر گئی، دوسری صبح جاگا تو بارش ہو رہی تھی..... بادل گرج رہے تھے..... لباس نہ ہونے کا احساس ہوا لیکن مجبوری تھی..... واش روم سے باہر نکلا تو سورا نے کہا۔

''ناشتا تیار ہے مسٹر پشکن۔''

ناشتے کی میز پوری طرح سجی ہوئی تھی..... میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔'' یہاں کوئی ملازم تو نہیں ہے۔

''ہم جو ہیں۔''

''اب یہ احساس ہوتا ہے کہ آپ لوگ بہت عجیب ہیں۔''

''کیوں؟''

''یہ ناشتا آپ نے تیار کیا ہے؟''

''ہاں۔''

''یہی عجیب بات ہے۔''

''نہیں مسٹر پشکن..... ہمارے حالات ہم سے ہمارا عورت پن تو نہیں چھین سکے..... اگر حالات اجازت دیتے تو ہم بھی ایک اچھے خاندان کی شریف زادیاں کہلاتیں۔''

''شریف زادیاں تو آپ ہیں..... اس میں کوئی شک نہیں ہے، بہرحال ناشتا بہت عمدہ ہے مگر آپ کو اس کے لئے بھی وقت مل جاتا ہے۔''

جب ہم کسی خاص کام میں مصروف نہیں ہوتے تو یہ کام کرتے ہیں اور بہت اچھا لگتا ہے..... عموماً صبح کا ناشتہ ہم دونوں گھر پر ہی تیار کرتے ہیں..... ہاں دوپہر اور رات کو یہ موقع نہیں ملتا..... ناشتے کے بعد ایک ایسی جگہ آبیٹھے جہاں سے بارش کی رم جھم کا نظارہ کیا جاسکتا تھا..... میں نے کہا۔

''آپ لوگوں نے اب تک اپنے خاندان کی کیا مدد کی ہے۔''

''میرے والد نے جن کا نام نہیں بتاؤں گی اپنی آبائی رہائش گاہ جو ایک محل کی شکل میں ہے، واپس خرید لی ہے..... اس کے لئے ہم نے انہیں ڈیڑھ کروڑ ڈالر فراہم کئے ہیں۔''

''مائی گاڈ..... اتنی بڑی رقم!'' میں نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"اس کا دلچسپ پہلو یہ ہے کہ پچانوے لاکھ ڈالر ہم نے اسی خاندان سے حاصل کئے ہیں جس نے یہ محل خریدا تھا...... بلکہ خریدا بھی کیا تھا سازش کر کے اسے حاصل کیا تھا...... پھر خود کو دیوالیہ ہونے سے بچانے کے لئے ان لوگوں کو یہ محل ہی فروخت کرنا پڑا جو میرے والد نے واپس خرید لیا اور یقین کرو ڈیئر پشکن اس کامیابی نے میرے والد کو نئی زندگی دے دی ورنہ وہ موت کی گھڑیاں گن رہے تھے۔"

"ان لوگوں کو تمہارے بارے میں علم ہے؟"

"کسے؟"

"تمہارے مخالف خاندان کو۔"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا...... وہ لوگ اس قابل ہی نہیں رہے کہ دوسرے امور پر توجہ دے سکیں۔"

"گڈ...... ویسے خواتین! آپ لوگوں کا طریقہ کار کیا ہے؟"

"اس ملک میں آنے کے بعد پہلی واردات ہم نے تیس لاکھ ڈالر کی ڈاکہ زنی کی شکل میں کی۔ اس کے بعد ایک گولڈ ویگن لوٹی جس سے ہمیں چالیس لاکھ ڈالر کی آمدنی ہوئی، پھر یہ کام چھوڑ دیا اور یہاں کے پوش حلقوں میں اثر ورسوخ بڑھایا...... اس کے لئے ہمیں ایک باکسائٹ پلانٹ لگانا پڑا، جس کے ہم ڈائریکٹر ہیں...... ہم مقامی حکومت کو ٹیکس دیتے ہیں...... سرکاری حلقوں میں ہمارا ریکارڈ بہترین ہے۔"

"ویری گڈ...... عمدہ طریقہ کار ہے۔"

"اس کے بعد ہم نے ٹریک بدل لیا اور ایسے لوگ ہمارا ذریعہ آمدنی بنے جو عمدہ شہرت رکھتے ہیں لیکن پس پردہ کچھ اور ہوتے ہیں...... ہمیں ان سے بھی بہترین آمدنی ہوئی ہے، لیکن۔"

"لیکن کیا؟" میں نے سوال کیا۔

"ایسے چند افراد کا گٹھ جوڑ اس بات پر غور کر رہا ہے کہ انہیں جو کچھ کرنا پڑا ہے اس کے عقب میں کوئی عورت ہے۔"

"اوہ گویا۔"

"بالکل نہیں...... ہمارے بارے میں وہ تصور بھی نہیں کر سکتے لیکن کسی بھی وقت ایسا

ہو سکتا ہے اس امکان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔" لی تھل نے کہا اور میں سوچ میں ڈوب گیا، پھر میں نے پوچھا۔

"لیکن مس لی تھل آپ نے اس سلسلے میں کسی مرد کا سہارا نہیں لیا؟"

"ابھی تک نہیں۔"

"میرا مطلب ہے کچھ ایسے لوگ جو کرائے پر آپ کے لئے کام کر سکتے، میرا خیال ہے ایسے لوگوں کی تلاش ناممکن تو نہیں تھی۔"

"بالکل نہیں تھی، ہم یہاں کے زیر زمین حلقوں سے واقفیت رکھتے ہیں ہم چاہتے تو ان کا سہارا لے سکتے تھے، لیکن یہ بات آپ جانتے ہیں مسٹر پشکن کہ جب اپنے ہاتھ دوسرے کے ہاتھوں میں دے دیئے جاتے ہیں تو پھر نقصانات کی توقع بھی رکھنی پڑتی ہے، میں یہ نہیں کہتی کہ وہ لوگ ہمارے ساتھ دغا کرتے آپ یہ سمجھ لیجئے ان سے غلطی بھی ہو سکتی تھی اور ان کی غلطی ہمارے حق میں کیا ہوتی، اس کا اندازہ آپ لگا سکتے ہیں...... ہمارے احتیاطی اقدامات کا اندازہ تو آپ اس سے بھی لگا سکتے ہیں کہ ہم نے اپنے گھر میں کسی ملازم کے وجود کو بھی پسند نہیں کیا۔" میں مسکراتی نگاہوں سے لی تھل کو دیکھنے لگا، پھر میں نے کہا۔

"لیکن مس لی تھل کیا میرے سلسلے میں آپ نے غیر معمولی رسک نہیں لیا ہے؟"

"اس کا جواب آپ کو سورا دے گی۔" لی تھل نے کہا...... سورا مسکراتی ہوئی بولی۔

"اصل میں ہم لوگ بہت توہم پرست بھی ہیں، آپ اسے چاہے کچھ بھی کہہ لیجئے مسٹر پشکن لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ وہم ہم لوگوں کی بہت بڑی کمزوری ہے، البتہ یہ بات حیرت انگیز کہہ سکتے ہیں، آپ کہ ہم نے اس وہم کا سہارا لے کر جو قدم بھی اٹھایا ہے اس میں ہمیں نقصان نہیں پہنچا۔"

"آپ لوگ دلچسپ سے دلچسپ تر ہوتی جا رہی ہیں۔"

"نہیں...... آپ اسے غلط بیانی نہ سمجھیں، یہ ایک ٹھوس حقیقت ہے کہ اب تک ہم نے جتنے اقدامات کئے ہیں بلکہ ذرا سا اور پیچھے لوٹ جایئے ہم نے میرا مطلب ہے ہم دونوں بہنوں نے اپنے بارے میں یہ فیصلہ کیا کہ ہم اپنے خاندان کی بہتری کے لئے جرم کی دنیا میں نکلیں تو ہم نے ایک مخصوص طریقہ کار کی بنیاد پر اس فیصلے کا جواب مانگا اور جواب ہمیں اثبات میں ملا، یعنی ہم اس لائن میں کامیاب ہو سکتے تھے اور ہم نے اس جواب پر بھروسا کر کے اپنے

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM
Uploaded By Muhammad Nadeem

لئے لائحہ عمل مرتب کیا اور کام شروع کر دیا..... نتیجے میں اب تک ہمیں کامیابی ہی حاصل ہوئی ہے۔''

''میرے سلسلے میں کیا ہوا؟''

''صرف وہ کہانی سن کر جو سرکاری حکام کی جانب سے منظر عام پر لائی گئی، سورا کے ذہن میں یہ تصور اُبھرا اور اس نے کہا کہ لی تھل اگر یہ شخص ہمیں حاصل ہو جائے تو کیا یہ ہمارا بہترین ساتھی نہیں بن سکتا۔''

''گڈ.....اس کے بعد؟''

''ہم نے اسی طریقہ کار سے کام لیا جس سے اب تک ہم اپنے مختلف معاملات کے فیصلے کرتے رہے تھے اور ہمیں یہ جواب ملا کہ مسٹر پشکن اگر ہمیں حاصل ہو جائیں تو ہمارے بہترین ساتھی بن سکتے ہیں۔''

میں نے ایک قہقہہ لگایا، بات ہی اتنی دلچسپ تھی لڑکیاں تو واقعی بڑی انوکھی ثابت ہو رہی تھیں اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ میرے کام میں یہ لوگ معاون ہوں یا نہ ہوں لیکن کچھ وقت مجھے ان کے کام میں معاون ہونا ہی پڑے گا، میں نے کہا۔

''بہر حال میں آپ کے اعتماد کو دھوکا نہیں دوں گا۔''

''آپ یقین کیجئے آپ اگر دھوکا بھی دینا چاہیں مسٹر پشکن تو وہ ہمارے لئے دھوکا نہیں ہوگا بلکہ ہمیں اس سے بہتری ہی حاصل ہوگی..... کم از کم آپ اسے جو بھی تصور کریں ہم اس میں پوری طرح مطمئن ہیں۔''

''آپ کا کوئی ٹارگٹ ہے۔''

''کس سلسلے میں؟''

''میرا مطلب ہے کہ کیا آپ ایک طویل عرصے اس دُنیا میں رہنا چاہتی ہیں جسے آپ نے اپنایا ہے یا پھر ایک عارضی معاملہ ہے، میرے اس سوال پر دونوں سوچ میں ڈوب گئیں۔ لی تھل نے ایک بار گہری نظروں سے سورا کو دیکھا اور سورا نے فوراً کہا۔

''زیادہ سے زیادہ کیا ہوگا سورا..... کیا تم نے اس کام کے آغاز کے وقت یہ فیصلہ نہیں کیا تھا کہ ہم تقدیر کے فیصلوں پر انحصار کریں گے..... ہمیں ابھی تک نقصان نہیں ہوا۔''

''ہاں..... کبھی کبھی انسانی فطرت غالب آ جاتی ہے۔'' لی تھل گہری سانس لے کر بولی۔

پھر اس نے کہا۔

بیلی گون ایک اسلحہ ساز فیکٹری کا مالک ہے..... نسلی طور پر یہودی ہے اور یوں سمجھ لیں کہ اس ملک میں اسے بڑی زبردست شہرت حاصل ہے۔ اس کی فیکٹری کو سو فیصد سرکاری حیثیت حاصل ہے اور لاتعداد بینکوں نے اس کے ساتھ سرمایہ کاری کی ہے جنہیں حکومت کا تحفظ حاصل ہے..... یہ وہ بینک ہیں جو بہترین مراعات پر غیر ملکی سرمایہ کاری کرتے ہیں اور ان میں دُنیا بھر کے بیشتر ممالک کا سرمایہ محفوظ ہے..... گویا یوں سمجھ لیں کہ بیلی گون کا کاروبار اصل میں مقامی حکومت کا کاروبار ہے اور اس نے اپنی ساکھ بنا کر یہ حیثیت حاصل کی ہے۔''

''میں سمجھ گیا۔''

''بیلی گون یہودی ہے اس بات کو نگاہ میں رکھیں۔''

''بالکل۔''

''اسلحہ ساز فیکٹری میں ایک خفیہ شعبہ قائم کیا گیا جس نے وہ ممنوعہ اسلحہ بنانا شروع کر دیا جس کی سرکاری اجازت نہ تھی اور اسلحہ اسرائیلی حکومت کے لئے تیار کیا جا رہا ہے..... بیلی گون نے اس اسلحے کی ترسیل کے لئے جو انتظامات کئے تھے وہ ایک خاص نوٹیفکیشن کی وجہ سے ناکام ہو گئے۔ یہ ایک ایسا حادثہ تھا جس نے بیلی گون کے چھکے چھڑا دیئے..... ممنوعہ اسلحہ اس نے بڑی احتیاط سے ایک جگہ پوشیدہ کیا اور وہ خفیہ شعبہ فوراً بند کر دیا۔ حکومت اسرائیل نے اس سلسلے میں اپنی بےبسی کا اظہار کر دیا اور کہا کہ یہ بیلی گون کی ذمے داری ہے کہ وہ اس اسلحے کی ترسیل کا انتظام کرے..... بیلی گون سخت پریشان ہو گیا.....

پھر اس نے جوڑ توڑ شروع کئے، یہاں تک کہ اس نے ایک شخص سے رابطہ قائم کر لیا.....اس کا نام ڈین رشمیر ہے اور یہ ایک ایسے اہم اور مضبوط خفیہ ادارے کا سربراہ ہے جسے اس ملک میں کلیدی حیثیت حاصل ہے اب ڈین رشمیر خفیہ طور پر ان کارروائیوں میں مصروف ہے جن کے تحت یہ اسلحہ ملک سے نکالا جا سکے۔''

میں حیرت سے منہ کھولے یہ خوفناک انکشافات سن رہا تھا..... لی تھل نے کہا۔ ''ہم نے وہ گودام تلاش کر لئے ہیں جہاں یہ خطرناک اسلحہ پوشیدہ ہے۔'' اس کے بعد ہم نے ڈین رشمیر اور بیلی گون سے اپنا تعارف کرایا۔

''یعنی۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM

’’پچیس کروڑ ڈالر طلب کیئے ہیں ہم نے۔‘‘ لی تھل نے آنکھیں ٹیڑھی کر کے تمسخرانہ انداز میں کہا...... پھر بولی۔ ’’اور اس وقت کیفیت یہ ہے جیسے کوئی سانپ بھینس کا پاؤں منہ میں چبالے اور یہ سوچے کہ اسے کیسے ٹریپ کیا جائے۔‘‘

وہ خاموش ہوگئی، لیکن میرے ذہن میں بے شمار دریچے کھلنے لگے...... بیلی گون، خفیہ ادارے کا سربراہ ڈین رشمیر! یہ تو سو فیصد میرا ٹارگٹ ہے۔

❁ ❁ ❁

یہ دو نام سننے کے بعد میں اس طرح ان میں گم ہوگیا کہ لی تھل کے الفاظ کا مزا بھی نہیں لے سکا...... یہ دونوں نام میرے لئے بے حد دلکش تھے...... بیلی گون اسرائیل کے لئے کام کر رہا تھا، کیونکہ یہودی تھا اور ڈین رشمیر اس کا معاون۔ یہ گٹھ جوڑ تو دنیا کے سامنے تھا، لیکن اس کا ایک اور پس منظر بھی تھا جو شاید دوسروں کے لئے باعث دلچسپی ہو یا نہ ہو، لیکن میرے لئے بڑی اہمیت کا حامل تھا...... یعنی یہ دو نام ہی میرے شوق کو بھڑکانے کے لئے کافی تھے...... بیلی گون اور ڈین رشمیر، میں انہیں واضح طور پر اپنے وطن کے دشمنوں میں تصور کر سکتا تھا اور اس میں کوئی شبہ کی بات ہی نہیں تھی، اس کے علاوہ یہ کیس انتہائی دلچسپ تھا، اس سے پہلے بھی اس قسم کے واقعات سے میرا واسطہ پڑ چکا تھا اور اگر میرا اندازہ غلط نہیں تھا تو اس سلسلے کو یقینی طور پر میرے وطن کے لئے تشویش کا باعث ہونا چاہئے تھا، کیونکہ بہر حال وہ خطرناک اسلحہ جن لوگوں کے لئے باعث نقصان ہوسکتا تھا ان سے ہماری ازلی محبت تھی اور اس محبت کو ہم اپنے مذہب کے پاک رشتے سے کسی بھی طرح دور نہیں کر سکتے تھے...... بہر حال میں یہ سوچ رہا تھا کہ کس طرح مجھے ایک دلچسپ صورت حال کا سامنا کرنا پڑا ہے اور یقینی طور پر اس میں بہت سے نئے عوامل بھی شامل ہیں...... میری سوچ ذرا لمبی ہوگئی تو لی تھل نے حیرانی سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

’’کیا بات ہے مسٹر پشکن! آپ تو کچھ زیادہ ہی کھو گئے، آپ نے میری بات کا لطف بھی نہیں لیا۔‘‘

’’ایں۔‘‘ میں نے کھوئی کھوئی نگاہوں سے انہیں دیکھا اور لی تھل، سورا کی صورت

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

دیکھنے لگی پھر اس نے کہا۔

"مسٹر پشکن کی اس محویت کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی۔"

"میں فوراً ہی ذہنی طور پر حاضر ہوگیا اور میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں اصل میں، آپ نے جس دلچسپ صورت حال کا تذکرہ کیا ہے مس لی تھل میں اس پر غور کررہا ہوں، کچھ کمزوریاں ہر انسان کے اندر ہوتی ہیں، میں خیالات میں بہت دُور تک نکل گیا تھا اور یہ سوچنے لگا تھا کہ کیا ہی اعلیٰ سازش ہے، لیکن کچھ باتیں میری سمجھ میں بالکل نہیں آئیں۔"

"ہمیں کسی بات سے دلچسپی نہیں ہے، میں تو یہ سوچ رہی تھی کہ کیا اس بھینس کو نگلنا ہمارے لئے ممکن ہوگا؟"

"ہاں واقعی بات قابل غور ہے، اصل میں معاملہ بہت بڑی قوتوں کا ہے، لیکن کیا آپ کو اس سلسلے میں مختصر تفصیلات معلوم ہیں۔"

"مثلاً۔" لی تھل نے سوال کیا۔

"مثلاً یہ کہ وہ کون سی ایسی پالیسیاں ہیں جنھوں نے بیلی گون کو اس اسلحے کی ترسیل سے روک رکھا ہے۔"

"بات اصل میں یہ ہے کہ مقامی طور پر یہودیوں کو یہاں کی سرمایہ کاری پر کلیدی حیثیت حاصل ہے اور یہیں کیا دنیا کے بیشتر ممالک میں انہوں نے اپنا جال پھیلا رکھا ہے، ہر چند کہ سرمایہ دار سب سے پہلے سرمایہ دار ہوتا ہے اور اس کے بعد کچھ اور لیکن یہ خوبی یہودی ہی میں پائی گئی ہے کہ سرمایہ دار ہونے کے باوجود وہ اپنے ملک کی اس قدر مدد کرتے ہیں کہ اس دور میں یقین نہیں آتا...... شاید یہودی سرمایہ داروں کے علاوہ دنیا کے کسی بھی ملک میں سرمایہ دار اپنے وطن کی بقا کے لئے اس قدر برق رفتار نہیں ہیں جتنے یہودی...... ہم اس بات کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکیں گے، یہی کیفیت بیلی گون کی ہے جہاں تک ہمارا اندازہ ہے وہ اس سلسلے میں منافع خوری نہیں کررہا، بلکہ منافع وہ دوسرے ذرائع سے کمارہا ہے اور یقینی طور پر بہت بڑی حیثیت کا مالک ہے...... آپ اگر اس کو اندر سے ڈھونڈیں گے تو آپ کو یہ اندازہ ہوجائے گا مسٹر پشکن! لیکن اس کے باوجود اس نے وہ شعبہ صرف اپنے ملک کے لئے قائم کیا تھا اور مقامی حکومت جو اس ملک کی گہری دوست ہے اس سے لاعلم تھی، لیکن بہرحال ہر ملک

کے قوانین ہوتے ہیں اور آپ کو پتا ہے اگر یہ سکینڈل منظر عام پر آگیا تو اس ملک کے صدر کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نااہل قرار دے دیا جائے گا...... پالیسی بہرحال پالیسی ہوتی ہے، میں یہ تو نہیں کہتی کہ پالیسی اس بات کے لئے بنائی گئی ہے، لیکن بہرحال جو مسئلہ سامنے ہے میں سمجھتی ہوں مقامی حکومت اس سے ناواقف بھی نہیں ہوگی...... اس کے باوجود اگر یہ بات منظر عام پر آجائے تو اخبارات تو اسے اُچھال اُچھال کر حکومت کا ناک میں دم کردیں گے۔"

"بہرحال آپ لوگوں نے بہت بڑا قدم اٹھایا ہے اور اب میں واقعی آپ کی بات کا مزا لے رہا ہوں کہ سانپ نے بھینس کا پاؤں منہ میں لے لیا ہے اور بھینس نگلنا اس کے لئے بہت مشکل ہے۔"

"مشکل...... آپ بڑی رعایت سے کام لے رہے ہیں۔"

سورا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن بہرحال آپ نے آغاز تو کیا ہے۔"

"مسٹر پشکن پچیس کروڑ ڈالر کا مطالبہ کیا ہے ہم نے۔"

"ایک بات بتائیے۔"

"جی۔"

"کیا یہ بات بیلی گون کے کانوں تک پہنچادی گئی ہے؟"

"مطالبے والی بات؟"

"جی۔"

"یقیناً۔"

"کوئی ردعمل۔"

"ابھی تک سامنے نہیں آیا۔"

"طریقہ کار کیا اختیار کیا ہے؟"

"بالکل سادہ، اصل میں بات یہ ہے کہ ہم لوگوں نے اپنے لئے جو طریقہ کار منتخب کیا اس سے ہمیں خاصی آسانیاں حاصل ہوئیں...... بہت اعلیٰ پیمانے پر کوئی کام کرنا بہت سے لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کرلینے کے مترادف ہوتا ہے، جبکہ یہ طریقہ کار ہمیشہ ہمارے لئے کارآمد رہا ہے...... بہت چھوٹے اور اتنے معمولی پیمانے پر کام کرو کہ پہلے تو شکار یہ سوچنے ہی

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

نہ پائے کہ یہ مچھر جو اس کے بدن پر آ بیٹھا ہے اس کا کتنا خون چوس سکتا ہے، لیکن جب اس کے بدن میں خون کی کمی واقع ہونے لگے تو اسے احساس ہو کہ مچھر کو بھگا دینا ہی زیادہ مناسب ہے...... میرا مطلب یہ ہے کہ ہم اس طریقہ کار سے خاصے مطمئن ہیں اور خاطر خواہ مفاد حاصل کرتے رہے ہیں۔''

''نہیں میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں...... کسی بھی چیز کے لئے زیادہ پھیلاؤ صرف اپنی ہی جان کے لئے عذاب مول لینا ہوتا ہے...... سادہ لیکن موثر طریقے سے کام کیا جائے، خیر بات میرا خیال ہے، غلط رخ اختیار کر گئی...... میں یہ سوال کر رہا تھا کہ اگر آپ نے اس سلسلے میں بیلی گون سے رابطہ قائم کیا ہے تو اس کا جواب کیا ملا؟''

''ابھی تک کوئی جواب نہیں ملا خاموشی ہے...... غالباً یہ سوچا گیا ہے کہ کوئی مذاق کیا جا رہا ہے، لیکن حقیقتوں کو پوائنٹ آؤٹ کیا گیا ہے وہ اس کے لئے تشویش کا باعث ہوں گی۔''

''کیا اس پر نگاہ رکھنے کا کوئی بندوبست کیا گیا ہے؟''

''بتا چکے ہیں آپ کو کہ ہم نے اپنا پھیلاؤ بالکل نہیں رکھا، یہاں تک کہ آپ کو یہ اندازہ ہے کہ ہم نے اپنے اس کاٹیج میں کوئی ملازم بھی نہیں رکھا۔'' میں پرخیال نگاہوں سے ان دونوں کو دیکھنے لگا، بڑی آفت ثابت ہو رہی تھیں میرے لئے، کردار بھی دلچسپ تھے...... ایک ایسے خاندان کے افراد، بلکہ دو لڑکیاں جو ملک کی بھی نہیں تھیں، اپنے تباہ شدہ خاندان کو بچانے کے لئے اتنا بڑا کام کر رہی تھیں اور انہوں نے جو کچھ بتایا تھا اس کے تحت ابھی تک یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ اس میں کافی کامیابی حاصل کر چکی ہیں، بہرحال قابل غور بات تھی، میں نے پرخیال نگاہوں سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔

''لیکن مس لی تھل آپ یقیناً اپنی کوششوں میں اب تک کامیاب رہی ہوں گی، لیکن کیا آپ نے اس قسم کی کوئی کوشش پہلے بھی کی ہے؟''

''نہیں۔'' لی تھل نے صاف گوئی سے کہا۔

''تو کیا آپ نے اس طریقہ کار میں کوئی تبدیلی ضروری نہیں سمجھی؟''

''مثلاً؟''

''سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ آپ نے بیلی گون تک اپنا پیغام پہنچا دیا، کیا اس کے بعد یہ ممکن نہیں ہے کہ بیلی گون اس بات سے ہوشیار ہونے کے بعد بقول آپ کے اس

پراسرار ادارے کے سربراہ ڈین رشمیر سے رابطہ قائم کرے گا، جیسا کہ آپ نے کہا کہ ان دونوں کے درمیان گہرے روابط ہیں اور اس رابطے کے ساتھ ڈین رشمیر کی مدد سے وہ اپنا اسلحہ خانہ کسی اور جگہ منتقل کر دے اور اس کے بعد مطمئن ہو جائے اور آپ کو ٹھینگا دکھا دے۔'' سورا ہنس پڑی، اس نے کہا۔

''اس کے لئے ہم نے کچھ ایسے لوگوں کو ساتھ رکھا ہے جو اس اسلحہ خانے سے تعلق رکھتے ہیں۔''

''مطلب؟'' میں نے حیرت و دلچسپی سے پوچھا۔

''بیلی گون کے چند ایسے خاص معتمد جو اس کے لئے کام کرتے ہیں بلکہ اس کے لئے خفیہ کام کرتے ہیں۔''

''مم...... مگر آپ نے تو کہا تھا۔''

''کیا کہا تھا۔'' لی تھل بولی۔

''آپ نے کہا تھا کہ اپنے ساتھ آپ نے کسی کو شامل نہیں کیا۔''

''مسٹر پشکن ساری باتیں آپ کو بتا دیں گے، زندگی میں پہلی بار رسک لیا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ یہ ساری باتیں رسکی ہیں، لیکن بس لے لیا، اب اس کا نتیجہ جو بھی ہوگا دیکھا جائے گا...... بات یہ ہے کہ ہم نے کسی کو شامل نہیں کیا اپنے آپ، وہ لوگ بیلی گون کے خاص معتمد ہیں اور ہمارے دوست بلکہ اگر آپ معذرت قبول فرمائیں اور ہمارے اس گھٹیا پن کو محسوس نہ کریں تو ہم آپ کو بتائیں کہ ہمارے دوست نہیں بلکہ ہمارے عاشق اور انتہائی دل سوز عاشق جن کی باتیں سن کر تو کبھی کبھی ہماری آنکھوں سے آنسو نکل آتے ہیں۔''

''لی تھل خاصی پرمزاح لڑکی تھی، اس نے یہ الفاظ ادا کرتے ہوئے ایک سسکی سی لی تھی اور اس کے بعد ہنس پڑی تھی۔

''وہ ہم سے مخلص اور سچا عشق کرتے ہیں اور اس لئے اپنی ہر بات ہمیں بتا دیا کرتے ہیں، بس یوں سمجھ لیجئے کہ ہماری معلومات کا اضافہ انہی کا رہین منت ہے۔''

میں ہنسنے لگا تھا، میں نے کہا...... ''آپ لوگ واقعی بہت ایڈوانس ہیں۔''

''ایڈوانس کا لفظ آپ نے بہت اچھا استعمال کیا ہے اور اس کے لئے آپ کا شکریہ۔ ان دو گواہوں کو آج تک ہمارا ہاتھ چھونے کی جرات بھی نہیں ہوئی، بس ہم نے ٹائپ دیکھ لیا

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

تھا کہ کس قسم کے لوگ ہیں اور ہمارے لئے کس قدر بے ضرر ہو سکتے ہیں...... بہرحال بیلی گون کا اسلحہ خانہ ابھی تک وہیں موجود ہے اور ایک بات آپ سے اور بھی کہوں، چونکہ سرکاری طور پر کوئی سہولت میسر نہیں ہے۔ اس لئے وہ اسلحہ خانہ منتقل کرنا بھی آسان کام نہیں ہے اور ویسے بھی وہ بہت بڑی حیثیت رکھتا ہے۔''

''میں سمجھ رہا ہوں، لیکن کیا ڈین رشیر ان کا معاون ثابت نہیں ہوگا۔''

''ڈین رشیر کو بھی اس کے لئے غیر قانونی اقدامات کرنے ہوں گے اور بہرحال مقامی حکومت نے اسے دیکھ بھال کر کے ہی اتنا بڑا عہدہ دیا ہوگا، کوئی قدم اٹھانے سے پہلے اسے اپنے اس عہدے کا خیال رکھنا ہوگا، کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسی کوئی بات ابھی تک منظر عام پر نہیں آئی اور میں سمجھتی ہوں کہ فی الحال اس کے امکانات بھی نہیں ہیں، لیکن اگر ایسا ہوا، اسلحہ کسی اور جگہ منتقل ہوا تو ہمیں اس کے بارے میں علم ہو جائے گا، آپ لوگ اس کی بالکل فکر نہ کیجئے۔''

''ہاں کیوں...... کیا اب آپ ہمارے ساتھ شامل نہیں ہیں۔''

''آپ بہت فراخ دل ہیں اور مجھے حیرت ہے کہ اتنی معصومیت سے ایک جرائم پیشہ آدمی کو اپنے آپ میں ملوث کر لینے کا فیصلہ کرنا آسان نہیں ہوتا، یہ تو سادگی ہے۔''

''نہیں مسٹر پشکن، اس کی وجہ آپ کو بتا دی گئی ہے، چاہے کچھ بھی کہہ لیں اگر ہمیں اپنے اس نظریئے کے تحت موت بھی آ جائے تو آپ یقین کریں کہ اس وقت ہم یہی سمجھیں گے کہ ہماری موت یقینی تھی۔''

''نظریہ۔''

''او ہو آپ شاید بھول گئے۔'' لی تھل نے کہا۔

''کیا؟''

''ہم توہمات پرست ہیں اور جو کوئی کام اس طرح ہو جاتا ہے تو ہم اس پر کلی اعتماد کر لیتے ہیں بلکہ اس طرح سے کر لیتے ہیں کہ کام کا بگڑ جانا کسی اور وجہ سے ہو سکتا ہے، ہم نے غلط قدم نہیں اٹھایا۔''

میں نے حیرانی سے لی تھل کو دیکھا...... بہرحال ان کا اپنا مسئلہ تھا...... میں اس سلسلے میں ان سے اختلاف کیسے کر سکتا تھا، ویسے اس میں کوئی شک نہیں کہ دونوں لڑکیاں عجیب و

غریب تھیں...... ایک بار پھر میں گہری سوچوں میں ڈوب گیا...... پھر میں نے گردن اٹھا کر کہا۔

''ایک بات بتایئے مس لی تھل۔''

''جی۔''

''آپ نے یہ تمام کہانی مجھے کیوں سنائی ہے۔'' لی تھل نے ایک بار پھر سورا کی جانب دیکھا اور سورا کہنے لگی۔

''اب اس کے بعد سلسلہ گفتگو میں شروع کروں گی مسٹر پشکن۔''

''جی!'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جیسا کہ ہم نے آپ سے کہا کہ ہم اپنے اعتقادات کا سہارا لیتے ہیں ان تمام معلومات کے بعد آپ کی شخصیت ہمارے لئے باعث دلچسپی ہوئی اور وہی الفاظ میں پھر دہراؤں گی کہ جو شخص خطرات کو اپنے سامنے لا کر چلتا ہے وہ معمولی انسان نہیں ہوتا اور ہمیں کسی معمولی انسان سے کوئی دلچسپی بھی نہیں تھی...... ہماری خواہش تھی مسٹر پشکن کہ آپ ہمارے ساتھ کام کیجئے گا اور جیسا کہ ہم نے پہلے آپ کو پیش کش کی کہ جو بات قابل قبول نہ ہو آپ کے لئے، آپ پورے اعتماد کے ساتھ اس سے منحرف ہو جایئے، ہمیں اعتراض نہیں ہوگا اور آپ یہ بالکل نہیں سوچیں گے کہ آپ کا عدم تعاون ہمیں تشویش میں مبتلا کر دے گا اور ہم آپ کے خلاف کارروائیوں میں مصروف ہو جائیں گے...... نہیں مسٹر پشکن ہم اس اعتماد کا سودا نہیں کر سکتے...... بہرحال ہم دو بہنیں اس سلسلے میں کام کر رہی ہیں لیکن اگر آپ ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں تو جو رقم اس کام سے حاصل ہوگی، بشرطیکہ ہم اس میں کامیاب ہو گئے۔ اس میں سے کچھ فیصد آپ اپنے لئے مقرر کر لیجئے...... ہم خوشی سے اس کی ادائیگی کے لئے تیار ہوں گی۔''

''کیا یہ آپ کے لئے نیا طریقہ کار نہیں ہوگا؟''

''ہوگا لیکن ہمیں یہ اعتماد ہے کہ یہ ہمارے لئے بہت کارآمد ہوگا اور جو کام ہم نہیں کر سکیں گے وہ آپ جیسا ذہین انسان کر سکتا ہے۔''

''اور آپ اس کے لئے مجھ پر مکمل اعتماد کریں گی۔''

''کریں گی نہیں بلکہ کر لیا ہے۔'' سورا نے پُراعتماد لہجے میں کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"او کے مس سورا، او کے مس لی تھل، میں خلوص دل سے آپ لوگوں کے ساتھ تعاون کے لئے تیار ہوں اور اس بات کی قطعی ضرورت نہیں ہے کہ آپ مجھ سے لینے دینے کا سودا کیجئے...... یہ بات بھی ہمارے درمیان طے ہو چکی ہے کہ ہم لوگ ایک دوسرے سے جھوٹ نہیں کریں گے، اس کے بعد اور کوئی ایسی بات رہ جاتی ہے جو باعث تردد ہو؟"

"قطعی نہیں۔" سورا ہنس کر بولی۔

"گڈ...... اب یوں سمجھ لیجئے کہ میں آپ کے ساتھی کی حیثیت سے معلومات کے لئے کچھ سوالات کر رہا ہوں۔"

"بالکل۔"

"آپ نے ابھی کہا کہ آپ زیر زمین دنیا کے بے شمار افراد سے واقف ہیں، کیا میرا تعارف کسی طرح ان سے ہو سکتا ہے؟"

"وہ ایک جملہ رائج ہے اس کے لئے کہ، غائبانہ تعارف تو یہیں اسی کانیج میں ہو سکتا ہے، اس کے لئے ہمارے پاس انتظامات ہیں۔"

"کیسے؟" میں نے سوال کیا۔

"ہمارے پاس ان سب کی وڈیو موجود ہیں اور اس کے بارے میں تمام تفصیلات، ہمارا اپنا ایک ریکارڈ روم ہے۔"

"گڈ...... میں یقیناً ان سے واقفیت حاصل کرنا چاہوں گا، کیونکہ آپ جانتی ہیں کہ میں یہاں اجنبی ہوں۔"

"ہم یہ کام کریں گے۔"

"دوسرا سوال...... کیا ڈین رشیر بھی آپ کے اس مشن میں شامل ہے۔"

"مطلب؟"

"مطلب یہ کہ آپ نے کون سا طریقہ کار اختیار کیا ہے، جس کے تحت آپ ان لوگوں سے پچیس کروڑ ڈالر کا مطالبہ کر چکی ہیں، اس سلسلے میں فائنل بات یہ ہے کہ کیا آپ کے خیال میں ڈین رشیر کو اس بارے میں تمام تفصیلات حاصل ہو گئی ہوں گی۔"

"ہاں۔" سورا نے کہا اور قہقہہ لگا کر ہنس پڑی...... پھر بولی۔

"اس کا نام بگ مارٹن ہے جو میرا دوست ہے یا آپ سمجھ لیجئے کہ میرا عاشق ہے۔

بگ مارٹن کو یہ مرض ہے کہ وہ اپنی ہر بات مجھے بتاتا ہے...... ڈین رشیر اور بیلی گون اس سلسلے میں متوحش ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ صورت حال بے حد خطرناک ہے۔ ویسے بھی مسٹر بیلی گون کا رویہ میرے ساتھ بڑا نرم ہے، مطلب یہ کہ وہ اس انکشاف سے خوفزدہ ہیں کہ میں ان کے بارے میں تمام تفصیلات جانتی ہوں۔"

"یہ خوف کس طرح آپ پر ظاہر ہوا۔"

"ٹیلی فون پر گفتگو کے دوران مسٹر بیلی گون نے کہا ہے کہ وہ میرے مطالبے پر غور کر رہے ہیں اور میں کسی جلد بازی سے کام نہ لوں بلکہ انہیں غور کرنے کا پورا پورا موقع دیا جائے...... دوسری بات جو انہوں نے حتمی طور پر کہی ہے وہ یہ ہے کہ پچیس کروڑ ڈالر کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا...... ہاں اس سلسلے میں مجھ سے سودے بازی کی جا سکتی ہے...... ایک ہفتے کا وقت لیا ہے انہوں نے۔"

"اور اس گفتگو کو کتنے دن گزر گئے؟"

"پانچواں دن ہے۔"

"کیا ان دنوں میں وہ اسلحہ وہاں سے منتقل نہیں کر سکتے؟"

"میں پہلے ہی کہہ چکی ہوں کہ اسلحہ منتقل کرنا آسان کام نہیں ہے، لیکن ڈین رشیر سے مسٹر بیلی گون کی میٹنگ ہو رہی ہے اور اس سلسلے میں کوئی مناسب فیصلہ تین دن کے بعد کیا جائے گا۔"

"ویری گڈ، کیا آپ نے ایسا طریقہ کار متعین کیا ہے جس کے تحت آپ کو اس اسلحہ خانے کی خبر ہو۔"

"ہاں بگ مارٹن اور کاک ملٹن، کاک ملٹن وہ ہے جو میری بہن سے عشق کرتا ہے۔"

"یہ لوگ آپ کے ساتھ بالکل مخلص ہیں۔"

"مکمل طور پر مخلص گدھے۔" سورا نے کہا اور ہنس پڑی...... میں نے چند لمحات سوچنے کے بعد کہا۔

"تو مس سورا! اب یہ بتائیے کہ مجھے آپ کے خیال میں کس طرح اپنا طریقہ کار منتخب کرنا چاہئے؟"

"پہلی بات آپ یہ بتائیے آخری اور فائنل کہ کیا آپ ہمارے ساتھ مخلصانہ طور پر کام

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

کرنے کے لئے تیار ہیں؟“

”میں اس کا اعتراف کر چکا ہوں۔“

”گڈ..... گویا ہمارے درمیان یہ معاہدہ ہو گیا۔“

”یقیناً اور اب اس سلسلے میں کسی تردد کی گنجائش نہیں ہے۔“

”تھینک یو مسٹر پشکن! بڑا کام بن جائے گا، آپ سے اصل میں ہم اس بات سے بھی خوفزدہ تھے کہ ہمارے موکل جب بھی سنیں ایک ہی آواز سنیں، یعنی کوئی نسوانی آواز اور یقینی طور پر مسٹر پشکن آپ آوازیں بدلنے پر قدرت رکھتے ہوں گے..... یہ تو بڑا ضروری ہوتا ہے۔“

میں ہنس پڑا، میں نے آہستہ سے کہا۔

”جی..... تھوڑی بہت۔“

”کیا آپ بتا سکتے ہیں مسٹر پشکن کہ آپ کے کام کرنے کا انداز کیا ہے؟“

”مطلب؟“

”مطلب یہ کہ آپ کیا طریقہ کار اختیار کرتے ہیں؟“

”وقت پر جو بھی سوجھ جائے۔“ میں نے گول مول جواب دیا۔

”تو پھر اب آپ یہ سمجھ لیجئے کہ اس سلسلے میں آپ کو آگے بڑھنا ہے۔ ہم رقم کم کر سکتے ہیں، بقول شخصے وہ جو کہتے ہیں نا کہ بھاگتے بھوت کی لنگوٹی بھلی..... ارے ہم بھلا ان لوگوں کا کیا بگاڑ سکتے ہیں، سوائے اس کے کہ اس کہانی کو منظر عام پر لے آئیں گے، مقامی حکومت کا خود بھی اس میں براہ راست واسطہ ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس کہانی کو دبانے کے لئے کوئی طریقہ کار اختیار کر لیا جائے..... کہانی دب جائے گی، ہم خاموش ہو جائیں گے، اس لئے جو کچھ بھی حاصل ہو جائے، بڑی رقم کا معاملہ بھی اس لئے رکھا گیا ہے کہ اترتے اترتے آخر کچھ تو ہو گا، جس کی وہ لوگ ہمیں آفر کریں گے یا پھر وہ اپنی سی کوششیں کریں گے کہ ہمیں ختم کرا دیں..... جان تو بچانی ہے نا مسٹر پشکن۔“

”آپ نے کہا تھا کہ یہ کاٹیج آپ نے کسی بیورو کریٹ سے حاصل کیا ہے؟“

”وہ اتنا اطمینان بخش معاملہ ہے ہم نے یہ بھی تو آپ کو بتایا تھا نا کہ ہم نے ایک باکسائٹ پلانٹ لگایا ہوا ہے اور ایک تاجر کی حیثیت سے دُنیا میں روشناس ہیں..... ہمارے پاس ہمارا چھوٹا سا سٹاف بھی ہے اور ہم اپنے ادارے کے ڈائریکٹرز باقاعدہ آفس جوائن کرتے ہیں۔ حکومت کو ٹیکس دیتے ہیں، اپنے سٹاف کو ہر قسم کی مروجہ مراعات دیتے ہیں اور بظاہر نیک نام لوگوں میں شمار ہیں، اب یہ الگ بات ہے کہ ہمارا کام کچھ اور ہی ہے۔“

”ویری گڈ..... تو پھر پہلے کام کے طور پر آپ مجھے مسٹر بیلی گون کے وہ تمام ایڈریس دے دیجئے جہاں میری ان سے ملاقات ہو سکتی ہے۔“

”ملاقات کریں گے۔“

”ایک بات خاص طور سے آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں، جیسا کہ آپ نے اپنے تمام وسائل سے کام لے کر یہ معلوم کیا ہے کہ میں آپ کے لئے ضرر رساں نہیں ثابت ہو سکتا..... ایک تھوڑا سا اپنے وسائل سے کام لے کر یہ اور معلوم کر لیجئے کہ میں آپ سے مخلص ہوں یا نہیں۔“

”بات تو ایک ہی ہو گئی یعنی ضرر رساں نہیں ہیں تو مخلص ہیں۔“

”تو پھر آپ کو مجھ پر یہ اعتماد کرنا ہو گا کہ اصل بات معلوم ہونے کے بعد میں کیا طریقہ کار اختیار کروں گا، ایک بات کا میں مکمل طور پر آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر مجھے تیزاب کے حوض میں بھی ڈبو دیا جائے اور رفتہ رفتہ میرے جسم کو گلایا جائے تب بھی میں کبھی یہ بات اپنی زبان پر نہیں لاؤں گا کہ آپ لوگوں سے میرا کوئی واسطہ ہے..... آپ لوگ میرے ذریعے کبھی منظر عام پر نہیں آئیں گی۔“

”ٹھیک ہے بالکل ہمیں اعتماد ہے۔“

”تو پھر مجھے اس کا موقع دیجئے کہ میں اپنے راستے خود متعین کر سکوں۔“

”اوکے..... بات تو وہیں پہ آ جاتی ہے، یعنی ہم آپ پر اندھا اعتماد کرتے ہیں اور میرے خیال میں اس اعتماد کو شکست نہیں ہونی چاہئے۔“

”تو پھر مجھے بیلی گون سے متعلق تمام تفصیلات درکار ہیں..... باقی رہی ڈین رشیر کی بات تو مجھے یقین ہے کہ آپ کو ابھی تک خود اس کے بارے میں نہیں معلوم ہو سکا ہو گا۔“

”معلوم ہو بھی نہیں سکتا، وہ بھی ایک خفیہ ادارے کا سربراہ ہے، آپ کو خود بھی اس کا اندازہ ہے..... یہ خفیہ ادارہ تو دُنیا بھر میں اپنا لوہا منوا چکا ہے، بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ اس کا سربراہ منظر عام پر آ جائے۔“

”کیا بیلی گون اس کے بارے میں جانتا ہو گا؟“

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

''سو فیصد، بیلی گون کے اپنے وسائل ہیں اور پھر اتنے گہرے روابط ہیں ان لوگوں کے درمیان کہ بیلی گون ضرور ڈین رشمیر کے بارے میں جانتا ہوگا۔''

''گڈ...... کافی ہے۔''

''تو اب یہ بتائیے کہ آپ کو کس طرح بیلی گون کے تمام پتے بتائے جائیں۔''

''آپ مجھے وہ پتے ذہن نشین کرا دیجئے۔''

''تحریری شکل میں۔''

''ضروری نہیں ہے۔'' میں نے کہا۔

''او کے۔'' اور پھر وہ لوگ مجھے بیلی گون کی رہائش گاہ اس کے دفاتر، اس کی مشغولیات اور اس کے معمولات کے بارے میں تفصیلات بتاتی رہیں، میں نے انہیں اپنے ذہن کے کمپیوٹر میں فیڈ کر لیا تھا جس پر مجھے مکمل اعتماد تھا۔

''اور اب دوسرا مرحلہ یہ رہ جاتا ہے کہ آپ مجھے انڈر ورلڈ کے ان اہم لوگوں سے روشناس کرا دیجئے جن سے مجھے خود ہوشیار رہنا چاہئے۔''

''آئیے۔'' سورا اپنی جگہ سے اُٹھی...... لی تھل بھی اُٹھ گئی تھی...... پھر ہم اس کاٹیج کے ایک انڈر گراؤنڈ حصے میں پہنچے جو ایک چھوٹے سے کمرے پر مشتمل تھا، یہاں کچھ الماریاں اور دوسری ایسی چیزیں موجود تھیں جو اس سلسلے میں کارآمد ہو سکتی تھیں، چنانچہ انہوں نے ایک پروجیکٹر کا بندوبست کیا، ایک اسپول سامنے رکھا اور پھر اس پر ایک فلم چلنے لگی، اس فلم میں نمودار ہونے والے چہرے کلوز میں اسٹل کئے گئے اور ان کے بارے میں تاریخ دہرائی جانے لگی...... باہر بارش ہو رہی تھی اور اندر یہ تمام کام نہایت خوش اسلوبی سے جاری تھا، اس دوران وہ لوگ ضروریات زندگی کا بھی پورا پورا خیال رکھ رہی تھیں، مجھے بہت سے چہروں سے شناسائی حاصل ہوئی اور میں نے اس بات پر دل ہی دل میں بڑی خوشی محسوس کی کہ وہ کام جو میری انتھک محنت سے ہونے والا تھا خود بہ خود ہو گیا تھا...... کافی دیر تک ہم اس سلسلے میں مصروف رہے اور اس کے بعد یہ سلسلہ ختم کر دیا گیا اور وہ تمام چہرے میری نگاہوں میں آ چکے تھے۔''

''اب آخری کام۔'' لی تھل نے کہا اور میں نے مسکراتے ہوئے گردن ہلا دی...... سورا نے وہ تمام چیزیں دوبارہ واپس رکھ دیں...... پھر وہ لوگ مجھے باہر لا کر کاٹیج کے عقبی حصے میں لے گئیں، جہاں ایک اونچی دیوار تھی اور اس کے کناروں پر خوب صورت پھول لگے ہوئے

تھے، سورا نے کوئی عمل کیا اور اس دیوار میں ایک دروازہ نمودار ہو گیا، وہ دونوں اس دروازے سے باہر نکل گئیں...... میں بھی ان کے عقب میں تھا، وہ لوگ مجھے ساتھ لئے ہوئے تھوڑے فاصلے پر بنی ہوئی ایک عمارت کے قریب پہنچ گئیں...... لی تھل نے مجھے ایک چابی دیتے ہوئے کہا۔

''یہ اس گیراج کی چابی ہے...... براہ کرم اسے کھولئے۔'' میں نے اس عمارت کے نیچے بنے ہوئے دروازے میں لگے ہوئے تالے کو کھولا۔

''اندر ایک خوب صورت کار کھڑی ہوئی تھی۔'' لی تھل نے اندر داخل ہو کر کہا۔

''اس کار کا رجسٹریشن ایک ایسی فرم کے نام ہے جس کا کوئی وجود نہیں ہے، لیکن یہ کسی بھی نگاہ میں مشکوک نہیں ہو سکتی، اس کی چابی اگنیشن کے نیچے بنے ہوئے ایک خانے میں موجود ہے براہ کرم کھول کر دیکھ لیجئے اور اس کے دروازے کا لاک کھولنے کے لئے یہ چابی ہے۔'' لی تھل نے دروازے کی چابیوں میں سے ایک چابی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ چابی کار میں نیچے موجود تھی...... میں نے اسے دیکھا اور اس کے بعد اسے وہیں بند کر دیا، لی تھل کہنے لگی۔

''آپ جب بھی باہر نکلیں گے اسی خفیہ دروازے سے جس سے ہم باہر نکل کر آئے ہیں اور اسی سے اندر داخل ہوں گے، وہی کمرہ آپ کے لئے مخصوص ہے جب بھی کبھی کسی اجنبی کو ہمارے پاس محسوس کریں، آپ کو اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ہوگا...... کسی کو یہ پتا نہیں چلنا چاہئے کہ آپ ہمارے پاس ہیں، کیونکہ ہمارے بارے میں یہی مشہور ہے کہ ہم دونوں بہنیں یہاں رہتی ہیں اور پہلی بات یہ ہے کہ اجنبی لوگ کبھی یہاں نہیں آتے، سوائے ان دو گدھوں کے یعنی کاک ملٹن اور بگ مارٹن کے بس یہی دو افراد کبھی کبھی یہاں آ جاتے ہیں...... اس کے علاوہ مائی ڈیئر مسٹر پشکن! ہماری آخری درخواست آپ کو اور قبول کرنا ہوگی۔''

''وہ کیا؟''

''آپ اپنا چہرہ تبدیل کر لیجئے...... یہ بڑا ضروری ہے۔''

''میک اپ۔''

''ہاں...... سورا آپ کے چہرے کو بدلنے کی ذمہ داری قبول کرے گی، اس کا دعویٰ ہے کہ یہ ایک بہترین میک اپ آرٹسٹ ہے اور چہروں کو اس طرح تبدیل کر سکتی ہے کہ کوئی

Uploaded By Muhammad Nadeem

سوچ بھی نہ سکے اور اس کے پاس اس سلسلے میں کافی سامان موجود ہے۔''

''مجھے اعتراض نہیں ہوگا۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ہم اسی دروازے سے واپس اندر داخل ہو گئے، اسے استعمال کرنے کا طریقہ مجھے بتا دیا گیا تھا...... میں ان دلچسپ حالات پر غور کر رہا تھا اور یہ سوچ رہا تھا کہ باقی جو کچھ ہے وہ اپنی جگہ لیکن بہر حال ایک ایسا مسئلہ میرے علم میں آیا ہے جس کا تعلق ابھی نہ سہی، لیکن بعد میں کوئن میکوویا کے مشن سے بھی ہو جائے گا، کیونکہ میں ان افراد کے درمیان جا رہا ہوں جو اس سلسلے میں بہترین معلومات کے حامل ہوں گے۔'' چونکہ ہم اس دروازے سے نکل کر باہر گئے تھے اور باہر بارش ہو رہی تھی، اس لئے ہمارے لباس کچھ بھیگ گئے تھے، اندر داخل ہو کر سورا کہنے لگی۔

''آپ چاہیں تو لباس تبدیل کر لیجئے۔''

''نہیں...... میرا خیال ہے اس کی ضرورت نہیں ہے۔''

''بہر حال بارش تھوڑی سی رُکے تو ہمیں کچھ خریداری بھی کرنی ہوگی۔''

''کیسی خریداری؟''

''مثلاً آپ کے لباس وغیرہ۔''

''میرا خیال ہے کوئی مناسب موقع ملتے ہی میں ہوٹل سے اپنا سامان یہاں منتقل کر لوں گا اور اس میں مجھے دقت نہیں ہوگی...... چند لباس میرے پاس موجود ہیں۔ بہت زیادہ اہمیت نہیں ہے، بعد میں خریداری بھی کر لوں گا۔''

''مسٹر پشکن اب یہ بات طے ہو چکی ہے کہ ہمارے اور آپ کے درمیان کوئی تکلف نہیں رہے گا۔''

''اب یہ الفاظ کہنے کی بھلا کیا گنجائش ہے۔''

''تو پھر آیئے آج کا یہ پر بہار دن باہر تو نہیں گزارا جا سکتا۔ ہم آپ کو کچن وغیرہ کے بارے میں بھی بتا دیں، زندگی کی اہم اور ضروری حیثیت رکھتا ہے...... یہ پورشن بھی، کبھی آپ تنہا یہاں پہنچیں اور ہم موجود نہ ہوں تو آپ کو بھوکا ہی نہ رہنا پڑے۔'' میں نے مسکراتے ہوئے گردن ہلا دی اور وہ مجھے لے کر کچن میں پہنچ گئیں...... عظیم الشان کچن تھا اور اس میں زیادہ تر ایسی ہی چیزیں موجود تھیں جو فاسٹ فوڈ کی حیثیت رکھتی ہیں، ان کے اپنے معاملات اپنی جگہ، لیکن اور بھی بے شمار ایسی چیزیں تھیں جنہیں میں خوراک کے طور پر استعمال کر سکتا

تھا...... میں نے مطمئن انداز میں گردن ہلائی اور کہا۔

''اس کی وجوہ ہیں نا مسٹر پشکن! ظاہر ہے ہم یہاں کسی اجنبی کو نہیں رکھ سکتے اور پھر اپنا کام کرنے میں واقعی لطف آتا ہے، بالکل اپنی پسند اور اپنی مرضی کا کام ہوتا ہے تو یہ آپ نے دیکھ لیا، اب آیئے آپ کے چہرے پر میک اپ کر دیا جائے...... تیار ہیں آپ۔''

''ہاں جب ایک کام کیا جانا ہے تو پھر اس میں وقت ضائع کرنے سے کیا فائدہ۔'' میں نے خود میک اپ کا ماہر ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا اور ان لوگوں کا طریقہ کار دیکھنا چاہتا تھا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ سورا اس فن میں کمال رکھتی تھی اور میک اپ کے لئے اس نے وہ جدید ترین چیزیں استعمال کی تھیں جن کا عام رواج نہیں تھا...... میرے چہرے پر ایک لوشن لگا کر اس کا ماسک بنایا گیا اور اتنی خوب صورتی کے ساتھ اس لوشن کو پینٹ کیا گیا کہ بدن کے رنگ سے بالکل اختلاف نہ ہو اور اس لوشن ہی کے ذریعے میرے خدوخال میں معمولی سی تبدیلی پیدا کی گئی...... یعنی رخسار ذرا بھاری کر دیئے گئے...... ناک تھوڑی سی موٹی اور ہونٹوں پر بھی تھوڑا سا لوشن چڑھا دیا گیا، سورا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''آپ کے خوب صورت خدوخال کو خراب کرنا مجھے بالکل پسند نہیں آیا، لیکن مجبوری۔''

''شکریہ۔'' میں نے جواب دیا۔

''اب آپ چاہیں تو تھوڑی دیر آرام کر سکتے ہیں...... ہم اس وقت گھریلو خواتین ہیں۔ دوپہر کا کھانا بنائیں گی۔''

''ایک بات کا خاص طور سے خیال رکھئے گا، میں ویجی ٹیرین ہوں۔''

''ارے کیوں؟''

''بس کبھی کبھی کوئی کیوں ایسی بھی ہوتی ہے جس کا کوئی جواب نہیں ہوتا۔''

''او کے خیال رکھا جائے گا۔''

''اور باقی اطمینان آپ مجھے دلا چکی ہیں، یعنی میں ڈرنک نہیں کرتا۔''

''او کے...... او کے...... او کے۔'' اور اس کے بعد ان سے رخصت ہو کر اپنے کمرے میں آ گیا...... یہ تمام واقعات ڈرامائی حیثیت کے حامل تھے اور بہت کم ایسا ہوتا ہے اگر میری جگہ کوئی اور ہوتا تو ان واقعات کو کبھی حقیقی شکل میں تو قبول ہی نہیں کرتا، بھلا ایسا کہاں ہوتا ہے، گہرائیاں اپنا ایک مقام رکھتی ہیں اور ان گہرائیوں پر غور کیا جاتا تو ان لڑکیوں کا رویہ اور یہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

ساری کارروائی غیر حقیقی نظر آتی، لیکن اس بات کا مجھ سے زیادہ قائل اور کوئی نہیں ہوسکتا تھا کہ بعض ایسی غیر حقیقی چیزیں اتنی بڑی حقیقت ہوتی ہیں کہ انہیں جھٹلایا نہیں جاسکتا۔ یہ میرا ذاتی فلسفہ ہے، کوئی اس سے اتفاق کرے یا نہ کرے...... بہرحال پھر بھی احمقانہ اعتماد کا قائل نہیں تھا...... پچھلی رات تو پرسکون گزری تھی، لیکن اب ان تمام باتوں کے بعد میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ ان کی اندرونی کیفیت کیا ہے اور یہ اس سلسلے میں کیا سوچتی ہیں، چنانچہ اپنے کمرے میں آکر میں نے دروازہ بند کیا...... چند لمحات انتظار کرتا رہا۔ پھر خاموشی سے اپنے آپ کو دوسروں کی نگاہوں سے روپوش کرکے باہر نکل آیا اور کچن کی جانب چل پڑا جہاں ان دونوں کی موجودگی کا احساس ہورہا تھا...... میں نے کوئی خاص وقفہ نہیں دیا تھا تاکہ اگر وہ میرے بارے میں کسی گفتگو کا آغاز کریں تو میرے علم سے اوجھل نہ رہے۔ میں غیر محسوس انداز میں کچن میں داخل ہوگیا...... وہ دونوں واقعی میرے ہی بارے میں گفتگو کررہی تھیں۔ ''سورا کہہ رہی تھی۔

''ہم نے ہمیشہ یہی دعا مانگی ہے کہ جو کچھ کررہے ہیں اس میں ایک جذبہ پوشیدہ ہے، راستے بے شک غلط ہیں لیکن ہمیں ہماری اصل شخصیت سے ہٹاکر ان غلط راستوں پر پہنچایا گیا ہے، ہم اپنے مشن کی تکمیل کے بعد جرم کی یہ دُنیا چھوڑ دیں گے اور اپنی زندگی کے ان سالوں کو بھول جائیں گے جن میں ہم نے یہ سب کچھ کیا ہے، میرا خیال ہے یہ شخص ہمارے لئے غلط نہیں ثابت ہوگا۔''

''ہاں، اندازہ یہی ہوتا ہے۔''

''یہ بتاؤ لی تھل کہ کیا ابھی تک تم نے اس کی باتوں میں کوئی ایسی بات محسوس کی ہے جو تمہارے لئے تردد کا باعث بنی ہو۔''

''حقیقت یہ ہے کہ کچھ بھی نہیں۔''

''تو پھر میرا خیال ہے ہم اپنے اچھے دوست کے بارے میں مزید کسی تشویش کا اظہار نہ کریں اور اس پر مکمل اعتماد ہی کرلیں۔''

''اعتماد تو کرلیا ہے سورا۔''

''نہیں میں یہ چاہتی ہوں کہ ہم اسے مکمل اعتماد دیں، اپنے طور پر مطمئن ہوجانا الگ بات ہے، وہ خود بھی ہمارے بارے میں سوچے گا، ہوسکتا ہے وہ اندر سے اتنا اچھا انسان نہ ہو لیکن باہر سے جو کچھ نظر آتا ہے اس میں کوئی برائی نہیں محسوس ہوتی۔''

''ویسے کیا تم اس بات پر یقین کروگی سورا کہ اس کی شخصیت بے حد پراسرار ہے۔''

''وہ تو ہے۔''

''پتا نہیں وہ کون سا جذبہ ہے جو اس کے دل میں پوشیدہ ہے، وہ چاہتا تو خاموشی سے یہاں داخل ہوسکتا تھا، باصلاحیت انسان ہے، لیکن اس نے اپنی آمد کی شہرت کی اور اس کے بعد اتنا بڑا خطرہ مول لیا۔''

''خطرات پسند لوگ بھی تو ہوتے ہیں اس دُنیا میں۔''

''خیر میک اپ بڑا ضروری تھا اس کے لئے لیکن اس کے باوجود ہمیں اس کے تحفظ کا خیال رکھنا ہوگا۔''

''یقیناً وہ ہمارا بہترین دوست ہے...... بہرحال اب اس موضوع کو ذہن سے جھٹک دو ہم اس پر اعتبار کرتے ہیں اور اس وقت تک کرتے رہیں گے جب تک ہمیں اس کی ذات سے کوئی نقصان نہیں پہنچ جاتا۔'' میں مطمئن ہوگیا تھا اور اس کے بعد میں اسی طرح دبے پاؤں کچن سے باہر نکل آیا تاکہ انہیں کسی قسم کا کوئی شبہ نہ ہوسکے...... بہرحال یہ سب کچھ پچھلی کارکردگی سے مختلف نہیں تھا، کسی بھی جگہ جاکر کام کا آغاز کرنے کے لئے کچھ دوسرے عوامل میں اُلجھنا ہی پڑتا ہے، ویسے اندازہ یہ ہورہا تھا کہ اس بار بھی صحیح جگہ ہی منتخب کی ہے...... میں دوہری شخصیت کا مالک تھا، ایک طرف تو میرے ذہن میں ہر حالت میں اپنے وطن اور اپنی قوم کا مفاد سب سے زیادہ اولیت رکھتا تھا تو دوسری جانب بہرحال اینٹی بی سی گروپ کے سلسلے میں بھی کام کرنا تھا، کیونکہ اس وقت اہم مقصد یہی تھا یہ الگ بات ہے کہ کوئن میکوویا کے مقاصد اور میری اپنی راہ عمل یکساں تھی اور اس میں دونوں پہلوؤں کا نکل آنا حیران کن بات نہیں تھی، فی الحال تو ان لوگوں سے تعاون ضروری تھا...... بے چاری لڑکیاں اپنے خاندان کا مستقبل تلاش کررہی تھیں، تمام امور سے فراغت حاصل ہوگئی، ان لوگوں کے ساتھ بہتر وقت گزارا تھا...... شام کو اسی موضوع پر مزید گفتگو ہوئی تو میں نے کہا۔

''آپ لوگوں کے ذہن میں اب دوسرا اقدام کیا ہے؟''

''فی الحال تو تعطل چل رہا ہے، ہم نے اپنی ڈیمانڈ مسٹر بیلی گون تک پہنچادی ہے اور اب مسٹر بیلی گون کو اس بارے میں فیصلہ کرنا ہے۔'' میں پرخیال انداز میں رخسار کھجاتے لگا، میں نے دل میں سوچا کہ لڑکیاں بے شک جو کچھ بتا چکی ہیں اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ تھوڑا

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

بہت کام کر ہی لیا گیا ہے اور انہوں نے بقول ان کے اپنے خاندان کی مدد کرنے کے لئے حاصل کرلیا ہے، لیکن شاید یہ ان کی زندگی کا بہت بڑا کام ہے اور کہنا درست ہی ہے کہ انہوں نے بھینس کا پاؤں منہ میں دبالیا ہے اور اب بھینس نکلنے کے لئے پریشان ہیں، کچھ نہ کچھ ہونا چاہئے ورنہ ان کا طریقہ کار تو بہت ہلکا ہے، جبکہ اس سلسلے میں دو بہت بڑے لوگ کام کر رہے ہیں...... تاہم میں نے اس بات کا اظہار ان پر نہیں کیا، فائدہ بھی نہیں تھا میں نے کہا۔

''میں بیلی گون سے کس طرح ملاقات کرسکتا ہوں۔''

''براہ راست ملاقات کرنا چاہتے ہو یا بس یوں ہی سرسری نگاہ سے دیکھنا پسند کروگے۔''

''فی الحال تو مسٹر بیلی گون سے روشناسی ہی مناسب ہوگی۔''

''آسان سی بات ہے ان کے مشاغل معلوم کئے جاسکتے ہیں۔''

''کیسے؟''

''ٹیلی فون پر۔''

''ویسے ایک بات بتایئے آپ لوگ، جیسا کہ آپ لوگوں نے مجھے بتایا ہے کہ آپ خود بھی یہاں صنعت کار کی حیثیت سے شہرت رکھتی ہیں تو کیا مسٹر بیلی گون سے آپ کی کبھی براہ راست ملاقات نہیں ہوئی۔''

''مسٹر بیلی گون ہم پر بڑی نظر عنایت کرتے ہیں اور وہ براہ راست ہمارے شناسا ہیں۔''

''واہ...... لیکن اس سلسلے میں انہیں آپ پر کوئی شبہ تو نہیں ہوسکا۔''

''اب ہمیں اس قدر بے صلاحیت نہ سمجھیں مسٹر پشکن، ہم نے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لئے بھی خاصی محنت کی ہے۔''

''تو پھر مسٹر بیلی گون سے شناسائی کا انتظام کیجئے۔'' میں نے کہا۔

''یہ بالکل بھی مشکل نہیں ہے۔'' اور اس کے بعد سورا نے مسٹر بیلی گون کے آفس ٹیلی فون کیا، اس نے پہلے ہی بتادیا تھا کہ رابطہ اس کی سیکرٹری سے ہوگا تو وہ دوسری جانب سے جواب ملا۔

''جی میڈم کہئے آپ کو مسٹر بیلی گون سے کیا کام ہے؟''

''میرا نام سورا ہے، میں سسٹرز ہاکسائٹ کی طرف سے بول رہی ہوں۔''

''آپ کو پرسنلی جانتی ہوں میڈم۔''

''مسٹر بیلی گون سے کب ملاقات ہوسکتی ہے۔''

''میں آپ کو بتاتی ہوں۔'' دوسری طرف سے جواب ملا اور پھر سیکریٹری نے شاید مسٹر بیلی گون کی پروگرام ڈائری دیکھ کر انہیں تفصیلات بتائیں۔ ''مسٹر بیلی گون دوسرے دن شام ساڑھے پانچ بجے ملاقات کرسکتے تھے، کیونکہ انہیں چھ بجے ایک پارٹی میں شریک ہونا تھا جو شہر کی ایک متمول شخصیت کی جانب سے دی جارہی ہے۔'' سیکرٹری نے کہا۔

''کیا میں آپ کو مسٹر بیلی گون سے ملاقات کے لئے ساڑھے پانچ بجے کا وقت دے دوں۔''

''نہیں رہنے دو اس پارٹی میں ہم لوگ بھی شریک ہورہے ہیں، وہیں مسٹر بیلی گون سے ملاقات ہوجائے گی۔''

''او کے۔'' دوسری جانب سے جواب ملا اور سورا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ بات تو مجھے یاد ہی نہیں رہی تھی مسٹر پشکن کہ کل ہم ایک پارٹی میں شریک ہورہے ہیں اور ہمیں بھی اس کے کارڈ موصول ہوئے ہیں۔''

''ہاں...... واقعی بشرطیکہ مسٹر پشکن کے لئے کل تک انتظار ممکن ہوسکے۔''

''نہیں ایسا کوئی اہم مسئلہ نہیں ہے، میں انتظار کرلوں گا۔'' میں نے جواب دیا اور بات ختم ہوگئی، پھر میں ان لوگوں سے اجازت لے کر اسی طریقہ کار کے مطابق باہر نکل گیا تھا۔ گیراج سے کار لی بڑی قیمتی اور اعلیٰ درجے کی کار تھی، پھر میں کار میں بیٹھ کر آگے بڑھ گیا۔ سست رفتاری سے کار ڈرائیو کرتے ہوئے میں سوچ رہا تھا کہ اب اس کام کا آغاز تقریباً ہو ہی گیا ہے اور پہلے میں تھوڑی سی شہرگردی کرلوں بعد میں اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے کل سے شروع ہوجاؤں گا...... بیلی گون اور ڈین رشیر کے بارے میں جو تفصیلات مجھے معلوم ہوئی تھیں وہ بڑی کارآمد تھیں...... ڈین رشیر ہمارے کام کا آغاز بن سکتا ہے اور اگر وہ میرے ہاتھ لگ جائے تو اس سے مجھے اینٹی بی سی گروپ کے بارے میں خاصی تفصیلات حاصل ہوسکتی ہیں، بہرحال اب سمندر میں موتی تلاش کرنا تھا اور اس کے لئے تگ و دو تو کرنی ہی ہوتی تھی، دوسرے دن ساڑھے پانچ بجے مکمل لائحہ عمل کے ساتھ ہم لوگ نکل کھڑے ہوئے اور کوئی

Uploaded By Muhammad Nadeem

طریقہ کار نہیں تھا، اس پارٹی میں شامل ہونے کے لئے سوائے اس کے کہ میں انہی لوگوں کے ساتھ مہمان کی حیثیت سے اس پارٹی میں جاؤں اور وہاں پہنچ کر علیحدگی اختیار کرلوں، لی تھل اور سورا نے مجھے ایسی پارٹیوں کے بارے میں تفصیلات بتائی تھیں...... یہ پارٹی ایک بہت شاندار اور وسیع وعریض عمارت میں تھی، مہمانوں کو کارڈ دکھا کر اندر جانا پڑ رہا تھا لیکن وہ لوگ اتنے بداخلاق بھی نہیں تھے کہ وہ صنعت کار بہنوں کے ہمراہ اگر کوئی ایک شخص داخل ہوتو اس کے بارے میں بازپرس کریں یا اس کا راستہ روکیں، مجھے بہت سے لوگ نظر آئے تھے اور پارٹی کی وہی کیفیت تھی جو ایک دولت مند اور مقامی رئیس کے یہاں ہوسکتی ہے، اندر داخل ہوتے ہی میں نے سورا اور لی تھل سے علیحدگی اختیار کرلی تھی، ہمارے درمیان طریقہ کار طے ہوگیا تھا کہ ہمیں کس طرح ایک دوسرے سے اجنبی رہ کر اپنا کام کرنا ہے، چنانچہ میں دوسرے لوگوں کے درمیان بھٹکتا رہا...... یہ بھی ایک دلچسپ اتفاق تھا یا پھر کہا جاسکتا ہے کہ یہاں جو لوگ شریک تھے وہ اپنی ذات میں مگن لوگ تھے اور کسی کو کسی سے اتنی دلچسپی نہیں ہوسکتی تھی کہ وہ زبردستی اس سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کرے۔ البتہ میں نے اپنا انداز ایسا ہی برقرار رکھا تھا کہ میں ان کے درمیان اجنبی نہ محسوس ہوں، پھر سورا نے میری جانب دیکھا...... ان لوگوں سے زیادہ فاصلہ اختیار نہیں کیا تھا میں نے۔ میں نے سورا کی نگاہوں کے تعاقب میں مسٹر بیلی گون کو دیکھا...... گرے کلر کے سوٹ میں ملبوس گنجے سر والا ایک ایسا ہی آدمی تھا جسے بے پناہ دولت کا مالک سمجھا جاسکے...... یہ بیلی گون ہی تھا، کیونکہ بعد میں لی تھل نے میرے کان میں سرگوشی کردی تھی اور میں نے کہا تھا کہ گرے سوٹ والے کو میں اچھی طرح دیکھ چکا ہوں...... میں نے اس دن مسٹر بیلی گون سے علیحدگی ہی اختیار کئے رکھی اور یہ بات صرف شناسائی تک ہی رہی...... بعد میں ہم لوگ ایک ہی کار میں واپس آئے تھے...... میں اب پوری طرح ان طرف متوجہ ہوچکا تھا...... سورا نے کہا۔

”میں نے ایک اور جانب اشارہ کرنا چاہا تھا لیکن اس خیال سے خاموش رہ گئی تھی کہ کہیں تم میرے اشارے سے غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوجاؤ...... مسٹر بیلی گون کی تقریب میں تم نے ایک ایسے آدمی کو ضرور دیکھا ہوگا جو چوڑے شانوں کا مالک اور دراز قد آدمی تھا، اس کے چہرے پر کہیں شرافت کا کوئی نشان نہیں تھا۔“

”افسوس میں نے غور نہیں کیا...... ایسے تو وہاں بہت سے لوگ تھے مگر وہ کون تھا؟“

”انڈر ورلڈ کا بے تاج بادشاہ جس کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ کنگ ہارڈو درحقیقت بادشاہ ہے اور تقدیر گر بھی۔ یقیناً مسٹر ایری نیوٹن کے ہاں جو پارٹی ہوئی تھی اس میں کنگ ہارڈو کی شرکت اس بات کی مظہر تھی کہ ایری نیوٹن کا تعلق کنگ ہارڈو سے ہے اور لوگ ایسا کرتے ہیں اپنی پارٹیوں میں ایسے افراد کو مدعو کیا جاتا ہے جو کسی بھی شکل میں بہت بڑی حیثیت کے مالک ہوں، اب یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ کنگ ہارڈو سے ایری نیوٹن کے کیا تعلقات ہیں، لیکن دیکھنے والوں نے دیکھ لیا ہوگا اور اس طرح کنگ ہارڈو بہت سی سازشوں سے محفوظ ہوگیا ہے۔“

”واہ اچھا طریقہ کار ہے۔“ میں نے دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

”ہاں یہ جتنے بڑے بڑے لوگ ہیں، یہ اس قسم کے اقدامات ضرور کرتے ہیں۔“

”تو یہ کنگ ہارڈو کہاں پایا جاتا ہے؟“

”نہیں معلوم...... بس چند ہی لوگ اس کے بارے میں جانتے ہیں؟“

”تو اس کا مطلب ہے کہ ایری نیوٹن؟“

”وہ بھی بہت بڑی شخصیت کا مالک ہے اور ایک بات میں تمہیں بتاؤں؟“ لی تھل کہنے لگی۔

”ضرور۔“

”ہمارا دوسرا ٹارگٹ نیوٹن ہی ہے۔“

”اوہ ویری گڈ۔“ میں نے دلچسپی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہم ایسے کسی پوائنٹ پر کام کر رہے ہیں جس سے ایری نیوٹن سے ہماری محبت ہوجائے۔“ سورا نے کہا اور ہنس پڑی۔

بہرحال اب کام کے دوسرے مرحلے کا آغاز ہونا تھا یعنی مسٹر بیلی گون سے ملاقات اور اس کے لئے میں نے ایک لائحہ عمل تیار کرلیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

مسٹر بیلی گون کی سیکرٹری سے وقت لینا پڑا تھا اور یہ کام میں نے بذات خود کیا تھا اور اپنا نام ایڈورڈ کین بتایا تھا، پھر جب وقت مقررہ پر میں ایک خوب صورت سوٹ میں ملبوس مسٹر بیلی گون کے شاندار آفس میں داخل ہوا تو میں نے مسٹر بیلی گون کو بری طرح چونکتے ہوئے دیکھا، پتا نہیں اس شخص کو میرے چہرے میں ایسی کون سی بات نظر آئی تھی جس سے وہ چونکا تھا، لیکن اگر میری آنکھیں انسان کا صحیح طور پر جائزہ لینے کے قابل تھیں تو مجھے اس بات کا پورا پورا یقین ہوگیا تھا کہ مسٹر بیلی گون مجھے دیکھ کر چونکے ضرور ہیں۔ تاہم اس کی کوئی وجہ میری سمجھ میں نہیں آسکی تھی، پھر اس کی سرد آواز اُبھری۔

''آئیے مسٹر ایڈورڈ کین، آپ کی آمد میرے لئے حیران کن ہے، کیوں کہ یہ نام میرے لئے قطعی اجنبی ہے...... برائے کرم تشریف رکھئے۔''

''شکریہ مسٹر بیلی گون! یقیناً میں زندگی میں پہلی مرتبہ آپ سے ملاقات کر رہا ہوں اور اس ملاقات کی کچھ خاص گہرائیاں ہیں، جیسا کہ آپ کی سیکرٹری نے آپ کو بتایا ہوگا۔''

''اصل میں میرا ایک طریقہ کار، ایک نظریہ ہے اور وہ نظریہ یہ ہے کہ ہر اس شخص سے ملاقات کی جائے جو تم سے ملنا چاہے۔ یہ سوچ کر کسی کو نظر انداز کر دینا مناسب نہیں ہے کہ اس سے کوئی خاص تعلق یا شناسائی نہیں ہے...... بعض اوقات بعض ایسے لوگوں سے بڑے بڑے کام بھی ہوجاتے ہیں...... یہ طریقہ کار ہے میرا جبکہ میرے دوست اور قریبی لوگ اس بات پر اعتراض بھی کرتے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ اس طرح ہر ایرے غیرے سے ملاقات نہیں کرنی چاہئے۔''

آپ کے نظریات ہیں مسٹر بیلی گون اور ظاہر ہے ایک طویل تجربہ بھی ہوگا، آپ کے ساتھ میں بھلا اس میں کیا کہہ سکتا ہوں؟''

''نہیں میں نے یہ بات تمہیں صرف ایسے ہی بتا دی...... ویسے کیا میں تمہاری آمد کا مقصد جان سکتا ہوں؟''

''ہاں مسٹر بیلی گون...... کافی دن ہوگئے آپ سے رابطہ قائم کئے ہوئے، لیکن آپ نے ابھی مکمل طور پر جواب نہیں دیا اور میرا خیال ہے اس سے زیادہ وقت آپ کو نہیں دیا جاسکتا۔''

میں نے بہت ہی مدہم لہجے میں کہا۔

''مطلب؟''

''مطلب یہ کہ آپ بھی ذہنی خلفشار کا شکار ہیں اور ہم لوگ بھی کام میں جلدی چاہتے ہیں۔''

''تم جو کچھ کہہ رہے ہو، میری سمجھ میں اس کا ایک لفظ بھی نہیں آیا۔''

''آپ سے رابطہ قائم کیا جاچکا ہے...... مسٹر بیلی گون اور ہم نے وقت بھی مقرر کر دیا تھا، لیکن ابھی تک آپ کی طرف سے کوئی پذیرائی نہیں ہوئی؟''

''صرف یہ کہ آپ پچیس کروڑ ڈالر کی ادائیگی کر رہے ہیں یا پھر ہم اپنے کام کا آغاز کر دیں؟''

بیلی گون کے دونوں ہاتھ میز کی سطح پر آ ٹکے...... پھولے پھولے گول ہاتھ کپکپانے والے انداز میں میز پر رینگ رہے تھے اور وہ میز پر جھک آیا تھا، اس کا چہرہ سرخ ہوگیا تھا، پھر اس نے کرسی کی پشت سے ٹکتے ہوئے کہا۔

''گویا تم...... گویا تم...... وہ...... وہ بلیک میلر؟''

''نہیں مسٹر بیلی گون بہت گھٹیا لفظ ہے یہ، خبردار اس سلسلے میں احتیاط رکھئے گا اور مجھے اس نام سے مخاطب نہ کیجئے گا۔''

''تمہارا دماغ خراب معلوم ہوتا ہے...... بھلا پچیس کروڑ ڈالر کی ادائیگی کس طرح ممکن ہے؟''

''سوچ لیجئے مسٹر بیلی گون! عزت، زندگی اور بڑی بڑی صنعتیں داؤ پر لگانا اتنا آسان نہیں ہوتا۔''

''تم بہت دیدہ دلیر معلوم ہوتے ہو، جو اس طرح یہاں آگئے، کیا تم سمجھتے ہو کہ تم یہاں سے نکل کر جاسکو گے؟''

''جواب میں، میں ہنس پڑا...... میں نے کہا۔

''مسٹر بیلی گون! جن لوگوں نے مجھے یہاں تک بھیجا ہے کیا آپ انہیں بے وقوف سمجھتے ہیں؟''

''تفصیل بتاؤ؟''

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

”تفصیل یہ ہے کہ میں بہت معمولی سی رقم پر ایک پیغام لے کر آپ کے پاس آیا ہوں اور یہ رقم میرے بینک اکاؤنٹ میں جمع ہو چکی ہے۔“

”میں نہیں سمجھا۔“

”جن لوگوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے، انہوں نے مجھ سے صرف اتنا ہی کام لیا ہے اور اس کے عوض مجھے دو ہزار ڈالر دیئے گئے ہیں، اگر آپ چاہیں تو مجھے قتل کر دیں، گرفتار کرا دیں یا کچھ بھی کر دیں...... میرے خلاف لیکن اس سے اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کو کوئی خاص فائدہ ہوگا تو اس بات کو ذہن سے نکال دیں کیونکہ میری قیمت صرف دو ہزار ڈالر ہے اور مجھے جو کچھ بتایا گیا ہے بس وہی میں آپ کے سامنے دہرا رہا ہوں...... اس کا پس منظر کیا ہے، یہ بات میں نہیں جانتا۔“

بیلی گون پھٹی پھٹی نگاہوں سے مجھے دیکھتا رہا، چند لمحات اسی عالم میں گزر گئے، پھر وہ ایک ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

”نہیں، نہ ہی میں تمہیں گرفتار کرانا چاہتا ہوں اور نہ ہی قتل کرانا چاہتا ہوں...... جو کچھ میں نے سنا یا تم نے کہا، اگر وہ سچ بھی ہے تو بہرحال یہ ایک الگ بات ہے اور تم ان لوگوں سے یہ بات کہہ دو کہ پچیس کروڑ ڈالر میرے لئے ممکن نہیں ہیں...... میں نے اس سلسلے میں بہت غور کیا ہے، بہت سوچا سمجھا ہے۔“

”تو پھر آپ کیا ادائیگی کر سکتے ہیں؟“

”کیا اس بارے میں بھی تم سے کہا گیا ہے؟“

”ہاں...... مجھے آپ سے تمام معلومات حاصل کرنی ہیں۔“ میں نے کہا۔

”ہوں...... اس بارے میں سوچنا پڑے گا۔“

”گڈ...... کیا اس کے لئے آپ کوئی وقت مقرر کرنا چاہتے ہیں یا پھر ٹالنے والی بات کر رہے ہیں؟“

”تم کہتے ہو کہ تم صرف ایک ہرکارے ہو۔“

”آپ تسلیم نہ کریں اور عمل کر کے دیکھ لیں۔“ میں نے کہا اور بیلی گون جھلا گیا، پھر تیز لہجے میں بولا۔

”اچھا اب تم یوں کرو کہ چلے جاؤ، بعد میں مجھ سے رابطہ قائم کرنا، فی الوقت میں کچھ نہیں کہہ سکتا، یا پھر تم ان لوگوں سے کہہ دینا کہ مجھ سے دوسری بار ملاقات کریں۔“

”وقت مسٹر بیلی گون وقت۔“

”کم از کم دس دن۔“

”زیادہ ہیں۔“

”نہیں یہ سودے بازی مت کرو، اگر یہ سودے بازی کرنی ہے تو تم ان لوگوں سے کہو کہ مجھ سے رابطہ قائم کریں۔“

”اوکے مسٹر بیلی گون! ٹھیک ہے لیکن شاید دس دن آپ کو نہ دیئے جا سکیں اور آپ کے اس رویئے کے بارے میں بھی میں تفصیلات بتا دوں گا۔“

”تم جا سکتے ہو۔“ بیلی گون نے سرد لہجے میں کہا۔ میں نے فوراً ہی یہ ترکیب سوچی تھی اور میرے خیال میں اس سے بہترین ترکیب اور کوئی نہیں ہو سکتی تھی، لیکن اس کے باوجود میں یہ جاننا چاہتا تھا کہ بیلی گون مجھے دیکھ کر چونکا کیوں ہے۔ چنانچہ میں آفس کے دروازے سے باہر نکلا تھا اور اس طرح ایک جانب چل پڑا تھا کہ دوسرے لوگوں کی نگاہیں میرا تعاقب نہ کر سکیں...... پھر جونہی ایک سنسان گوشہ مجھے نظر آیا۔ میں نے فوراً ہی اپنا روپ بدل لیا اور اس کے بعد برق رفتاری سے دوڑتا ہوا مسٹر بیلی گون کے آفس میں جا گھسا۔ میں انہیں اس بات کا موقع نہیں دینا چاہتا تھا کہ جو عمل وہ کریں، وہ میرے علم میں نہ آ سکے اور بعد میں باہر جا کر نادیدہ حالت میں واپس آنے کا یہ وقفہ چند سیکنڈ سے زیادہ کا نہیں تھا۔“

مسٹر بیلی گون شدید ہیجان میں مبتلا تھے اور کہہ رہے تھے۔

”ہاں ابھی وہ میرے آفس سے نکلا ہے اور ایڈورڈ کین کے نام سے وہ مجھ سے ملنے آیا تھا۔ فوری طور پر اس کا تعاقب کرو اور بڑی ہوشیاری کے ساتھ اس پر مسلط رہو، خبردار وہ تمہاری آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے پائے۔ بہت اہم شخصیت کا مالک ہے، ہاں...... بس اب باتوں میں وقت ضائع مت کرو۔ ابھی کوئی پچیس تیس سیکنڈ پہلے میرے آفس سے باہر نکلا ہے، زیادہ دُور نہیں گیا ہوگا۔“ پھر اس نے انٹرکام پٹخ دیا۔ میں خاموشی سے اس سے کچھ فاصلے پر کھڑا ہوا، مسکراتی نگاہوں سے اس کی ہیجانی کیفیت کو دیکھ رہا تھا، پھر اس نے اپنی میز کی ایک بڑی دراز کھولی، اس کے نچلے خانے میں ہاتھ ڈالا اور سیاہ رنگ کا ایک چوکور باکس نکال لیا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

ایک نگاہ دیکھنے سے ہی اندازہ ہوجاتا تھا کہ وہ ٹرانسمیٹر ہے...... اس نے باکس کا ایریل اُونچا کیا اور پھر اس کے اُوپر بنے ہوئے ڈائل کے کچھ ہندسے دباتے لگا اور انتظار کرنے لگا۔

باکس سے مدہم سی آواز اُبھری تھی جو بہرحال اس پر سکوت ماحول میں صاف سنائی دے رہی تھی۔

''ہاں مسٹر بیلی گون خیریت...... کیا بات ہے؟''

''خیریت نہیں ہے لارڈ۔''

''کیوں کیا بات ہے؟''

''ایک بہت ہی اہم مسئلہ درپیش ہے، تم مجھ سے یہاں آفس میں ملاقات کرسکتے ہو یا میں تمہارے پاس پہنچوں؟''

''آپ جیسا کہیں مسٹر بیلی گون! اگر اتنا ہی اہم مسئلہ ہے تو میں آپ کے پاس آپ کے دفتر بھی آسکتا ہوں، مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔''

''آ جاؤ...... میں اعصابی کشیدگی کا شکار ہوں۔''

''اوکے...... میں پہنچ رہا ہوں۔'' دوسری طرف سے جواب ملا اور مسٹر بیلی گون نے آنکھیں بھینچ کر زور سے سر کو جھٹکا پھر ٹرانسمیٹر کے بٹن آف کیئے۔ ایریل واپس اس میں داخل کیا اور اسے اسی طرح میز کی نچلی دراز میں رکھ دیا۔

میں نے اپنے بیٹھنے کے لئے کوئی مناسب جگہ تلاش کی کیونکہ مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ اب یہاں زیادہ انتظار کرنا پڑے گا۔

ایک خوبصورت سا سائیڈ ریک رکھا ہوا تھا جس پر ایسی کوئی چیز نہیں تھی، جو مجھے بیٹھنے میں ڈسٹرب کرسکتی، مسٹر بیلی گون سے کوئی چار گز کا فاصلہ تھا اور یہ فاصلہ مناسب تھا، کیونکہ میری سانسوں کی بازگشت وہ اتنے فاصلے سے نہیں سن سکتے تھے، پھر مجھے تقریباً بیس منٹ تک انتظار کرنا پڑا، مسٹر بیلی گون نے اس دوران انٹرکام پر صرف ایک جملہ کہا تھا۔

''لارڈ میرے پاس آرہا ہے، اسے بھیج دینا اور اس دوران یعنی اب سے لے کر اس وقت تک جب تک لارڈ میرے پاس سے آکر واپس نہ چلا جائے، نہ میں کوئی ٹیلی فون سننا چاہتا ہوں اور نہ کسی سے ملاقات کرنا۔ اس کے بعد مسٹر بیلی گون پرسکون ہوگئے تھے، لیکن اسی دوران میں نے ان کی ایک اور حرکت دیکھی جو میرے لئے کچھ تشویش ناک سی تھی...... انہوں

نے اپنی اس چوڑی سی میز کے ایک حصے سے ایک تصویر نکالی اور اس کا جائزہ لینے لگے۔ میں نے سوچا کہ اُٹھوں اور اس تصویر کو دیکھنے کی کوشش کروں، لیکن یہ خطرہ میں نے مول نہیں لیا...... مسٹر بیلی گون اپنی پیشانی اور آنکھوں سے بہت چالاک آدمی معلوم ہوتے تھے، اگر انہیں ذرا بھی شبہ ہوگیا کہ یہاں ان کے علاوہ کوئی اور بھی موجود ہے تو شاید وہ یہ نہیں سوچیں گے کہ انہیں یہ شبہ کیوں ہوا ہے، بلکہ اس شبہ کو یقین کی جگہ دے دیں گے۔ بہرحال اتنی جلد بازی مناسب نہیں ہے، بعد میں دیکھ لوں گا کہ کیا صورت حال ہوتی ہے۔

پھر دروازے پر آہٹیں ہوئیں اور بگڑی ہوئی شکل کا ایک دراز قد آدمی اندر داخل ہوگیا، اس نے اندر قدم رکھا ہی تھا کہ مسٹر بیلی گون نے کہا۔

''دروازہ اندر سے بولٹ کر دو لارڈ۔''

اجنبی شخص نے دروازہ اندر سے بند کیا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا مسٹر بیلی گون کے پاس پہنچ گیا، پھر وہ بے تکلفی سے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا تھا...... اس نے بیلی گون کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''خیریت مسٹر بیلی گون! کچھ زیادہ ہی متاثر نظر آرہے ہیں آپ؟''

''ہاں لارڈ میں بہت پریشان ہوں، بہت زیادہ پریشان ہوں...... پچھلے کچھ عرصے سے جو کچھ ہو رہا ہے، وہ میری سمجھ میں بالکل نہیں آرہا؟''

''افسوس مسٹر بیلی گون! پچھلے کچھ عرصے سے آپ نے مجھے تو اپنی فہرست سے نکال ہی دیا ہے اور میں یہ محسوس کررہا ہوں کہ آپ نے شاید مجھ پر اعتبار کرنا چھوڑ دیا ہے اور اس کی وجہ بھی میں اچھی طرح جانتا ہوں اور شاید اس کو دہرانا میرے لئے مناسب نہیں ہوگا، کیونکہ میں جینا بھی چاہتا ہوں۔''

''اوہ اگر تم بگ باس کی بات کرتے ہو تو وہ بے شک میری پشت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے، لیکن جو حالات ہیں لارڈ اس میں تو شاید میں خود پر بھی بھروسہ نہ کرسکوں...... میں نے ہمیشہ اپنا ایک طریقہ کار رکھا اور کوشش کی کہ جو کچھ بھی کروں اپنے ہی بل بوتے پر کروں، لیکن پچھلے کچھ عرصے سے مجھ پر جو ذمے داریاں مسلط ہوگئی ہیں۔ میں خود ان سے پریشان ہوں۔''

''خیر یہ آپ کے اپنے معاملات ہیں مسٹر بیلی گون! لارڈ آج بھی آپ کی خدمت کے لئے اسی طرح حاضر ہے جس طرح پہلے۔''

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

''لارڈ یہی وجہ ہے کہ میں نے کسی اور سے رابطہ قائم کرنے کے بجائے تمہیں تکلیف دی ہے۔''

''ہاں خاصے دنوں کے بعد جب میں نے آپ کے دیئے ہوئے ٹرانسمیٹر سیٹ پر آپ کی آواز سنی تو مجھے بھی حیرت ہوئی اور میں نے حیرانی سے یہ سوچا کہ میں مسٹر بیلی گون کو کیسے یاد آ گیا۔'' لارڈ نے کہا۔

''بہتر ہے کہ میری ذہنی اُلجھنوں میں اضافہ نہ کرو، میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں اور یہ ذمے داری تمہارے سپرد کرنا چاہتا ہوں...... بات صرف یہ ہے کہ بہت بڑے بڑے لوگ بہت بڑے بڑے کام کرتے ہیں...... میں تو صرف ایسے چھوٹے کاموں کا قائل ہوں جو میری دسترس میں ہوں۔''

''اور چھوٹے کاموں کے لئے ہم جیسے چھوٹے لوگ ہی مناسب ہوا کرتے ہیں، مسٹر بیلی گون۔''

''میں محسوس کر رہا ہوں کہ تم مجھ پر مسلسل طنز کر رہے ہو...... کیا میں اپنا ارادہ ملتوی کر دوں؟''

''اگر آپ نے میری اس شکایت کو طنز سمجھا ہے تو معافی مانگنے کے علاوہ میرے پاس اور کوئی چارہ کار نہیں ہے...... بات بتائیے بات کیا ہے؟''

''یہ سب کچھ تو تم جانتے ہو، کیونکہ بہرحال تم میرے دست راست رہے ہو کہ میں جو کچھ کر رہا تھا اس میں حکومتی پالیسیوں کی وجہ سے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا ہے...... بدقسمتی یہ تھی کہ جو کچھ کر رہا تھا اس میں ایک بہت بڑی شخصیت کو میں نے شریک کر لیا۔''

''مسٹر ڈین رشیر۔'' لارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور بیلی گون عجیب سی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا، پھر بولا۔

''ہاں میں جانتا ہوں کہ تم حقیقت حال سے بے خبر نہیں رہ سکتے، بات یہی ہے لیکن شاید تم اس بات پر بھی بھروسا کرلو کہ مسٹر ڈین رشیر کی ان معاملات میں شمولیت میرے لئے ناگزیر تھی۔''

''میں تسلیم کرتا ہوں۔''

''وہ کام نہیں ہوسکا اور خود مسٹر ڈین رشیر بھی میری اس سلسلے میں کوئی بہتر معاونت نہیں

کر پائے، سوائے مجھے قانونی تحفظ دینے کے لیکن میں جانتا ہوں کہ ایسے معاملات کس قدر خوفناک ہوتے ہیں، میرا اربوں روپے کا سرمایہ پھنس گیا ہے اور میں اتنی بڑی رقم پھنس جانے سے سخت دلبرداشتہ ہوں...... بات یہیں تک محدود نہیں تھی، کسی کم بخت کو اس کا علم ہو گیا ہے اور اس نے مجھے بلیک میل کرنا شروع کر دیا ہے۔''

''گڈ لارڈ...... کیا واقعی؟'' لارڈ نے حیرانی سے کہا۔

''ہاں...... پچیس کروڑ ڈالر مانگے گئے ہیں مجھ سے اور کہا گیا ہے کہ اگر ان کی ادائیگی نہ ہوئی تو مجھے مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا...... ایک بہت ہی پراسرار گروہ اس کے پس پشت ہے۔''

لارڈ حیرانی سے آنکھیں پھاڑنے لگا، پھر اس نے کہا۔

''پچیس کروڑ ڈالر۔''

''ہاں۔''

''اس کا مقصد ہے کہ بلیک میلر کا اسٹینڈرڈ بہت اُونچا ہے۔'' لارڈ نے اپنے مخصوص انداز میں کہا اور بیلی گون اسے خشمگیں نگاہوں سے دیکھنے لگا، پھر اس نے کہا۔

''خیر وہ مسئلہ چل رہا تھا اور مسٹر رشیر نے کہا تھا کہ اس سلسلے میں وہ براہ راست مداخلت کریں گے اور صورت حال کا جائزہ لیں گے۔''

''ہوں پھر؟''

''لیکن ابھی تک وہ بھی کچھ نہیں کر سکے، سوائے ایسے اقدامات کے جو وہ کر سکتے تھے لیکن میں ان سے قطعی غیر مطمئن ہوں۔''

''مثلاً؟''

''نہیں لارڈ ابھی اس کے بارے میں نہیں بتاؤں گا، میں تو تمہیں وہ تازہ واقعہ بتانا چاہتا ہوں جو میرے لئے مشکل کا باعث بن گیا ہے۔''

''چلئے وہی بتائیے مسٹر بیلی گون؟''

''تم نے ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والی اس خبر کو یقینی طور پر سنا ہوگا، جس میں ایک شخص کے اس ملک میں داخلے کی تفصیل تھی اور پھر عجیب وغریب انداز میں اس کے فرار ہوجانے کے واقعات تھے۔''

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"پشکن۔" لارڈ نے مسکراتی نگاہوں سے بیلی گون کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن مسٹر ڈین رشمیر نے جو انکشاف کیا وہ انتہائی سنسنی خیز تھا۔"

"کیا مطلب؟"

"پشکن درحقیقت پشکن نہیں ہے بلکہ انتہائی خوفناک شخصیت کا مالک دانش منصور نامی آدمی ہے۔"

میں اپنی جگہ سے اُچھل پڑا، یہ بڑے دلچسپ انکشافات ہو رہے تھے اور یہ خیال میرے دل میں موجود تھا کہ دانش منصور کی حیثیت سے مجھے پہچان لیا جائے گا اور پھر ایک دلچسپ کہانی کا آغاز ہو جائے گا، کیونکہ دانش منصور وہ شخصیت تھی جو نہ صرف بیرونی دنیا کو بلکہ خود اپنے وطن کو بھی مطلوب تھی۔ میری آنکھیں اور کان ان لوگوں کی گفتگو پر لگے ہوئے تھے۔

"یہ دانش منصور کون شخص ہے؟ میں نے کبھی اس کا نام نہیں سنا؟"

"اس کے بارے میں تمہیں کچھ بتانا بے سود ہے، روز آرگنائزیشن کا نام سنا ہے تم نے؟"

"نہ صرف سنا ہے بلکہ یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ اس کے سرگرم کارکن ہیں۔"

"بالکل...... یہ سمجھ لو کہ روز آرگنائزیشن سے دانش منصور کی زبردست جنگ چلتی رہی ہے اور یہ بات کہنے میں کم از کم میں عار محسوس نہیں کرسکتا کہ دانش منصور نے روز آرگنائزیشن اور ڈان سینٹر کو ناکوں چنے چبوا دیئے ہیں، ان دونوں اداروں کی تمام تر قوت اسے زیر کرنے میں ناکام رہی ہے۔"

"خیر بہت ساری باتیں ہم جیسے لوگوں کے علم میں نہیں ہوتیں۔"

"یہ تو بہت بڑی بات ہے اور اس سلسلے میں نہ جانے کیا کیا اقدامات کئے جاچکے ہیں تو میں تم سے جو بات کہنا چاہتا تھا...... وہ یہ تھی کہ ابھی تھوڑی دیر قبل دانش منصور میرے پاس آیا تھا۔"

"کیا؟" لارڈ نے دونوں ہاتھ میز پر رکھ کر آگے جھکتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور یقین کرو میرے اعصاب کشیدہ ہوگئے ہیں۔"

"وہ آپ کے پاس آیا تھا؟"

"بتا چکا ہوں کہ پشکن کو ڈین رشمیر نے شناخت کرلیا تھا اور اگر تم نے اس کے بارے

میں ٹیلی ویژن اور اخبارات کی خبریں پڑھی ہیں تو تمہیں اندازہ ہو گیا ہوگا کہ وہ خاموشی سے یہاں داخل ہونے کے بجائے علی الاعلان یہاں پہنچا ہے۔"

"گڈ...... دلچسپ اور سنسنی خیز واقعات ہیں۔" لارڈ نے پوری دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

"دلچسپ نہیں خوفناک کہو...... انتہائی خوفناک۔ کیونکہ دانش منصور نے پشکن کی حیثیت سے اپنے آپ کو متعارف نہیں کرایا بلکہ اپنا نام ایڈورڈ کین بتایا تھا...... میرے پاس آنے کے بعد اس نے اسی موضوع پر بات کی۔"

"کس موضوع پر؟" لارڈ نے دلچسپی سے پوچھا۔

"آہ...... وہی سب کچھ جو میرے لئے وبال جان بن گیا ہے۔" بیلی گون نڈھال لہجے میں بولا اور لارڈ پھر چونک پڑا۔

"آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ بلیک میلنگ کے سلسلے میں؟"

"ہاں۔"

"نہیں...... یہ کیسے ہوسکتا ہے، اب میں اتنا غیر حاضر بھی نہیں ہوں کہ پیریڈ کا تعین نہ کرسکوں...... جیسا آپ نے کہا۔ بلیک میلنگ کا سلسلہ کیا اس کی آمد کے بعد شروع ہوا"

"نہیں۔"

"گویا اس سے قبل؟"

"ہاں...... دونوں واقعات میں خاصا فاصلہ ہے...... اس کے علاوہ مجھے اس سلسلے میں اب تک جو آوازیں سنائی دی ہیں وہ نسوانی تھیں۔"

"بہت فنٹاسٹک واقعات ہیں، عقل کو چکرا دینے والے۔ کیا دانش منصور کا کوئی گروہ ہے؟"

"میں نہیں جانتا۔"

"یہی کہا جاسکتا ہے۔" لارڈ پرخیال انداز میں بولا۔

"آہ...... تم نہیں جانتے لارڈ...... تم کچھ بھی نہیں جانتے...... حکومت اسرائیل کے پاس اس شخص کا بلیک فائل کھلا ہوا ہے، جس میں درج ہے کہ اپنا سب سے بڑا مفاد چھوڑ دو اور یہ شخص داؤ پر آجائے تو اسے ہلاک کردو...... اس نے اسرائیل کو ناقابل یقین نقصانات پہنچائے ہیں اور...... اور۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"جی مسٹر، مسٹر بیلی گون...... رکیے نہیں۔"

"ہوسکتا ہے میرے دماغ کی رگیں پھٹ جائیں...... آہ میرے سینے میں درد ہونے لگا ہے۔" بیلی گون نے سینہ مسلتے ہوئے کہا۔

"آپ حوصلہ رکھیں...... میرے خیال میں پچیس کروڑ ڈالر کی جگہ آپ کو صرف دو کروڑ ڈالر خرچ کرنے پڑیں گے اور آپ کا کام ہوجائے گا۔" لارڈ نے مکاری سے کہا۔

"اگر یہ کام ہوجائے تو میں بخوشی تمہیں دو کروڑ ڈالر ادا کردوں گا۔" بیلی گون نے کہا۔

"سر آپ بالکل فکر نہ کریں...... میں پورے ملک میں اس کی تلاش اور خاتمے کا جال بچھادوں گا...... براہ کرم مجھے اس کے بارے میں کچھ اور تفصیلات بتائیں۔"

"اس نے اپنی ذہانت آمیز چالوں سے ہیوی واٹر کا پورا جہاز غائب کردیا...... چین سے اسلحے کے جہاز غائب کرکے کئی ملکوں سے اسرائیل کے تعلقات خراب کردیئے...... زیادہ تر اپنے وطن کے مفادات کے لئے کام کرتا ہے۔ اس تمام صورت حال نے میرے ذہن میں بے شمار اُلجھنیں اور خدشات پیدا کردیئے ہیں۔"

"مثلاً؟"

"تم غور کرو...... ایسا شخص مجھے بلیک میل کرنے کے بجائے وہ اسلحہ ہی اُڑانے کی کوشش کرے گا، تاکہ اسے اپنے ملک پہنچادے، آہ کہیں وہ کوئی لمبی سازش نہ کررہا ہو، لیکن ٹھہرو...... ایک وجہ سمجھ میں آتی ہے۔"

"کیا؟"

"اس کے اپنے ملک سے تعلقات بہتر نہیں ہیں اور وہ ان دنوں ملک بدر ہے۔"

"خود اپنے ملک سے اس کے تعلقات بہتر نہیں ہیں؟"

"اس سلسلے میں ڈان سینٹر اور روز آرگنائزیشن نے اربوں ڈالر خرچ کرکے یہ کام کردیا ہے۔"

"تب آپ کی یہ اُلجھن دُور ہوجانی چاہئے۔"

"ایں ہاں شاید لیکن اگر وہ مجھے بلیک میل کرنا چاہتا ہے تو پھر شاید...... شاید میری کسی طرح گلوخلاصی نہ ہوسکے، جبکہ اس سے قبل میں نے اس مسئلے کو اس قدر اہمیت نہیں دی تھی۔"

"ہرگز نہیں مسٹر بیلی گون، جو رقم آپ مجھے دیں گے...... اسے میں پورے ملک میں

پھیلا دوں گا، پھر آپ دیکھئے اسے ہر حالت میں زندہ آپ کے سامنے پیش کیا جائے گا، مگر حیرت ہے ایک ایسی شخصیت کے بارے میں مجھے کچھ نہیں معلوم...... اس بات پر بھی حیرت ہے کہ آپ نے اس بارے میں اپنے وسائل سے کام نہیں لیا۔"

"تم احمق ہو...... کیا میں تمہیں بتا نہیں چکا کہ مجھ پر یہ انکشاف ابھی ہوا ہے۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس مسئلے سے اس کا تعلق ہوگا۔"

"ہاں یقیناً لیکن یہ انکشاف آپ پر کیسے ہوا؟"

"یہ تصویر دیکھو۔" بیلی گون نے وہی تصویر نکال کر اس کے سامنے کردی جسے میں نہیں دیکھ سکا تھا، لیکن جس کے بارے میں مجھے اندازہ تھا کہ وہ کسی خاص حیثیت کی حامل ہے۔"

"اوہ ہاں...... ٹیلی ویژن کی نشریات میں یہ چہرہ میں دیکھ چکا ہوں۔" لارڈ نے کہا۔

"وہ فرضی چہرہ تھا...... صرف یادداشت سے ترتیب دیا ہوا۔" بیلی گون نے کہا۔

"اوہ یہ؟"

"یہ اصل تصویر ہے۔"

"لیکن یہ تو۔"

"ہاں...... تازہ ترین...... بس کچھ دیر قبل کی۔"

"کیا مطلب؟"

"اوہ...... تم کھوج زیادہ کرتے ہو...... بہت سے معاملات صیغہ راز میں رکھنا ضروری ہوتے ہیں۔"

"میرے خیال میں جو ذمے داری آپ نے مجھے سونپی ہے اس کے تحت اہم باتوں سے آگاہ رہنا میری ضرورت ہے۔"

"ادھر آؤ یہاں دیکھو میں نے اپنے تحفظ کے لئے بہت سے انتظامات کر رکھے ہیں، یہ میری ضرورت ہے، کیونکہ میں ایک سرمایہ دار ہوں اور سرمایہ دار سے محبت کرنے والے صرف اور صرف وہ لوگ ہوتے ہیں جنہیں اس سے نہیں بلکہ اس کے سرمائے سے دلچسپی ہوتی ہے اور یہ دلچسپی بھی کہ کس طرح اس سرمائے میں حصہ دار بنا جاسکتا ہے...... یہ تمام باتیں اپنے طور پر الگ اہمیت کی حامل ہیں، یہ پولورائیڈیشن مشین لگائی ہے میں نے اور اس کے کئی عوامل ہیں،

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

مثلاً اس دروازے سے اندر داخل ہونے والا کوئی بھی شخص ہو لیکن مجھے اس پولورائیڈیشن مشین سے دو چیزیں فوری طور پر معلوم ہو جاتی ہیں...... پہلی یہ کہ اس کے پاس کوئی مہلک ہتھیار وغیرہ تو نہیں ہے، دوسری یہ کہ اس کے چہرے پر میک اپ تو نہیں ہے، یہ پولورائیڈ مشین فوری طور پر مجھے یہ بتا دیتی ہے کہ آنے والا کس حیثیت کا حامل ہے اور یہ کیمرہ فوری طور پر اس کی تصویر بنالیتا ہے۔ یہ سارا انظام اس لئے قائم کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص مجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کرے اور خدانخواستہ مجھے نقصان پہنچ جائے تو پولیس کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ میرے ساتھ یہ کارروائی کرنے والا کون تھا۔ اب غالباً تمہاری یہ اُلجھن دور ہو گئی ہوگی کہ میں نے اس شخص کو کیسے پہچان لیا۔''

''لارڈ کی یہ اُلجھن دُور ہوئی یا نہ ہوئی ہو لیکن اس کے ان الفاظ سے میری یہ اُلجھن بے شک دُور ہو گئی تھی۔ اب مجھے ہر بات کا اندازہ ہو گیا تھا کہ جب میں اس شخص کے کمرے میں داخل ہوا تھا تو وہ چونکا کیوں تھا۔ یقیناً اس نے اپنی میز میں لگی ہوئی پولورائیڈ مشین پر میری اصل شکل دیکھ لی تھی اور اس کے بعد اس نے میری تصویر بھی بنالی تھی، جو فوری طور پر اسے حاصل ہو گئی تھی...... میں نے دل ہی دل میں اس کی حاضر دماغی کی داد دی تھی، پھر میں لارڈ کے الفاظ کی جانب متوجہ ہو گیا تھا...... وہ کہہ رہا تھا۔

''لیکن مسٹر بیلی گون آپ نے فوری طور پر اپنے آدمیوں کو ہدایت کیوں نہیں کی کہ وہ جس طرح بھی بن پڑے اسے گرفتار کرلیں۔''

''ایں، ہاں...... وہ بلیڈی فول۔'' میں نے فوراً ہی انہیں ہدایت کی تھی لیکن ابھی تک انہوں نے مجھے اس بارے میں اطلاع نہیں دی۔'' بیلی گون نے پھر انٹرکام کا ایک بٹن دبایا اور دوسری جانب سے آواز سننے لگا۔

''گدھے کے بچو! میں نے تم سے جو کچھ کہا تھا تم نے اس کے بارے میں رپورٹ دی؟''

''سر ہم آپ کو رپورٹ دینا چاہتے تھے لیکن میڈم نے کہا کہ آپ کی جانب سے ہدایت مل چکی ہے کہ نہ تو آپ کو کوئی ٹیلی فون کیا جائے اور نہ ہی کسی کو آپ کے پاس پہنچنے دیا جائے، ہم تو آپ کو رپورٹ دینے کے لئے بے چین تھے۔''

''کیا اسے پکڑ لیا گیا؟'' بیلی گون نے حیران لہجے میں کہا۔

''نہیں سر اس کا کوئی نام ونشان نہیں مل سکا۔''

''تم لوگوں سے اور کیا اُمید کی جا سکتی ہے۔'' بیلی گون نے انٹرکام پر زور سے گھونسا مارا ور پھر لارڈ کی جانب دیکھنے لگا، لارڈ نے آہستہ سے کہا۔

''سر جو کچھ بھی ہوا ہے کم از کم اس کی تفصیلات میرے علم میں آ گئیں، وہ بہت ہی شاطر شخص معلوم ہوتا ہے...... اگر آپ مناسب سمجھیں تو یہ تصویر مجھے دے دیں۔''

''مجھے اس کے دوسرے پرنٹ بنانے ہوں گے، تم یوں کرو کہ اس کے دوسرے پرنٹ بنا کر مجھے بھجوا دینا اور یہ تصویر اپنے پاس رکھ لینا۔''

''آپ بالکل بے فکر رہیں سر۔'' اس نے کہا اور اس کے بعد بولا۔ ''لیکن سر آپ کو اس بات کا تو علم ہے کہ پورے ملک میں اس کے بارے میں مفصل ہدایات اور کارروائیوں کے لئے فوری طور پر رقم درکار ہوگی۔''

''مسٹر لارڈ...... لین دین کے مسئلے میں، میں نے ہمیشہ اپنے آپ کو ہوشیار رکھا ہے، اگر تم اس کی طرف سے ناکام رہے تو ظاہر ہے رقم کی ادائیگی نہیں ہوگی...... یہ رقم تو اسی وقت تمہارے حوالے کی جائے گی جب تم اسے میرے حوالے کرو گے؟''

''سر لیکن اخراجات؟''

''سوری لارڈ! تم ایک قسم کی سرمایہ کاری کرو گے اور اس کے بعد تمہیں منافع کے ساتھ ایک بڑی رقم حاصل ہوگی۔ یہ رقم تمہیں اپنے پاس سے ہی خرچ کرنا ہوگی۔''

''سر لیکن؟''

''نہیں لارڈ میں نے زندگی میں کبھی کوئی ایسا سودا نہیں کیا اور اس کے لئے میں تم سے معذرت چاہتا ہوں۔''

لارڈ چند لمحات سوچتا رہا، پھر آہستہ سے بولا۔ ''ٹھیک ہے مسٹر بیلی گون، اصولی طور پر تو مجھے اس سلسلے میں احتجاج کرنا چاہئے لیکن یہ بھی جانتا ہوں کہ ادائیگیوں کے معاملے میں آپ ذمے دار ہیں اس لئے میں اس بات پر تیار ہوں۔ ...اس کے علاوہ اور کوئی گفتگو؟''

''نہیں لارڈ...... لیکن تمہیں یہ کام کرنا ہے۔''

''اوکے مسٹر بیلی گون بالکل ٹھیک ہے۔''

اب مجھے فوری طور پر یہ فیصلہ کرنا تھا کہ میرا دوسرا قدم کیا ہو۔ بیلی گون کی نگرانی یا پھر

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

لارڈ کے بارے میں معلومات یہ شخص بہرحال بیلی گون کا دست راست تھا، یہ الگ بات کہ بیلی گون ایک خالص کاروباری آدمی تھا اور اس نے اس سلسلے میں لارڈ کے ساتھ بھی کوئی رعایت نہیں برتی تھی، لیکن بہرحال اندازہ یہ ہوتا تھا کہ لارڈ میرے لئے کارروائی کرے گا۔ چنانچہ لارڈ سے بھی پوری طرح واقف ہونا ضروری تھا۔"

بیلی گون کو دوبارہ بھی ٹریس کیا جاسکتا تھا...... اس لئے پہلے لارڈ کے بارے میں تفصیلات جاننا ضروری ہوگا...... میں اس تصور کے ساتھ لارڈ کے پیچھے پیچھے ہی باہر نکل آیا اور اس کے بعد اس کا تعاقب کرتا ہوا اس قیمتی کار تک پہنچ گیا جو کھلی چھت والی تھی اور نہایت خوب صورت سپورٹ کار تھی...... لارڈ ایک شوقین آدمی معلوم ہوتا تھا...... وہ ڈرائیونگ سیٹ پر جا بیٹھا اور میں اُچک کر پچھلی سیٹ پر۔

یہ بھی ایک اچھی بات تھی، ورنہ شاید کار کے عقبی دروازے کو کھولنا میرے لئے ممکن نہ ہوتا۔

کار سڑکوں پر سفر کرنے لگی، وہ تیز ڈرائیونگ کا عادی معلوم ہوتا تھا، اس لئے اس کی کار طوفانی شکل میں بھاگ رہی تھی، پھر اس رفتار سے کار دوڑاتا ہوا وہ ایک ایسی عمارت کے قریب پہنچ گیا جس پر بار کا بورڈ لگا ہوا تھا...... پتا نہیں یہاں وہ شغل کرنے آیا تھا یا پھر یہاں سے اس کا کوئی گہرا تعلق تھا...... بہرحال میں اپنے طور پر جو فیصلہ کرچکا تھا اس پر اٹل تھا۔

میرے اپنے اندازے کے مطابق لارڈ اس وقت میرے لئے کارآمد شخصیت ثابت ہوسکتا تھا، چنانچہ اس کا پیچھا کئے رہنا زیادہ بہتر تھا۔"

لارڈ بار کے ہال میں نہیں گیا بلکہ اس کے برابر سے سیڑھیاں عبور کرتا ہوا اُوپری منزل کی جانب چل پڑا اور تھوڑی دیر کے بعد اس نے ایک کمرے کا تالا کھولا...... اس کا مقصد یہ تھا کہ یہ اس کی قیام گاہ ہے...... میں اس کے پیچھے ہی پیچھے اندر داخل ہوگیا تھا...... نہایت احتیاط سے کام لینا پڑ رہا تھا۔ ایسے موقع پر سانس کو قابو میں رکھنا ہوتا تھا، کیونکہ چالاک آدمی بہرحال یہ بات محسوس کرسکتا تھا کہ اس کے اپنے سانس کے علاوہ اس کے آس پاس کسی اور انسان کی سانسیں کیسے سنائی دے رہی ہیں...... یہ کمرہ مختلف نوعیت کا حامل تھا، یعنی ایک جانب ایک شاندار بیڈ لگا ہوا تھا اس کے سرہانے ایک بہت ہی خوبصورت کاؤنٹر بنا ہوا تھا، کاؤنٹر میں اعلیٰ درجے کی بہترین شراب کی درجنوں بوتلیں اور شراب نوشی کا دوسرا سامان موجود تھا، دوسری

جانب ایک شاندار صوفہ سیٹ لگا ہوا تھا، صوفہ سیٹ کے برابر ہی میں ایک لکھنے کی ٹیبل تھی۔ گویا یہ کمرہ ملٹی پرپز رکھتا تھا اور مجھے اندازہ ہوگیا تھا کہ یہی لارڈ کا ٹھکانہ ہے۔ بہرحال اس قسم کے لوگ ویسے بھی خاندان کے ساتھ نہیں رہا کرتے، ہوسکتا ہے یہ بار بھی لارڈ ہی کی ملکیت ہو، اب لارڈ کے بارے میں تھوڑی بہت تفصیلات تو مجھے معلوم ہوہی چکی تھیں۔

لارڈ نے اطمینان سے ایک لباس الماری میں سے نکالا اور پھر اسے زیب تن کرنے کے بعد صوفے پر آبیٹھا، پھر اپنی جگہ سے دوبارہ اُٹھا اور ایک بوتل سے گلاس میں شراب اُنڈیلی اور اسے لئے ہوئے واپس صوفے پر آبیٹھا، کچھ دیر تک وہ شراب کے گھونٹ لیتا رہا، پھر ٹیلی فون اپنے قریب سرکا لیا، ٹیلی فون پر اس نے جو نمبر ڈائل کئے تھے وہ میں نے پوری طرح ذہن نشین کرلئے تھے...... دوسری طرف سے غالباً رابطہ قائم ہوگیا تو لارڈ نے کہا۔

"مسٹر فوسٹر میں کنگ سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں، مجھے اب سے آدھے گھنٹے کے اندر اندر ان کے تازہ ٹھکانے کے بارے میں معلومات درکار ہیں۔"

دوسری طرف سے جو بھی آواز آئی وہ تو میں نہیں سن سکا تھا، لیکن لارڈ کے الفاظ پر غور کر رہا تھا...... لارڈ نے کہا۔

"ہاں پیک پوائنٹ، گیارہ نمبر...... تمہیں یقین ہے کہ آدھے گھنٹے کے بعد وہ اس جگہ موجود ہوں گے؟" ہاں تم سمجھتے ہو کہ کنگ کا وقت ضائع کرنے والے نقصان میں رہتے ہیں اور میری تلاش یقینی طور پر کنگ کے لئے سودمند ہوگی۔ او کے تھینک یو۔" اس نے ٹیلی فون بند کردیا اور پھر گلاس میں بچی ہوئی شراب حلق میں اُنڈیل کر کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی میں وقت دیکھا اور اس کے بعد اُٹھ کھڑا ہوا...... واش روم میں جاکر غالباً اس نے اپنا لباس اور حلیہ سنوارا تھا اور پھر باہر نکل آیا تھا...... میں جانتا تھا کہ وہ کسی کنگ کی تلاش میں جارہا ہے، لیکن اچانک میرے ذہن میں روشنیاں پھوٹیں...... مجھے کنگ ہارڈو کا نام معلوم ہوچکا تھا اور کنگ ہارڈو کے بارے میں بتایا گیا تھا کہ وہ انڈر ورلڈ کا بے تاج بادشاہ ہے، ہوسکتا ہے لارڈ اسی کی جانب جارہا ہو۔"

پھر لارڈ کے پیچھے پیچھے آنے سے مجھے کون روک سکتا تھا...... چنانچہ ایک بار پھر وہ میرا ڈرائیور بن گیا...... میں عقبی سیٹ پر تھا اور وہ ڈرائیونگ نشست سنبھالے ہوئے تھا...... کار کی رفتار بالکل ویسی ہی تھی لیکن آدھے گھنٹے کے بعد پیک پوائنٹ پر جانے کا مطلب یہ تھا کہ پیک

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

پوائنٹ خاصی دُور کی جگہ ہے اور میرا یہ اندازہ درست ہی نکلا۔

یہ ایک نواحی علاقہ تھا، لیکن اس قدر خوب صورتی کا حامل کہ دیکھ کر دل خوش ہوتا تھا...... غالباً کوئی تفریحی مقام تھا، جگہ جگہ ٹرالر لگے ہوئے تھے اور لوگ خوبصورت پارکوں میں سیر گشت کر رہے تھے...... بیک پوائنٹ غالباً اس جگہ کا نام تھا اور گیارہ نمبر اس ٹرالر کا نمبر تھا جس کے قریب لارڈ نے اپنی کار روکی تھی۔

میں ایک بار پھر محتاط ہو گیا، لارڈ کے ساتھ ساتھ ہی قدم آگے بڑھائے تھے اور لارڈ نے ٹرالر کے دروازے پر جا کر آہستہ سے اُنگلی بجائی تھی...... دروازہ ایک انتہائی خوبصورت اور دراز قامت عورت نے کھولا اور سوالیہ نگاہوں سے لارڈ کو دیکھنے لگی۔

''مجھے کنگ ہارڈو سے ملاقات کرنی ہے اور اس ملاقات کے لئے میں ان کے سٹاف سے اجازت لے چکا ہوں۔'' اس نے کہا۔

''ٹھیک ہے...... ٹھیک ہے۔'' اس خوبصورت عورت نے کہا، پھر بولی۔ ''آیئے مسٹر لارڈ، چیف آپ کا انتظار کر رہا ہے۔''

ٹرالر کے پتلے سے دروازے سے داخل ہونے میں مجھے خاصی مہارت کا ثبوت دینا پڑا تھا، کیونکہ خوب صورت لڑکی نے فوراً ہی دروازہ بند کر دیا تھا اور گنجائش اتنی ہی تھی کہ ایک آدمی ہی اندر داخل ہو سکے...... میرا بدن ٹرالر کے دروازے میں پھنستے پھنستے بچا تھا، لیکن شکر ہے کہ لڑکی کو اس بات پر شبہ نہیں ہو سکا اور وہ اندر داخل ہو گئی۔

غرض یہ کہ میں نے اندر کا ماحول دیکھا...... کیا ہی حسین ٹرالر تھا۔ دنیا بھر کی آسائشوں کا مجموعہ، دیکھنے دکھانے سے تعلق رکھنے والا، میں اسے دیکھ کر خاصا مرعوب ہوا تھا اور یہی کیفیت اس شخص کو دیکھ کر میری ہوئی تھی جو یقیناً کنگ ہارڈو تھا۔

شکل وصورت، جسمانی کیفیت اور شخصیت کے لحاظ سے وہ کنگ ہی لگتا تھا۔ بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کی جسامت غیر معمولی تھی اور چہرہ انتہائی پُررعب۔ اس کے سامنے بھی شراب ہی کے برتن رکھے ہوئے تھے اور عورت اس کے سامنے بہت مودب نظر آ رہی تھی۔

لارڈ نے نہایت عقیدت مندی سے اسے ہیلو کہا اور کنگ نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے گلاس کو نیچے رکھتے ہوئے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

''ہاں کہو کیا بات ہے؟''

''کنگ کیا میں بے تکلفی سے ہر طرح کی گفتگو کر سکتا ہوں؟''

''جو بکنا ہے بکو، اگر اس میں کسی قسم کی کوئی مشکل ہوگی تو اس کا تدارک میں خود ہی کر لوں گا۔''

''تھینک یو کنگ۔''

''اور میں جانتا ہوں کہ میرے سامنے بیٹھ کر تم شراب کی طلب نہیں کرو گے؟''

''میری یہ مجال نہیں ہے کنگ...... ویسے اس خیال کا دل میں آ جانا ہی میری عزت افزائی ہے اور اس کے لئے میں شکرگزار ہوں۔''

''ہاں کیا بات ہے؟'' کنگ نے گلاس کی طرف اشارہ کر کے کہا اور لڑکی نے آگے بڑھ کر انتہائی پھرتی سے سامنے رکھی ہوئی بوتل سے کنگ کا گلاس کناروں تک بھر دیا...... غالباً وہ اس کا عادی ہوگا کیونکہ اس نے میز پر جھک کر اپنے ہونٹ گلاس سے لگا دیئے اور پھر تقریباً آدھا گلاس خالی کر گیا...... اس کے بعد اس نے سیدھے ہو کر ہونٹ خشک کئے اور لارڈ کو گھورتا ہوا بولا۔

''کیا تم وقت برباد نہیں کر رہے، میرے وقت کی قیمت جانتے ہو؟''

''سوری کنگ! میں منتظر تھا کہ آپ مجھے بولنے کی اجازت دیں۔''

''بکو...... جلدی بکو۔''

''کنگ...... آپ بلی گون کو تو ضرور جانتے ہوں گے؟''

''وہ یہودی سرمایہ دار؟''

''جی کنگ۔''

''ہر سرمایہ دار میری نگاہوں میں رہتا ہے اور میں اس بات کے لئے کوشاں کہ اسے کوئی مشکل پیش آئے تو ہم اس کے سرمائے کے حصہ دار بنیں۔'' کنگ نے گلاس اٹھا کر دو تین لمبے لمبے گھونٹ لئے پھر بولا۔ ''بلی گون کے بارے میں جاننے سے تمہاری کیا مراد ہے؟''

''کنگ اس نے ایک کام میرے سپرد کیا ہے؟''

''معاوضہ کتنا طے ہوا ہے؟'' کنگ نے پوچھا۔

''دو کروڑ ڈالر'' لارڈ نے جواب دیا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"گڈ..... غور کیا جا سکتا ہے۔"

"کیا کام ہے؟"

"کنگ یہ تصویر ہے جو اس کے خیال کے مطابق ایک ایسے شخص کی ہے جو بظاہر جو کچھ ہے وہ نہیں ہے۔"

لارڈ نے تصویر نکال کر کنگ کے سامنے رکھ دی اور کنگ اسے دیکھنے لگا، پھر لارڈ کی طرف دیکھ کر بولا۔

"ہاں یہ تصویر ہے اور شاید اس شخص کی خیالی تصویر، جو چند روز قبل ایئرپورٹ پہنچا تھا اور کچھ شعبدہ بازی کر کے مقامی حکام کی نگاہوں میں دھول جھونک کر نکل گیا اور انہوں نے اس کی خیالی تصویر شائع کی، مگر یہ خیالی تصویر نہیں معلوم ہوتی ...... یہ تصویر تو نیچرل نظر آتی ہے، غالباً کسی پولورائیڈ کیمرے سے بنائی ہوئی۔"

"کنگ کا خیال بالکل درست ہے، ایسی ہی بات ہے۔"

"خیر آگے کہو۔"

"اس کا کہنا ہے کہ اس شخص کا نام دانش منصور ہے۔"

"اور آگے اور آگے۔" کنگ نے پھر لڑکی کو اشارہ کیا اور لڑکی نے آگے بڑھ کر گلاس کو پھر اسی انداز میں بھر دیا اور کنگ نے کتے کی طرح اس گلاس میں منہ ڈال دیا۔

"بیلی گون کا کہنا ہے کہ یہ شخص ایک مشرقی ملک کا سرمایہ کار ہے اور اس کے ساتھ ہی ایک ایسا خطرناک آدمی جس نے یہودی کاز کو بہت سے نقصانات پہنچائے ہیں ...... نام ہے اس کا دانش منصور۔"

"ہوں پھر؟"

"یہ شخص بیلی گون کے پاس پہنچا تھا۔" لارڈو نے کہا اور اچانک ہی کنگ نے ہاتھ میں پکڑا ہوا گلاس ٹھک کی آواز کے ساتھ میز پر رکھ دیا اور لارڈ کو گھورنے لگا۔ لارڈ اس کا مطلب سمجھ کر جلدی سے بولا۔

"بیلی گون سے ملاقات کر کے یہ روپوش ہو گیا اور بیلی گون اس کی تلاش میں ناکام رہا۔ کنگ بیلی گون کا کہنا ہے کہ یہ شخص اس کے لئے انتہائی خطرناک ہے، اصل میں کچھ وقت قبل بیلی گون سے کسی نے کوئی بڑی رقم مانگی تھی اور بیلی گون اس سے پریشان تھا، پھر اس شخص

نے بھی وہی بات بیلی گون سے کہی۔" کنگ نے دوبارہ گلاس اٹھا کر ہونٹوں سے لگایا اور پورا خالی کر گیا اور اس کے بعد پھر سوالیہ انداز میں لارڈ کو دیکھنے لگا۔ لارڈ نے کہا۔

"اور اب بیلی گون چاہتا ہے کہ میں اس شخص کو تلاش کر کے یا تو قتل کر دوں یا اس کے حوالے کر دوں اور اس کے لئے اس نے مجھے دو کروڑ کی آفر دی ہے۔"

"ہوں اور تم کیا چاہتے ہو؟"

"کنگ میں آپ کی انجمن کا ممبر ہوں اور ہمارے درمیان یہ معاہدہ ہے کہ ہم کہیں بھی کوئی بھی کام تلاش کریں گے ...... سب سے پہلے آپ کے سامنے اس کی تفصیل پیش کی جائے گی۔ آپ سے اجازت لی جائے گی ...... اس کے بعد کام شروع کیا جائے گا۔" لارڈ نے کہا اور کنگ مسکرانے لگا۔

"گڈ گڈ ...... میں سمجھتا ہوں کہ تم نے ایک قیمتی بزنس کیا ہے اور اب ایسا کرو کہ یہ تصویر میرے پاس چھوڑ جاؤ، اس کے بہت سے پرنٹ بنوا لئے جائیں گے، تمہیں بھی اس کا ایک پرنٹ مل جائے گا۔ اپنے طور پر کام کرو اور یہ بات تم اچھی طرح جانتے ہو کہ جب کوئی بزنس کرتا ہے تو ہمارا ادارہ اسے اس بزنس کا تیس فیصد دیتا ہے، باقی دوسرے لوگوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ بزنس تمہارا لایا ہوا ہے، اس لئے ساٹھ لاکھ ڈالر تمہاری ملکیت ہوں گے اور ان ساٹھ لاکھ ڈالرز اور مکمل تحفظ کے لئے تم اپنے طور پر کام کا آغاز کرو باقی میں پورے گروپ کو اس کام پر لگا دیتا ہوں۔"

"تھینک یو کنگ! تھینک یو ویری مچ۔"

"اور کچھ؟"

"نہیں کنگ۔"

"جاؤ۔" کنگ نے سخت لہجے میں کہا اور لارڈ اس طرح اٹھ گیا جیسے سپرنگ نے اوپر اچھال دیا ہو، پھر وہ ٹرالر سے نیچے اتر آیا تھا اور میں نے بھی اس کی تقلید کی تھی۔ ٹرالر کا دروازہ بند ہو گیا اور میں دوڑ کر لارڈ کی کار میں جا بیٹھا ...... شہر تک تو اس کے ساتھ جانا ہی تھا، اس کے بعد ظاہر ہے اب مجھے لارڈ کی ضرورت بھی نہیں تھی ...... کنگ ہارڈو سے مل لیا تھا، جو بقول ان لڑکیوں کے انڈرورلڈ کنگ تھا اور اب میری تلاش اعلیٰ پیمانے پر ہو گی۔

بہرحال اس ساری کارروائی کو میں وقت کا زیاں نہیں سمجھتا تھا ...... نتائج نکلیں گے،

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

بہت شاندار اور میری مرضی کے مطابق ہی نکلیں گے، اس کا مجھے پہلے بھی تجربہ تھا اور اب بھی یقین تھا۔

لارڈ نے کہیں اور کا رخ نہیں کیا تھا، بلکہ اسی بار کے سامنے پارکنگ پر کار روکی تھی اور نیچے اتر گیا تھا...... ایسی کاریں درحقیقت بڑی شاندار ہوتی ہیں، کیونکہ ان میں دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا...... میں نے خاصا فاصلہ طے کیا اور اس کے بعد گھڑی کا بٹن دبا کر اپنی اصلیت میں واپس آ گیا، پھر ایک ٹیکسی کر کے چل پڑا...... ٹیکسی اسی مطلوبہ جگہ رکی جہاں لی تھل اور سورا رہتی تھیں...... سورا اس وقت موجود نہیں تھی اور لی تھل اپنی خواب گاہ میں بیٹھی ایک کتاب کی ورق گردانی کر رہی تھی...... میں اس کے پاس پہنچا تو وہ چونک پڑی اور پھر اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آیئے مسٹر پشکن لگتا ہے بہت مصروف وقت گزرا؟''

''ہاں۔'' میں نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔

''آپ کے چہرے سے اس کا اندازہ ہوتا ہے...... یہ بتایئے کچھ کھانا پینا پسند کریں گے؟''

''نہیں ابھی نہیں...... سورا کہاں ہے؟''

''وہ فیکٹریوں کا معائنہ کرنے گئی ہے...... آج جنرل انسپکشن ہوتا ہے اور ہم میں سے ایک وہاں مصروف رہتی ہے...... کہیے مسٹر بیلی گون سے ملاقات ہوئی؟''

''ہاں۔''

''کیسی رہی؟''

''نہایت دلچسپ اور سنسنی خیز۔'' میں نے جواب دیا اور وہ کتاب رکھ کر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی، چند لمحات خاموش رہ کر میرے بولنے کا انتظار کرتی رہی، پھر جب میری خاموشی طویل ہو گئی تو اس نے کہا۔

''آپ بتائیں گے نہیں؟''

''کیوں نہیں؟''

''تو پھر بتایئے نا میں منتظر ہوں؟'' اس نے کہا۔

''مسٹر بیلی گون بڑی دلچسپ شخصیت کے مالک ہیں، میرا ان سے خاصا گہرا تعارف

رہا۔ ویسے میرا خیال ہے آپ کا یہ میک اپ میرے لئے بے کار ہو گیا...... میک اپ کا سامان مجھے دیجئے۔ چہرہ تبدیل کرنا ضروری ہے۔''

''کیا مطلب؟'' وہ متحیرانہ انداز میں بولی۔

''مسٹر بیلی گون کی میز پر دنیا بھر کی الا بلا بکھری پڑی ہے، جن میں ایک ایسا پولو رائیڈ سسٹم بھی ہے جو میک اپ زدہ چہروں کی اصل تصویر بھی لے لیتا ہے اور مسٹر بیلی گون نے میرے اصل چہرے کی تصویر حاصل کر لی ہے اور اب وہ تصویر مسٹر کنگ ہارڈو کے پاس پہنچ گئی ہے اور مسٹر بیلی گون نے مجھے تلاش کر کے قتل کر دینے کی قیمت دو کروڑ ڈالر مقرر کی ہے اور کنگ ہارڈو نے یہ ذمے داری اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔''

''اوہ نو......'' وہ خاصی مضطرب ہو گئی۔

''ایسا ہی ہوا ہے۔''

''لل لیکن کیوں؟''

''میں نے ان سے ملاقات کی تھی اور ملاقات کرنے کے بعد ان سے کہا تھا کہ وہ مطلوبہ رقم ادا کر دیں ورنہ ان کے لئے مشکلات کا آغاز ہو جائے گا اور پھر انہیں اپنے آپ کو سنبھالنا مشکل ہو جائے گا، لیکن مسٹر بیلی گون نے اپنی پولو رائیڈ مشین سے مجھے پشکن کی حیثیت سے پہچان لیا...... ٹیلی ویژن پر وہ بھی میری تصویر دیکھ چکے تھے اور پھر انہوں نے لارڈ نامی کسی شخص کو طلب کر کے جو غالباً کسی بار کا مالک ہے، اس سے رابطہ قائم کیا اور لارڈ نے مسٹر کنگ ہارڈو سے۔'' میں نے پوری تفصیل لی تھل کو بتاتے ہوئے کہا اور لی تھل خاصی متوحش نظر آنے لگی پھر بولی۔

''بات بلندی تک پہنچ گئی ڈیئر...... پشکن کنگ ہارڈو کے بارے میں تو میں آپ کو بتا ہی چکی ہوں کہ بڑے اعلیٰ وسائل کا انسان ہے، اب لاتعداد افراد ہمیں تلاش کرتے پھریں گے۔''

''چہرہ تبدیل کئے لیتے ہیں، ظاہر ہے وہ پولو رائیڈ مشین لے کر تو مجھے تلاش نہیں کریں گے۔''

''یہ تو فوراً ضروری ہے...... سورا کو واپسی میں دیر ہو جائے گی۔''

''نہیں میں خود بھی کوشش کر سکتا ہوں، بس آپ مجھے وہ سامان دے دیجئے جو سورا نے

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

مجھ پر استعمال کیا ہے۔"

"میں ابھی مہیا کئے دیتی ہوں۔" لی تھل شاید اس بات سے خوفزدہ ہوگئی تھی کہ کوئی آنہ جائے اور مجھے دیکھ نہ لے..... بہر حال اس کے لائے ہوئے میک اپ باکس میں مجھے سب سے پہلے وہ اشیاء تلاش کرنی پڑیں جو پہلے میک اپ کو میرے چہرے سے اتار دیں اور اس میں مجھے کوئی دقت نہیں ہوئی، سورا نے ہر چیز کا انتظام کر رکھا تھا۔

اس کے بعد میں نے اپنے چہرے پر طبع آزمائی کی اور اپنی میک اپ کی مہارت استعمال کر کے ایک نیا چہرہ تخلیق کر لیا جسے دیکھ کر لی تھل کی آنکھوں میں پسندیدگی کی چمک اور ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

"یہ چہرہ بہت خوبصورت ہے اور میرا خیال ہے آپ نے یہ نقوش ترتیب دے کر اپنے لئے کچھ مشکلات پیدا کر لی ہیں۔"

"کیسی مشکلات؟"

"ویسے ہی مقامی لڑکیاں بڑی دل پھینک ہوتی ہیں، بلکہ لڑکیوں سے آپ کو اس قدر خطرہ نہیں ہے۔ اٹھائیس سے پینتیس سال تک کی خواتین سے اپنے آپ کو دور رکھیں ورنہ میں دعویٰ کرتی ہوں کہ لاتعداد مشکلات میں پھنس جائیں گے۔"

"آپ کی عمر تو اس سے خاصی کم ہے۔"

"افسوس ہماری تو کوئی عمر ہی نہیں ہے، ہم انسان ہیں کہاں آپ کو پتا ہے کہ ہم تو صرف ایک مشین ہیں، ایک مقصد جس میں کوئی اور تصور کبھی نہیں پلتا..... لی تھل نے کہا اور میں ہنستے ہوئے میک اپ کا سامان سمیٹنے لگا، پھر بکس بند کر کے میں نے اسے لی تھل کے حوالے کر دیا اور اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایک تجربے کی بات کہوں مس لی تھل؟"

"ہاں..... ضرور۔"

"زندگی میں اگر کوئی مشن ہو تو زندگی کا حسن بڑھ جاتا ہے..... اس مشن کی تکمیل کے بعد نئے دور کا انتظار بہت دلکش ہوتا ہے۔" وہ مجھے دیکھتے ہوئے میرے الفاظ پر غور کرتی رہی تھی۔ اس کے بعد ہم دیر تک باتیں کرتے رہے تھے..... ڈنر بھی میں نے اور لی تھل نے کیا تھا۔ سورا واپس نہیں آئی تھی۔ لی تھل کو کوئی تشویش نہیں تھی..... اس نے بتایا تھا کہ سورا کو اتنی ہی

دیر ہو جاتی ہے۔"

صبح کو ایک دلچسپ صورت حال کا سامنا کرنا پڑا..... میں غسل وغیرہ سے فراغت حاصل کر کے اپنے کمرے سے باہر نکلا تو سورا سامنے نظر آئی تھی..... مجھے دیکھ کر ہکا بکا رہ گئی۔ اسے اس عالم میں دیکھ کر پہلے تو میں کچھ نہیں سمجھا، پھر مجھے اپنے بدلے ہوئے میک اپ کا خیال آیا..... سورا کو شاید اس کا علم نہیں ہوا تھا۔

"ہیلو..... سورا۔"

"تت..... تم..... پشکن ہو؟" وہ لڑکھڑائی ہوئی آواز میں بولی۔

"ہاں..... کیوں؟"

"یہ تمہارا چہرہ؟"

"کیا لی تھل سے ملاقات نہیں ہوئی؟"

"نہیں..... وہ واش روم میں ہے لیکن۔"

"رات کو بھی وہ تمہیں نہیں ملی؟"

"میری واپسی دو بجے رات کو ہوئی تھی..... لی تھل سخت نیند میں تھی لیکن۔"

"پریشان نہ ہو سورا..... میک اپ بدل لیا ہے..... میں نے۔"

"مگر یہ میک اپ کس نے کیا؟"

"خود میں نے..... ویسے تمہاری جیسی مہارت تو نہیں رکھتا۔ ذرا بتاؤ کیا خامی رہ گئی ہے۔"

سورا عجیب سی نظروں سے مجھے دیکھنے لگی..... پھر ایک دم گردن جھٹک کر بولی۔ "اب تم مجھے شرمندہ کرنا چاہتے ہو۔"

"ارے کیوں؟"

"اگر تم اس میں مہارت رکھتے تھے تو مجھے بتایا کیوں نہیں..... میرا میک اپ اس میک اپ کے سامنے بچگانہ کوشش تھی۔" اس نے کہا۔

"ارے کیوں میرا مذاق اُڑا رہی ہو۔"

"چھوڑو..... بیکار باتیں مت کرو..... چلو کچن میں دیکھیں لی تھل ناشتا تیار کر چکی ہوگی۔" سورا کو اور مجھے دیکھ کر لی تھل مسکرائی تھی، اس نے ایپرن کھولتے ہوئے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

''بس ناشتا تیار ہے...... اچھا ہوا تم آ گئیں...... چلو میری مدد کرو۔''

''گویا تمہیں اس بارے میں معلوم تھا؟'' سورا نے کہا۔

''کس بارے میں؟''

''یہی کہ مسٹر پشکن نے چہرہ بدل لیا ہے۔''

''ہاں...... انہوں نے میرے سامنے ایسا کیا تھا۔''

''میں شرمندہ ہو رہی ہوں۔''

''کیوں؟''

''مسٹر پشکن بہترین میک اپ آرٹسٹ ہیں۔''

''اور یقینی طور پر ایک خطرناک انسان۔''

''خیر یہ نئی بات نہیں ہے۔''

''میں نے دوسرے معنوں میں خطرناک کہا ہے۔''

''یعنی؟''

''بھئی اس میک اپ میں وہ ہمارے علاوہ بہت سوں کو پریشان کر سکتے ہیں، کیا میں غلط کہہ رہی ہوں۔''

ناشتا کرتے ہوئے لی تھل سورا کو میری کارکردگی کے بارے میں بتاتی رہی اور مجھے وہ دونوں بہنیں یاد آ گئیں، جو پہلے بھی مجھے ملی تھیں، بس مشن الگ تھا ورنہ انداز مختلف نہیں تھا، یہ یکسانیت خاصی حیرت ناک تھی۔

میرے خیال میں مسٹر پشکن کے اقدامات بہت فاسٹ ہیں اور اب ہنگامی صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ سورا نے کہا، لیکن میں اس کی طرف متوجہ نہیں ہوا تھا...... اس وقت ماضی کے کچھ واقعات یاد آئے، میں حیران ہو رہا تھا۔

''آپ کچھ اور سوچ رہے ہیں مسٹر پشکن؟''

''ہاں ایک حیرت ناک بات پر غور کر رہا ہوں اور اپنی یادداشت پر بھی۔''

''کیا مطلب؟''

''بہت عرصہ قبل میری ملاقات دو بہنوں سے ہوئی تھی...... بالکل اسی طرح میں ان کے ساتھ رہا تھا...... دونوں ایک کاز کے لئے کام کر رہی تھیں اور دونوں اس قدر پرجوش تھیں

کہ حیرت کی جا سکتی ہے۔ ان میں سے ایک کا نام سورا تھا۔''

''اور دوسری کا؟'' لی تھل نے مسکرا کر پوچھا۔

''اپلا۔''

''کیا ان میں سے کوئی تمہاری محبوبہ تھی؟'' سورا نے فوراً سوال کیا، پھر کچھ خجل سی ہو گئی۔

''نہیں۔'' میں نے گہری سانس لے کر کہا۔

''پھر وہ تمہیں کیوں یاد آئیں؟''

''بس اچانک...... اتفاقاً۔''

''تمہیں پہلے سورا کیوں یاد نہیں آئی؟''

''اس بارے میں خود پر غور کر رہا ہوں...... نہ جانے کیوں میں یہ نام سن کر نہیں چونکا تھا۔''

سورا خاموشی سے گردن جھکا کر ناشتے میں مصروف ہو گئی تھی، پھر اس نے آہستہ سے کہا۔ ''شاید تم اپنے دوستوں کو آسانی سے بھلا دیتے ہو مسٹر پشکن! اور میرے خیال میں یہی بہتر ہوتا ہے...... ورنہ یادیں انسان کو بے سکون کر دیتی ہیں۔

''اور ہمیں اپنے مقصد سے عشق کرنا سب سے بہتر ہے۔'' لی تھل نے سنجیدگی سے کہا۔

''کیا مطلب؟'' میں چونک کر بولا۔

''مطلب یہ کہ ہم موضوع سے ہٹ گئے ہیں۔'' لی تھل ایک دم مسکرا کر بولی۔

''اوہ...... ہاں واقعی...... اب تمہیں ایک کام کرنا ہے لی تھل!'' میں نے کہا۔

''ہاں...... بتاؤ؟''

''وہ گودام مجھے دکھانے ہیں جہاں وہ اسلحہ رکھا گیا ہے۔ تمہیں وہ جگہ معلوم ہے؟''

''سو فیصد اور ہم نے اس بات پر ہمیشہ حیرت کی ہے کہ بلی گون نے اس کے لئے وہ جگہ کیوں منتخب کی ہے۔''

''کیا مطلب...... کیا وہ غیر محفوظ جگہ ہے؟''

''قطعی نہیں...... بلکہ محفوظ ترین ہے لیکن یوں سمجھو وہ گوداموں کا شہر ہے، لیکن جگہ عام

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہے۔"

"میرے خیال میں یہ اس کی دانش مندی ہے۔ اس نے اس جگہ کو دوسروں کی توجہ کا مرکز نہیں بنایا...... خیر تم لوگ مجھے وہ علاقہ دکھاؤ گی۔"

"ضرور مگر کب؟" لی تھل نے پوچھا۔

"آج...... کیا تم مصروف ہو؟"

"میں تمہیں وہاں لے جاؤں گی۔" سورا نے کہا۔

"نہیں مجھے بھی فرصت ہے۔" لی تھل نے جلدی سے کہا۔ "اس کا انداز کچھ عجیب تھا۔"

"اوکے...... تب ہمیں یہ کام آج ہی کر لینا ہے۔"

"میں فیکٹری چلی جاؤں گی...... تم مسٹر پشکن کو وہاں لے جانا۔" سورا نے کہا۔

"ہم دونوں ہی چلیں گے سورا...... فیکٹری جانا اتنا ضروری نہیں ہے۔" لی تھل نے کہا اور میں نے حیرانی سے دونوں کو دیکھا...... کچھ عجیب سی صورت حال ہو گئی تھی۔

پھر دونوں ہی مجھے لے کر چل پڑی تھیں...... ڈرائیونگ سورا کر رہی تھی اور لی تھل اس کے پاس بیٹھی ہوئی تھی، جبکہ میں عقبی نشست پر تھا...... راستہ طویل تھا، لیکن بالکل خاموشی سے طے ہوا تھا...... اس کے بعد صنعتی علاقہ شروع ہو گیا...... فیکٹریاں اور گودام دُور دُور تک بکھرے ہوئے تھے...... ایک سڑک سے گزرتے ہوئے سورا نے کار کی رفتار سست کر لی، پھر اسے سڑک کے کنارے کر کے روک دیا...... اس کے ساتھ ہی سورا نے بانٹ لیور کھول دیا تھا۔

"آؤ مسٹر پشکن...... نیچے اتر کر کار کا انجن چیک کرو...... آؤ پلیز۔" لی تھل نے کہا اور میں نیچے اُتر گیا...... میں بونٹ پر جھکا اور لی تھل میرے پاس آ کر کھڑی ہو گئی۔ "وہ دائیں سمت گودام نمبر ساٹھ نظر آ رہا ہے...... اس کے عقب میں گودام نمبر ایک سو بیس ہے، پھر اس کے بالکل پیچھے دو سو چالیس۔"

"ہوں ٹھیک ہے۔"

"بس وہی تمہاری منزل ہے...... اس طرف جانا خطرناک ہوگا، کیونکہ غیر متعلق لوگوں کے لئے اس جگہ کوئی دلچسپی نہیں ہے، اسی لئے کوئی ادھر نہیں جاتا۔"

"میں سمجھ رہا ہوں۔"

"اور کوئی خاص بات؟"

"نہیں بس یہ جگہ دیکھنی تھی۔"

"اب چلیں؟"

"ہاں۔" میں نے جواب دیا، پھر بونٹ بند کر کے ہم کار میں آ بیٹھے اور کار سیدھی آگے بڑھ گئی...... میں نے سورا کو مسلسل خاموش محسوس کیا تھا اور اس کی تھوڑی تھوڑی وجہ بھی محسوس کر رہا تھا...... رات کا کھانا بھی ہم نے باہر ہی کھایا، پھر واپس کاٹیج پہنچ گئے...... آج معمول سے پہلے ہی بیڈ روم کا رخ کر لیا گیا تھا، لیکن میرے لئے سوچ کے در کھل گئے تھے...... دونوں لڑکیاں جو کچھ مجھے بتا چکی تھیں اس سے آگے کی چیز نہیں تھیں...... ان کی تقدیر نے ساتھ دیا تھا کہ وہ اپنے کچھ مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی تھیں، ورنہ یہ ان کے بس کی بات نہیں تھی...... بہرحال کمرے میں کچھ وحشت ہونے لگی تو باہر نکلا، پھر کچھ خیال آیا اور میں نے گھڑی کا بٹن دبا دیا...... اس کے بعد ان دونوں کے بیڈ روم کا رُخ کیا...... تیز روشنی ہو رہی تھی اور دونوں بہنیں آمنے سامنے بیٹھی ہوئی تھیں...... لی تھل کہہ رہی تھی۔

"نہیں ڈارلنگ...... ہماری رگوں میں ایک ہی خون ہے اور تم جھوٹ بولو گی تو مجھے افسوس ہوگا۔"

"میں جھوٹ نہیں بول رہی۔"

"تب میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ تم اپنے جذبات خود نہیں سمجھ پائیں۔" لی تھل نے کہا۔

"کیا مطلب ہے؟"

"تم اس سے متاثر ہو گئی ہو؟"

"کسی سے متاثر ہونا الگ بات ہے۔"

"ہرگز نہیں...... یہ محبت کی پہلی منزل ہے۔"

"بکواس...... میں نہیں مانتی۔"

"تمہیں ماننا ہوگا۔"

"دیکھو لی تھل، میرے منہ سے کوئی غلط بات نکل جائے گی۔ پلیز مجھے مجبور مت کرو۔"

"میں چاہتی ہوں تمہارے اندر سے سارا غبار نکل جائے۔" تاکہ تمہارا دل صاف ہو جائے۔"

"یہ بہتر نہ ہوگا؟"

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"یہی بہتر ہوگا۔"

"تب تم مجھ سے سچ بولو گی؟"

"وعدہ کرتی ہوں۔" لی تھل نے کہا اور سورا اسے گھورنے لگی۔ اس کے چہرے پر تلخی پیدا ہوگئی تھی۔

"ذرا غور کر کے بتاؤ...... کیا تم بھی اسے نہیں چاہنے لگی ہو؟"

"ہاں...... ایسا ہے۔"

"گڈ...... ویری گڈ اور مجھے اس چاہت سے باز رہنے کی تلقین کر کے اپنا راستہ صاف کرنا چاہتی ہو۔"

"مجھے ان الفاظ پر زخمی ہوجانا چاہئے تھا، تلملانا چاہئے تھا، لیکن ایسا نہیں ہے...... ہماری محبت دُنیا کی ہر چاہت سے زیادہ مضبوط ہے...... ہم اپنے لئے نہیں سورا ان کے لئے ہیں جو اپنا وقار کھو چکے ہیں...... یہ وقار بحال ہونے سے قبل ہم اپنے لئے کچھ نہیں سوچ سکتے...... وہ ساحرانہ شخصیت رکھتا ہے۔ میں اس کی چاہت کا اعتراف کرتی ہوں اور یہ بھی جانتی ہوں کہ تم بھی اسے چاہنے لگی ہو، لیکن نہ میں خود اس کے حصول کی خواہش کروں گی اور نہ سورا تمہیں اس کی اجازت دوں گی۔ ہم نے ایک بہت بڑا پروجیکٹ شروع کیا ہے، جس میں وہ ہماری معاونت کر رہا ہے، لیکن میں تمہارے لئے...... صرف تمہارے لئے اس پروجیکٹ سے کام چھوڑ رہی ہوں...... کل ہم اس سے ملاقات کر کے کہیں گے کہ اب وہ یہاں سے چلا جائے۔"

"کیا؟" سورا چونک پڑی۔

"یہ ضروری ہے۔"

"اوہ...... نہیں لی تھل...... یہ مناسب نہیں ہے۔"

"کیوں؟"

"یہ بالکل مناسب نہیں ہے۔" سورا نے پریشان لہجے میں کہا۔

"وجہ بتاؤ؟"

"کیا اس نے کسی سے اظہارِ عشق کیا ہے...... میرا مطلب ہے تم سے؟"

"قطعی نہیں۔"

"مجھ سے بھی اس نے ایک لمحہ کے لئے کسی ایسی کیفیت کا اظہار نہیں کیا۔"

"میں جانتی ہوں۔"

"گویا اس کی طرف سے کسی کڑوے پن کا ثبوت نہیں دیا گیا، پھر ہم اس سے کیا کہیں گے۔ ہم نے خود ہی اسے اپنے ساتھ قیام کی دعوت دی تھی...... بڑی چاہت کے ساتھ اسے اپنے پروگرام میں شریک کیا تھا...... اس نے اپنی بڑائی کا پورا ثبوت دیا ہے اور ہم یہ سب کچھ کریں۔"

"اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے، ہمارے لئے سورا...... بالکل مجبوری ہے۔ ہماری پوزیشن کتنی مخدوش ہے...... اس عالم میں اگر ہم ایسے کسی جال میں پھنس گئے تو...... تو؟" لی تھل نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا اور خاموش ہوگئی۔

بے وقوف لڑکیاں...... آخر لڑکیاں ہیں...... سب کچھ ہو کر ایک کمزور مخلوق۔ ویسے اس میں کوئی شک نہیں کہ بیلی گون انہیں ایک پھوٹی کوڑی دینے والوں میں سے نہیں تھا۔ وہ بے حد چالاک انسان تھا...... باقی میں ایک شریف آدمی تھا اور مجھے ان لڑکیوں سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ یہ بلاوجہ میری مصیبت میں پھنس گئی تھیں۔

میں اپنے کمرے میں واپس آ گیا، پھر میں نے ایک پرچا لکھا۔ "پیاری بچیو!"

اتفاق سے میں نے تمہارے درمیان ہونے والی گفتگو سن لی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ میں نے اپنا قول نبھایا ہے اور تم پر کسی کمزوری کا اظہار نہیں کیا، اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے دل میں تمہارے لئے ایسا کوئی تصور ہے بھی نہیں...... تاہم میں تمہیں ایسی کسی اُلجھن کا شکار نہیں ہونے دینا چاہتا...... ہاں تم نے اگر مجھ سے یہاں سے چلے جانے کے لئے کہا تو یہ میری توہین ہوگی...... اس توہین سے بچنے کے لئے میں خود یہاں سے جا رہا ہوں۔ ایک بات خوب غور سے سن لو...... بیلی گون بہت چالاک انسان ہے...... تم شاید اسے ٹریپ نہ کر سکو...... اپنا خیال رکھنا اور یہ نہ سوچنا کہ میں تمہارے اس پروجیکٹ کو خود ٹریپ کر لینا چاہتا ہوں...... سوچو گی بھی تو مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ تمہیں اختیار ہے جو دل چاہے کرو۔" پشکن!

پھر میں اپنا مختصر سا سامان سمیٹ کر وہاں سے نکل آیا...... یہ کوئی جذباتی قدم نہیں تھا...... مجھے ان بے چاریوں سے بھلا کیا دلچسپی ہو سکتی تھی...... بس اتنی سی بات تھی کہ ان لوگوں کے پاس ٹھکانہ مل گیا تھا اور کچھ سہولتیں حاصل ہوگئی تھیں۔" بہر حال وہاں سے چل پڑا، پھر ایک ہوٹل

Uploaded By Muhammad Nadeem

میں قیام کے لئے کمرہ حاصل کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی تھی۔

رات پرسکون گزری...... صبح کو ناشتے کے ساتھ اخبار لے کر بیٹھ گیا اور دیر تک اس کی ورق گردانی کرنے لگا، کوئی خاص مصروفیت نہیں تھی...... طبیعت پر کچھ کھولت سوار تھی۔ اس لئے آرام کرنے لیٹ گیا...... بہت سے سیٹ اپ ذہن میں آ رہے تھے۔ اصل کام ابھی تک پس پشت تھا، لیکن بہرحال جو سامنے آیا تھا وہ بھی میرا ہی کام تھا...... آج رات ذرا ان گوداموں کا نظارہ کرلیا جائے...... دونوں بہنوں کو میں نے ذہن سے بالکل نکال دیا تھا۔

پھر سرِشام تیاریاں کیں اور جونہی فضاؤں میں اندھیرے اُترے میں تیار ہو کر باہر نکل آیا، پھر ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر منزل کی طرف چل پڑا...... گوداموں کے علاقے میں پہنچ کر میں نے ٹیکسی رکوائی اور بل ادا کر کے آگے بڑھ گیا...... پورا علاقہ سنسان تھا...... آمدورفت نہ ہونے کے برابر تھی۔ بس سڑک سے گاڑیاں گزر جاتی تھیں...... کچھ دُور چل کر ایک گودام کی آڑ میں پہنچا اور وہاں سے خود کو نگاہوں سے روپوش کرلیا، پھر مطلوبہ گودام تلاش کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی...... یہاں چند افراد نظر آ رہے تھے، انہیں جل دے کر اندر داخل ہونا مشکل کام نہیں تھا...... چنانچہ گودام کے اندر داخل ہوگیا، لیکن وہاں کچھ مختلف حالات نظر آ رہے تھے...... ایک عجیب سا احساس ہو رہا تھا...... ٹوٹی پھوٹی اشیاء، سگریٹوں کے ٹکڑے اور زمین پر پڑی ہوئی گرد جس پر انسانی قدموں کے نشانات تھے۔ خاص بات یہ تھی کہ گودام خالی نظر آ رہا تھا...... یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اسے آج ہی خالی کیا گیا ہو...... میرے ذہن میں چھناکا سا ہوا...... کیا گودام خالی کردیا گیا۔ ضرور ایسا ہی ہوا ہے...... یہ تو غلط ہوگیا۔ اب کیا کروں، پھر دماغ گرم ہوگیا...... کیا کسی ہنگامی صورت حال کے تحت وہ مال کسی جہاز پر چڑھا دیا گیا...... اب ضروری تھا کہ اس کے بارے میں معلوم کیا جائے۔ اس کے لئے وہ چند افراد کام آ سکتے تھے جو یہاں موجود تھے...... میں واپس ان کے پاس پہنچ گیا۔ ان کی تعداد چار تھی...... ان میں دو گودام کے واچ مین تھے۔ باقی دو بیلی گون کے خاص لوگ معلوم ہوتے تھے۔ وہ ایک میز کے گرد بیٹھے حساب کتاب میں مصروف تھے۔ ان میں سے ایک نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی میں وقت دیکھ کر کہا۔

"میری ضرورت نہ ہو ولیم تو مجھے اجازت دے دو...... مجھے کچھ ضروری کام ہے۔"

"صرف دو منٹ ڈیئر...... بس میں بھی اُٹھ رہا ہوں۔" ولیم نامی شخص نے کہا۔

"ختم ہوگیا؟"

"ہاں...... کام تو مسٹر گیرون کی نگرانی میں ہوا ہے...... یہ تو بس ایک کارروائی ہے۔"

"او کے...... جلدی کام ختم کرو۔" پہلے آدمی نے کہا پھر ولیم نے اپنا کام ختم کرلیا اور ایک کاغذ واچ مین کے حوالے کرتے ہوئے بولا۔

"یہ لو جان...... مسٹر گیرون کو دے دینا۔"

"ٹھیک ہے سر...... ہمارے لئے کیا حکم ہے؟"

"نہیں اب تمہارا یہاں رہنا ضروری نہیں ہے...... فائنل چیکنگ کر کے تالے ڈال دو اور ہاں تالوں پر سیل لگانا نہ بھولنا...... اب ان خالی گوداموں کی چوکیداری ضروری نہیں ہے۔ کل تمہیں تمہاری نئی ڈیوٹی دے دی جائے گی۔"

"بہتر ہے سر۔"

"الیکٹرک مین سوئچ آف کردینا...... سارے دروازے بند کردینا۔"

"بہت بہتر۔" واچ مین نے جواب دیا اور وہ دونوں باہر چل پڑے...... میں نے ان کا تعاقب شروع کردیا، لیکن میرے ذہن میں اب تشویش پیدا ہوگئی تھی...... پتا نہیں وہ واپسی کے لئے کیا طریقہ اختیار کریں گے...... میں ان کا تعاقب کر بھی پاؤں گا یا نہیں، لیکن اپنی تقدیر پر جس قدر بھی ناز کروں کم ہے۔ دونوں گودام کی بغلی سمت پہنچے اور انہوں نے جس گاڑی کا دروازہ کھولا، وہ ایک پک اپ تھی جس پر خوبصورت ہڈ لگا ہوا تھا...... ڈرائیونگ سیٹ کے عقب میں ایک بڑا خلا تھا جو اس پک اپ کا ڈیزائن تھا...... وہ دونوں اگلی سیٹوں پر بیٹھ گئے تو میں اطمینان سے پک اپ کے پچھلے حصے میں چڑھ کر ان کے قریب ہی بیٹھ کر ان کی باتیں سننے لگا۔ ولیم نے گہری سانس لے کر کہا۔

"سخت تھکا دینے والا دن گزرا ہے...... میں تو شدید تھکن محسوس کر رہا ہوں۔"

دوسرے آدمی نے پک اپ اسٹارٹ کر کے آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ "تمہارا کیا خیال ہے...... میری کیفیت تم سے مختلف ہے۔ صبح پونے سات بجے گودام پہنچ گیا تھا اور اس وقت دیکھ لو کیا بج رہا ہے۔"

"کیوں نہ کسی بار پر رک کر کچھ پئیں؟"

"میں نے تمہیں بتایا تھا نا کہ مجھے کچھ کام ہے۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

''اوہ...... ہاں خیریت؟''

''میرے بے وقوف پڑوسی نے اپنی شادی کی سالگرہ پر مدعو کیا ہے اور میری بیوی اس گھرانے سے بہت اٹیچ ہے، ہمیں ڈنر میں شرکت کرنی ہوگی۔''

''گڈ...... مگر کیا تم اس قابل ہو؟''

''میری بیوی اس قابل ہے کہ مجھے اس ڈنر میں جانے پر مجبور کردے۔'' دوسرے آدمی نے کہا جس کا نام مجھے ابھی تک نہیں معلوم ہوسکا تھا اور ولیم ہنسنے لگا۔

''شادی اتنی ہی بڑی مصیبت کا نام ہے۔ میں اس سلسلے میں تم سے بہتر ہوں۔''

''ہاں...... انسان ناتجربے کار ہوتا ہے تو شادی کر بیٹھتا ہے، کاش ایسے لمحات میں کوئی تجربے کار دشمن اسے سمجھادے۔''

دونوں ایسی ہی دلچسپ باتیں کرتے رہے پھر ولیم نے کہا۔

''اب تم مجھے میرے فلیٹ پر چھوڑ دو اور خود پک اپ لے کر گھر چلے جاؤ۔''

''اوکے۔''

پک اپ ایک رہائشی بلڈنگ کے سامنے رکی تھی اور قرعہ فال ولیم کے نام نکل آیا تھا، کیونکہ دوسرے آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ ڈنر میں جانا تھا اور ولیم نے شادی نہیں کی تھی۔ وہ بے وقوف نہیں جانتا تھا کہ شادی کے کیا فائدے ہوتے ہیں...... میں اس کا تعاقب کرتا ہوا اس کے فلیٹ میں داخل ہوگیا...... دو کمروں کا فلیٹ تھا جس میں ایک بیڈ روم اور ایک ڈرائنگ روم تھا، اس نے فلیٹ اندر سے مقفل کردیا اور بیڈ روم میں داخل ہوگیا، جبکہ میں نے ڈرائنگ روم کا رخ اختیار کیا تھا...... یہاں رک کر صورت حال کا جائزہ لینا تھا...... ڈرائنگ روم کا پوری طرح جائزہ لے کر میں ایک صوفے پر بیٹھ گیا اور میں نے ظاہری شکل اختیار کرلی۔

وہ کوئی آدھے گھنٹے کے بعد ڈرائنگ روم میں داخل ہوا تھا...... اندر آکر اس نے دیوار پر لگے سوئچ کو دبایا اور کمرے میں تیز روشنی ہوگئی۔ ظاہر ہے اس کے بعد اسے مجھے دیکھنا تھا اور اس کی حالت خراب ہونی تھی...... وہ سلیپنگ سوٹ میں تھا اور شاید شراب پیتے ہوئے ٹیلی ویژن دیکھنا چاہتا تھا، لیکن مجھے دیکھ کر اس کی شکل بگڑ گئی۔ چند لمحات وہ کچھ نہ بول سکا، پھر ایک دم ہوش میں آیا اور آگے بڑھ کر بولا۔

''کون ہو تم اور میرے فلیٹ میں کیا کررہے ہو؟''

''ظاہر ہے مسٹر ولیم! میں چور نہیں ہوں...... ورنہ خاموشی سے آپ کا قیمتی سامان چرا کر فرار ہوچکا ہوتا۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے چہرے پر جنون کے آثار نظر آنے لگے، پھر وہ غرائی ہوئی آواز میں بولا۔

''زیادہ سمارٹ بننے کی کوشش مت کرو مجھے نہیں جانتے تم کہ میں کون ہوں، شرافت سے ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہوجاؤ اور اگر تمہارے پاس کوئی ہتھیار ہے تو اسے میرے حوالے کردو۔''

''آپ دو الگ الگ احکامات دے رہے ہیں...... مسٹر ولیم! اگر میں ہاتھ اُٹھالوں گا تو ہتھیار آپ کے حوالے کیسے کرسکتا ہوں اور ہتھیار تو آپ کے پاس بھی نہیں ہے تو پھر بھلا مجھے ہاتھ اٹھانے کی کیا ضرورت ہے، لیکن اگر آپ کی یہی ہدایت ہے تو لیجئے۔ میں ہاتھ اٹھائے لیتا ہوں۔'' میں نے دونوں ہاتھ بلند کردیئے...... اس پر ہیجانی کیفیت طاری تھی۔ میرے ہاتھ بلند کرکے کھڑے ہونے کے باوجود میرے قریب نہیں آیا اور چند لمحے وہیں کھڑا مجھے گھورتا رہا، پھر جھلائی ہوئی آواز میں بولا۔

''میں پوچھتا ہوں آخر تم یہاں آئے کیوں ہو؟ ظاہر ہے کسی شریفانہ نیت سے نہیں آئے ہوگے اور غیر شریف لوگوں کو درست کرنے کا طریقہ مجھے بہت بہتر آتا ہے۔'' اس نے پاؤں سے دروازہ بند کیا اور پھر اس کے چہرے پر خطرناک تاثرات پھیل گئے اور وہ چند قدم آگے بڑھ کر بولا۔

''اس سے پہلے اس فلیٹ میں کسی کا خون نہیں کیا گیا، لیکن افسوس تم یہاں سے زندہ واپس نہیں جاسکو گے۔''

''اس میں افسوس کی کوئی بات نہیں ہے مسٹر ولیم! ظاہر ہے اگر کوئی اس طرح غیر شریفانہ انداز میں کسی کے گھر میں داخل ہوتا ہے تو اسے ہر نقصان کے لئے تیار رہنا چاہیے، ویسے میں ہاتھ اٹھائے کھڑا ہوں آپ نے ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی؟''

ولیم نے آستینیں چڑھائیں اور پھر محتاط انداز میں میری جانب بڑھنے لگا۔ یہ ذہنی دیوالیہ پن تھا...... ورنہ ظاہر ہے بغیر کسی ہتھیار کے کسی آدمی کا ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہوجانا غیر یقینی بات تھی اور اسے اس پر غور کرنا چاہیے تھا، لیکن میں اس کی کیفیت سمجھ رہا تھا...... تاہم میں نے اسے اپنی تلاشی کا موقع دیا اور اس نے میری بغلی ہولسٹر اور جیبوں کا جائزہ لے ڈالا، لیکن

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

نہ اسے بغلی ہولسٹر نظر آیا تھا اور نہ جیبوں میں کوئی ہتھیار لیکن اس کے بعد اس نے جو کچھ کیا تھا وہ اس کی بددیانتی تھی۔

اس کا زوردار گھونسا میری ناک پر پڑا تھا اور میں ایک کراہ کے ساتھ پیچھے ہٹ گیا، تکلیف خاصی ہوئی تھی، لیکن میں نے چہرے تک ہاتھ نہیں جانے دیئے اور دونوں ہاتھ گرا کر بولا۔

''یہ بھی اچھا ہوا مسٹر ولیم! ورنہ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے بارے میں میرا ذہن اُلجھن میں تھا۔'' اس نے گھوم کر ایک زوردار لات میرے پیٹ پر جمانے کی کوشش کی لیکن اب بار دھوکا نہیں کھایا جاسکتا تھا...... میں اس کی رینج سے ہٹ گیا...... حالانکہ عقب میں صوفہ تھا لیکن مجھے بڑی مہارت سے اس کی لات سے بچنا پڑا تھا اور مجھے اس کا اندازہ ہوگیا تھا کہ وہ مارشل آرٹ جانتا ہے، لیکن ولیم نے جو پاؤں گھمایا تھا اسے واپس زمین پر لا کر دوبارہ ایک چکر کھایا اور اپنی لات میرے پیٹ پر مارنے کی کوشش کی، اس بار میں نے تھوڑا سا پیچھے ہٹ کر اس کا پاؤں پکڑ لیا اور اسے زور سے کھینچا تو وہ دھڑام سے نیچے گر پڑا۔ اب میں اس ڈائریکشن سے ہٹ آیا تھا...... نیچے گرتے ہی ولیم نے اُچھل کر صوفے پر پناہ لی اور پھر اس کے پچھلے حصے سے کود کر دوسری جانب پہنچ گیا۔ یہ اس کا ڈرائنگ روم تھا اور وہ کوئی شریف آدمی نہیں تھا، اس لئے مجھے بہت زیادہ غیر محتاط نہیں ہونا چاہئے تھا، کوئی پستول وغیرہ بھی اس ڈرائنگ روم میں ہوسکتا تھا جس کا میں جائزہ نہیں لے سکا تھا، ولیم نے پیچھے پہنچتے ہی پوری قوت سے صوفے کو میری جانب دھکیلا...... صوفے کے نچلے حصے میں رنگ لگے ہوئے تھے اس لئے صوفہ میری پنڈلیوں سے ٹکرایا اور میں واقعی گرتے گرتے بچا، لیکن میں سنبھل کر پیچھے ہوگیا تھا اور اب ولیم کو یہ احساس ہوگیا تھا کہ وہ مجھ پر حاوی ہوتا جارہا ہے، چنانچہ اس نے زیادہ محنت سے صوفے کے عقب سے ایک لمبی چھلانگ لگائی اور اُڑتا ہوا مجھ تک پہنچا، لیکن غلطی کی تھی۔ میں نے اس کی رینج کا اندازہ لگالیا اور فضا ہی میں اس کے بال پکڑ کر اسے زور سے زمین پر دے مارا۔

ولیم کا سر قالین سے ٹکرایا تھا، ہر چند کہ قالین نرم تھا، لیکن ناک کی ہڈی اور پیشانی متاثر ہوئی تھی، اس نے فوراً پلٹی کھائی اور اب میں اس کے قریب تھا، چنانچہ میری پہلی ٹھوکر اس کی پسلیوں پر پڑی اور وہ قلابازیاں کھاتا چلا گیا، لیکن میں نے بھی آگے بڑھتے ہوئے دو تین ٹھوکریں اس کے کولہے، پنڈلی اور سینے پر رسید کردی تھیں۔ وہ دیوار کے قریب پہنچ گیا، اس

نے دیوار کا سہارا لے کر اُٹھنے کی کوشش کی تو میں نے ایک ٹانگ اس کی پنڈلی پر ماری اور ولیم کے حلق سے کراہ نکل گئی، پھر میں نے اس کے بال پکڑے اور اسے زور سے گھسیٹ کر چھوٹے صوفے پر اچھال دیا، وہ صوفے سمیت اُلٹ گیا، لیکن موقع دینے کا وقت نہیں تھا۔ میں نے پھرتی سے صوفے سے بچتے ہوئے اس کے قریب پہنچ کر اس بار اس کی پشت پر ٹھوکر ماری اور پھر اس کو بالوں سے پکڑ کر اسے صوفے پر ہی دے مارا۔ ولیم کو احساس ہوگیا تھا کہ مدمقابل اتنا نرم چارہ نہیں ہے، میرے دو تین گھونسوں نے اس کے جبڑے ٹیڑھے کردیئے اور اس کی آنکھوں سے وحشت برسنے لگی۔ اس نے گھگھیائی ہوئی آواز میں کہا۔

''رکو رکو، رک جاؤ، مم...... مجھے بتاؤ تو سہی آخر تم چاہتے کیا ہو؟''

میں نے ایک زوردار تھپڑ اس کے گال پر رسید کیا اور وہ پلٹ کر بڑے صوفے پر جا پڑا، لیکن فوراً ہی اُٹھتے ہوئے اس نے دونوں ہاتھ سامنے کئے اور بولا۔

''نہیں...... شاید میں تم سے مقابلے میں کامیاب نہیں ہوسکوں گا، مم...... مگر تم مجھے کیوں مار رہے ہو۔ مجھے کم از کم بتاؤ تو سہی؟''

''اس لئے مار رہا ہوں مسٹر ولیم! کہ آپ نے پہلا گھونسا میری ناک پر مارا تھا ورنہ میں تو آپ سے بڑی شرافت سے گفتگو کررہا تھا اور پستول کے بغیر بھی میں نے آپ کو اپنی تلاشی کا پورا پورا موقع دیا تھا۔''

وہ اپنے منہ سے بہنے والے خون کو کلائی سے خشک کرنے لگا، پھر بولا۔

''کیا چاہتے ہو...... آخر تم ہو کون......؟ تمہاری صورت میرے لئے بالکل اجنبی ہے۔''

''ہاں مسٹر ولیم یقیناً یہ ہماری پہلی ملاقات ہے، اصل میں مجھے آپ سے کچھ معلومات حاصل کرنا تھیں۔''

''معلومات حاصل کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ خاموشی سے کسی کے فلیٹ میں آکر بیٹھ جاؤ۔''

''وہ معلومات ایسی نہیں تھیں، مسٹر ولیم! جو آپ مجھے شرافت سے فراہم کردیتے۔''

''کیا مطلب ہے تمہارا؟''

'اصل میں مسٹر بیلی گون کے وہ خفیہ گودام اچانک خالی ہوگئے ہیں اور مجھے بہت دیر

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

سے اس بارے میں معلومات حاصل ہوئی ہیں، جبکہ پہلے یہ بات میرے علم میں تھی کہ غیر قانونی اسلحہ بہت بڑی تعداد میں وہاں موجود ہے...... میں یہ جاننا چاہتا ہوں مسٹر ولیم کہ وہ اسلحہ وہاں سے کیسے غائب ہو گیا اور غائب کر کے کہاں پہنچا دیا گیا۔"

"کون مسٹر بیلی گون اور کیسا اسلحہ، کیا تم شراب زیادہ پی گئے ہو اور نشے کے عالم میں یہاں گھس آئے ہو...... تمہاری بکواس میری سمجھ میں بالکل نہیں آ رہی۔" ولیم نے کہا۔

"آپ جانتے ہیں کہ میں نشے میں نہیں ہوں اور یہ بات آپ کے ٹیڑھے جبڑے بتا رہے ہیں اس لئے بننے کی کوشش نہ کیجئے مسٹر ولیم۔"

"تم یقین کرو، میں کسی مسٹر بیلی گون کو نہیں جانتا اور نہ ہی کسی گودام کے بارے میں جس میں غیر قانونی اسلحہ تھا اور اب موجود نہیں ہے۔ تمہاری بکواس تو مجھے بالکل ہی عجیب لگ رہی ہے، نہ جانے کہاں کی ہانک رہے ہو۔"

"ہوں ہوتا ہے مسٹر ولیم! ایسا ہی ہوتا ہے، حالانکہ تھوڑی دیر پہلے آپ کا دوست آپ کو پک اپ میں چھوڑ کر گیا ہے اور پک اپ میں آپ مسٹر بیلی گون کے گودام سے ہی آ رہے ہیں۔ پورا دن لوڈنگ کرا کے، مسٹر ولیم آنے کے بعد آپ نے شاید غسل بھی نہیں کیا اور لباس تبدیل کر کے بس ڈرائنگ روم میں داخل ہوئے ہیں...... غالباً شراب کی خواہش آپ کو یہاں لے آئی ہے۔ اس شراب کی جو اس کاؤنٹر پر سجی ہوئی ہے۔"

ولیم نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری اور مجھے دیکھنے لگا، پھر بولا۔

"مم...... مگر سنو تو سہی اپنے بارے میں نہیں بتاؤ گے، پلیز جو کچھ ہوا ہے اسے بھول جاؤ...... تم نے میری اچھی خاصی مرمت کر ڈالی ہے، میری خواہش ہے کہ میرے ساتھ تھوڑی سی شراب لو، ہم لوگ شریفانہ ماحول میں بھی گفتگو کر سکتے ہیں اور تمہیں یقیناً اس بات کا علم ہوگا کہ فلیٹ میں میرے علاوہ اور کوئی نہیں ہے، جو تمہیں نقصان پہنچا سکے۔"

"ہوں...... لیکن میں آپ کے ساتھ شراب میں شریک نہیں ہو سکوں گا، مسٹر ولیم! تاہم جس طرح میں نے آپ کو اپنی تلاشی کا موقع دیا ہے اسی طرح میں آپ کو اپنا حلیہ درست کرنے کا موقع بھی دے سکتا ہوں۔"

"تمہاری اجازت ہو تو میں تھوڑی سی شراب لے لوں۔"

"بالکل اجازت ہے، آپ اپنا کام پورا کر لیجئے۔"

"کیا واقعی ہے؟" اس نے حیرت سے کہا اور میں نے آنکھیں بند کر کے مسکراتے ہوئے گردن ہلا دی۔

وہ صوفے سے اُٹھا...... تھوڑے فاصلے پر ایک کاؤنٹر سجا ہوا تھا جس پر بوتلیں اور گلاس وغیرہ رکھے ہوئے تھے...... کاؤنٹر پر پہنچ کر اس نے ایک بوتل اُٹھائی اور گلاس سیدھا کر کے اس میں شراب انڈیلنے لگا...... میں اس کی ہر حرکت پر نگاہ رکھے ہوئے تھا، شراب کا ایک پیگ اس نے حلق میں انڈیلا اور پھر دوبارہ گلاس میں شراب انڈیلنے لگا، لیکن اپنی حرکت سے باز نہیں آیا تھا، وہ شراب کی بوتل بندوق سے نکلی ہوئی گولی کی مانند میری جانب بڑھی اور میں نے اسے راستے ہی میں لپک لینا مناسب سمجھا، کیونکہ وہ یا تو دیوار سے ٹکراتی یا دروازے سے۔ شور ہوتا اور بہرحال یہ ایک ایسی عمارت تھی جس میں قریب قریب فلیٹ بنے ہوئے تھے اور ممکن تھا کہ شراب کی بوتل ٹوٹنے کی آواز سن لی جاتی، میں نے بوتل اپنے ہاتھ میں پکڑی، کھلی ہوئی بوتل تھی جس سے شراب گرتی ہوئی یہاں تک آئی تھی اور میرے بدن پر بھی اس ناپاک شے کے کچھ چھینٹے پڑ گئے تھے، لیکن ولیم نے اسی پر بس نہیں کیا، اس بار اس نے گلاس پوری قوت سے مجھ پر کھینچ مارا تھا...... میں نے بوتل پھینک کر گلاس پکڑا اور اس کے بعد تیسری بوتل کو بھی سنبھال کر میں نے قریب رکھی ہوئی ایک کرسی اُٹھا لی اور اسے اپنے سامنے کر لیا...... ولیم اپنے تین نشانے خالی دیکھ کر میری جانب کودا اور اس بار اس نے میرے اوپر چھلانگ لگائی، لیکن میں نے اپنی جگہ خالی کر دی، اب یہ بھی نہیں تھا کہ میں کرسی کے پیچھے آنکھیں بند کر کے ہی کھڑا ہو گیا ہوں، وہ توازن قائم نہ رکھ سکا اور دیوار سے جا ٹکرایا۔ تب میں نے کرسی پھینک کر اس کا گریبان پکڑا اور پھر ایک زوردار گھونسا اس کے جبڑے پر رسید کر دیا۔

ولیم زمین پر گر پڑا اور اب وہ کسی سہمی چڑیا کی مانند مجھے دیکھ رہا تھا۔

"جی مسٹر ولیم، اس کے علاوہ آپ کیا کرنا چاہتے ہیں۔"

"سنو، بب...... بات سنو، مم...... مجھے مارنا نہیں، مم...... میں...... میں۔"

"آپ خاصے دلچسپ آدمی ہیں مسٹر ولیم! اُٹھئے اور صوفے پر بیٹھ جائیے یا پھر آپ مجھے بتائیے کہ اس کے بعد میں آپ کو مزید کیا اجازت دوں؟"

"ولیم نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری اور کہنے لگا۔

"آہ، دیکھو شراب ضائع ہو رہی ہے، بوتل سیدھی کر دو۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"جو آپ کا حکم، میں آپ کے ہر حکم کی تعمیل کے لئے حاضر ہوں۔" میں نے کہا اور بوتل پاؤں سے ٹھوکر مار کر سیدھی کر دی، لیکن ولیم اب بھی باز نہیں آیا تھا...... قریب ہی پیتل کا ایک ڈیکوریشن پیس رکھا ہوا تھا...... اس بار اس نے زیادہ طاقت اور مہارت کے ساتھ وہ ڈیکوریشن پیس مجھ پر پھینک کر مارا تھا، میں بچ تو گیا لیکن ڈیکوریشن پیس میرے شانے کی ہڈی کو چھوتا ہوا دیوار سے ٹکرایا تھا اور میری ہڈی پر معمولی سی چوٹ آ گئی تھی، میں پھر سیدھا ہوا تو وہ نروس انداز میں صوفے پر بیٹھ گیا اور بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں بولا۔

"تقدیر ہی خراب ہے میری۔"

میں نے نرم لہجے میں کہا۔ "اور جب تقدیر خراب ہوتی ہے مسٹر ولیم، تو انسان کو اس قدر جدوجہد نہیں کرنی چاہئے بلکہ تقدیر سے سمجھوتا کر لینا چاہئے۔"

"سمجھوتا تو کرنا ہی پڑے گا۔" اس نے کسی قدر ناخوشگوار انداز میں کہا اور میں مسکرانے لگا، پھر میں نے کہا۔

"چلو اب اچھے بچوں کی طرح ساری بات بتا دو؟"

"مم...... مسٹر بلی گون نے وہ اسلحہ قریب ہی کے ایک دوسرے گودام میں منتقل کر دیا ہے۔"

"کہاں...... کیا نمبر ہے اس گودام کا؟"

"اس کا نمبر ساٹھ ہے۔"

"اور ساٹھ نمبر گودام میں اسلحہ منتقل کرنے کے لئے آپ لوگ صبح سے مصروف عمل تھے۔" میں نے مسکرا کر کہا۔

"تت...... نہیں میرا مطلب یہ ہے کہ آخر اس میں تعجب کی کیا بات ہے...... ساٹھ نمبر گودام بھی تو قریب ہی ہے۔"

"وہ اسلحہ وہاں سے کیوں منتقل کیا گیا ہے؟"

"مالکوں کی بات کیا ملازموں کو معلوم ہوتی ہے؟"

"مسٹر ولیم اصل میں جھوٹ بولنے کی بھی ایک خاص تکنیک ہوتی ہے...... انسان جھوٹ بولے تو کم از کم اس طرح بولے کہ دوسروں کو یقین آ جائے۔"

"مم...... میں جھوٹ نہیں بول رہا، تت...... تم یقین کر لو۔"

"نہیں آپ بالکل جھوٹ بول رہے ہیں...... اصل میں ساری حقیقت مجھے معلوم ہے، میں تو بس آپ سے اس کی تصدیق چاہتا ہوں اور آپ مسلسل مجھے فریب دے رہے ہیں۔" میں نے بغور اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے چہرے پر تاریکی پھیل گئی۔ پھر وہ چند لمحات کے بعد بولا۔

"جب تم جانتے ہو تو مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو۔"

"کہا نا میں تصدیق کرنا چاہتا ہوں۔"

"تو پھر ٹھیک ہے تصدیق کرتا ہوں۔"

"کیا۔"

"کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ اسلحہ کہاں پہنچ گیا ہے؟"

"مسٹر ولیم میرا خیال ہے اب تک میں نے آپ کے ساتھ بہت ہی نرم اور شریفانہ سلوک کیا ہے، اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اب میرا یہ سلوک مسلسل جاری رہے تو کم از کم اپنا یہ خیال ذہن سے نکال دیجئے، کیونکہ میں ایک بے وقوف آدمی نہیں ہوں۔"

"تو پھر کیوں میرا دماغ کھا رہے ہو، اسلحہ جزیرے پر چلا گیا ہے۔"

"ہوں، اب آپ کے اندر سچائی اُبھری ہے، اس جھلاہٹ کے ساتھ جو سچ نہ بولنے والے کی مجبوری ہوتی ہے، کون سے جزیرے پر پہنچایا گیا ہے یہ اسلحہ؟" میں نے پوچھا۔

"اگر تمہیں معلوم ہے تو ہر سوال مجھ سے کیوں کر رہے ہو؟"

"دیکھو تم اب تک باز نہیں آئے، میں تم سے صرف سچ سننا چاہتا ہوں۔"

"ٹارگون پر بھیجا گیا ہے اسے...... سمجھے، جزیرہ ٹارگون پر بھیجا گیا ہے اسلحہ۔"

"اوہو جزیرہ ٹارگون، لیکن یہ جزیرہ ہے کیا؟"

"تم نہیں جانتے؟"

"پھر وہی سوال، پھر وہی سوال، میرا خیال ہے ابھی آپ کو مرمت کی ضرورت ہے۔"

میں آگے بڑھا تو وہ ایک بار پھر اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔

"میں تمہیں جان سے مار دوں گا۔"

"ویری گڈ، ویری گڈ...... انسان کے اندر یہی جذبہ ہونا چاہئے۔" میں نے کہا اور اس بار ایک زوردار ہاتھ اس کے جبڑے پر رسید کر دیا...... اس کی گردن ٹیڑھی ہو گئی اور وہ توازن نہ

Uploaded By Muhammad Nadeem

سنبھال کر چکرا کر صوفے پر گر پڑا...... اس کے ساتھ ہی میں نے اس کے گھٹنوں، پنڈلیوں اور رانوں پر کئی ٹھوکریں لگائیں اور اس کے بعد اس کی گردن اپنے ہاتھ کے شکنجے میں لے لی۔

"سچ صرف سچ، مسٹر ولیم! اس کے بعد میں آپ کا کوئی جھوٹ برداشت نہیں کر سکوں گا۔" میری آواز میں خوفناک غراہٹ پیدا ہوگئی تھی۔

وہ اپنی گردن دونوں ہاتھوں سے چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا...... میں نے پھر اسے صوفے پر دھکیلا اور کہا۔

"آپ کی گردن میں نے صرف اس لئے چھوڑ دی ہے کہ آپ کی زبان سے سچائی نکل سکے...... ہاں تو جزیرہ نارگون کیا ہے۔"

"جزیرہ کیا ہوتا ہے۔" اس نے بھنچی بھنچی آواز میں کہا۔

اس کی آنکھیں گہری سرخ ہو رہی تھیں اور ان سے پانی بہہ رہا تھا۔

"جزیرہ تو جزیرہ ہی ہوتا ہے، لیکن یہ جزیرہ کہاں واقع ہے؟"

"خلاء میں نہیں ہے، یہیں سمندر میں ہے...... ایک پرائیویٹ جزیرہ ہے۔"

"گڈ، گڈ...... آپ بہت اچھے انسان ہیں، بس ذرا مار کھانے کے بعد بولتے ہیں...... یہ جزیرہ کس کی ملکیت ہے، کیا مسٹر بیلی گون کی؟"

"نہیں۔"

"تو پھر؟"

"میں نہیں جانتا۔"

"جو جانتے ہیں وہ بتائیے اور آپ کو پتا ہے کہ میں آپ سے سب کچھ پوچھے بغیر یہاں سے نہیں جاؤں گا۔"

"بیلی گون کو جانتے ہو تم۔"

"ہاں میرا خیال ہے میں جانتا ہوں۔"

"تو مسٹر ڈین رشمیر کو بھی جانتے ہو گے۔"

"یقیناً...... بیلی گون کے سرپرست مسٹر ڈین رشمیر ہی ہیں اور مسٹر ڈین رشمیر مقامی خفیہ ادارے کے سربراہ بھی ہیں۔"

"تو تمہارا کیا خیال ہے ڈین رشمیر اپنی دوستی کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ یہ ایک پرائیویٹ

WWW.PAKSOCIETY.COM

جزیرہ ہے اور مسٹر ڈین رشمیر نے ہی اسے فراہم کیا ہے۔"

"تو ہتھیاروں کے کارٹن نارگون پر پہنچا دیئے گئے ہیں۔"

"ہاں ہاں ہاں...... اور اب تم جاؤ اور انہیں اپنے قبضے میں لے لو۔"

"مشورے کا شکریہ، لیکن انہیں وہاں تک منتقل کرنے کے ذرائع کیا تھے؟"

"بڑی بڑی لانچیں جو مسٹر ڈین رشمیر نے ہی فراہم کی ہیں۔"

"ویری گڈ، تو اس جزیرے پر اور کیا ہوتا ہے؟" میں نے سوال کیا اور ولیم جھلا گیا پھر بولا۔

"گھاس ہوتی ہے، درخت ہوتے ہیں، زمین ہوتی ہے اس سے زیادہ مجھے کچھ نہیں معلوم کیونکہ میں کبھی اس جزیرے پر نہیں گیا...... بتا چکا ہوں کہ وہ ایک پرائیویٹ جزیرہ ہے۔"

"اور آپ نے آج دن بھر لوڈنگ کرائی ہے۔"

"جانتے ہو تو کیا پوچھ رہے ہو۔"

"اور اب آپ میرے یہاں سے جانے کے بعد کیا کریں گے مسٹر ولیم!"

"تمہاری موت کا سامان۔"

"گڈ ویری گڈ، ذرا اس کے بارے میں بھی تفصیلات بتا دیجئے۔"

"دیکھو تم تم...... میں...... میں...... نہ جانے مجھے کیا ہو گیا ہے۔" اس نے کہا اور اس بار شاید وہ مجھے ختم کر دینے ہی کے ارادے سے اُٹھا تھا...... اس نے ہچکچاتے ہوئے مجھ پر حملہ کیا اور میرے بدن سے لپٹ ہی گیا، درحقیقت وہ اچھا خاصا طاقتور انسان تھا اور اس دوران اسے قابو میں کرنے کے لئے مجھے خاصی محنت کرنا پڑی تھی، لیکن اب تو وہ ایسا لپٹا تھا کہ مجھے یوں محسوس ہونے لگا تھا کہ جیسے مجھے اپنے آپ کو بچانا مشکل ہو جائے گا اور ویسے بھی وہ میرے لئے انتہائی خطرناک چیز تھا...... مجبوراً میں نے ایک بار پھر اس کی گردن شکنجے میں لی اور اس کے حلقوم پر انگوٹھے جما دیئے، وہ مجھ پر اپنی طاقت صرف کر رہا تھا اور میں اس کی گردن پر۔ نتیجے میں اس کی آنکھیں باہر نکل پڑیں اور جب میں نے محسوس کیا کہ اس کے ہاتھوں کی گرفت میرے بدن پر سے کم ہوگئی ہے تو میں نے اسے دھکیل دیا، بے چارہ ولیم اپنے آپ کو زندگی کی مشکلات سے دُور رکھنا چاہتا تھا، لیکن بہرحال اب میں یہ بھی تو پسند نہ کرتا کہ وہ میرے بارے میں مسٹر بیلی گون کو اطلاع دیتا اور یہ بتا دیتا کہ مجھے اسلحے کی منتقلی کا پورا راز معلوم

UploadedByMuhammadNadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہو چکا ہے اور ٹارگون کا نام بھی...... یہ بہرحال میرے حق میں بہتر نہیں تھا...... میں نے اس کی نظروں کا جائزہ لیا، پوری طرح اس پر غور کیا اور اس کے بعد شانے ہلا کر اس کی موت پر افسوس کا اظہار کرنے لگا...... بعد میں میں نے اسے ایک چادر میں لپیٹ کر مسہری کے نیچے سرکا دیا اور اس کے بعد کمرے کا ماحول درست کرنے لگا۔ سارا سامان قرینے سے اس کی جگہ رکھا...... پیتل کا گلدان دیوار پر لگا تھا اور اس دیوار پر ایک نشان پڑ گیا تھا، اس نشان کو چھپانے کا کوئی انتظام نہیں تھا میرے پاس، لیکن پیتل کا گلدان میں نے اس کی جگہ رکھ دیا اور پوری طرح چاروں طرف سے مطمئن ہونے کے بعد میں نے وہاں سے واپسی کے لئے قدم بڑھا دیا اور پرسکون انداز میں چلتا ہوا فلیٹ سے باہر نکل آیا...... تھوڑی دیر کے بعد میں ایک ٹیکسی میں بیٹھا ہوا اپنے ہوٹل کی جانب جا رہا تھا اور میرے ذہن میں اُلجھنوں کا بسیرا تھا۔

رات اچھی خاصی ہو چکی تھی اور میں کچھ تھکن سی محسوس کر رہا تھا...... بہرحال اپنے کمرے میں پہنچ گیا اور لباس وغیرہ تبدیل کر کے بستر پر دراز ہو گیا، اب میں یہ سوچ رہا تھا کہ ڈین رشمیر اور بیلی گون کے گٹھ جوڑ نے یہ نیا کھیل کھیلا ہے، ایک پرائیویٹ جزیرے پر جس کا نام ٹارگون ہے، وہ اسلحہ منتقل کر دیا گیا ہے...... ہوسکتا ہے اس کی وجہ یہ بلیک میلنگ ہی ہو۔ ویسے اسلحہ مسٹر بیلی گون کے گلے کی ہڈی بن گیا تھا اور مسٹر ڈین رشمیر بھی اس میں برابر کے شریک معلوم ہوتے تھے، لیکن اب کیا کرنا چاہئے...... یا تو یہ کہ وہ اسلحہ تباہ کر دیا جائے یا پھر اس وقت کا انتظار کیا جائے جب مسٹر ڈین رشمیر اس کی ترسیل کا بندوبست کرلیں اور ایک بار پھر میں ماضی کی کہانی دہراؤں اور جو کچھ ہو وہ اپنی جگہ...... کوئین میکوویا بھی اس سلسلے میں اعتراض نہیں کرے گی، کیونکہ وہ میرے ساتھ ہر تعاون پر تیار رہتی تھی، مجھے اینٹی بی سی گروپ کے ممبران کا پتا چاہئے تھا اور ان کے خلاف کارروائی کرنی تھی اور اس کے لئے کوئی ایک دن متعین نہیں کیا جا سکتا تھا، بس طریقہ کار دیکھنا تھا اور اس کے بعد لوگوں کو ایک ایک کر کے فنا کرنا تھا جو اس گروپ کے سربراہان میں شمار ہوتے تھے، چنانچہ اگر اس دوران میں اپنے پیارے وطن کے لئے ایک اور تحفہ روانہ کر سکوں تو کوئی حرج تو نہیں تھا، البتہ اس بارے میں کوئی مناسب پلاننگ کرنا ضروری تھی...... اسلحے کے گودام سے لے کر مسٹر ولیم کی ہلاکت تک خاصی جدوجہد کرنا پڑی تھی، اس لئے اس وقت مزید کوئی کام کرنا مناسب نہیں تھا، سوائے اس کے کہ آرام کی نیند سو جاؤں اور میں کسی بھی طرح اپنے آپ کو کسی خطرے میں ڈالنا پسند نہیں

کرتا تھا...... میرا طریقہ کار بہت مناسب تھا...... ہوٹل کے کمروں میں یا ایسی کسی غیر محفوظ جگہ جہاں اپنی زندگی کے خطرات کا احساس ہو سکے، بہتر یہ ہے کہ وہی طریقہ کار استعمال کیا جائے اور بیڈ کے بجائے بیڈ کے نیچے ٹھکانہ بنایا جائے، ہاں اگر کوئی میری رہائش گاہ کو بم ہی سے اڑا دے تو مجبوری ہے ورنہ اپنے دشمنوں کے استقبال کے لئے یہ موثر اور بہتر تیاریاں تھیں جو میں نے اختیار کی تھیں، چنانچہ میں نے خود کو نگاہوں سے روپوش کیا اور اپنے تنگ بیڈ روم میں داخل ہو گیا۔

۞ ۞ ۞

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

تھکن کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ وہ بھرپور نیند لانے میں مدد کرتی ہے اور انسان ہر کیفیت کو بھلا دیتا ہے۔ یقیناً کانٹوں پر نیند آنے کا شعر کہنے والا شاعر بھی تھک کر سویا ہوگا۔ صبح ہوگئی تھی اور اس وقت بھی جاگنے کی وجہ دروازے پر ہونے والی دستک تھی۔

مسہری کے نیچے سے نکل کر پہلے اپنے آپ کو اصل حالت میں لایا پھر دروازہ کھولا۔ ویٹر تھا جو گردن خم کئے اندر آ گیا۔

"سوری سر شاید آپ دیر تک سونے کے عادی ہیں، میں صفائی کے لئے آیا ہوں۔"

میں نے اسے کوئی جواب نہیں دیا اور واش روم کی جانب بڑھ گیا، غسل وغیرہ سے فراغت حاصل کر کے باہر نکلا اور روم سروس کو ٹیلی فون کر کے ناشتا طلب کیا، ناشتے کے دوران اپنے آج کے لائحہ عمل پر غور کرنے لگا...... مسٹر بیلی گون کا مسئلہ طے ہو جائے تو پھر مسٹر ڈین رشیر سے ایک پرسکون ملاقات کی جائے۔ البتہ اس بات سے ذرا سا اطمینان تھا کہ جو کچھ میں کر رہا ہوں وہ میرے کام ہی کے سلسلے کی ایک کڑی ہے، کیونکہ اصولی طور پر مجھے مسٹر ڈین رشیر ہی سے اینٹی بی سی گروپ کے بارے میں کچھ معلومات حاصل ہو سکتی تھیں، البتہ ایک ایسی شخصیت کو تلاش کرنے کا معاملہ ذرا ٹیڑھا تھا، لیکن بیلی گون جیسے انسان کا مل جانا اس بات کا مظہر تھا کہ کسی نہ کسی شکل میں ڈین رشیر سے ملاقات ہو ہی جائے، اس کے لئے کوئی مناسب لائحہ عمل ناشتے کے دوران ہی میں نے طے کر لیا کہ مجھے بہرحال مسٹر بیلی گون سے ملاقات کرنی چاہئے۔

پھر لباس وغیرہ تبدیل کیا اور ہوٹل کے کمرے سے باہر نکل آیا۔ ٹیکسی نے مجھے اس جگہ

پہنچا دیا جہاں بیلی گون کا دفتر تھا۔ سٹاف آ چکا تھا...... مسٹر بیلی گون کے بارے میں علم نہیں تھا کہ وہ کتنی دیر میں پہنچیں گے۔ دفتر میں داخل ہونے سے پہلے میں نے اپنے آپ کو انسانی نگاہوں سے اوجھل کر لیا تھا اور اس طرح میں سٹاف کے درمیان سے گزرتا ہوا مسٹر بیلی گون کے آفس کے دروازے پر پہنچ گیا۔ ابھی پورے نو بھی نہیں بجے تھے، چنانچہ مسٹر بیلی گون موجود نہیں تھے، مجھے یہ دیکھنا تھا کہ وہ کس وقت یہاں تشریف لاتے ہیں لیکن اس دوران اگر مسٹر بیلی گون کے اس آفس کا جائزہ بھی لے لیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا، چنانچہ میں نے وہ پولورائیڈیشن سسٹم دیکھا جو واقعی انتہائی جدید تھا۔ مسٹر بیلی گون کی میز کی درازیں بھی کھول کر دیکھیں لیکن میرے مطلب کے کاغذات مجھے نظر نہیں آئے تھے اور کوئی ایسا نشان نہیں مل سکا تھا جس سے اس پر کسی قسم کا شبہ کیا جا سکتا۔ بہرحال وہ ایک چالاک یہودی تھا اور کم از کم اس قوم کی ذہانت کا میں دل سے قائل تھا، اب یہ الگ بات ہے کہ بدقسمتی ہی اسے کسی مشکل میں پھنسا دے۔

پھر ٹھیک نو بجے مسٹر بیلی گون اپنے آفس میں داخل ہو گئے اور میں پھرتی سے اپنی جگہ سے اُٹھ گیا، اب تک میں ان کی کرسی پر قبضہ جمائے ہوئے تھا۔ مسٹر بیلی گون اپنی کرسی پر آ بیٹھے اور میں ان سے تھوڑے فاصلے پر فروکش ہو گیا۔ تب مسٹر بیلی گون نے انٹرکام پر اپنے سیکرٹری کو حکم دیا۔

"لارڈ آنے والا ہے، اسے میرے پاس بھیج دیا جائے۔"

میں نے دلچسپی سے گردن ہلائی، مسٹر بیلی گون ابھی اسی چکر میں پڑے ہوئے تھے۔

پھر یوں ہوا کہ لارڈ اجازت لے کر اندر داخل ہو گیا۔ مسٹر بیلی گون اس دوران اپنے سامنے رکھے ہوئے کاغذات دیکھتے رہے تھے...... لارڈ کے آنے پر انہوں نے تلخ کلامی سے لارڈ کو دیکھا اور اسے بیٹھنے کی پیش کش کی۔ لارڈ بیٹھ گیا، اس کا چہرہ بھی اترا ہوا تھا۔

"اگر تمہارا خیال ہے کہ تم میرے کام کے سلسلے میں کوئی ماہانہ منصوبہ بنائے ہوئے ہو تو میں تمہیں وارن کر دینا چاہتا ہوں کہ جو کام میں نے تمہارے سپرد کیا ہے، اگلے چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر مکمل نہ ہوا تو میرا اور تمہارا معاہدہ ختم ہو جائے گا۔"

"اصل میں تھوڑی سی غلطی مجھ سے ہی ہوئی ہے اور آپ سے بھی مسٹر بیلی گون۔"

"کیا غلطی ہوئی ہے مجھ سے؟"

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

”آپ نے بتایا تھا کہ وہ میک اپ میں تھا اور آپ نے مجھے جو اس کی اصل تصویر دکھائی تھی، وہ اس کا حقیقی چہرہ تھا...... کم از کم آپ کو اس کے میک اپ کی ایک تصویر مجھے ضرور دکھانی چاہئے تھی یا پھر اس کے حلیئے سے آگاہ کرنا ضروری تھا۔“

”یہ کام تمہارا تھا یا میرا؟“

”نہیں مسٹر بیلی گون اتفاق کی بات ہے کہ نہ مجھے اس بارے میں کچھ یاد رہا اور نہ آپ کو، اب مجھے بتایئے اس طرح میں کیا کرسکتا تھا؟“

”اس کے میک اپ زدہ چہرے کی کوئی تصویر میرے پاس نہیں ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں مسٹر لارڈ کہ تم یہ کام نہیں کرسکتے ...... بس جنون اور ہیجان کے عالم میں تم سے رابطہ قائم کرلیا تھا میں نے۔ بہتر یہی ہے کہ اب یہ معاہدہ ختم کردیا جائے۔“

”مسٹر بیلی گون معاہدے زبانی ہوں یا تحریری معاہدے ہوتے ہیں، آپ کم از کم مجھے ایک ہفتے کا وقت تو دیجئے، آپ کو علم ہے کہ میں نے کتنا بڑا اسٹاف اس کام پر لگا دیا ہے اور اب مجھے آپ کو یہ بتانے میں کوئی عار نہیں ہے کہ اس سلسلے میں میری سرپرستی مسٹر کنگ ہارڈو کر رہے ہیں اور آپ ان کے بارے میں جانتے ہی ہوں گے؟“

”اوہ میں نے اپنے سر کیا مصیبت لگالی...... یہ کام میں نے تم سے کرنے کے لئے کہا تھا۔ کنگ ہارڈو جیسے انسان کو اس میں ملوث کرنے کی کیا ضرورت تھی، میں محسوس کررہا ہوں لارڈ کہ میری مشکلات بڑھتی ہی جارہی ہیں۔“

”مسٹر بیلی گون آپ نے غالباً کہیں مس پلاننگ کی ہے، ورنہ کام تو ہو ہی جاتے ہیں اور ان میں اتنی مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑتا...... میں یہ سمجھتا ہوں کہ کم از کم آپ کو دو کروڑ ڈالر تو ادا کرنے ہی ہوں گے...... البتہ اگر آپ اس کام کا انتظار نہیں کرسکتے تو پھر دو کروڑ ڈالر دے کر چھٹکارا حاصل کرلیجئے...... ورنہ کنگ ہارڈو اور آپ کا معاملہ براہ راست ہوجائے گا۔“

”تم...... تم مجھے بلیک میل کررہے ہو؟“

”اپنے نام پر نہیں کنگ ہارڈو کے نام پر۔“

”میں تمام چیزوں پر لعنت بھیجتا ہوں، بہت مشکل صورت حال کا سامنا کرنا پڑ گیا ہے مجھے۔“

”میں سمجھتا ہوں، لیکن بہرحال آپ ہمیں ہمارا کام کرنے دیجئے اور اب تو یہ اشد

ضروری ہوگیا ہے کہ آپ وہ دو کروڑ ڈالر ہمیں نقد ادا کردیجئے اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا مسٹر بیلی گون تو کل کے اخبار میں اس اسلحے کے بارے میں تمام تفصیلات آجائیں گی اور آپ جانتے ہیں کہ میں تو ایک معمولی سا آدمی ہوں لیکن کنگ ہارڈو پہلے قدم کے طور پر ایسا ضرور کرنے پر تیار ہوجائے گا اور دوسرا قدم آپ جانتے ہیں کہ کیا ہوگا۔ ممکن ہے آپ پر ایک بہت برا وقت آجائے۔“

بیلی گون انتہائی پریشانی کے عالم میں لارڈ کو دیکھ رہا تھا، پھر اس نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے یہ رقم تمہیں کیش ادا کی جاسکتی ہے۔ میں تمہیں چیک نہیں دے سکتا، کیونکہ اس چیک سے تم مجھے بلیک میل کرسکتے ہو۔“

”میری نیک نیتی آپ پر اس انداز میں واضح ہوسکتی ہے کہ میں کیش رقم لینے کے لئے تیار ہوجاؤں، لیکن آج، کل کا کوئی بھروسا نہیں کیا جاسکتا۔“ لارڈ نے کہا اور بیلی گون نے کرسی کی پشت سے گردن نکالی۔

لارڈ بھی دلچسپ آدمی تھا اور یقینی طور پر ایک ماہر پیشہ ور۔ بہرحال اس دلچسپ سچویشن کے بعد مسٹر بیلی گون سے میرے کھیل کا آغاز ہونا تھا...... بے چارہ یہودی سرمایہ دار، وہ دیر تک خیالات میں کھویا بیٹھا رہا، پھر گہری سانس لے کر بولا۔

”ٹھیک ہے...... آج شام کو چار بجے میں تمہارے فلیٹ پر آؤں گا۔“

”کرائے کے قاتلوں کو نہ لے کر آیئے مسٹر بیلی گون، کیونکہ اگر آپ کو کرائے کے ایسے قاتل مل سکتے ہیں جن کا تعلق کنگ ہارڈو سے نہ ہو تو بے شک آپ یہ عمل بھی کرسکتے ہیں، لیکن مجھے جو کرنا ہے وہ یہ ہے کہ میں آپ سے ہونے والی تمام تر گفتگو کی پوری تفصیل کنگ ہارڈو کو بتادوں اور یہ کہہ دوں کہ چار بجے آپ میرے پاس آئیں گے۔ اس کے بعد آپ سوچ لیجئے میرا تحفظ بھی آپ پر ہی فرض ہوجاتا ہے، اگر میں کسی مشکل کا شکار ہوگیا تو پھر آپ کا اور کنگ ہارڈو کا براہ راست تعلق ہوجائے گا۔“

”تم جاسکتے ہو...... میں شاید ان دنوں بڑی بدقسمتی کا شکار ہوں کہ میں نے تم سے رابطہ قائم کیا، خیر ہوتا ہے ایسا بھی ہوجاتا ہے۔“

”بدقسمتی کے بعد خوش قسمتی کا دور شروع ہوتا ہے...... مسٹر بیلی گون۔ میں یہ پیش گوئی

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

کر رہا ہوں کہ بعد کے حالات آپ کے حق میں بالکل بہتر ہوں گے۔"

"تم جانا پسند کرو گے؟"

"واقعی جب انسان کسی کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو اس کے ساتھ یہی سلوک کرتا ہے، لیکن دولت ایسی ہی چیز ہے کہ انسان کو ذلیل ہونا پڑتا ہے...... مجھے اعتراض نہیں ہے، کیونکہ میں خود بھی یہاں رکنے کا خواہش مند نہیں مسٹر بیلی گون۔" لارڈ نے کہا اور اس کے بعد وہ مسکراتا ہوا وہاں سے باہر نکل گیا...... میں یہ سوچتا رہا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہئے، پھر میں نے یہی طے کیا کہ اس مسئلے کو ہر قیمت پر حل ہونے دیا جائے، اس کے بعد میں مسٹر بیلی گون سے اچھے معاملے میں مذاکرات کرنے میں دیر نہیں لگاؤں گا، لیکن بہرطور یہ بھی دلچسپ معاملات تھے اور میرے ذہن میں کچھ نئے منصوبے پرورش پا رہے تھے جن کی میں ہر حالت میں تکمیل چاہتا تھا۔

پھر شام کو چار بجے میں نے مسٹر بیلی گون کے ساتھ ہی سفر کیا، لارڈ کے بارے میں یہ جانتا تھا کہ بھلا وہ اس وقت کہاں جائے گا، یقینی طور پر وہ مسٹر بیلی گون کا ہی انتظار کر رہا تھا۔ یہ سوچ میرے لئے بڑی دلچسپ تھی، پھر بیلی گون، لارڈ کے فلیٹ میں داخل ہو گیا...... میں بھی اس کے ہمراہ ہی تھا لارڈ، بیلی گون کا انتظار کر رہا تھا...... اس نے بڑے پرتپاک انداز میں مسٹر بیلی گون کا استقبال کیا اور للچائی ہوئی نگاہوں سے اس بڑے بیگ کی جانب دیکھنے لگا جو مسٹر بیلی گون کے ہاتھ میں دبا ہوا تھا اور یقیناً اس بیگ کی قیمت اس وقت دو کروڑ ڈالر تھی۔ بہت بڑی ڈیل ہونے جا رہی تھی، لیکن اس کا انجام بہتر نہیں ہونا تھا، کیونکہ درمیان میں دانش منصور موجود تھا، مسٹر بیلی گون نے کہا۔

"لو! لیکن لارڈ ایک بات کو ذہن میں رکھنا...... ان دو کروڑ روپے کے حصول کے بعد معاملہ ختم ہو جانا چاہئے، ورنہ مجھے مزید دو کروڑ روپے اس بات کے لئے خرچ کرنا پڑیں گے کہ میں کس طرح تم لوگوں سے نجات حاصل کر سکتا ہوں۔"

"واہ...... مسٹر بیلی گون، بہترین، بڑی اچھی سوچ ہے...... آپ ایسا کریں کہ اس سلسلے میں بھی ایک کروڑ روپے میں سودا کر لیں، یعنی یہ کہ اس کے بعد اگر کچھ حالات پیدا ہوں تو ان سے نمٹنے کے لئے بھی یہ خاکسار ہی آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہے۔"

"لارڈ! پاؤں کے نیچے دبی ہوئی چیونٹی بھی کاٹ لیتی ہے، اس بات کو ذہن میں

رکھنا۔"

"نہیں یہ تو میں نے آپ کی بات پر کہا، میرا آپ کا معاملہ ان دو کروڑ ڈالرز کے حصول کے بعد ختم ہو جاتا ہے، مسٹر بیلی گون اور آپ کو پتا ہے کہ برے لوگوں میں، میں بہت اچھا آدمی ہوں۔"

"رقم چیک کرو، میں چلتا ہوں۔"

"ارے ایسا بھی کیا، میں آپ کو ماریشس کی بہترین۔"

"شٹ اپ۔" بیلی گون کا موڈ بے حد خراب تھا۔

"آپ کی مرضی ہے، حالانکہ آپ نے جس طرح مجھے اپنے آفس سے نکال دیا تھا اصولی طور پر مجھے آپ کے ساتھ خشک رویہ اختیار کرنا چاہئے تھا، لیکن میں اپنے کلائنٹ کے ساتھ ہمیشہ اچھا رویہ رکھتا ہوں اور مسٹر بیلی گون آئندہ بھی اپنی خدمات کے لئے لارڈ کو نہ بھولئے گا۔"

"لعنت ہے تم پر۔" بیلی گون نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا فلیٹ سے باہر نکل گیا، لیکن میرا کام اب بیلی گون کے ساتھ نہیں بلکہ لارڈ کے ساتھ تھا۔

لارڈ کے فرشتوں کو بھی یہ بات معلوم نہیں تھی کہ وہ اب صحیح معنوں میں ایک بڑی مصیبت میں پھنسنے والا ہے، کیونکہ کنگ ہارڈو سے اس کی ڈیل میرے سامنے ہی ہوئی تھی اور ان دو کروڑ ڈالر میں سے صرف ساٹھ لاکھ ڈالر اسے ملنے والے تھے، لیکن اب وہ ان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے گا، یہ فیصلہ میں نے کر لیا تھا...... بہرحال لارڈ اس وقت خوشی سے دیوانہ ہو رہا تھا۔

بیلی گون کے جانے کے بعد اس نے دروازہ اندر سے بند کیا اور تیر کی طرح اس بیگ پر لپکا، بیگ کھول کر اس نے تمام گڈیاں ڈھیر کر دیں...... بہت بڑی دولت تھی، بہت بڑی رقم تھی۔ لارڈ چکر کھانے لگا تھا، پھر اس نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے خود کلامی کے انداز میں کہا۔

"آہ اگر یہ رقم پوری میری ملکیت بن جائے تو پھر مجھے اس منحوس جگہ رہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ دنیا کے کسی دور دراز ملک میں اپنا ایک ٹھکانا بناؤں اور زندگی عیش سے گزار دوں لیکن میرا واسطہ مسٹر ہارڈو جیسے ذلیل شخص سے ہے، وہ دنیا کے کسی بھی گوشے میں مجھے زندہ نہیں رہنے دے گا اور سمجھدار لوگ کہتے ہیں کہ کم کھاؤ اور آرام سے کھاؤ لیکن آرام تو شاید

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

ویسے بھی نصیب نہ ہو کیونکہ یہودی سرمایہ دار اس دو کروڑ روپے کی چوٹ کو کبھی بھولے گا نہیں اور ان یہودیوں کی فطرت سے میں بخوبی واقف ہوں، ساٹھ لاکھ ڈالر بھی کم نہیں ہوتے...... جگہ تبدیل کرلی جائے گی اور طرز زندگی میں تھوڑی سی مناسب تبدیلی، واہ لارڈ، اصل میں والدین نے تمہارا نام لارڈ بلاوجہ ہی نہیں رکھا تھا...... تمہیں یقیناً ایک ایسے وقت میں داخل ہونا تھا جب تم لارڈوں کی طرح ہی زندگی بسر کرسکو اور اب بہتر ہے کہ کنگ ہارڈو کو اپنی کامیابی کی خبر سنادو، ویسے کنگ ہارڈو معاملہ ساز آدمی ہے، گڑبڑ نہیں کرے گا اور پھر وہ آج تک کبھی کسی ایسے معاملے میں ملوث نہیں ہوا، خیر کبھی کبھی غلطی ہوجاتی ہے، لیکن بلی گون جیسے شخص سے تحفظ کے لئے کنگ ہارڈو کا سہارا ضروری ہے، اوکے اوکے مائی ڈیئر مسٹر ہارڈو، میں دیانت داری سے اپنا فرض پورا کروں گا۔“ اور اس نے کنگ ہارڈو سے رابطہ قائم کرنا شروع کردیا...... تھوڑی دیر کے بعد شاید اس کا رابطہ قائم ہوگیا، اس نے کہا۔

”سر آپ کا خادم! جی ہاں لارڈ، جی سر آپ سے ملنا چاہتا ہوں...... سر میں جانتا ہوں آپ کی مصروفیات بے پناہ ہیں، لیکن پھر بھی آپ سے میری ملاقات ضروری ہے...... سر میں ٹیلی فون پر نہیں بتانا چاہتا۔ آپ یوں سمجھ لیجئے کہ ہماری ڈیل مکمل ہوگئی ہے اور میں آپ کی امانت آپ کے پاس لانے کا خواہشمند ہوں...... جی سر جی، ٹھیک آٹھ بجے، آپ اطمینان رکھئے سر، مقررہ وقت پر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوجاؤں گا۔ سر میں تو آپ کا خادم ہوں، بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے آپ کے لئے دل میں بے ایمانی پیدا کرکے میں زندگی سے محروم نہیں ہونا چاہتا، آپ جس طرح بھی مناسب سمجھیں فیصلہ کیجئے گا، اوکے سر۔ اوکے۔ جی ہاں...... ٹھیک آٹھ بجے...... بہت بہتر۔“

اس نے فون بند کردیا اور اپنے گالوں پر تھپڑ مارتے ہوئے بولا۔

”لارڈ کبھی تو زندگی میں کوئی عقل کا کام کرلیتے، یہ سب کچھ تمہارا ہے لیکن لوگ کس طرح اپنا حق جتا رہے ہیں اس پر، مگر وہ جو کہا جاتا ہے ناکہ تقدیر کا لکھا پورا ہوتا ہے اب جو کچھ ہے وہ تو کرنا ہی پڑے گا، لیکن شاید مجھے ایک کروڑ چالیس لاکھ ڈالر کی اس رقم کا افسوس زندگی بھر رہے گا...... پھر اس نے نوٹوں کی گڈیاں بیگ میں احتیاط سے جما کر بیگ ایک الماری میں رکھ دیا اور پھر پاگلوں کی طرح وقت گزارنے لگا، اب میرے لئے یہ مسئلہ تھا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے، تمام تر انتظامات بڑے ضروری تھے...... میں نے انتظار کیا، ابھی بہت وقت تھا کئی گھنٹے

تھے، لیکن میں نہیں چاہتا تھا کہ لارڈ میری نگاہوں سے اوجھل ہوجائے...... میں اپنا کام اسی خوش اسلوبی سے سرانجام دینا چاہتا تھا، چنانچہ میں نے اسی نادیدہ حالت میں اس پورے فلیٹ کا جائزہ لیا اور پھر ایک ایسی جگہ منتخب کرلی جہاں وہ رقم چھپائی جاسکتی تھی، اس کے بعد میں نے اپنے کام کا آغاز کردیا...... ایک تفریحی مشغلہ تھا، لیکن بہرطور اس تفریح میں حصہ تو لینا ہی تھا...... میں ایسی چیزیں تلاش کرنے لگا جو اس بیگ میں ان نوٹوں کے وزن کے برابر ہوں اور میں اس بیگ کی رقم خالی کرکے اس میں وہ چیز رکھ دوں ذرا تھوڑی سی دلچسپی تھی مجھے، دیکھنا چاہتا تھا کہ کنگ ہارڈو اس واقعے کے بعد لارڈ کے ساتھ کیا سلوک کرے گا، کچھ ردی کاغذ اور تھوڑی سی ایسی وزنی چیزیں میں نے مہیا کرلیں اور اس کے بعد انتظار کرنے لگا کہ لارڈ اس کمرے سے نکل کر جائے تو میں اپنا کام سرانجام دوں، اس دوران میں نے دوسرے انتظامات بھی کرلئے تھے اور پلاسٹک کے دو بڑے بیگ مجھے حاصل ہوگئے تھے جنہیں میں نے ایک جگہ محفوظ کردیا...... پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے بعد وہ وقت مجھے ملا، لارڈ اس کمرے سے چلا گیا تھا، میں نے اطمینان سے الماری سے بیگ نکالا، اسے کھولا، نوٹوں کی گڈیاں پلاسٹک کے ان بیگوں میں منتقل کیں اور اس کے بعد اس وزن کو برابر کرنے کے لئے وہ اشیاء اس بیگ میں منتقل کردیں اور بیگ واپس الماری میں اسی جگہ رکھ دیا جہاں وہ رکھا ہوا تھا...... اب میں نہیں کہہ سکتا تھا کہ لارڈ یہیں، اسی فلیٹ میں دوبارہ بیگ کا جائزہ لے گا یا پھر اسی انداز میں لے کر چل پڑے گا، کیونکہ دروازہ اندر سے بند تھا اور اسے کسی قسم کا خدشہ نہیں تھا، پلاسٹک کے بیگ میں نے اسی جگہ پوشیدہ کردیئے جس کا انتخاب میں نے پہلے سے کرلیا تھا...... لارڈ کا انجام دیکھ لیا جائے، اس کے بعد پھر صورت حال کا جائزہ لوں گا اور پھر آٹھ بجے تک کا وقت گزارنا میرے لئے بڑا صبر آزما کام ثابت ہوا تھا، لیکن مجھے یہ خوشی تھی کہ اس دوران لارڈ نے بیگ کو دوبارہ کھولنے کی کوشش نہیں کی۔ وہ کچھ حساب کتاب میں لگا رہا تھا، اس کے بعد لیٹ کر سو گیا تھا، پھر جاگا تھا اور غسل کرکے کپڑے تبدیل کئے تھے، تمام کاموں سے فراغت حاصل کرکے اس نے کار کی چابی اٹھائی تھی، پھر الماری سے بیگ نکالا تھا اور مدھم سروں میں سیٹی بجاتا ہوا فلیٹ سے باہر نکل آیا تھا۔ یہ کام اطمینان بخش تھا، گویا لارڈ کو شبہ نہیں ہوا تھا کہ بیگ میں کسی قسم کی گڑبڑ ہوئی ہے، اس کی کار آخرکار بہت سے فاصلے طے کرتی ہوئی ایک عمارت پر جا رکی اور اسی عمارت کے ایک بڑے کمرے میں اس نے کنگ ہارڈو سے ملاقات کی۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

دیوقامت شخص اس کا انتظار کر رہا تھا، لارڈ نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''کنگ...... مجھے خوشی ہے کہ میں آخری سیکنڈ پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔''

''میں اس ذمے داری کو پسند کرتا ہوں لارڈ بیٹھ جاؤ۔''

''کنگ آخر کار میں نے بیلی گون کو چاروں خانے چت کر دیا۔''

''میں سمجھتا ہوں تمہاری صلاحیتیں پہلے سے زیادہ کارآمد ہو گئی ہیں، بیلی گون جیسے آدمی کو اس انداز میں ذبح کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔''

''کنگ کبھی لارڈ کے سپرد کوئی مشکل کام کر کے دیکھئے آپ کا یہ خادم آپ کی توقعات پر پورا اترے گا۔''

''یوں محسوس ہوتا ہے جیسے تم میری گڈ بک میں آتے جا رہے ہو۔''

''ایک کروڑ چالیس لاکھ ہیں؟''

''نہیں کنگ...... بھلا لارڈ کی یہ مجال ہو سکتی تھی کہ اپنا حصہ نکالنے کی کوشش کرتا، مجھے میرا حصہ آپ اپنے ہاتھ سے دیں گے۔'' لارڈ نے بیگ کنگ کے قدموں میں رکھ دیا اور کنگ اس کی زپ کھولنے لگا، پھر اپنے کپڑوں کے کچھ بنڈل ردی کاغذوں کے ٹکڑے اور ایسی ہی دوسری چیزیں بیگ میں سے نکالیں اور اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات نمودار ہوتے گئے، لارڈ خود بھی پھٹی پھٹی آنکھوں سے ان تمام چیزوں کو دیکھ رہا تھا، اس کے بعد وہ بھاگ کر آگے بڑھا اور اس نے بیگ میں جھانکا، جواب خالی ہو چکا تھا، پھر وہ وہیں فرش پر بیٹھتا چلا گیا تھا اور کنگ ہارڈوا سے خونخوار نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

''بدمعاملگی اور اس کے بعد مذاق۔ لارڈ تمہاری یہ جرات بھی قابل قدر ہے، میرا خیال ہے جو کام تم نے اس وقت کیا ہے وہ اچھے اچھے نہیں کر سکتے، میں تمہیں اس دلیری کی مبارکباد دیتا ہوں۔''

لارڈ نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا، لیکن اس کی آواز نہیں نکل سکی، تب کنگ نے بیگ اٹھا کر اس کے منہ پر دے مارا...... اچھی خاصی چوٹ لگی تھی لارڈ کو، وہ ایک جھٹکا کھا کر سنبھل گیا، کنگ نے کہا۔

''جو کچھ لائے ہو واپس اس میں رکھ دو اور تمہارا حصہ میں بہرطور تمہیں دوں گا۔''

''کنگ...... یہ کیا ہو گیا، یہ کیا ہو گیا؟''

''سمجھ میں نہیں آتا اگر تم چاہتے تو مجھے کوئی اور کہانی سنا سکتے تھے...... یہ مذاق اور یہ انداز میری سمجھ سے باہر ہے اور بجائے اس کے کہ اس وقت میں تم پر غصے کا اظہار کروں میں اس بات پر حیران ہوں کہ تم نے یہ جرات آخر کس طرح کی...... آخر کس طرح...... میری عقل اس بارے میں کام نہیں کر رہی، کیا تم واقعی اس قدر دلیر ہو؟''

''کنگ...... میری تقدیر خراب ہو گئی ہے۔''

''ابھی کہاں، ابھی نہیں...... ایسی بات مت کرو میرے سامنے...... تقدیر ابھی کہاں خراب ہوئی، تمہاری لارڈ! لیکن ہاں آگے کے امکانات ہیں۔''

''کنگ میں آپ سے معافی نہیں مانگوں گا، میں آپ سے صرف سوال کروں گا، کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟''

''اب کیا مجھے کوئی اور کہانی سنانا چاہتے ہو؟''

''ہاں کنگ ہارڈو جو کچھ ہے وہ ایک عجیب نوعیت کا حامل ہے، لیکن آپ میری کہانی ضرور سن لیجئے۔''

''سناؤ سناؤ...... جو رقم ابھی تک میرے ہاتھ میں نہیں آئی، میں اس کے لئے افسوس نہیں کروں گا، کیونکہ آخر کار وہ رقم مجھ تک پہنچ جائے گی۔''

کنگ میں نے مسٹر بیلی گون سے اس سلسلے میں جو گفتگو کی اس کی تفصیل یہ ہے۔'' لارڈ نے تمام تفصیل بتائی اور پھر بولا۔

''اور مسٹر بیلی گون نے چار بجے مجھ سے آنے کے لئے کہا۔''

''وہ آئے؟''

''یہ بیگ وہی لے کر آئے تھے۔''

''گویا یہودی نے تمہیں بے وقوف بنا دیا، ویری گڈ...... ہماری قوم اس قدر ہی چالاک ہوتی ہے۔''

''نہیں کنگ ہارڈوا ایسا نہیں ہوا۔''

''اچھا...... اچھا پھر؟''

''مجھے نوٹ دکھائے تھے اس نے، گنوائے تھے اور اس کے جانے کے بعد میں نے سنبھال کر رکھے تھے، یہ بھی نہیں کہ وہ بعد میں کوئی ہیرا پھیری کر گیا ہو، پھر میں نے اپنے

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

کمرے کا دروازہ بند کرلیا تھا...... آہ، کاش چار گھنٹے کا یہ وقت نہ ہوتا پتا نہیں اس دوران کیا ہوگیا، مگر میرے فلیٹ کا دروازہ بند تھا...... کنگ میرے فلیٹ کا دروازہ بند تھا کون آ گیا، کیسے آ گیا یہ، بیگ الماری میں رکھا ہوا تھا اور میں نے، میں نے نوٹ سنبھال کر رکھے تھے۔''

''تم کوئی پراسرار کہانی سنا رہے ہو مجھے، بند فلیٹ میں کون آ سکتا ہے، پہلے سے کوئی تمہاری تاک میں تھا؟''

''کنگ صورت حال بہت پراسرار ہے، کنگ میں یہ سوچ رہا ہوں کہ بیلی گون واقعی ایک ذہین آدمی ہے، کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ تمام حالات سے واقفیت ہونے کے بعد اس نے کسی کو میرے فلیٹ میں چھپا دیا ہو، مگر میرے فلیٹ میں چھپنے کی کون سی جگہ ہوسکتی ہے اور کنگ اگر وہ چھپ بھی گیا تو آپ یقین کیجیے فلیٹ سے باہر نکلنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے، وہ دروازہ، باقی کھڑکیوں وغیرہ میں گرل لگی ہوئی ہے، کوئی وہاں سے نہیں نکل سکتا، آہ میں نے اس بات پر غور بھی نہیں کیا ہوسکتا ہے کسی کھڑکی کی گرل نکالی گئی ہو۔ اف میرے خدا میں، میں اپنا فلیٹ چیک کرنا چاہتا ہوں۔''

''نہیں لارڈ بات وہی ہے میرے مزاج اور میری طبیعت کی بھلا اب جب تک میں خود اس معاملے کی تحقیقات نہ کرلوں تمہارا یہاں سے کہیں چلے جانا کیسے ممکن ہے اور تم خود دیکھ لو جو کچھ ہوا ہے اس میں میری کتنی توہین چھپی ہوئی ہے۔ کیا میں اپنی اس توہین کو اتنی آسانی اور اتنی خاموشی سے برداشت کرلوں گا۔'' کنگ ہارڈو کا لہجہ بہت خوفناک تھا اور میں نے لارڈ کا بدن کانپتے ہوئے دیکھا تھا۔

''کنگ...... تم خود اپنے ذہن سے سوچ کر فیصلہ کرو، کیا مجھ جیسی حیثیت کا کوئی شخص تم سے فراڈ کرسکتا ہے، کوئی ایسی بات کہہ سکتا ہے جو غلط ہو اور پھر یہ سب کچھ کرکے یہاں پہنچنے کی ہمت کرسکتا ہے، کنگ میرے اس کیس میں فراخدلی سے کام لو، مجھے کوئی سزا نہ دو میں تو تمہارے پرستاروں میں سے ہوں، میں...... میں تو تمہیں اپنے لئے بہت بڑا سہارا سمجھتا ہوں۔''

''لیکن یہ جو کچھ ہوا ہے لارڈ، اس کے بارے میں کوئی وضاحت کرسکتے ہو تم؟''

''افسوس نہیں...... بالکل نہیں کوئی بات جو عقل میں آرہی ہو۔''

''جب تمہاری عقل ساتھ دینے کو تیار ہوجائے اور تم اس حقیقت کو پالو تو بے شک میں

تمہارے ساتھ بہتر سلوک کروں گا، میں تمہیں کوئی سزا نہیں دے رہا لیکن معاملے کی تحقیقات کے لئے ضروری ہے کہ تم میرے پاس وقت گزارو۔''

''میں اس سے انکار نہیں کرتا کنگ! لیکن اس بات کی آرزو کرتا ہوں کہ میرے ساتھ کوئی ایسا سلوک نہ کیا جائے جس سے بعد میں تمہیں اپنے ایک اچھے ساتھی کے کھو دینے کا افسوس ہو۔''

''تمہارے پاس پستول وغیرہ ہے؟''

''ہاں کنگ دو پستول ہیں۔'' لارڈ نے اپنے دونوں بغلی ہولسٹروں سے بھرے ہوئے پستول نکال کر سامنے رکھ دیئے۔

''اور کچھ؟''

''نہیں۔''

''ٹھیک ہے اُٹھو۔''

''کنگ!''

''اٹھو۔'' کنگ غراتی ہوئی آواز میں بولا اور اس کے بعد لارڈ کو ساتھ لئے اس کمرے سے باہر نکل آیا، ایک اور کمرے میں پہنچا جہاں سے ایک تہ خانے کا دروازہ تھا، پھر وہ تہ خانے میں اُتر گیا، میں بھی احتیاط سے اس کے ساتھ ساتھ ہی چل پڑا تھا، تہ خانے میں پہنچنے کے بعد کنگ نے کہا۔

''وہ واش روم ہے، وہ کچن ہے اور کچن میں سب کچھ موجود ہے۔ لیکن اگر تم نے اس تہ خانے کا دروازہ کھولنے کی کوشش کی تو اس کے سامنے ایک مشین گن نصب ہے، کسی بھی زاویہ سے اس دروازے کو کھولو گے تو مشین گن تمہیں چھلنی کردے گی، اس کا ایک مخصوص بٹن ہے جسے بند کیا جائے تو وہ کام کرنا بند کردیتی ہے...... جیسا کہ میں نے کردیا تھا لیکن وہ بٹن اس دروازے کے دوسری جانب ہے اور یہاں سے واپسی پر وہ بند نہیں ہوگا۔''

''نہیں کنگ میں تصور بھی نہیں کرسکتا، آپ کے کسی حکم سے انحراف کا لیکن ایک بار پھر۔''

''اوکے۔'' کنگ ہارڈو نے کہا اور میں اس سے پہلے ہی تہ خانے کی سیڑھیاں طے کرتا ہوا اوپر پہنچ گیا، لیکن کنگ کی بات سے میں نے خاصا سبق لیا تھا...... جب کنگ خود دروازہ

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

کھول کر باہر نکلا تو میں آہستہ سے باہر رینگ گیا اور اب اس جگہ مشین گن تلاش کرنے کی ضرورت نہیں تھی، کیونکہ میں لارڈ سے کوئی سروکار نہیں رکھتا تھا، البتہ کنگ کا تعاقب کرتا ہوا میں اس دوسرے کمرے تک آیا تھا جو وہ کمرہ نہیں تھا جس میں کنگ ہارڈو نے لارڈ سے ملاقات کی تھی، البتہ اس کمرے میں مجھے خاصی ناقابل فہم اشیاء نظر آرہی تھیں...... غالباً کسی قسم کا کمپیوٹر روم تھا، بہت سے کمپیوٹر یہاں لگے ہوئے تھے کچھ اور مشینیں بھی تھیں...... کنگ ہارڈو کے بارے میں جہاں تک میرا علم تھا وہ یہ تھا کہ وہ زیر زمین قوتوں کا مالک ہے، لیکن بہرحال وہ ایک شخصیت تھی۔

اس نے ایک بٹن دبایا تو ایک شیف سے ایک چوکور مشین باہر نکل آئی...... کنگ نے اس کے کچھ بٹن دبائے اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا، مشین پر کچھ ڈائل روشن ہورہے تھے اور ایک نگاہ دیکھنے سے یہ اندازہ ہوجاتا تھا کہ وہ وسیع احاطہ عمل کی ٹرانس میشن مشین ہے...... کنگ ہارڈو نے اس پر کچھ کارروائی کی اور اس کے بعد بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

''ہیلو...... ہیلو...... ہیلو، مسٹر بیلی گون، مسٹر بیلی گون اگر آپ موجود نہیں ہیں تو مجھے اشارہ دیجیے۔'' وہ انتظار کرتا رہا اور چند لمحات کے بعد بیلی گون کی آواز سنائی دی۔

''میں بول رہا ہوں۔''

''بیلی گون میں ڈین رشیر بول رہا ہوں۔'' کنگ ہارڈو نے کہا اور میرے پورے وجود کو ایک شدید جھٹکا لگا...... ڈین رشیر، ڈین رشیرا، ڈین رشیر، کنگ ہارڈو ہی ڈین رشیر ہے۔

اوہ...... میرے خدا کیا ایک ہی کردار میں دو اہم شخصیتیں موجود ہیں...... میرا ذہن برق رفتاری سے کام کرنے لگا لیکن میں نے اپنے ذہن کو ان سوالات سے آزادی دلائی اور اس کی آواز سننے لگا۔

''مسٹر ڈین رشیر آپ کا خادم بیلی گون۔''

''بیلی گون یوں لگتا ہے جیسے تم اپنا ذہنی توازن کھوتے جارہے ہو۔''

''واقعی مسٹر ڈین رشیر ایسی ہی بات ہے اور میں اس وقت زندگی کی سولی پر لٹکا ہوں...... میں مسٹر ڈین رشیر، میں، سخت بددل ہوگیا ہوں اور مجھے خوف ہے کہ کہیں میرے دماغ کی شریانیں نہ پھٹ جائیں۔''

''میرا خیال ہے تمہارے دماغ کی شریانیں پھٹ چکی ہیں؟''

''آہ نہیں مسٹر ڈین رشیر، مجھ سے اس لہجے میں گفتگو نہ کرو۔''

''تم...... بیلی گون میرے لئے بھی عذاب بنتے جارہے ہو اور میں یہ محسوس کررہا ہوں کہ کہیں تمہاری وجہ سے میرے لئے مزید مشکلات نہ پیدا ہوجائیں۔''

''تو پھر مجھے بتاؤ کہ میں کیا کروں، میں سخت پریشان ہوں۔''

''لارڈ نامی کسی آدمی کو جانتے ہو؟''

''ہاں مسٹر ڈین رشیر بھلا آپ سے کیا چھپا پاؤں گا، لارڈ ایک بلیک میلر ہے اور وہ...... وہ کنگ ہارڈو کا ساتھی ہے۔''

''اور تم نے کنگ ہارڈو جیسے شاطر شخص سے اس سلسلے میں رابطہ قائم کیا ہے، تم جانتے ہو کنگ ہارڈو کیا چیز ہے؟''

''مسٹر ڈین رشیر میں آپ کو سچ بتا رہا ہوں کہ بس میں نہ جانے کیسے کیسے نظر نہ آنے والے جالوں میں پھنستا جارہا ہوں۔''

''اور یہ محنت تم خود کررہے ہو۔''

''میں کیا کروں میری بہت بڑی دولت بلاک ہوگئی ہے۔ یوں سمجھ لیجیے مسٹر ڈین رشیر کہ میں نہ صرف ذہنی طور پر بلکہ مالی طور پر بھی معطل ہوگیا ہوں...... آہ، شاید میں غلطیوں پر غلطیاں کرتا جارہا ہوں۔''

''لیکن بعض غلطیاں ایسی ہوتی ہیں، جن کا بعد میں کوئی تدارک نہیں کیا جاسکتا۔''

''میں جانتا ہوں مگر مجھے بتاؤ میرے دوست یہ ایسی صورت حال آگئی ہے اس وقت کہ نہ میں اس سے فرار حاصل کرسکتا ہوں اور نہ...... اگر میں اس سب کچھ سے ہاتھ دھولوں تو تم یقین کرو میرے پاس کچھ باقی نہ رہے، مجھے دیوالیہ ہونا پڑے...... ڈین رشیر، مجھے دیوالیہ ہونا پڑے۔'' بیلی گون کی آواز بھرا گئی تھی۔

''لیکن تم یہ بتاؤ، لارڈ سے رابطہ قائم کرنے کی کیا ضرورت تھی؟''

''آہ کچھ ایسے ہی حالات، کچھ ایسے ہی واقعات پیش آگئے تھے۔''

''کیا تمہارا اس سے دو کروڑ روپے میں سودا ہوا تھا؟'' ڈین رشیر نے پوچھا۔

''ہاں۔''

''اور وہ دو کروڑ ڈالر تم نے اسے ادا کردیئے تھے؟''

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"کیش۔" بلی گون نے جواب دیا۔

"وری گڈ...... تمہیں آج کل اپنی دولت لٹانے کا بے حد شوق ہوتا جارہا ہے، مجھے جواب دو اس بات کا اور وہ جواب سچائی پر مبنی ہونا چاہئے۔"

"ٹھیک ہے مسٹر ڈین رشیر۔"

"کیا تم نے واقعی اسے دو کروڑ ڈالر ادا کیے تھے؟"

"ہاں مسٹر ڈین رشیر۔"

"مجھے کچھ واقعات کا پتا چلا ہے...... لارڈ کو قتل کردیا گیا ہے اور اس کی لاش جس جگہ پائی گئی ہے، وہاں اس کے پاس ایک بیگ بھی تھا جس میں ردی، کاغذ اور کپڑے کے ڈھیر بھرے ہوئے تھے۔"

"کیا وہ اُوپر سے گول اور نیچے سے چپٹا بیگ تھا؟"

"ہاں۔"

"وہ میں نے ہی اسے دیا تھا۔"

"اور اس میں دو کروڑ ڈالر کے نوٹ تھے؟"

"ہاں مسٹر ڈین رشیر...... آپ سے جھوٹ بولنے کی نہ تو کوئی وجہ ہے اور نہ میں آپ سے جھوٹ بول سکتا ہوں، لیکن اگر لارڈ مارا گیا ہے اور ایسی کوئی صورت حال پیش آئی ہے تو آپ اس بات پر یقین کرلیجئے...... مسٹر ڈین رشیر کہ کنگ ہارڈو سے اس کی ڈیل بگڑ گئی ہے، کیونکہ کنگ ہارڈو بھی اس معاملے میں برابر کا شریک تھا۔"

"ہوں...... ویسے بلی گون اور کن کن لوگوں سے رابطہ قائم کیا ہوا ہے تم نے؟"

"کسی سے نہیں آپ یقین کریں کسی سے نہیں مسٹر ڈین رشیر لیکن وہ پچیس کروڑ ڈالر والی بات آپ کے علم میں ہے۔"

"ادھر سے اور کوئی رابطہ قائم ہوا ہے ابھی؟"

"وہ آخری بات میں آپ کو بتا چکا ہوں مسٹر ڈین رشیر۔"

"آہ بلی گون وہ شخص میرے سینے پر ایک ناسور کی طرح تکلیف دے رہا ہے، روپوش ہوگیا ہے...... اوہ میرے خدا۔ اوہ...... اوہ...... ڈین رشیر کو جیسے کوئی احساس ہوا ہو۔" بلی گون نے کہا۔

"کیا بات ہے مسٹر ڈین رشیر، کوئی خاص خیال آپ کے ذہن میں آیا؟"

"میرے ذہن میں تو سینکڑوں خیالات آسکتے ہیں...... لارڈ کی لاش کہیں اس کا کوئی کارنامہ نہ ہو، کیونکہ کنگ ہارڈو اگر لارڈ سے ناراض ہوتا یا کوئی اور ڈیل بگڑ گئی ہوتی اس کی تو وہ لارڈ کو خاموشی سے قتل کرکے اس کی رقم ہتھیا لیتا، ایک بیگ میں کپڑے اور کاغذ بھرنے کی کیا ضرورت تھی، اب مجھے دوسرے انداز میں سوچنا پڑے گا، ویسے بلی گون بہت غلط جارہے ہو، اپنے آپ کو سنبھالو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں خودکشی کرنا پڑے۔"

"میں آپ کے بھروسے پر ہوں مسٹر ڈین رشیر۔" بلی گون کی آواز سنائی دی۔

"میں زندگیاں بچانے کی ضمانت نہیں لیتا...... تم جانتے ہو، میرا وعدہ کیا ہے اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ میرے اوپر کیا ذمے داریاں ہیں...... میرا ملک مجھ پر کتنا بھروسا کرتا ہے، ایسی صورت حال میں تم نے مجھے جس اُلجھن میں ڈال دیا ہے، تمہارا کیا خیال ہے میں مسلسل تمہاری حماقتوں کو برداشت کرتا رہوں...... نہیں مسٹر بلی گون یہ زیادتی ہے۔ او کے مجھ سے اس وقت تک رابطہ قائم نہیں کرنا جب تک کہ میں دوبارہ تم سے رابطہ قائم نہ کروں۔"

کنگ ہارڈو نے ٹرانسمیٹر کے بٹن آف کردیئے اور اس کے بعد ٹرانس میشن مشین کو واپس اس کی جگہ دھکیل دیا، لیکن مجھ پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹے ہوئے تھے...... میں بڑی حیرت و مسرت سے سوچ رہا تھا کہ کیا ہی عمدہ بات ہے، مجھ پر ایک ایسی حقیقت منکشف ہوگئی ہے جو شاید کسی کو بھی نہ معلوم ہو...... کنگ ہارڈو اور ڈین رشیر ایک ہی شخصیت ہیں...... کوئی تصور بھی نہیں کرسکتا تھا...... بلی گون کی گفتگو سے بھی یہی پتا چل رہا تھا کہ وہ اس بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا...... ورنہ شاید لارڈ کے ساتھ وہ ڈیل کبھی نہ ہوتی لیکن اب، اب مجھے کیا کرنا چاہئے...... دفعتاً مجھے احساس ہوا کہ اس عمارت میں ابھی تک کوئی اور شخصیت نظر نہیں آئی ہے۔ کیا یہ عمارت خالی ہے، اس کا اندازہ لگانے میں کوئی دقت نہیں ہوسکتی تھی۔ اب اس انکشاف کے بعد کہ کنگ ہارڈو ہی ڈین رشیر ہے، میرے ذہن میں اور بھی بہت سی پرتجسس باتیں پیدا ہوگئی تھیں...... کنگ ہارڈو کو ان جگہوں پر تلاش کیا جاسکتا تھا، جہاں میں اسے دیکھ چکا تھا...... یہ عمارت بھی میرے علم میں آگئی تھی۔ میرا خیال ہے اب ذرا کنگ ہارڈو کو اسی جگہ چھوڑ دیا جائے اور ڈین رشیر کے معاملے کو التوا میں ڈال دیا جائے۔ پہلے ذرا بلی گون کا وہ اسلحہ خانہ دیکھ لوں، میرے لئے یہ ازحد ضروری تھا کیونکہ میری تمام دلچسپیاں اس اسلحے سے

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

قائم تھیں...... ایک عمدہ فیصلہ کرنا تھا مجھے، ایک بہت ہی عمدہ فیصلہ، جو بہر حال اپنی نوعیت میں انتہائی اہمیت کا حامل تھا...... ڈین رشمیر سے ڈیل کی جا سکتی تھی، کوئی ایسا منصوبہ ترتیب دیا جا سکتا تھا جس سے وہ اسلحہ یہاں سے نکل جائے اور اس کے بعد میں اسے کنٹرول کر کے اپنے وطن پہنچا سکوں، آہ وطن سے میرا رشتہ تو زندگی کی آخری سانس تک نہیں ٹوٹ سکتا تھا، چاہے کچھ بھی ہو جائے...... بہر طور یہ سب کچھ ایک پورا پلان مانگتا تھا اور میرے لئے کوئی خوب صورت پلاننگ از حد ضروری تھی، پھر میں نے محسوس کیا کہ ڈین رشمیر بھی اب یہاں سے نکل جانے کے چکر میں ہے، اس نے جس جس کمرے کا رُخ کیا میں نے وہاں تک اس کا تعاقب کیا، پھر وہ لباس تبدیل کر کے وہاں سے باہر نکل گیا اور تھوڑی دیر کے بعد میں نے اسے ایک کار میں بیٹھ کر جاتے ہوئے دیکھا...... اب اس بات کی مکمل طور سے تصدیق ہو گئی تھی کہ اس عمارت میں اس کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا یا پھر اب اس تہ خانے میں لارڈ موجود ہے، بہر حال اب لارڈ سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں رہی تھی...... وہ میرے لئے ویسے بھی ایک بے کار شخصیت تھا، وہ جانے اور کنگ ہارڈ و یا ڈین رشمیر، ڈین رشمیر نے کار کو باہر روک کر گیٹ بند کیا تھا اور اس کے بعد اس کی کار چلی گئی تھی، لیکن اب میں نے واپس آ کر اس عمارت کی تلاشی لینا شروع کر دی تھی اور پھر نہایت اطمینان کے ساتھ میں نے ایک ایک چیز کو چیک کیا...... بہت سی الماریاں اور ریک نظر آئے، اور میں نے انہیں کھنگال کر پھینک دیا۔ بہت سی ایسی چیزیں مل گئی تھیں جس سے اس بات کی تصدیق ہوتی تھی کہ کنگ ہارڈ و ہی ڈین رشمیر ہے اور اتنے بڑے ادارے کے سربراہ نے یہاں بہت سے انتظامات کر رکھے تھے، لیکن میں نے جو کچھ دیکھا تھا اسے مکمل طور پر اسی انداز میں محفوظ کر دیا تھا، تا کہ ڈین رشمیر کو یہ شبہ نہ ہو سکے کہ اس کی غیر موجودگی میں کوئی یہاں آیا ہے۔ ابھی یہ غیر مناسب تھا، کیونکہ مجھے ابھی اور بھی بہت سے کام کرنے تھے...... اس کے بعد ہی بیلی گون اور ڈین رشمیر کو چیک کرنا تھا اور یہ سوچنا تھا کہ ان کے لئے کیا کیا جائے۔

پھر وہاں رُکنے کی گنجائش نہیں رہی، میں اس عمارت سے باہر نکل آیا...... کافی دُور تک پیدل چلنے کے بعد آخر کار میں نے ایک ٹیکسی لی اور ٹیکسی کر کے اس طرف چل پڑا جہاں لارڈ کی رہائش گاہ تھی اور کچھ دیر کے بعد میں لارڈ کے فلیٹ میں داخل ہو گیا۔

فلیٹ خالی پڑا ہوا تھا اور میری وہ رقم محفوظ تھی جو میں نے یہاں چھپا کر رکھی تھی، لیکن

اس وقت بھی تقدیر نے میرا ساتھ ہی دیا تھا، کیونکہ جیسے ہی دروازے سے باہر نکلا چار آدمی اس فلیٹ کے دروازے پر رُک گئے، ان میں سے ایک نے کہا۔

”ارے یہ دروازہ تو کھلا ہوا ہے، دیکھو پھر وہ اپنے لباس میں سے پستول نکال کر فلیٹ میں داخل ہو گئے، اس وقت کیونکہ میں نادیدہ شکل میں نہیں تھا، اس لئے مجھے ان کی نگاہوں سے پوشیدہ ہونا پڑا تھا، لیکن یہ کون ہو سکتے تھے...... میں نے حیرانی سے سوچا پھر ایک ہی بات ذہن میں آئی تھی کہ ممکن ہے ڈین رشمیر کے آدمی ہوں اور اس نے انہیں فلیٹ کی تلاشی کے لئے بھیجا ہے...... دل تو چاہا کہ رُک کر جائزہ لوں، لیکن اب یہ مسئلہ میرے لئے اس قدر اہمیت نہیں رکھتا تھا، اگر وہ تلاشی کے لئے بھی آئے ہیں تو ظاہر ہے اب انہیں یہاں سے کیا ملے گا...... دو کروڑ ڈالر کی خطیر رقم میرے پاس موجود تھی اور اب اس سے چھٹکارا حاصل کر لینا بھی ضروری تھا...... میرے ذہن کے ہر گوشے میں ایک ہی تصور تھا...... ان لڑکیوں سے میں بہت متاثر تھا اور جانتا تھا کہ بیلی گون سے وہ ایک ڈالر بھی نہیں لے سکتیں...... یہ دو کروڑ ڈالر ان کے مشن میں بہت کار آمد ہوں گے۔ ان کی توقع سے کہیں زیادہ، جبکہ وہ خود تو یہ تصور ہی کھو بیٹھی تھیں کہ بیلی گون سے انہیں کچھ حاصل ہو گا اور پھر رقم کی مجھے کوئی خاص ضرورت بھی نہیں تھی...... میں بہر حال کچھ دیر کے بعد اس کاٹیج میں داخل ہو گیا جہاں لی تھل اور سورا موجود تھیں اور چونکہ ان کے ساتھ خاصا وقت گزار چکا تھا اس لئے مجھے معلوم تھا کہ وہ سو رہی ہوں گی، چنانچہ بہت احتیاط کے بعد کاٹیج میں داخل ہوا اور پھر مختلف راستوں سے چلتا ہوا اس کمرے تک پہنچ گیا، جو میرے لئے مخصوص تھا...... یہاں میں نے پلاسٹک کے وہ دونوں بیگ رکھے اور ایک لمحے تک سوچتا رہا، پھر یہ اندازہ لگانے کے لئے کہ وہ دونوں سو رہی ہیں یا جاگ رہی ہیں...... میں خاموشی سے باہر نکلا اور دبے قدموں سے چلتا ہوا ان کی خواب گاہ کی جانب قدم بڑھانے لگا۔

خواب گاہ میں وہ دونوں ایک مسہری پر دراز تھیں اور چادر اوڑھے ہوئے سو رہی تھیں...... میں پُرسکون انداز میں اپنے کمرے کی طرف چل پڑا اور پھر میں نے ٹیبل پر رکھا ہوا لیمپ روشن کیا اور ایک کاغذ تلاش کر کے اس پر ایک تحریر لکھنے لگا۔ میں نے لکھا۔

”بہت اچھی دوستو، لی تھل اور سورا...... میں نے تمہاری خواہش کے مطابق تم سے علیحدگی اختیار کر لی، لیکن تم لوگوں کو میں بھول نہیں سکا اور اتنی اچھی دوستوں کو آسانی سے بھولا

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

بھی نہیں جاتا، یہ حقیقت ہے کہ تم لوگوں کے لئے میرے ذہن میں بہت اچھے جذبات تھے اور ہیں اور اوران جذبات میں کہیں بھی یہ تصور نہیں ہے کہ تم لڑکیاں ہو...... اصل میں تمہارا مشن ہی اس قدر اہمیت رکھتا ہے کہ اس کے بعد تمہیں عقیدت اور محبت کی نگاہوں سے ہی دیکھا جاسکتا ہے، میں تو ذہنی مریض ہوں اور میرا اگر کوئی مشن ہے تو وہ میرے ذہن کی گہرائیوں میں اس حد تک ہے کہ شاید اسے کوئی بھی تلاش نہ کر سکے، لیکن تمہارا مشن میرے لئے بڑی اہمیت کا حامل ہے...... تم یقین کرو بیلی گون جیسا شخص پچیس کروڑ ڈالر کیا، پچاس ڈالر بھی کسی کو دینے پر آمادہ نہ ہوتا اس کے ہاتھ بہت لمبے ہیں اور وہ اپنا تحفظ کرنا جانتا ہے...... تم لوگوں کو اس کی وجہ سے نقصان بھی پہنچ سکتا تھا اور تمہیں خود بھی اس کا اندازہ ہے کہ بیلی گون آسانی سے قابو میں آجانے والوں میں سے نہیں ہے، اس کے باوجود اگر تم محتاط طریقے سے اسے کسی طرح اپنے قابو میں لاسکتی ہو تو بے شک اس کے لئے کوشش کرو، فی الحال میں نے اس سے یہ دو کروڑ ڈالر حاصل کئے ہیں اور یہ ایک لمبی کہانی ہے، لیکن بہرحال میرے خیال میں یہ تمہاری ملکیت ہیں، کیونکہ مجھ سے زیادہ تمہیں ان کی ضرورت ہے، پھر میں اس عظیم بوجھ کا متحمل بھی نہیں ہوسکتا...... دوستی کے نام پر یہ تحفہ قبول کرو اور اس کے تحفظ کا بندوبست کرو...... ویسے بیلی گون کے فرشتوں کو بھی اس بات کا احساس نہیں ہے کہ دو کروڑ ڈالر کی رقم تمہارے لئے حاصل کی گئی ہے۔''

تمہارا بہت اچھا دوست

پشکن

اور پھر میں نے یہ خط پڑھا اور اسے تہ کر کے نوٹوں کے اسی تھیلے کے پاس رکھا لیکن خط لکھنے میں محویت کچھ زیادہ ہی ہوگئی تھی یا پھر ان دونوں نے نہایت احتیاط سے کام لیا تھا...... مجھے واقعی بالکل احساس نہیں ہوسکا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھل گیا ہے، جب میں یہ خط رکھ کر واپس پلٹا تو دروازے کی طرف دیکھ کر میری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں...... وہ دونوں دروازے پر کھڑی ہوئی تھیں اور ان کے چہروں پر عجیب سی کیفیت چھائی ہوئی تھی۔ میں ان دونوں کو دیکھ کر اس طرح بوکھلا گیا کہ واقعی اپنی جگہ سے جنبش بھی نہیں کرسکا...... چند لمحات وہ اسی طرح کھڑی رہیں، اس کے بعد سورا آگے بڑھی اور اس نے پلاسٹک کے تھیلوں پر توجہ دینے کی بجائے وہ خط اٹھالیا جو میں نے ان کے نام لکھا تھا...... میں کوئی تعرض نہیں کرسکا تھا۔

سورا خط پڑھنے لگی، لی تھل نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کردیا تھا...... گویا وہ مجھے یہاں سے جانے نہیں دینا چاہتی تھیں...... چند لمحوں میں، میں نے خود کو سنبھال لیا اور میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ سورا نے خاموشی سے خط پڑھا اور لی تھل کی جانب بڑھادیا...... لی تھل نے بھی وہ پرچہ ہاتھ سے لے کر اسے پڑھا...... سورا خاموشی سے مجھے دیکھ رہی تھی اور میں بھی اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

پھر لی تھل کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور میں نے آہستہ سے کہا۔ ''تم لوگ بہت چالاک ہو...... درحقیقت اس وقت میں یہ اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکوں گا کہ میں دھوکا کھا گیا، اگر اس انداز میں، میں کسی دشمن کے گھر میں ہوتا تو یقینی طور پر مارکھا گیا ہوتا۔

دونوں نے کوئی جواب نہیں دیا، بس خاموشی سے مجھے دیکھتی رہیں...... لی تھل کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔ سورا نے کہا۔

''کیا تم نے اچھا کیا تھا پشکن؟''

میں نے سوالیہ نگاہوں سے سورا کو دیکھا اور کہا۔ ''مجھ سے کوئی غلطی ہوگئی سورا۔''

''تمہیں اس طرح جانا چاہئے تھا؟''

''میں نے اس خط میں لکھ دیا تھا۔''

''کیا؟''

''یہی کہ میں نے تمہاری باتیں سن لی ہیں۔''

''لیکن تم ہمیں بتا تو سکتے تھے؟''

''میں نے تمہیں پرچہ لکھ کر بتادیا تھا۔''

''پشکن کیا انسان سے غلطی نہیں ہوجاتی؟''

''کیسی غلطی سورا؟''

''اگر ہم نے غلط انداز میں سوچا تو کیا، ہم نے تم سے تو نہیں کہا تھا؟''

''دیکھو سورا ایسی باتیں نہ کرو پلیز، کیونکہ اس کا جواب مناسب نہیں ہوگا۔''

''پشکن پلیز! کیا ہمارے لئے معافی کا کوئی راستہ نہیں ہے؟''

''کس بات کی معافی؟''

''تم ناراض ہوگئے ہم سے؟''

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"نہیں میں ناراض نہیں ہوں۔"

"پشکن پلیز معاف کردو ہم دونوں کو۔" لی تھل اب باقاعدہ رونے لگی تھی۔

"دیکھو لی تھل اور سورا، میں تم سے قطعی ناراض نہیں ہوں اور جب اچھے دوست مخلصانہ طور پر ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو ان کے دل میں پہلی خواہش یہی ہوتی ہے کہ ان کے خلوص پر یقین کیا جائے۔"

"اگر اس کی کوئی سزا متعین ہوسکتی ہے تو کیا تم یہ جملے کہنے کے بجائے ہمیں کوئی سزا دینا پسند نہیں کرو گے؟ خدا کی قسم وہ سزا تمہارے ہر تلخ جملے سے بہتر ہوگی۔"

"میں یہ نہیں چاہتا تھا لی تھل کہ تم لوگ مجھے یہاں سے جانے کے لئے کہو...... کیوں کہ...... کیوں کہ...... میرا خیال ہے مجھے ویسے بھی یہاں سے چلے جانا چاہئے تھا، میرے اپنے کام میں دقت ہوتی۔"

"نہیں جانا چاہئے تھا تمہیں۔"

"اور اگر تم اپنے منصوبے کے مطابق مجھ سے یہ کہہ دیتیں تو؟"

"تو تم پستول نکال کر ہمیں گولی مار دیتے، سزا دیتے ہمیں، تم نہیں جانتے، تمہارے یہاں سے چلے جانے کے بعد ہم پر کیا بیتی ہے، ہمارا مشن ختم ہوگیا تھا...... پشکن ہم اپنے آپ کو دُنیا کی سب سے ذلیل ہستی سمجھنے لگے تھے، اتنے اچھے دوست کو کھو کر شاید ہم اپنا مشن جاری نہ رکھ سکتے اور اس کے بعد...... یہ...... یہ سب کچھ...... یہ سب کچھ کر کے تم نے ہمیں قتل کرنے کی کوشش کی ہے پشکن...... پشکن ہمیں نہ مارو، ہمیں ایک خاندان کا وقار بحال کرنا ہے، پشکن اب ہمیں تمہاری ضرورت ہے۔"

"نہیں سورا...... نہیں لی تھل...... دیکھو میں تمہیں ایک بات بتا دوں، بلکہ اس خط میں بھی تم نے پڑھ لیا ہوگا کہ میرے ذہن کی گہرائیوں میں بھی ایک مشن ہے جس کے بارے میں شاید میں اپنے آپ کو بھی نہیں بتا سکتا...... مجھے اپنے اس مشن کی تکمیل کرنی ہے۔ لی تھل اور سورا میں نے بہت صحیح وقت پر یہ فیصلہ کیا ہے، اگر تمہارے ساتھ مزید کچھ وقت گزارتا، تو ہوسکتا ہے میری وجہ سے تمہیں خاصی ذہنی پریشانیاں برداشت کرنا پڑتیں۔"

"پشکن ہم تمہیں نہیں جانے دیں گے۔"

"یہ ممکن نہیں ہے سورا۔"

"پشکن تمہیں اس سلسلے میں سوچنا پڑے گا، تم ہمیں اس طرح نہیں چھوڑ سکتے۔"

"دیکھو لی تھل ایک بات میں نے اپنے ذہن میں سوچی تھی اور شکر ہے کہ اس کی تکمیل کر ڈالی ہے میں نے...... بہت حقیر سی رقم ہے یہ، تمہیں تو ابھی بہت کچھ کرنا ہے لیکن میرا تمہارے ساتھ رہنا کسی طور مناسب نہیں ہے۔"

"بعد میں تم چاہو تو چلے جانا لیکن پلیز ابھی نہیں۔"

"خیر مجھے تم سے کوئی نفرت تو نہیں ہے، بہت اچھی ساتھی بہت اچھی دوست ہو میری۔ ایک آدھ دن رک جاتا ہوں لیکن بہرحال تمہیں مجھے اجازت دینا ہوگی۔"

"تم ہمارے لئے اس انداز میں سوچتے ہو تو کیا ہم تمہارے لئے اس انداز میں نہیں سوچتے ہوں گے، حالانکہ یہ بات کہتے ہوئے ہم خود بھی شرمندہ ہیں۔" لی تھل نے کہا۔

"نہیں لی تھل کوئی ایسی بات نہیں ہے، دیکھو میں آ گیا تھا، میں نے اس گھر کو غیر جگہ نہیں سمجھا۔"

"اور اس خط کو لکھنے کے بعد خاموشی سے چلے جاتے۔" لی تھل ایک سسکی سی لے کر بولی۔

"ہاں لی تھل یہ ضروری ہے۔"

"آؤ ہمارے ساتھ بیٹھو۔"

"چلو کوئی ہرج نہیں ہے۔"

وہ دونوں مجھے اپنی خواب گاہ میں لے آئیں...... میں نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مگر تم دونوں واقعی بہت چالاکی سے کمرے تک پہنچی تھیں؟"

"مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ یہ تم ہو...... ہم دونوں تو یہ سمجھے تھے کہ ہمارا کوئی دشمن آ گھسا ہے یا پھر کوئی چور...... حالانکہ یہ ایک احمقانہ بات تھی۔ چور لیمپ جلا کر ٹیبل پر بیٹھ کر افسانہ نگاری نہیں کرتے۔" سورا نے کہا اور آہستہ سے مسکرا دی۔ میں ایک گہری سانس لے کر ایک صوفے پر بیٹھ گیا تھا...... لی تھل نے کہا۔

"کافی پیو گے؟"

"اب جو دل چاہے پلا دو۔" میں نے کہا اور وہ باہر نکل گئی۔ سورا نے ایک اچٹتی سی نظر جاتی ہوئی لی تھل پر ڈالی تھی اور پھر میری جانب دیکھنے لگی تھی، پھر وہ آہستہ سے بولی۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

''پشکن مجھے سخت افسوس اور شرمندگی ہے تم اپنی فراخ دلی سے مجھے معاف کر دو۔''

''سورا بات ایسی تھی جس کا کوئی سر پاؤں نہیں تھا...... اچھے دوست یہ نہیں سوچتے کہ ان کی صنف کیا ہے۔ یقین کرو میرے ذہن میں تم لوگوں کے لئے ایسا کوئی چور نہیں تھا۔''

''تمہارے ذہن کی بات کس نے کی تھی؟'' سورا نے عجیب سے انداز میں کہا۔

''پھر؟''

''ہم تو اپنے ذہن کی بات کر رہے تھے اور پشکن اب ہمارے الفاظ تمہارا حق ہیں...... میرا خیال ہے لی تھل بھی تمہیں چاہتی ہے اور میں بھی یہ الفاظ کہنے سے گریز نہیں کرتی کہ اب میرے دل میں بھی تمہاری محبت جاگ اُٹھی ہے۔ پشکن ہم دونوں بہنیں ایک دوسرے کو بے پناہ چاہتی ہیں...... میں جانتی ہوں کہ ہم دونوں ایک دوسرے کے لئے ایثار کر سکتی ہیں، لی تھل بڑے شوق سے کہہ سکتی ہے کہ سورا ہر چند کہ میں پشکن کو چاہتی ہوں، لیکن میری بہن میں تیرے لئے راستے سے ہٹ جاتی ہوں، مجھے یقین ہے پشکن کہ وہ یہ سب کچھ خلوص دل سے کہے گی، وہ اپنے سینے پر پتھر رکھ لے گی اور اس کے بعد شاید کبھی اس کے چہرے تک سے یہ اظہار ہونے نہ پائے کہ وہ تم سے محبت کرتی ہے اور یقین کرو یہ سب کچھ میں بھی اسی انداز میں کر سکتی ہوں، لیکن ہم اپنے لئے نہیں سوچتے پشکن...... ابھی وہ وقت بھی نہیں آیا ہے کہ ہم اپنے لئے کچھ سوچیں اور اس سے آگے کچھ کہنا بے سود ہے۔''

''تو میں نے ٹھیک ہی کہا نا؟ تم لوگوں کو بلاوجہ میری وجہ سے ایک دوسرے سے نگاہیں چرانی پڑتیں۔'' سورا نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا، پھر وہ چونک کر بولی۔ ''اور یہ رقم تم نے...... اتنی بڑی دولت...... آہ ہم یہ نہیں کر سکتے تھے، یقین کرو پشکن ہم کسی کے لئے یہ سب کچھ نہیں کر سکتے تھے، یہ تو بہت بڑا کام ہے۔''

''چھوڑو سورا جانے دو، کیا رکھا ہے ان باتوں میں۔''

''مگر یہ رقم ہمارا حق نہیں ہے۔''

''تم چاہو تو یہ واپس کر سکتی ہو، میں اعتراض نہیں کروں گا، کیونکہ ظاہر ہے میں پھر بھی وہ مقام نہیں رکھتا جو تمہارے لئے لی تھل اور لی تھل کے لئے تم رکھتی ہو۔'' لی تھل نے شاید میرے الفاظ سن لئے تھے اور سمجھ بھی لئے تھے، چائے کا سامان نیچے رکھتے ہوئے اس نے کہا۔

''سورا سچ کہتی ہے، تم نے نہ جانے کیسے کیسے جتن سے یہ سب کچھ حاصل کیا ہوگا اور یہ

تمہارے حوالے کر کے جا رہے تھے، وہ بھی خاموشی کے ساتھ...... یہ مجرموں کی تو نہیں، یہ تو فرشتوں کی باتیں ہیں...... پشکن تم آخر ہو کون اور یہ سب، میں نہیں سمجھتی کہ تمہاری شخصیت کیا ہے؟''

''بس لی تھل، سمجھنے کی ضرورت بھی نہیں...... میں تم لوگوں کے مقاصد سے بہت متاثر ہوں...... کاش پچیس کروڑ ڈالر کی وہ رقم جو تم نے اپنے ذہن میں پیدا کی تھی، مجھے مسٹر بیلی گون سے حاصل ہو سکتی۔'' لی تھل اور سورا دونوں ہنس پڑی تھیں...... میں تعجب سے انہیں دیکھنے لگا۔ لی تھل نے کافی بنا کر میرے سامنے رکھی، پھر سورا کے اور اپنے سامنے اور پھر ہنستی ہوئی بولی۔

''تم نے ہماری بات پر یقین کر لیا تھا پشکن؟''

''کیا مطلب؟''

''جانتے ہو ہم نے کیا سوچا تھا؟''

''کیا؟''

''ہم نے یہ سوچا تھا کہ اگر پچیس ہزار ڈالر بھی مسٹر بیلی گون سے ہمیں حاصل ہو جائیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا یہ ایک بڑا کارنامہ ہے اور سچ بتائیں تمہیں، ہم اتنے شاطر اور اتنے زبردست لوگ نہیں ہیں...... نہ ہی ہم اس اعلیٰ پیمانے پر کام کرنا جانتے ہیں، بس یوں کہو کہ جدوجہد میں مصروف تھے...... باقی باتیں تم سے بالکل غلط نہیں کہی تھیں، لیکن نظریہ یہی قائم کیا تھا...... ہم نے کہ کچھ ہاتھ آ جائے اور دیکھو نا اب ظاہر ہے ہم قتل و غارت گری تو کر نہیں رہے، انہی چالوں سے ہم لوگوں سے تھوڑا تھوڑا جمع کر رہے ہیں...... پچاس کروڑ ڈالر تو یہ سمجھو بس ایک خواب تھا اور دو کروڑ ڈالر، پشکن ہم نے کسی ایک مسئلے میں اتنی رقم کا کبھی تصور بھی نہیں کیا...... ہم تو ہزاروں کے آدمی ہیں، اگر بات کبھی لاکھوں تک پہنچ جائے تو ہمارے لئے بہت بڑا کارنامہ ہوتی ہے لیکن یہ دو کروڑ ڈالر۔''

''بہر حال اب یہ تمہاری ملکیت ہیں، ابھی ابھی سورا اس بات کا اظہار کر رہی تھی کہ تم لوگ اس رقم کو قبول نہیں کرو گی، میں تمہیں ایک بات بتاؤں...... یہ میں واپس مسٹر بیلی گون کو دے دوں گا اور میں جو کچھ کہتا ہوں وہی کرتا ہوں۔''

''ارے لل...... لیکن کیوں؟''

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

''بس میرے ذہن میں ابتدا ہی سے یہ بات تھی کہ بیلی گون سے جو کچھ حاصل ہوگا وہ تمہاری امانت ہوگا..... اب اگر تم میرے اس خلوص کو کچھ اور رنگ دینا چاہتی ہو تو ظاہر ہے میں تمہیں مجبور نہیں کروں گا۔''

''مگر پشکن، اس میں سے کچھ دے دو ہمیں۔''

''نہیں یہ سب تمہارا ہے، اگر تم پسند کرو۔''

ان دونوں کی کیفیت عجیب سی ہوگئی تھی..... لی تھل ایک بار پھر متاثر ہوگئی، سورا کی نسبت شاید وہ زیادہ نرم دل واقع ہوئی تھی، اس کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی، پھر اس نے کہا۔

''اب جاؤ گے تو نہیں؟''

''ایسی بات مت کہو لی تھل، جو میں نہ کر سکوں، یہ سب بعد کی باتیں ہیں..... ویسے کیا تمہیں اس بات کا علم ہے کہ مسٹر بیلی گون نے ڈین رشیر کے ساتھ مل کر وہ اسلحہ خانہ منتقل کر دیا ہے اور اب وہ گودام خالی پڑے ہیں۔''

لی تھل نے سورا کی جانب دیکھا اور پھر وہ آہستہ سے بولی۔

''ہاں..... ہمیں معلوم ہے اور اسی وجہ سے ہم نے اس مسئلے کو تقریباً اپنے ذہنوں میں ختم ہی کر دیا تھا۔''

''معلوم ہے؟'' میں نے چونک کر کہا۔

''ہاں معلوم ہے۔''

''ہوں ٹھیک لیکن کیا تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ وہ اسلحہ خانہ کہاں منتقل کر دیا گیا ہے؟''

''بالکل نہیں۔'' دونوں نے کسی قدر حیران نگاہوں سے مجھے دیکھا۔

''ٹارگون نامی کسی جزیرے کو جانتی ہو؟''

''اوہ مائی گاڈ، ٹارگون؟''

''ہاں۔''

''میں جانتی ہوں۔'' لی تھل نے کہا۔

''کیا واقعی؟'' میں حیرت سے بولا۔

''ہاں..... ٹارگون کے بارے میں مجھے اچھی طرح معلوم ہے، وہ زیادہ فاصلے پر بھی نہیں ہے اور ایک طرح سے سرکاری ملکیت سمجھا جاتا ہے، لیکن کیوں تم نے اس کے بارے

میں سوال کیا؟''

''اس لئے کہ اسلحہ ٹارگون پر منتقل کر دیا گیا ہے۔'' میں نے کہا اور ایک بار پھر ان کے چہرے حیرت کی تصویر بن گئے..... وہ دیر تک ایک دوسرے کو دیکھتی رہی تھیں..... میں نے کسی خیال کے تحت کہا۔

''لی تھل، کیا کوئی ذریعہ ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم ٹارگون تک جا سکیں؟''

''ہاں ہو سکتا ہے..... لمبے سمندری سفر کے لئے یہاں کے ایک ساحل سے اسٹیمر کرائے پر حاصل ہو جاتے ہیں اور لوگ سیر و سیاحت کی غرض سے بہت دُور دُور تک نکل جاتے ہیں، لیکن ٹارگون پر داخلہ آسان نہیں ہوگا۔''

''گویا ہم لوگ وہاں پہنچ سکتے ہیں۔''

''ہم پہنچ سکتے ہیں۔'' لی تھل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہوں، اس کے علاوہ لی تھل ایک اور ایسا انکشاف کر رہا ہوں تم سے جو ہو سکتا ہے مستقبل میں تمہارے کام آئے۔''

''ہمارا مستقبل اب صرف تمہارے ساتھ وابستہ ہے، اس بات کو ذہن سے نکال دینا کہ اب ہم آسانی سے تمہارا پیچھا چھوڑ دیں گے اور ایک بات ذہن نشین کر لو میں بہت بڑی بات کہہ رہی ہوں، لیکن میرے یہ الفاظ میرے ہی نہیں بلکہ سورا کے بھی ہیں اور ہم دونوں بہنیں جب مشترکہ طور پر کوئی فیصلہ کرتی ہیں تو دوسری کو اعتراض نہیں ہوتا اور یہ بھی سمجھ لو پشکن کہ ہمارا فیصلہ ہر حالت میں آخری فیصلہ ہوتا ہے..... اگر تم جان بوجھ کر یا ہمیں بتائے بغیر ہم سے دُور ہونے اور خاموشی سے چلے گئے تو اس کے بعد جب بھی اس گھر میں واپس آؤ گے تمہیں ہماری لاشیں ملیں گی یا اگر پولیس ان لاشوں کو بدبو کی وجہ سے دریافت کر لے گی تو تم معلوم کر لینا وہ لی تھل اور سورا کی لاشیں تھیں۔'' میں ہنسنے لگا تھا، پھر میں نے بات کو ٹالنے کی غرض سے کہا۔

''تو وہ انکشاف جو میں تم پر کر رہا ہوں اس کے بارے میں تو سن لو۔''

''ہاں بتاؤ۔''

''کنگ بارڈ کو جانتی ہو؟''

''زیرِ زمین دُنیا کا شہنشاہ، ہم پہلے بھی اس کے بارے میں بات کر چکے ہیں۔''

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"اور کیا تمہیں ڈین رشمیر کے بارے میں معلومات حاصل ہیں؟"

"نہیں یہ کون ہے؟"

"مقامی سیکرٹ سروس کا چیف۔" میں نے کہا۔

"اوہو...... بہت بڑی شخصیت ہے۔"

"ہاں لیکن کنگ ہارڈو اور ڈین رشمیر ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں، وہ شخص بہت چالاکی سے انڈر ورلڈ کا سربراہ بنا ہوا ہے، یعنی ایک جانب اسے زیر زمین تنظیموں کے بارے میں سب کچھ معلومات حاصل ہیں اور ان میں وہ سب سے بڑی حیثیت کا مالک ہے تو دوسری جانب مقامی انتظامیہ کا سب سے بڑا سربراہ، اب اس حیثیت سے اسے جو کامیابیاں حاصل ہوتی ہیں ان کا تصور تم خود کرلو بھلا اس کی نگاہوں سے کون پوشیدہ رہ سکتا ہے۔"

"اوہ...... مائی گاڈ لیکن پشکن یہ سب کچھ...... یہ سب کچھ تم نے کیسے معلوم کیا؟"

"بس تمہاری مہربانیاں ہیں، یہاں سے نکلنے کے بعد بھی ساری باتیں معلوم کرتا پھرا ہوں۔"

"بلاشبہ یہ بات تو شاید اس ملک کے وزیراعظم کو بھی معلوم نہیں ہوگی۔"

"چونکہ وہ اس ملک کا وزیراعظم ہوگا...... میں تو ایک معمولی سی شخصیت کا مالک ہوں۔" میں نے ہنستے ہوئے کہا۔

بہت دیر تک باتیں ہوتی رہیں، پھر میں نے کہا۔

"اگر موقع مل جائے تو ہم لوگوں کو اس جزیرے تک پہنچنا ہے، ذرا جائزہ لے لیا جائے اس کے بعد ہوسکتا ہے بات کچھ اور آگے بڑھائی جاسکے۔"

"میں بعد کے بارے میں کچھ نہیں کہتی لیکن اس جزیرے تک میں تمہیں لے جاسکتی ہوں۔" لی تھل نے پرجوش انداز میں کہا۔

میں خاموش ہوکر اس کی جانب دیکھنے لگا، ان جذباتی لڑکیوں کے بارے میں ابھی تک میں کوئی مناسب بندوبست نہیں کرسکا تھا جو کچھ انہوں نے کہا تھا وہ قابل غور تھا اور کم ازکم میں یہ تو نہیں چاہتا تھا کہ میری وجہ سے ایک پورا خاندان تباہ ہوجائے...... اندازہ یہی ہورہا تھا کہ وہ جو کچھ کہہ رہی ہیں اسے کرنے سے گریز نہیں کریں گی، ایک تھوڑی سی الجھن بھی ذہن میں تھی، ظاہر ہے میں اس طرح کی محبتیں نہیں پال سکتا تھا، میرے پاس بھلا ان باتوں کی

گنجائش کہاں تھی، لیکن تھوڑا سا وقت، تھوڑا سا کام تو کرنا ہی تھا، اس کے بعد یہ دیکھنا تھا کہ ڈین رشمیر کے اور میرے درمیان کیا صورت حال قائم رہتی ہے یا کس طرح میرا اور اس کا سامنا ہوگا، کیونکہ اب یہ بات تو علم میں آچکی تھی کہ ڈین رشمیر دانش منصور کی آمد سے پوری طرح باخبر ہے اور یقینی طور پر اسے بھی میری تلاش ہوگی، مجھے اس سے بہت سے کام لینے تھے، لیکن اسلحے کے اس انبار کا مسئلہ قابل غور تھا...... کچھ لمحے سوچنے کے بعد میں نے دل میں فیصلہ کیا کہ اور کچھ نہیں تو کم ازکم اس جزیرے کا جائزہ تو لے ہی لیا جائے جہاں وہ اسلحہ منتقل ہوا ہے اور پھر یہ دیکھو کہ ڈین رشمیر کس طرح اسے یہاں سے منتقل کرتا ہے...... ایک اچھا خاصا کام تھا جو غیر متوقع طور پر آپڑا تھا اور بہرحال میں اسے سرانجام دینے سے گریز نہیں کرنا چاہتا تھا، میں نے سوالیہ نگاہوں سے سورا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"جزیرے کا جائزہ لینے کے لئے کیا طریقہ کار اختیار کرنا ہوگا، ظاہر ہے وہ مقامی سیکرٹ سروس کی تحویل میں ہے۔"

"دراصل تارگون کے بارے میں کچھ عجیب وغریب روایات ہیں، تم اس علاقے کو دیکھو گے تو تمہیں حیرت ہوگی، تارگون ہمیشہ ہی ایک پراسرار جزیرہ رہا ہے، وہاں کون کون، کیا کیا کرتا ہے...... اس کے بارے میں کچھ معلومات حاصل نہیں ہیں، خیر میں تو ویسے بھی ہمہ دانی کا مظاہرہ نہیں کروں گی، کیونکہ ان معاملات سے میرا کوئی تعلق ہی نہیں رہا ہے، لیکن جیسا کہ میں نے تم سے کہا کہ اتفاق سے اس جزیرے کے بارے میں تھوڑی سی معلومات مجھے کاک ملٹن سے حاصل ہوئی تھیں۔"

"کاک ملٹن؟" میں نے سوالیہ انداز میں کہا اور سورا ہنس پڑی۔

"ہمارا وہ سرپرست جو اپنے دل میں ہمارے لئے برے خیالات رکھتا ہے، لیکن درحقیقت ہمارے بزرگوں کا کردار ادا کررہا ہے، گِگ مارٹن ہی ہے جو بہت سے معاملات میں ہماری رہنمائی کرتا ہے اور ہم ان دونوں کی وجہ سے بڑا محفوظ مقام رکھتے ہیں، کاک ملٹن اس سلسلے میں ہمارے کام آسکتا ہے...... ہاں یہ الگ بات ہے کہ ذرا طریقہ کار بدل لیا جائے۔"

"یعنی؟"

"یعنی کے آگے کچھ نہ پوچھو، یہ ذمے داری اگر مناسب سمجھو تو مجھ پر ہی چھوڑ دو۔"

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

''کیا تم اس جزیرے کو دیکھنا چاہتے ہو؟''

''سو فیصد...... وہ ایک بہتر جگہ ہوگی۔''

''تو پھر میں انتظام کرلوں؟''

''کب؟''

''زیادہ سے زیادہ کل، لیکن اس کے لئے مجھے کچھ گھنٹے ملٹن کے ساتھ بسر کرنا ہوں گے، سارے معاملات طے کرنے کے لئے۔''

''او کے سورا'' میں نے کہا اور وہ خاموش ہوگئی، اس کے بعد اس بات کی کوئی گنجائش نہیں رہی تھی کہ میں یہاں سے واپس چلا جاؤں، البتہ میں نے یہ بات آخری لہجے میں کہہ دی تھی کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ بڑی رقم وہ اپنے گھر روانہ کردیں، وہ دونوں اس سلسلے میں خاصی متذبذب تھیں، لیکن بہرحال انہیں میری بات تسلیم کرنی پڑی کیونکہ میں ان کی بات مان چکا تھا، چنانچہ یہ جھگڑا یہاں ختم ہوگیا۔

دوسرے دن دس بجے ناشتے وغیرہ سے فراغت حاصل کرنے کے بعد سورا نکل گئی۔ میں وہیں لی تھل کے ساتھ رہا تھا...... لی تھل کافی جذباتی باتیں کرتی رہی تھی اور پھر میں نے اسے ساتھ لے کر باہر قدم نکال دیئے تھے، تاکہ وہ اس رقم کو اپنے وطن بھجوانے کا بندوبست کرلے، لی تھل کو میری خواہش پر یہ سارے کام سرانجام دینے تھے اور دوپہر تک ہم اس کام سے فارغ ہوگئے، اب اس رقم کے منتقل ہونے کے آخری انتظامات کے بعد یہ اس کے وطن پہنچ جانی تھی۔

تقریباً ڈھائی بجے سورا واپس آگئی اور اس نے یہ خوشخبری سنائی کہ اب سے تھوڑی دیر کے بعد اگر ہم لوگ چاہیں تو جزیرے پر روانہ ہوسکتے ہیں...... کاک ملٹن نے تمام انتظامات کردیئے ہیں، اب یہ تو ممکن نہیں ہوسکتا تھا کہ لی تھل اور سورا کو میں اپنے ساتھ نہ لیتا...... انہوں نے خود بھی اس سلسلے میں ضد کی تھی، چنانچہ یہ پروگرام بنایا جانے لگا کہ جزیرے پر پہنچنے کے لئے کیا کیا جائے، ہم وہ تمام انتظامات کرتے رہے اور اس کے بعد سورا وغیرہ نے تیاریاں مکمل کرکے گھر سے باہر قدم نکال لئے...... پروگرام یہ تھا کہ سب سے پہلے ہم موٹر لانچ پر نکلیں گے اور جزیرے کے اطراف کا جائزہ لیں گے، اس کے درمیان دوسرے جزیرے بھی ہیں اور مقامی حکام کو ان جزیروں کے بارے میں کوئی شبہ نہیں ہے، وہاں کوئی ایسی بات نہیں

ہے جس کے لئے کوئی مشکل پیش آئے...... راستے میں سورا نے بتایا کہ سمندر سے ساحل پر دیئے جانے والے روشنی کے ان خفیہ سگنلز کو بھی مذاق کی حیثیت دے دی گئی ہے اور وہاں لوگ اچھی خاصی سیر و سیاحت کے لئے جاتے ہیں، موٹر لانچ پر صرف ایک ڈرائیور تھا جو مقامی آدمی تھا اور تھوڑا سا سنکی معلوم ہوتا تھا...... بہرحال تمام تر انتظامات کرنے کے بعد ہم لوگ چل پڑے...... لی تھل اور سورا نے میرے لئے بھی غوطہ خوری کا لباس مہیا کیا تھا اور کہا تھا کہ میں اس لباس کو پہن لوں اور اس کے اوپر دوسرا لباس، کسی بھی وقت ضرورت پیش آسکتی ہے، پھر ایک چھوٹے سے خوبصورت ساحل سے ہماری لانچ چل پڑی...... سمندر میں دور تک چھوٹی چھوٹی تفریحی لانچیں بکھری ہوئی تھیں...... ہم ساحل کے ساتھ ساتھ سفر کرتے ہوئے آگے بڑھتے گئے اور بہت دور نکل آئے۔ ساحل کے بالکل ساتھ ساتھ پائن کے درختوں کی شاخیں پھیلی ہوئی تھیں اور حقیقت میں یہ سفر بہت ہی دلکش محسوس ہورہا تھا...... آسمان اور زمین کے درمیان رنگ چمک رہے تھے، ایک دو مرتبہ لانچ ڈرائیور نے انجن بند کیا تو ہمیں ساحل کے گنجان درختوں کی طرف سے عجیب و غریب آوازیں سنائی دیں...... پہلے تو ہم یہی سمجھے کہ اس جزیرے پر انسان موجود ہیں، لیکن پھر ان آوازوں سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں رہا کہ وہ پرندوں کی آوازیں تھیں...... راستے میں جگہ جگہ سرخ، نیلے اور سبز رنگ کے تیرتے ہوئے مٹکے کی شکل کے برتن نظر آئے جن کے منہ چوڑے تھے...... جب پانی کی کوئی لہر ان کے اوپر سے گزرتی ہے تو سورج کی روشنی میں یوں لگتا ہے جیسے جواہرات جگمگا اٹھے ہوں، ہم مختلف جزیروں کے درمیان سے گزرتے رہے، پھر ہمارا رخ ٹارگون کی جانب ہوگیا اور ہم ان اطراف کا پوری طرح جائزہ لینے کے بعد آخر کار اپنے مشن پر چل پڑے۔

کاک ملٹن نے بتایا تھا کہ اس جزیرے پر ایک چھوٹی سی بندرگاہ بھی ہے اور ایک گہری کھاڑی اس جزیرے کے اندر تک چلی گئی ہے، جس کے اختتام پر وہ بندرگاہ بنی ہوئی ہے، کھاڑی اتنی گہری ہے کہ ایک اسٹیمر بھی اس میں آسانی سے داخل ہوسکتا ہے...... سمندر کے قریب اس ڈھلوان کھاڑی کو پائن کے گنجان درختوں نے اس طرح چھپا رکھا ہے کہ اسے باہر سے نہیں دیکھا جاسکتا، ویسے اسٹیمر جیسی بڑی کشتی کے لئے ایک بہترین بندرگاہ ہے اور اس بات کے امکانات بھی ہیں کہ وہاں ہمارا واسطہ کچھ لوگوں سے پڑ جائے، بہرحال جب ہم ساحل کی طرف سے جزیرے کے قریب پہنچے تو ہمیں وہاں نہ تو اسٹیمر جیسی کسی بڑی کشتی اور نہ

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہی بندرگاہ کی موجودگی کے آثار نظر آئے، لیکن ان کی تلاش میں اپنا راستہ تبدیل کرنے کی کوشش نہیں کی تھی، اب ہم جزیرے کے مغربی ساحل کی طرف جا رہے تھے۔

''مجھے تو یہاں ایسی کوئی بات نظر نہیں آتی۔'' لی تھل نے کہا۔

''تمہارا کیا خیال ہے، کیا جو کچھ وہاں کیا گیا ہے اس کے بعد اس کے تحفظ کے انتظامات نہیں کیئے گئے ہوں گے۔''

سورا نے ایک سمجھ داری کی بات کی۔

''یقیناً کیئے گئے ہوں گے۔''

''اور وہ لوگ آسانی سے منظرِ عام پر نہیں آئیں گے۔''

''ہوسکتا ہے۔'' وہ لوگ اپنی باتیں کر رہی تھیں اور میں اپنے طور پر ان تمام واقعات کے بارے میں سوچ رہا تھا، پھر چند منٹ کے بعد ہماری لانچ ساحل کے قریب اس حصے میں پہنچ گئی، جہاں پانی کی گہرائی صرف چار فٹ تھی...... ہم لانچ سے اُتر کر ساحل پر آ گئے اور پائن کے گنجان درختوں میں چند ہی قدم آگے بڑھے ہوں گے کہ مجھے رُکنا پڑا...... میں نے بغور اس علاقے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس جگہ درخت کافی چھدرے ہیں اور موسم بھی ذرا سخت ہے۔''

''ہاں...... لیکن ہمیں بہرحال اس بات کا خیال رکھنا ہوگا کہ کوئی ہمیں دیکھ نہ سکے، اس لئے درختوں کا سہارا لینا زیادہ مناسب ہے۔'' میں نے اس بات سے اتفاق کیا اور ہم اس پتلی سی پگڈنڈی پر چلنے لگے ہمیں اندازہ نہیں تھا کہ یہ پگڈنڈی ہمیں کہاں تک لے جائے گی، لیکن بظاہر ایسی کوئی چیز نظر نہیں آ رہی تھی جو ہمارے لئے پریشان کن ہوتی، تقریباً پانچ منٹ کے بعد ہم گنجان درختوں سے نکل آئے اور دُور دُور تک نگاہیں دوڑانے لگے...... اصل میں ہم یہ اندازہ لگانے کی کوشش کر رہے تھے کہ اسلحے کا اتنا عظیم الشان ذخیرہ رکھنے کے لئے انہوں نے یہاں کیا انتظام کیا ہے، کوئی عمارت، کوئی ایسی جگہ اور پھر ہمیں فوراً ہی یہ اندازہ ہوگیا...... گنجان درختوں کے دوسری طرف ایک بڑا دلفریب منظر تھا...... لکڑی کا بنا ہوا وہ مکان بے حد خوب صورت بھی تھا اور بہت وسیع و عریض بھی، سامنے کی سمت ایک برانڈہ بنایا گیا تھا اور مچھروں سے بچاؤ کے لئے پورے مکان کے گرد جالی لگائی گئی تھی، اس مکان کے پس منظر میں درختوں کے اس پار نیلے سمندر کی جھلک بھی نظر آ رہی تھی...... مکان کے آس پاس کسی ذی روح کا نام و

نشان نہیں تھا اور نہ ہی ایسے کوئی آثار دکھائی دے رہے تھے جس سے یہ اندازہ ہوتا کہ مکان میں کچھ افراد موجود ہیں...... ہم آگے بڑھتے چلے گئے محتاط انداز میں یہ سب کچھ کر رہے تھے، لیکن بہرحال سامنے تو آنا ہی تھا، چنانچہ ہم آہستہ آہستہ مکان کے دروازے پر پہنچ گئے اور یہ جائزہ لینے لگے کہ اندر داخل ہونے کے لئے کون سی جگہ مناسب ہے، پھر مکان کے اندر داخلے میں بھی ہمیں کوئی دقت نہیں ہوئی تھی اور ہم لوگ آگے بڑھتے چلے گئے، کافی دیر تک ہم مکان میں چکراتے رہے، لیکن کوئی انسان ہمیں یہاں نہیں ملا تھا، البتہ یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ لوگ وہاں موجود رہتے ہیں، ان کے بہت سے نشانات مل رہے تھے...... پھر ہم مکان کے مختلف حصوں سے گزرتے ہوئے اس کے عقبی حصے میں پہنچ گئے...... ہم یہ اندازہ نہیں لگا سکے تھے کہ وہ اسلحہ خانہ کہاں ہے۔

''ہوسکتا ہے یہاں اور بھی کچھ ایسی عمارتیں ہوں جن میں سے کسی عمارت کو اسلحہ خانہ بنایا گیا ہو۔''

''ممکن ہے۔''

''لیکن کم از کم اس مکان میں وہ اسلحہ خانہ نہیں ہے۔''

''ہوسکتا ہے یہاں اور بھی کچھ ایسی جگہیں ہوں یا پھر ایسے پہاڑی ٹیلے جن کے درمیان غار موجود ہوں۔''

''تو پھر کیوں نہ ہم یہاں سے باہر نکلیں۔''

''زیادہ مناسب ہے۔'' ہم لوگ مکان سے نکل کر اس کے دوسرے حصے پر موجود گھنے درختوں کے درمیان پہنچ گئے اور پھر یہاں بھی ہمیں ایک تنگ سی پگڈنڈی نظر آئی جس پر ہم نے آگے بڑھنا شروع کر دیا...... سورا نے متاثر کن لہجے میں کہا۔

''کچھ یوں نہیں محسوس ہو رہا مسٹر پشکن کہ جیسے کچھ نگاہیں چھپ کر ہمارا جائزہ لے رہی ہوں۔''

''ایں۔'' میں نے حیرت سے کہا۔

''یہ جزیرہ یقینی طور پر ہمارے لئے موت کا جزیرہ بن سکتا ہے، اگر ہم کسی کی نگاہوں میں آ گئے۔''

''لیکن تعجب ہے، وہ لوگ کہاں ہیں اور خاص طور سے اس مکان میں جو نشانات ہمیں

Uploaded By Muhammad Nadeem

ملے ہیں ان سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ لوگ یہاں موجود ہیں۔"

"میری سمجھ میں بھی کچھ نہیں آ رہا، لیکن اب کیا کیا جائے۔"

"دیکھو ابھی تو بہت وسعت ہے، اس جزیرے میں۔" میں نے کہا۔

"لیکن احتیاط شرط ہے، مجھے اندازہ ہے کہ اگر یہاں لوگ موجود ہیں تو ہماری لانچ ضرور دیکھ لی گئی ہوگی..... پتا نہیں لانچ کا ڈرائیور کس عالم میں ہے۔"

"ظاہر ہے پلٹ کر ہم اسے دیکھنے تو نہیں جا سکتے۔"

"نہیں اس کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔" سورا کے یہ احساس دلانے پر کہ اسے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے کوئی اسے دیکھ رہا ہے..... میں نے بھی غور کیا اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مجھے بھی یہ شبہ محسوس ہونے لگا کہ ایسا کیا جا رہا ہے..... یہ احساس شدت اختیار کرتا جا رہا تھا کہ اس جزیرے میں کوئی ان دیکھی قوت ہم پر نگاہ رکھے ہوئے ہے اور ہماری نقل و حرکت کا اس طرح جائزہ لیا جا رہا ہے جیسے کسی مائیکروسکوپ میں کوئی چیز دیکھی جاتی ہے..... مجھے یہ احساس بھی پریشان کر رہا تھا کہ ہم جس طرح بلا روک ٹوک بڑے اطمینان سے اس جزیرے پر آ گئے ہیں اس طرح یہاں سے نکل بھی سکیں گے یا نہیں۔"

بہرحال ہم نے اپنی تلاش جاری رکھی، لکڑی کا ایک اور وسیع و عریض مکان یہاں نظر آیا اور ہم نے اسے بھی دیکھ لینا مناسب سمجھا، پھر اس مکان کا جائزہ لینے کے بعد بھی یہی اندازہ ہوا کہ لوگ یہاں موجود ہیں، لیکن کم از کم وہ اسے اس مکان میں منتقل نہیں کیا گیا ہے، اب تو کھوپڑی چٹخنے لگی تھی، کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہاں موجود لوگ کہاں ہیں، پھر لی تھل نے تجویز پیش کی۔

"اگر ایک نگاہ لانچ کو دیکھ لیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔"

"مطلب۔"

"مطلب یہ کہ کم از کم یہ اندازہ ہو سکتا ہے کہ ہم کسی کی نگاہوں میں ہیں یا نہیں؟" میں لی تھل کی بات پر غور کرنے لگا اور اس کا مطلب سمجھ گیا، وہ یہ کہنا چاہتی تھی کہ اگر کچھ لوگوں کو یہاں ہماری آمد کا علم ہو گیا ہے تو سب سے پہلے ہماری لانچ پر قبضہ کیا گیا ہوگا اور اس بات کے امکانات نظر آتے تھے، بہرحال میں سوچ رہا تھا کہ شاید مجھ سے تھوڑی سی غلطی ہوئی ہے۔ اگر میں یہاں تنہا ہی کسی نہ کسی شکل میں آ جاتا تو زیادہ موزوں تھا، کسی کو ہماری آمد کا علم نہیں

ہوتا، اپنے آپ کو تو میں ان لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ کر سکتا تھا، لیکن لی تھل اور سورا کو نہیں، بہرحال میں نے ان کا یہ مشورہ مان لیا اور ہم لوگ کسی ایسی جگہ پہنچنے کی کوشش کرنے لگے جہاں سے بلندی پر چڑھ کر اس کھاڑی کا جائزہ لے سکیں، جہاں ہماری لانچ موجود تھی، تھوڑا فاصلہ طے کرنے کے بعد آخرکار ہمیں ایک چٹان نظر آئی اور ہم اس پر چڑھنے لگے۔ چٹان گھاس سے ڈھکی ہوئی تھی اور اس قدر بلند تھی کہ اسے چھوٹا سا پہاڑی ٹیلہ کہا جا سکتا تھا، اس چٹان سے ساحل کا وہ حصہ دیکھا جا سکتا تھا جہاں ہم نے اپنی لانچ چھوڑی تھی۔ ہم چٹان کے اوپر پہنچ گئے..... لانچ ہمیں نظر بھی آ گئی لیکن لانچ کا ڈرائیور وہاں موجود نہیں تھا..... یہ بات کسی قدر حیرت کا مظہر تھی، لیکن اس خوف کا بھی کیا ہو سکتا ہے... لانچ کے ڈرائیور کو انہوں نے قبضے میں لے لیا ہو اور پھر ہم چٹان سے اترے بھی نہیں تھے کہ دفعتاً ہمیں کچھ افراد نظر آئے، وہ مسلح تھے اور ان کے ہاتھوں میں قیمتی رائفلیں دبی ہوئی تھیں... چٹان سے زیادہ فاصلہ بھی نہیں تھا ان کا، وہ لوگ آپس میں کچھ گفتگو بھی کر رہے تھے اور ان کی نگاہیں بھی چاروں طرف بھٹک رہی تھیں... میں نے سرد لہجے میں کہا۔

"تمہارا اندازہ درست نکلا سورا، یہ ٹولیاں بنا کر ہماری تلاش میں نکل کھڑے ہوئے ہیں اور یقینی طور پر انہیں ہماری یہاں آمد کا علم لانچ سے ہی ہوا ہے اور اندازہ یہ ہوتا ہے کہ ان میں سے کسی نے ہمیں ابھی تک دیکھا نہیں ہے، چونکہ ان کے گردن اٹھا اٹھا کر دیکھنے کا انداز یہ ظاہر کرتا ہے کہ انہیں کسی کی آمد کا شبہ بے شک ہے، لیکن وہ ان لوگوں کو دیکھ نہیں سکے ہیں، جن کی انہیں تلاش ہے۔"

"اس کا مقصد ہے کہ لانچ کا ڈرائیور ان کے قبضے میں آ چکا ہے..." لی تھل نے تشویش بھرے لہجے میں کہا اور میں پرخیال انداز میں گردن ہلانے لگا... اچانک ہی کچھ فاصلے سے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں اور دوسرے لمحے ایک آدمی چیختا ہوا درختوں سے برآمد ہوا۔

"اس نے خودکشی کر لی... وہ مر گیا ہے۔" یہ بات کس کے بارے میں کہی جا رہی تھی، یہ تو سمجھ میں نہیں آیا، لیکن یہ لوگ اس کی جانب متوجہ ہو گئے تھے، آنے والا انہیں کچھ بتانے لگا..... اسی لمحے کچھ اور آدمی بھی درختوں سے نکل آئے، ان سب کے ہاتھوں میں رائفلیں دبی ہوئی تھیں اور وہ دائیں بائیں دیکھتے ہوئے اسی طرف دوڑے چلے آ رہے تھے، پھر ہم اس چٹان پر نہ رکے اور عقبی حصے سے نیچے اترنے لگے، سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اب کیا کیا جائے،

WWW.PAKSOCIETY.COM

بھاگنے کا راستہ تقریباً ختم ہوگیا تھا اور یقینی ہوگیا تھا کہ یہاں ہم بھیگے ہوئے چوہوں کی طرح پکڑے جائیں گے، مجھے اپنے آپ سے زیادہ لی تھل اور سورا کی فکر تھی اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ انسان کو جس طرح بھی بن سکے اپنے کسی مشن کی سرانجام دہی کے لئے اس قسم کے واقعات سے بچنا چاہئے، اب یہ ممکن نہیں تھا کہ ان کو بچا کر یہاں سے نکالا جائے...... لانچ کے بارے میں بھی میں خاصی مایوسی کا شکار ہوگیا تھا...... بہرحال ہم لوگ وہاں سے اتر کر آہستہ آہستہ گھاس کے درمیان رینگنے لگے...... یہ راستہ ذرا دشوار گزار تھا اور اس جگہ جھاڑیوں میں جگہ جگہ چھوٹی چھوٹی خشک مچھلیاں اور کیکڑوں کی ہڈیاں بکھری ہوئی تھیں...... یہ کیکڑے اور مچھلیاں یقیناً سمندری پرندوں کی چونچوں سے گری ہوں گی جو ساحل پر اپنے شکار کی تلاش میں منڈلاتے رہتے ہیں...... ہم نے ابھی چند فٹ کا فاصلہ طے کیا تھا کہ میرا ہاتھ ایک انسانی کھوپڑی سے ٹکرایا جو چٹان کی بھربھری مٹی میں دبی ہوئی تھی، اس کے قریب ہی کیکڑے کی چند ہڈیاں بھی پڑی ہوئی تھیں...... انسانی کھوپڑی کو دیکھ کر دونوں لڑکیوں کے سینوں میں سانسیں رک گئیں اور وہ اِدھر اُدھر دیکھنے لگیں...... انسانی کھوپڑی سے چند گز کے فاصلے پر ہی ایک انسانی ڈھانچہ بھی نظر آرہا تھا، پتا نہیں یہ سب کچھ کیا تھا، لیکن اس وقت جن حالات میں ہم لوگ سفر کر رہے تھے اس کے تحت ایسی کسی چیز پر غور کرنے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا...... تھوڑے ہی فاصلے پر ایک چٹان کی نگر نکلی ہوئی نظر آئی، اگر اس نگر سے لٹک کر دیکھا جاتا تو پانی میں ڈوبی ہوئی چٹان کی جڑ بھی نظر آسکتی تھی، یہاں لہریں ہلکے ہلکے شور سے ٹکرا رہی تھیں اور اس جگہ پانی بہت گہرا تھا۔ وہاں سے تقریباً پینتیس فٹ آگے پانی میں ایک بڑا ٹیلہ اُبھرا ہوا تھا اور یہ ٹیلہ اس وقت میرے خیال میں ایک بہتر جگہ ہوسکتی تھی، جہاں وہ لوگ ہمیں تلاش کرنے میں ناکام رہتے۔"

"اب کیا کیا جائے؟"

"ایک ہی راستہ ہے۔" میں نے کہا۔

"کیا؟"

"پانی میں چھپ کر ہم اس ٹیلے کی جانب بڑھیں اور وہاں اپنے لئے کوئی مسکن بنائیں۔ یہاں تک کہ یہ لوگ ہماری تلاش سے مایوس ہوجائیں...... اس کے بعد ہم اس کھاڑی میں پہنچنے کی کوشش کریں گے اور پھر خود ہی لانچ کو وہاں سے لے جایا جاسکے گا۔"

"اور ڈرائیور؟" سورا نے عجیب سے لہجے میں پوچھا۔

"کچھ نہیں کہا جاسکتا ڈیئر سورا اس بات کے امکانات موجود تھے کہ ہمیں یہاں خطرات کا سامنا کرنا پڑے، لیکن تمہاری ضد کے آگے میں کچھ نہیں کرسکا۔"

"نہیں تم بے فکر رہو پشکن، ہر قسم کے خطرات سے نمٹنے کے لئے ہم بھی تیار ہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔"

"تو پھر کیا خیال ہے؟"

"اس تک پہنچنا خاصا مشکل کام ہوگا۔"

"دفعتاً ہی عقب سے شور کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز بھی، غالباً وہ لوگ ہماری چٹان والی پگڈنڈی کی طرف آرہے تھے اور انہوں نے ہماری سمت کا اندازہ کرلیا تھا۔"

"ہری اپ سورا" میں نے انہیں اشارہ کیا، حالانکہ ہمارے جسموں پر پلاسٹک کے لباس موجود تھے، لیکن بہرحال ہم اپنے ماسک وغیرہ نہیں لگا سکتے تھے اور نہ ہی اوپری لباس کو اتارنے کی کوشش کی جاسکتی تھی، کیونکہ عقب سے خطرہ قریب آتا جارہا تھا...... میں نے ان لوگوں کو ہدایت کی۔

"پانی کے اندر ہی تیرتے ہوئے چٹان کی شمالی سمت نکل جانا اور دوسری طرف پہنچنے سے پہلے سطح پر آنے کی کوشش نہ کرنا، اگر کسی وقت محسوس کرو کہ اوپر آرہے ہو تو کائی کو پکڑ لینا اور اس کے نیچے نیچے تیرتے ہوئے دوسری طرف چلے جانا جلدی کرو...... ہمیں اسی انداز میں آگے بڑھنا ہے۔"

مجھے احساس ہوا کہ ہم سے تقریباً پچاس گز کے فاصلے پر جھاڑیوں کی شاخیں چٹخنے کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں وہ لوگ اب ہم سے صرف پچاس گز کے فاصلے پر رہ گئے تھے اور اس کے بعد اس کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ ہم چٹان سے سمندر میں چھلانگ لگادیں...... خلاف توقع یہ چھلانگیں خاصی لمبی لگائی گئی تھیں اور ہم پانی میں جاپڑے تھے...... پانی کے نیچے ہی نیچے تیرتے ہوئے ہم لوگ آہستہ آہستہ اس ٹیلے کی جانب بڑھنے لگے اور پھر اس کے قریب پہنچ گئے...... اس کا کنارہ پانی سے تقریباً ڈیڑھ دو انچ باہر نکلا ہوا تھا۔ ٹیلے کی لمبائی چوڑائی دس فٹ مربع کے قریب تھی اور اوپر سے یہ عجیب سی کیفیت رکھتا تھا، اس پر موٹی

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

موٹی کائی جمی ہوئی تھی اور اس کائی کے پیچھے آرام سے چھپا جا سکتا تھا..... درحقیقت اس وقت یہ ٹیلہ ہمارے لئے خوش بخت ہی ثابت ہوا تھا کیونکہ عارضی طور پر چھپنے کے لئے یہ ایک اچھی پناہ گاہ ثابت ہو سکتا تھا..... میں نے ان لوگوں کو اشارہ کیا اور ہم پانی سے شرابور لباس سمیٹے ہوئے اوپر آ گئے اور اس جگہ لیٹ کر لمبی لمبی سانسیں لینے لگے۔ وہ لوگ یقینی طور پر اب اس چٹان پر پہنچ گئے تھے جہاں سے ہم تھوڑی دیر قبل چلے تھے..... اگر ہم ذرا سی بھی چوک کرتے تو اس وقت ان کی گولیوں کی زد میں ہوتے..... پانی سے شرابور لباس عذاب بنے ہوئے تھے، لیکن اندازہ یہ تھا کہ دھوپ اس سلسلے میں ہماری معاون ہوگی اور تھوڑی دیر کے بعد ہمارے یہ لباس خشک ہو جائیں گے۔ سورا نے کہا۔

''کیا خیال ہے یہ لباس اتار لئے جائیں۔''

''مناسب نہیں ہوگا کیونکہ کسی بھی لمحے ہمیں یہ جگہ چھوڑنی پڑ سکتی ہے اور اس وقت یہ لباس بھی ہمیں یہیں چھوڑنا پڑیں گے..... غوطہ خوری کے لباسوں میں شہر میں داخل ہونا ممکن نہیں ہوگا۔'' لی تھل آہستہ سے ہنس پڑی تھی اور اس کی ہنسی یہ بتا رہی تھی کہ وہ ان واقعات سے خوفزدہ نہیں ہے..... کم از کم اس بات کا اندازہ تو مجھے بھی تھا کہ ان لڑکیوں نے جن راستوں پر قدم اٹھائے ہیں ان راستوں پر انہیں اس قسم کے خطرات سے بیشتر واسطہ پڑتا رہتا ہوگا اور وہ ان خطرات سے نمٹنا جانتی ہوں گی، لیکن بہرحال میرے لئے یہ بات خاصی تشویش ناک تھی، کیونکہ میں یہ جانتا تھا کہ ذین رشمیر اس اسلحے کی طرف سے خاصا بددل ہو چکا ہے اور وہ اس سلسلے میں شاید اب بیلی گون کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں ہے، وہ سب کچھ اپنی جگہ لیکن اس وقت کا جو مسئلہ تھا وہ خاصا پریشان کن تھا اور مجھے اپنے آپ ہی پر جھلاہٹ ہو رہی تھی، میں نے گہری نظروں سے چاروں طرف دیکھا، کئی انچ موٹی کائی کسی جال کی طرح بکھری ہوئی تھی..... اگر اسے اپنے اُوپر ڈال لیا جائے تو دُور سے کسی قسم کا شبہ نہیں ہو سکتا تھا اور ہم فی الحال یہاں محفوظ تھے۔

بہرحال یہ سب کچھ بڑا پریشان کن تھا..... دھوپ نے واقعی بڑا سہارا دیا تھا اور ہمارے لباس برق رفتاری سے خشک ہو رہے تھے، لیکن پھر ایک آواز سنائی دی اور ہم چونک پڑے۔ آواز بہت دُور سے آ رہی تھی، لیکن میں بھی اس سے آشنا تھا اور دونوں لڑکیاں بھی..... یہ ہیلی کاپٹر کی آواز تھی..... سورا نے آہستہ سے کہا۔

''وہ لوگ اب کسی قیمت پر ہمیں چھوڑنا نہیں چاہتے..... کیونکہ بہرحال ایک اجنبی لانچ انہیں اپنی کھاڑی میں نظر آ گئی ہے اور انہوں نے اس کے خلاف کارروائی کر دی ہے۔''

میں نے کوئی جواب نہیں دیا، ہیلی کاپٹر آخرکار جزیرے پر پہنچ گیا اور اس وقت ہم نے یہی کیا کہ موٹی کائی کا جال اپنے اوپر ڈال لیا..... اس طرح سے اگر ہیلی کاپٹر ہمارے سروں پر سے بھی گزرتا تو ہم شاید اسے نظر نہیں آ سکتے تھے..... بشرطیکہ وہاں موجود لوگوں نے ہماری سمت کا صحیح اندازہ نہ لگا لیا ہو..... کائی سے ہوا بھی آ رہی تھی جس سے ہمیں سانس لینے میں کوئی دشواری نہیں پیش آ رہی تھی..... ہم درحقیقت اس وقت اس کائی کے شکر گزار تھے جو ہمارے لئے بہترین کیموفلاج ثابت ہوئی تھی۔ وہ لوگ اب مسلسل جدوجہد کر رہے تھے۔ ہیلی کاپٹر نے کئی چکر لگائے اور اس کے بعد غالباً کسی جگہ اُتر گیا کیونکہ اب اس کی مکروہ آواز نہیں آ رہی تھی، میں اس وقت اس لانچ ڈرائیور کے بارے میں سوچ رہا تھا، یہ بات طے تھی کہ اس پر تشدد کر کے ہمارے بارے میں معلومات حاصل کر لی گئی ہوں گی اور انہیں علم ہو گیا ہوگا کہ یہاں داخل ہونے والے صرف تین افراد ہیں، لیکن یہ بات بھی طے تھی کہ اس جزیرے پر اب اتر کر اسلحہ خانہ تلاش کرنا ایک مشکل کام تھا..... مشکل کام تو یہ بھی تھا کہ ہم دوبارہ اس لانچ کو لے کر یہاں سے نکل سکیں..... میں نے آہستہ سے کہا۔

''لی تھل یہ تو طے ہے کہ انہوں نے اسلحہ خانے کے گرد اپنا حصار بنا لیا ہوگا اور ہم اس تک اب نہیں پہنچ سکتے، لیکن اب کچھ ایسا بھی احساس ہو رہا ہے کہ اس جزیرے سے فرار ہونا مشکل ہے، کیونکہ ان لوگوں کو ہماری یہاں آمد کا علم ہو گیا ہے اور ہمارے واپسی کے راستے ختم کر دیئے گئے ہیں۔'' لی تھل نے کوئی جواب نہیں دیا اور یہ خاموشی خاصی طویل ہوتی گئی..... کبھی کبھی ہوا کی لہروں پر انسانی شور سنائی دے جاتا تھا، پھر اس کے بعد اچانک ہی ہم نے ہیلی کاپٹر کی مشین سٹارٹ ہونے کی آواز سنی اور ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو گیا..... اس نے پھر جزیرے کے کئی چکر لگائے تھے اور ایک دوبار بالکل ہمارے سر پر سے بھی گزرا تھا، لیکن اس موٹی کائی نے ہماری واقعی اس وقت بڑی معاونت کی تھی..... ہیلی کاپٹر نے اپنے چکر پورے کرنے کے بعد ایک سمت اختیار کر لی۔ غالباً وہ لوگ ہماری تلاش سے مایوس ہو گئے تھے، لیکن یہ بات تو خواب میں بھی نہیں سوچی جا سکتی تھی کہ وہ اس بات سے مطمئن ہو گئے ہوں کہ اب ہم اس جزیرے پر نہیں ہیں..... لانچ کے بغیر کسی کا یہاں سے نکل جانا ناممکن عمل تھا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

پھر ہیلی کاپٹر کی آواز معدوم ہوگئی..... وہ یقینی طور پر واپس چلا گیا تھا، لیکن اس کے بعد ہم نے ایک بڑی سی کشتی دیکھی جو پائن کے گنجان درختوں میں چھپی ہوئی کھاڑی سے نکل رہی تھی..... یہ بڑی کشتی جزیرے کے اندر یقیناً اس خفیہ بندرگاہ سے نکلی تھی جہاں ہم نے اپنی کشتی روکی تھی، کشتی کی رفتار بہت تیز تھی اور وہ برق رفتاری سے اس چٹان کی جانب آرہی تھی، جہاں ہم لوگ موجود تھے..... ویزکائی ہمیں اپنے اندر چھپائے ہوئے تھی، سورج کی ڈھلتی ہوئی روشنی میں کشتی میں سوار آدمیوں کے چہرے صاف نظر آرہے تھے..... کشتی اتنی بڑی تھی کہ اس پر دو چھوٹی کشتیاں اور موجود تھیں، جنہیں ضرورت کے وقت پانی میں اتارا جاسکتا تھا..... اسٹیمر نما کشتی ہمارے بہت قریب سے گزری اور بے حد تیز رفتاری سے گہرے سمندر کی جانب چل پڑی۔ ہم خاموشی سے اسے جاتے ہوئے دیکھ رہے تھے، کوئی بات سمجھ میں نہیں آرہی تھی..... کشتی میں خاصے افراد موجود تھے..... یوں محسوس ہوتا تھا کہ وہ لوگ جو اس جزیرے پر ہمیں تلاش کررہے تھے، سارے کے سارے اس کشتی پر بیٹھ کر چل پڑے ہیں..... پتا نہیں اب ان کا مشن کیا تھا، لیکن اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا..... اچانک ہی جزیرے کے ایک حصے میں ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور یوں محسوس ہوا جیسے پورا جزیرہ ہوا میں اُڑ رہا ہو..... دھماکے کی شدت اس قدر خوفناک تھی کہ ہمارے کان بند ہوگئے اور دماغ میں سیٹی سی بجنے لگیں، لیکن پھر اس سے بھی بھیانک دھماکہ ہوا اور اس دھماکے نے ہمیں چٹان سے اُچھال کر پانی میں پھینک دیا..... لکڑیاں درخت، دھواں، پتھر فضا میں چھتری کی طرح بلند ہوگئے اور آن کی آن میں چاروں طرف پھیل گئے۔ پانی میں اپنے آپ کو سنبھالنا ناممکن لگا، کیونکہ اچانک ہی سمندر کی لہریں تیز ہوگئیں..... میں نے لی تھل اور سورا کی دلدوز چیخیں سنیں اور اس کے بعد اچانک ایک پہاڑی چٹان میری پشت پر آگری۔ محسوس ایسا ہی ہوا تھا کہ جیسے چٹان ہی آگئی ہو اور پھر کچھ اور محسوسات، مجھے یوں لگا جیسے بے پناہ وزن مجھے پانی کی گہرائیوں میں لے جارہا ہو..... پھر میرا سینہ زیر سمندر کسی چیز سے ٹکرایا..... سر میں تیز روشنیوں کے دھماکے ہوئے اور اس کے بعد فضا میں تاریکیاں ہی تاریکیاں پھیل گئیں، اب ان تاریکیوں میں کچھ بھی نہیں تھا۔ میں بھی نہیں تھا۔

❁ ❁ ❁

اگر زندگی باقی ہوتی ہے اور موت نہیں آتی تو پھر ہوش آجاتا ہے اس خوفناک ہنگامہ آرائی کے بعد مجھے ہوش آگیا تھا اور ہوش بھی آیا تھا تو اس طرح کی پرلطف بات تھی میں ایک خیمے کے اندر تھا۔ سفید رنگ کا بلند و بالا خیمہ خاصی اچھی حیثیت کا حامل تھا۔ اور اس میں بچھا ہوا بستر بھی قیمتی لیکن یہ نئی کہانی کہاں سے شروع ہوئی ہے۔ ہاں سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی ہاتھوں سے بندھی ہوئی پٹی کو ٹٹولنے کے بعد میں اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔ بہرحال اپنے بارے میں بھی کبھی اس طرح تفتیش کرنی ہوتی ہے۔ اپنے بارے میں سوچا میں کون ہوں لیکن کچھ یاد نہ آیا بلکہ دماغ میں درد ہونے لگا۔ چند لمحوں کے بعد اپنی جگہ سے اٹھ گیا تو بدن کو نقاہت کا احساس ہوا اس نقاہت کی وجہ سر سے بہہ جانے والا خون نہیں تھا بلکہ شاید بھوک پیاس تھی۔ حلق بھی پیاس کی شدت کا شکار تھا اور اسی طرح پیٹ کا بھی احساس ہوتا تھا چنانچہ میں خیمے کا پردہ اٹھا کر باہر نکل آیا اور پھر یہی محسوس ہوا کہ جیسے عالم بالا کا سفر کررہا ہوں منظر اور ماحول ہی بدلا ہوا تھا جیسے ہی میں باہر نکلا میں نے دو افراد کو دیکھا جو بیٹھے ہوئے ایک دوسرے سے باتیں کررہے تھے مجھے دیکھ کر اچھل پڑے اور اجنبی زبان میں نجانے کیا کیا کہنے لگے پھر انہوں نے چیخ چیخ کر دوسروں کو آوازیں دیں اور پانچ چھ افراد میرے سامنے جمع ہوگئے ان کے لباس اور حلیے سے میں نے اندازہ لگالیا تھا کہ یہ عربی النسل ہیں لیکن مسئلہ کیا ہے میں نے ان میں سے ایک کو اشارہ کیا تو وہ میرے قریب آگیا۔

''کیا تم انگریزی میں بات کرسکتے ہو۔''

''تھوڑی۔'' اس نے جواب دیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

"مجھے جانتے ہو۔"

"ہاں کیوں نہیں۔"

"کون ہوں میں۔"

"زخمی۔"

"مطلب۔"

"زخمی کا مطلب زخمی ہوتا ہے مگر تم کب ہوش میں آئے۔"

"جب بھی آیا اب تو تمہارے سامنے کھڑا ہوا ہوں مجھے اپنے بارے میں نہیں بتاؤ گے۔"

"شیخ شکار پر گیا ہوا ہے، ہمیں اس کی واپسی کا انتظار کرنا ہوگا۔"

"کون شیخ۔"

"اس کا نام ادب سے لو وہ تمہارا محسن ہے۔" اسی شخص نے جواب دیا۔

"میں اپنے محسن کا نام تو جان سکتا ہوں ناں۔"

"تم شیخ حماد کے مہمان ہو۔"

"شیخ حماد۔"

"ہاں۔"

"یہ کونسا علاقہ ہے۔" میں نے سوال کیا میں نے محسوس کیا کہ صرف یہ شخص جو مجھ سے باتیں کر رہا ہے تھوڑی بہت انگریزی سے واقف ہے اور دوسرے لوگ ہمارے درمیان ہونے والی گفتگو کو نہ سمجھنے والے انداز میں سن رہے تھے وہ چند لمحات کے بعد بولا۔

"کیا تمہیں اس کے بارے میں معلوم نہیں ہے۔"

"نہیں میرے دوست میں نہیں جانتا۔"

"یہ جبوتی کا ساحلی علاقہ ہے جبوتی کے بارے میں تو جانتے ہو۔" میں ذہن پر زور دینے لگا۔ لیکن کچھ یاد نہ آیا۔ وہ شخص پھر بولا۔ شمال مشرقی افریقہ میں خلیج عون کے ساحل پر واقع اس ملک کے قرب وجوار میں صومالیہ اور ایتھوپیا ہیں اور یہ اسلامی ملک ہے کچھ عجیب عجیب سے احساسات ذہن میں پیدا ہو گئے۔ مجھے دل ہی دل میں اپنے آپ پر ہنسی آنے لگی اور میں نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر گردن ہلائی اب اس سے زیادہ اس سے اور کیا پوچھتا

لیکن پھر وہ سب ہی مستعد ہو گئے میں نے سامنے سے ایک نوجوان لڑکی کو آتے ہوئے دیکھا تھا عربی لباس میں ملبوس تھی آدھے چہرے پر باریک نقاب پڑا ہوا تھا لیکن سیاہ رنگ کا یہ خوبصورت نقاب اس کی روپوشی میں ناکام تھا اور بالوں کے جو گچھے پیشانی پر لٹک آئے تھے ان کا رنگ بھی گہرا سیاہ تھا حسین آنکھیں اس کے بے مثال حسن کی نمائندگی کرتی تھیں چلنے کے انداز میں ایک عجیب سی پھرتی تھی بہرحال کائنات میں عورت کی موجودگی ماحول کے حسن کا اشارہ ہے اور میں اس وقت اسے دیکھ کر ایک عجیب سی کیفیت کا شکار ہو گیا تھا یہاں موجود پہرے دار جوان خیموں کے درمیان پہرہ دے رہے تھے گردن جھکا کر پیچھے ہٹ گئے اور آنے والی آہستہ آہستہ چلتی ہوئی میرے قریب پہنچ گئی اس کے حسین ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی تب اس نے میرے قریب آکر کہا۔

"میں نے تمہیں دور سے دیکھ لیا تھا تم کئی دن کے بعد ہوش میں آئے ہو کیا تم اپنے حواس میں ہو۔" میں نے گہری نگاہوں سے اسے دیکھا تو وہ بولی۔

"میرا نام نقرہ ہے یہاں کے لوگ مجھے خاتون نقرہ کہتے ہیں اور میں امیر حماد کی بھتیجی ہوں۔"

"میں آپ کا شکر گزار ہوں خاتون نقرہ اور لاتعداد سوالات میرے ذہن میں بکھرے ہوئے ہیں جانتا ہوں کہ کمال مہربانی سے کام لے کر آپ نے مجھے یہاں جگہ دی ہے اور یہ بات بھی میرے لیے تعجب خیز ہے کہ میں کئی دن بے ہوش رہا ہوں ہر انسان کو اپنے بارے میں جاننے کی خواہش ہوتی ہے آپ کی ان مہربانیوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں آپ کو کہاں سے دستیاب ہوا۔"

"آؤ میرے ساتھ مجھے خوشی ہے کہ تمہارے حواس قائم ہوئے دیوانگی کے عالم میں بھٹکتے پھر رہے تھے آؤ میرے ساتھ میں تمہیں تمہارے بارے میں بتاتی ہوں۔" میں نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور دل ہی دل میں افسوس کرنے لگا کہ کاش یہ دیوانگی مجھ پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مسلط ہو جاتی ذہن ہزاروں سوچوں سے آزاد ہو جاتا کم از کم دل میں وہ احساسات تو نہ ابھرتے جو لاکھ اپنے آپ کو سمجھانے کے باوجود میری ذات پر مسلط ہو جاتے تھے۔ اچھے خاصے خیمے لگے ہوئے تھے خیموں کا باقاعدہ شہر سا آباد تھا۔ لیکن امیر حماد یہ اور خاتون نقرہ اور پھر یہ سب کچھ...... تھوڑی دیر کے بعد میں اس بڑے خیمے میں داخل ہو گیا جس کے بارے میں داخل

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہونے سے پہلے ہی اندازہ لگا لیا تھا کہ شاندار ہوگا جنگل میں منگل منایا جاسکتا ہے۔ دولت مندوں کے لیے یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے دنیا کے مختلف ملکوں میں چلتے پھرتے عظیم الشان گھر جنہیں ٹرالر کہا جاتا ہے اپنی پسند کی جگہوں پر فردکش زندگی کو کتنے انوکھے رخ دیے گئے ہیں ایک طرف پشت پر وزنی بوجھ جو کبھی نہیں اترتا اور چند پیسوں کے لیے انسان کو جانوروں کی طرح مصروف رہنا پڑتا ہے دوسری طرف زندگی کے یہ عیش وعشرت جنہیں دیکھ کر رشک آئے خاتون نقرہ نے یہاں بھی محل سرا بنالیا تھا اس عظیم الشان خیمے کی سجاوٹ دیکھنے کے قابل تھی۔ بہر حال مجھے کمال مہربانی سے بیٹھنے کی پیشکش کی گئی پھر اس نے پوچھا۔

”تمہیں بھوک لگ رہی ہوگی۔“

”جی خاتون نقرہ۔“ تھوڑے فاصلے پر دو اور خوبصورت لڑکیاں مستعد کھڑی ہوئی تھیں الف لیلیٰ کا ماحول محسوس رہا تھا۔ خاتون نقرہ نے کہا۔

”زیب مہمان کے لیے کھانے پینے کی چیزیں لائی جائیں“ تعمیل حکم ہوئی دونوں لڑکیاں باہر نکل گئیں تو خاتون نقرہ نے کہا۔

”میں تمہارے ماضی کے بارے میں کچھ نہیں جانتی میں اور میرے بھائی یہاں بہت عرصے سے فردکش ہیں امیر حماد گھوڑوں کے تاجر ہیں اور ان علاقوں میں گھوڑوں کی اچھی نسلیں پائی جاتی ہیں یہاں ان کی باقاعدہ افزائش ہوتی ہے۔ پھر امیر یہ گھوڑے پکڑ کر ان کی تربیت کرتے ہیں اور اس کے بعد یہ جبوتی کے اطراف کے ممالک میں ایکسپورٹ کردیے جاتے ہیں میں ان کی بھتیجی ہوں اور یوں سمجھو کہ ان کے لیے اولاد کی مانند کیونکہ امیر حماد نے شادی نہیں کی ہم لوگ یہاں فروکش تھے کہ ہم نے تمہیں دیکھا پہاڑوں میں بھٹک رہے تھے حکیم ظاہر نے کہا کہ یہ شخص دیوانہ ہے لیکن کسی حادثے نے اسے دیوانہ کردیا ہے حکیم ظاہر تمہیں مصنوعی خوراک دیتے رہے ہیں اور ان کا کہنا تھا کہ ایک دن تم اپنے پورے حواس میں آکر ہمیں اپنے بارے میں بتاؤ گے۔“ میں نے آنکھیں بند کرلی تھیں حیرت کا جتنا بھی غلبہ مجھ پر نہ ہوتا کم تھا کیا پرلطف زندگی ہے انوکھی انوکھی کیفیتوں سے دوچار لیکن اس وقت میں اپنے اندر کسی قسم کی دیوانگی یا کمی نہیں پا رہا تھا ہوش وحواس قائم تھے سوچ سمجھ سکتا تھا۔ آہ کیا مشکل زندگی ہے سوچوں سے لاکھ پیچھا چھڑانے کی کوشش کی جائے لیکن پیچھا نہیں چھوٹتا لمحوں میں فیصلہ بھی کرنا تھا یہ امیر حماد بے ضرر آدمی معلوم ہوتا تھا کم از کم میرے لیے میں اپنے خلاف کسی

قسم کی سازش کا تعین نہیں کرسکتا تھا۔ چنانچہ اگر اپنے آپ کو گم ہی رہنے دیا جائے تو کیا حرج ہے اب کسے کسے اپنی بے تکی داستان سناتا رہتا۔ لمحوں میں یہ فیصلہ کرلیا کہ دنیا کی نگاہوں میں اپنا ماضی بھول چکا ہوں اور کچھ یاد نہیں ہے سب کچھ بے کار تھا۔ وہ مجھے دیکھ رہی تھی۔ کچھ ہی لمحوں کے بعد کھانے پینے کی اشیاء آگئیں جنہیں احترام سے میرے سامنے رکھ دیا گیا اور خاتون نقرہ نے کہا۔

”تکلف کرو گے تو مجھے پسند نہیں آئے گا شکم سیر ہو جاؤ حکیم ظاہر نے بھی یہی کہا تھا۔“

حکیم ظاہر غالباً میرے معالج کا نام تھا بہر حال ایک دلکش ماحول نگاہوں کے سامنے تھا اور میں جو ہمیشہ ہی کھلونوں کی طرح مختلف ہاتھوں میں جاتا رہا تھا۔ یہاں بھی ذہنی طور پر کھلونا بننے کے لیے تیار ہوگیا۔ اور یہ فیصلہ کرنے کے بعد میں نے کھانے پینے کی اشیاء کی جانب ہاتھ بڑھا دیا اور بدن کو توانائی ملنے لگی خاتون نقرہ خاموش بیٹھی مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھ رہی تھی فی الوقت تو وہ میری سرپرست تھی میں اسے اپنے ساتھ کھانے کی دعوت کیسے دے سکتا تھا البتہ میں یہ سوچ رہا تھا کہ اس حسین عورت کے دل میں میرے لیے کوئی گنجائش بن رہی ہے۔ کھانے سے فراغت حاصل ہوگئی تو نقرہ نے کہا۔

”آؤ اب باہر کی سیر کرو ہم عارضی طور پر یہاں قیام پذیر ہیں اس کے بعد واپس جبوتی چلے جائیں گے۔ جبوتی میں ہمارا محل ہے شیخ حماد جبوتی کے معزز لوگوں میں سے ہے تمہیں اس سے ملکر خوشی ہوگی۔“ میں باہر نکل آیا اور خیموں کے اس شہر میں گردش کرنے لگا خاتون نقرہ میرے ساتھ نہیں تھی وہ اپنے خیمے میں ہی رہ گئی تھی لیکن میں نے محسوس کیا کہ باقی لوگ جو وہاں خادموں کی حیثیت رکھتے ہیں میرے ساتھ بہتر سلوک کر رہے ہیں کم بخت سوچیں کتنا ہی ان سے پیچھا چھڑاؤ آسانی سے پیچھا نہیں چھوڑتیں بلکہ ذہن پر حملہ آور ہوتی ہیں ہر قدم پر ایک نئی یاد دل میں ابھر آتی تھی اور مجھے اب ان یادوں سے نفرت ہوگئی تھی بلاوجہ دل کا دکھ بن جاتی ہیں خیموں سے باہر ہٹ کر میں نے دور دور تک بکھرے ہوئے ماحول کو دیکھا جنگل بکھرے ہوئے تھے کھجوروں کے درخت جابجا نظر آرہے تھے۔ ہریالی بھی تھی اندازہ یہ ہو رہا تھا کہ ان جنگلوں میں درندے بھی بکثرت پائے جاتے ہوں گے نجانے کس طرح یہاں تک پہنچا اللہ ہی بہتر جانتا ہے پھر میں نے دور سے کچھ لوگوں کو آتے ہوئے دیکھا عجیب سا منظر نگاہوں کے سامنے تھا چار جیپیں تھیں جن میں لوگ بیٹھے ہوئے تھے کچھ لوگ گھوڑوں پر بھی سوار تھے لیکن

WWW.PAKSOCIETY.COM
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

چاروں جیپیں ترتیب سے چل رہی تھیں اور جو عجیب منظر تھا وہ یہ تھا کہ جیپوں سے رسے بندھے ہوئے تھے اور یہ رسے چند گھوڑوں کے جسموں سے بندھے ہوئے تھے۔ جیپیں بڑی ترتیب سے ڈرائیو کی جا رہی تھیں۔ غالباً یہ سرکش اور جنگلی گھوڑوں کو پکڑا گیا تھا۔ اور انہیں جیپوں سے باندھ کر لایا جا رہا تھا۔ پانچ گھوڑے تھے۔ جن میں سے دو سفید ایک براؤن اور دو سیاہ تھے براؤن گھوڑا درمیان میں تھا اور وہی سب سے زیادہ سرکش معلوم ہوتا تھا۔ یہ دلچسپ منظر میری نگاہوں کے سامنے آ گیا اور میں اسے دیکھنے لگا۔ جیپیں آہستہ آہستہ اسی کیمپ کی طرف آ رہی تھیں اور تمام خدام نکل کر ایک جگہ جمع ہو گئے تھے چونکہ خاتون نقرہ مجھے امیر حماد کے بارے میں بتا چکی تھیں اس لیے مجھے یقین ہو گیا کہ وہ امیر حماد ہی ہے جو واپس آ رہا ہے لیکن یہ ایک دلچسپ کھیل تھا اور اسے دیکھ کر نجانے کیوں میرے رگ و پے میں ایک سرسراہٹ سی ہو رہی تھی پھر گھوڑے پر آنے والے تین سوار ان جیپوں سے پہلے یہاں پہنچ گئے ایک دراز قامت اور ورزشی جسم کا مالک شخص جس نے شکار کا مخصوص لباس پہنا ہوا تھا۔ گھوڑے سے نیچے اترا اور خداموں کو ہدایات دینے لگا میں ایک گوشے میں کھڑا ہو گیا تھا جیپیں قریب آ گئیں تو بہت سے خدام رسوں کے پھندے بنا کر تیار ہو گئے۔ پھر چار افراد نے رسوں کے یہ پھندے بڑی مہارت سے سامنے والے گھوڑے کی گردن میں پھینکے اور اسے پھندوں میں جکڑ لیا اب ان کے سرے ان کے ہاتھ میں تھے اور دوسرے ہاتھ میں چابک تھے جیپ والوں نے بڑی احتیاط سے سیاہ رنگ کے گھوڑے کے رسے کھولے غالباً یہ بھی بڑی احتیاط سے بنائے گئے تھے اور دور سے ہی انہیں کھولنا اور بند کرنا ممکن تھا۔ چنانچہ گھوڑا جیپ کی بندشوں سے آزاد ہو گیا۔ اور اچھل کود مچانے لگا لیکن وہ چاروں خدام جنہوں نے گھوڑے کے رسے اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے تھے بڑی مہارت کے ساتھ گھوڑے کو جھٹکے دے دے کر زچ کر رہے تھے یہاں تک کہ گھوڑے کی اچھل کود ختم ہو گئی اور وہ لوگ اسے لیے ہوئے آہستہ آہستہ آگے بڑھ گئے باقی گھوڑوں کو ابھی تک جیپوں ہی سے کنٹرول کیا جا رہا تھا۔ اور وہ دراز قامت شخص جس کی شان و شوکت دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا تھا کہ امیر حماد ہی ہے اس کام کی نگرانی کر رہا تھا۔ خیموں کی اس بستی کے عقب میں گھوڑوں کے لیے عارضی جگہ بنائی گئی تھی اور اس کے انتظامات بھی مہارت کے حامل تھے پھر باقی گھوڑوں کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا گیا لیکن براؤن رنگ کا وہ گھوڑا کسی طرح قابو میں نہیں آ رہا تھا وہ تھا بھی بے حد طاقتور اور اس کی اچھل

کود قابل دید تھی پتہ نہیں میرے بدن میں کیوں ایک جھرجھری سی پیدا ہو رہی تھی۔ براؤن رنگ کے گھوڑے نے ایک طرف دوڑ لگائی تو اس کی مخالف سمت میں موجود دونوں خدام اسے قابو نہ کر سکے اور بری طرح اس کے ساتھ کھنچنے لگے یہاں تک کہ پتھروں سے ٹکرائے اور ان کے ہاتھوں سے رسیاں چھوٹ گئیں گھوڑا اس سمت دوڑ پڑا جدھر باقی دو خدام تھے وہ دونوں اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرنے لگے پھر یہ اتفاق ہی تھا کہ گھوڑا میرے قریب سے گزرا تھا۔ اور اتنے قریب سے گزرا تھا کہ میں اس کی لپیٹ میں بھی آ سکتا تھا لیکن بس قدرتی طور پر ہی یہ سوجھی تھی گھوڑا جیسے ہی میرے قریب آیا میں نے برق کی سی تیزی سے اس کی پشت پر چھلانگ لگا دی پہلے اس کی گردن پر پہنچا اور پھر کھسک کر پشت پر آ گیا۔ وہ دونوں خدام جو اسے سنبھالنے کی کوششوں میں مصروف تھے لڑکھڑا گئے تھے اور ان کی کیفیت بھی دوسروں سے مختلف نہیں ہوئی گھوڑا ان کے ہاتھوں سے نکل گیا تھا لیکن اب میں اس کی پشت پر موجود تھا۔ نجانے زندگی کے کون سے حصے گھڑ سواری کی کچھ مشق ہوئی تھی کچھ یاد نہیں تھا۔ جنگلی گھوڑا اپنی پشت پر کسی کو پا کر اپنی زندگی کی بدترین جدوجہد کرنے لگا۔ لیکن خوش قسمتی سے اس کی گردن میں پڑے ہوئے ایک پھندے کی رسی میرے ہاتھ میں آ گئی تھی یہ اسے کنٹرول کرنے کا کوئی مؤثر ذریعہ نہیں تھا لیکن میں نے اس رسی کو اتنا کس کر پکڑا کہ گھوڑے کی گردن کھنچنے لگی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ یہ دیوانگی کا کون سا درجہ تھا۔ جو اس وقت مجھ پر طاری ہو گیا تھا میرے دل میں صرف ایک خواہش تھی کہ یہ سرکش گھوڑا رام ہونا چاہیے۔ پتہ نہیں یہی طریقہ ہوتا ہے یا صرف اس وقت میں اس میں غیر اختیاری طور پر کامیاب ہو رہا تھا میں نے گھوڑے کی گردن میں پڑی ہوئی رسی کو سخت سے سخت کر لیا، گھوڑا بیس بیس قدم کھڑے ہو کر چل رہا تھا لیکن اس وقت بھی رسی ہی مجھے اس کی پشت پر بیلنس کیے ہوئے تھی۔ میرے دونوں پاؤں آہنی کڑوں کی مانند اس کی پشت میں پیوست ہو گئے تھے اور میں گھٹنوں سے اس کی پسلیوں پر دباؤ ڈال رہا تھا میں نے ایسا کیوں کیا تھا یہ مجھے بالکل نہیں معلوم تھا بس دلچسپی کا ایک عنصر وجود میں پیدا ہوتا تھا۔ اور میں نے یہ عمل کر ڈالا تھا۔ گھوڑے کی گردن گھٹ رہی تھی اور اب وہ سیدھا دیکھ ہی نہیں سکتا تھا اس کا منہ آسمان کی جانب اٹھا ہوا تھا اور میں تقریباً ایک فرلانگ کے ایریا میں اسے بری طرح رگیدتا پھر رہا تھا۔ میں نے غور نہیں کیا تھا کہ وہ لوگ میری طرف متوجہ ہیں یا نہیں بس دل میں ایک خیال تھا کہ اس گھوڑے کو میرے قبضے میں ہونا چاہیے پھر کافی جدوجہد کے

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

بعد گھوڑے میں تھکن کے آثار نمودار ہو گئے۔ اصل میں اس کی پشت سے چپکے رہنا ایک مسئلہ تھا اور میں اس مرحلے سے گزر گیا تھا اس مرتبہ گھوڑے نے اپنے دونوں آگے کے پاؤں اٹھائے اور اس کے بعد جب زمین پر رکھے تو وہ سیدھا ہو گیا۔ میں نے رسی کو آہستہ سے ڈھیل دینا شروع کی گھوڑا اب کھڑا ہو گیا تھا اور میں کافی فاصلے پر چیخنے چلانے کی آوازیں سن رہا تھا گھوڑے کو قابو میں کرنے کے بعد جب میں نے دیکھا کہ یہ اب سرکشی کا ارادہ نہیں رکھتا تو میں نے اس کا رخ تبدیل کیا اور آہستہ آہستہ اسے چلاتا ہوا اس جگہ تک لے آیا جہاں گاڑیاں کھڑی ہوئی تھیں خاتون نقرہ کو میں نے اس دراز قامت شخص کے ساتھ کھڑے ہوئے دیکھا دراز قامت شخص حیرت سے آنکھیں اور منہ کھولے کھڑا ہوا تھا گھوڑا تو اب بالکل موم ہی ہو گیا تھا جب میں نے محسوس کیا کہ میرے اترنے کے باوجود وہ کوئی حرکت نہیں کرے گا تو میں اس کی پشت سے اتر آیا اس کی رسی اب بھی میرے ہاتھ میں بندھی ہوئی تھی خدام میری جانب دوڑے اور میں نے گھوڑے کی رسی ان کے حوالے کر دی گھوڑے نے غالباً اب حالات سے سمجھوتہ کر لیا تھا اتنی خاموشی سے وہ چلا گیا کہ خود مجھے حیرت ہوئی اور اس کے بعد اچانک میں نے تالیوں کی آوازیں سنیں بہت سے لوگ تالیاں بجا رہے تھے دراز قد آدمی میری جانب بڑھا اس کی آنکھوں میں دلچسپی کی چمک تھی خاتون نقرہ بھی مسکرا رہی تھی دراز قد آدمی نے آگے بڑھ کر مجھے اپنے گلے سے لگا لیا اور بولا۔

''مبارک باد پیش کرتا ہوں کمال کے شہ سوار ہو اس سے پہلے یہ کمال میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا اب تو مجھے نقرہ کی فراست پر رشک ہو رہا ہے۔ اسی نے تمہیں دریافت کیا ہے اور بھلا اب اس بات کی گنجائش کہاں کہ تم ہم سے جدا ہو جاؤ نقرہ اپنی اس اولاد کو سنبھالو ہمارے لیے بے حد کام کا انسان ہے۔ مگر اس نے اپنا نام نہیں بتایا ہمیں شہ سوار تمہارا نام کیا ہے؟''

جواب میں شکست خوردہ نگاہوں سے ان دونوں کو دیکھا اور آہستہ سے بولا۔

''اجنبی۔''

''کیا مطلب۔''

''یقین کیجئے میں اپنے آپ سے اجنبی ہوں۔'' میں نے دکھ بھرے لہجے میں کہا یہ میرے اس منصوبے کا پہلا حصہ تھا جو میں نے اپنے ذہن میں تیار کیا تھا۔

''کبھی کبھی کوئی بات جب سمجھ میں نہیں آتی تو ذہن شدید جھنجلاہٹ کا شکار ہو جاتا

ہے۔ لیکن بعض شخصیتیں ایسی ہوتی ہیں جن پر کبھی غصہ نہیں آتا۔ اجنبی کوئی نام نہیں ہے لیکن خیر، تمہاری خواہش پر ہم تمہیں اجنبی کہہ کر ہی پکار لیں گے۔ ہمارا نام حماد ہے اور نقرہ ہماری بھتیجی ہے۔'' میں نے گردن خم کر کے کہا۔

''اور جب آپ کو میرے ان الفاظ کی وجہ معلوم ہو گی تو آپ مجھ پر جھنجلانے کی بجائے ہمدردی کا اظہار کریں گے۔''

''چلو ٹھیک ہے۔ تم آرام کرو۔ ہم ذرا ان باقی گھوڑوں کو بھی اصطبل پہنچا دیں۔'' اس نے کہا اور اپنے آدمیوں کو ہدایت دینے لگا۔ نقرہ میرے قریب پہنچ کر بولی۔

''آؤ۔ تمہیں اپنا خیمہ یاد ہے۔؟''

''نہیں۔''

''کوئی بات نہیں۔ آؤ میں تمہیں تمہارے خیمے تک پہنچا دوں۔'' نجانے کیوں ان لوگوں نے مجھے وہاں نہیں رہنے دیا تھا۔ نقرہ نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

''کیا واقعی تمہیں اپنا نام یاد نہیں آیا۔؟''

''جو لوگ بے لوث کسی پر احسان کرتے ہیں اور کسی کے ساتھ اتنا اچھا سلوک کرتے ہیں۔ تو بھلا کس کا دل چاہے گا کہ ان سے غلط بیانی کرے۔ حقیقت یہ ہے خاتون نقرہ کہ میں اپنے آپ سے ناواقف ہوں۔ نجانے کیا کیا بھول گیا ہوں۔ بس اتنا یاد ہے کہ انسان ہوں اور دنیا میں طویل عرصے سے جی رہا ہوں۔''

''حکیم ظاہر باکمال حکیم ہے۔ وہ تمہارا علاج کرے گا اور تم ضرور اپنے آپ کو یاد کر لو گے۔ کیا تمہیں یہ بھی یاد نہیں کہ تم نے یہ گھڑ سواری کہاں سے سیکھی۔ امیر حماد تو شدید حیران ہیں۔ کہ کیا ہی اعلیٰ شہسوار انہیں ملا ہے۔ اور اب وہ تم سے بہت خوش ہیں اور میرا خیال ہے تمہیں ان کے درمیان جگہ مل جائے گی اور جو لوگ امیر حماد کی پسندیدگی کی سند حاصل کر لیتے ہیں انہیں زندگی میں خوشحالی اور خوش بختی نصیب ہوتی ہے۔ تم اپنے خیمے میں آرام کرو۔ وقت پر ہم تمہیں تکلیف دیں گے۔'' میں خاموشی سے اسی خیمے میں داخل ہو گیا۔ جس میں مجھے ہوش آیا تھا اور اس کے بعد اپنی کارکردگی کا اندازہ لگانے لگا، ویسے درحقیقت گھوڑے کو قابو میں کرنے کا طریقہ خود میری سمجھ میں نہیں آیا تھا۔ نجانے کس طرح میں نے یہ عمل کر ڈالا تھا لیکن امیر حماد کی نگاہوں میں اپنے لیے پسندیدگی کے جو جذبات میں نے دیکھے تھے۔ اس

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

سے مجھے یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ واقعی یہاں میرا کچھ کام بن جائے گا۔ ایک تھکن سی دل و دماغ پر غالب تھی۔ بس سو جانا چاہتا تھا۔ ایسی نیند جس میں کوئی مشکل کوئی تردد نہ ہو۔ کاش مجھے اس کا موقع مل جائے۔ پھر دن گزر گیا میں نے اس کے بعد خیمے سے باہر نکل کر باہر کا منظر نہیں دیکھا تھا۔ یہاں تک کہ رات ہو گئی۔ اس کے بعد ایک شخص میرے پاس آیا اور بولا۔

''امیر حماد نے طلب کیا ہے۔'' میں باہر نکل آیا، فضاء میں گوشت بھننے کی خوشبو پھیل رہی تھی۔ ماحول بہت ہی خوشگوار تھا۔ خاتون نقرہ کے بڑے خیمے کے عقبی حصے میں ایک اور شان و شوکت والا خیمہ لگا ہوا تھا۔ جس کے اردگرد خدام گھوم رہے تھے ایک کھلی جگہ پر قالین بچھا ہوا تھا۔ قالین پر امیر حماد خاتون نقرہ اور کچھ اور افراد تھے۔ مصنوعی روشنیاں جلائی گئی تھیں۔ جو قیمتی شمع دانوں کی شکل میں تھیں اور یہ شمع دان جگہ جگہ نصب کیے گئے تھے۔ امیر حماد قالین پر گاؤ تکیہ لگائے بیٹھا ہوا تھا۔ دوسرے لوگ مرتبے کے مطابق دوزانوں بیٹھے تھے۔ امیر حماد نے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اجنبی!'' اور پھر ہنس پڑا میں آہستہ آہستہ آگے بڑھ کر اس کے قریب پہنچ گیا تو ایک عمر رسیدہ شخص نے کہا۔

''اس طرف آؤ۔ اور بیٹھ جاؤ۔''

''نہیں۔ اسے میرے قریب آنے دو خاتون نقرہ تمہاری اولاد آداب سے ناواقف ہے۔'' میں نے دوسری بار یہ الفاظ سنے تھے۔ عجیب سے الفاظ تھے جو سمجھ میں نہ آئے۔ یہ اولاد کا کیا مطلب تھا۔ بہرحال میں قریب پہنچ کر دوسرے لوگوں کے انداز میں دوزانوں بیٹھ گیا۔ تو امیر حماد ہنسنے لگا پھر بولا۔

''نہیں نوجوان، جو جانتے ہو وہ کرو۔ کیونکہ تمہارے بارے میں آخری فیصلہ تو بعد میں ہوگا۔ کم از کم اس طرح سے ہم تمہاری شخصیت سے تو واقف ہو سکیں گے۔ ہاں ذرا یہ بتاؤ، ماضی میں کیا گزری تمہارے ساتھ۔ کیا تمہیں اس بات کا علم ہو گیا کہ تم ہمیں پہاڑوں میں بھٹکتے ملے تھے۔ خاتون نقرہ جو ایک اسی سالہ خاتون ہیں۔ تمہیں یہاں لے آئیں حکیم ظاہر نے تم پر اپنی حکمت آزمائی اور حکیم ظاہر کے تو ہم قائل ہیں کہ وہ اپنی حکمت میں بے مثال، لیکن اب یہ بتاؤ کہ کیا تمہیں، تمہارے ماضی کی کچھ باتیں یاد آتی ہیں۔؟''

''اگر ایسا ہوتا امیر حماد، تو میں سب سے پہلے آپ کی ان مہربانیوں کا صلہ اسی شکل میں

دیتا کہ آپ کے ہر حکم کی تعمیل کرتا۔''

''حکیم ظاہر آگے آؤ۔'' امیر حماد نے کہا اور بیٹھے ہوئے لوگوں میں ایک عمر رسیدہ آدمی جو بہترین صحت کا مالک تھا، اٹھ کر آگے آیا۔ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اس نے تھوڑی سی گردن خم کی، اور اس کے بعد سیدھا ہو کر دوزانوں بیٹھ گیا۔

''ویسے تو ہم نے یادداشت گم ہو جانے کے لاکھوں واقعات سنے ہیں۔ اس نوجوان کے بارے میں کیا کہتے ہو۔؟''

''عالی مرتبت! میں دعوے سے تو نہیں کہہ سکتا لیکن یہ حقیقت ہے کہ سر پر لگنے والی چوٹ دماغ کے خلیوں کو مضطرب کر دیتی ہے اور انسان کچھ عرصے کے لیے اپنے آپ کو بھول جاتا ہے۔ اگر یہ کچھ مخصوص وقت میرے زیر علاج رہے تو میں دماغی قوتوں کو یکجا کرنے والی دوائیں دے کر اس کی یادداشت واپس لا سکتا ہوں۔''

''یہ خوبصورت نوجوان! جس نے چند ہی لمحوں میں ہمارے دل میں اپنے لیے بہت بڑا مقام بنا لیا ہے۔ ہمارے لیے بہترین ثابت ہو سکتا ہے اور اگر ہم اسے یہاں سے جانے کی اجازت دے دیں۔ تو بھلا یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ یہ اپنی منزل پر پہنچ جائے گا اور ایک بے منزل، بے نشان شخص کو ہم اس طرح دربدر بھٹکانے کے لیے تیار نہیں اے شخص تو جو اپنے آپ کو اجنبی کہتا ہے۔ اگر اپنے ہوش و حواس میں ایک سرکش گھوڑے کو رام کر سکتا ہے تو یہ بھی سوچ سکتا ہوگا کہ ہم تیرے لیے برے انسان ثابت نہیں ہوں گے اور جب تک تیری یادداشت واپس نہ آ جائے جب تک تو اپنے ماضی کو نہ جان لے، کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ تو ہمارے ساتھ رہے۔'' میں نے امیر حماد کو دیکھا اور کہا۔

''حالانکہ، کسی کی ہمدردی اور محبت کو اس طرح رسوا نہیں کرنا چاہیے۔ میں تو یہ سوچتا ہوں امیر حماد کہ میں آپ کی اس مہربانی کا کیا جواب دے سکوں گا۔''

''جواب ہم لیں گے تم سے، جس سرکش گھوڑے کو تم نے رام کیا وہ معمولی نہیں تھا اور ہم یہ سمجھتے تھے کہ اس کے لیے ہمیں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا لیکن تمہاری یہ صفت کیا کم ہے کہ تم تو ہمارے لیے بے حد کارآمد ثابت ہو سکتے ہو اور اگر تمہیں تمہارا ماضی یاد آ جائے اور اس کے باوجود تم یہ پسند کرو کہ ہمارے ساتھ رہو تو ہم تمہیں اس کی دعوت دیتے ہیں اور تمہیں ایک عزت کا مقام بھی اب ہم یہاں زیادہ قیام نہیں کریں گے کیونکہ ہم اپنا ہدف

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

حاصل کر چکے ہیں اور اس کے بعد واپسی ہمارے لیے ضروری ہے کیونکہ ہمیں اپنے کچھ دوستوں کا بھی استقبال کرنا ہے، سو بہتر ہوگا کہ اب تم ہمارے ساتھ ہمارے مسکن پر چلو، لیکن اجازت ضروری ہے تم سے۔“

”میں شکر گزاری کے ساتھ رضا مندی کا اظہار کرتا ہوں۔“ میں نے کہا اور امیر حماد خوش ہو گیا اس نے نقرہ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

”اور یہ نقرہ، جنہیں اللہ تعالیٰ نے ساٹھ سال کا پیدا کیا اور یہ اپنی زندگی کے مزید بیس سال گزار چکی ہیں اپنے آپ کو تمہاری ماں کہتی ہیں چنانچہ والدہ محترمہ کو احترام دو اور یہ تمہاری نگرانی کریں گی۔“ نقرہ ہنسنے لگی تھی اور ایک بار پھر مجھے عجیب سا احساس ہوا۔ گزرے ہوئے لمحات یاد آئے۔ عجیب سی بات کہی تھی اس نے۔ پھر خاتون نقرہ نے کہا۔

”اور جب تک تمہیں تمہارا نام یاد نہ آئے میرے بچے! اگر میں تمہیں عارف کہوں تو کیا بہتر نہ ہوگا ویسے بھی یہ نام مجھے پسند ہے۔“

”یعنی ہوش مند۔ اچھا نام ہے۔ ہمیں بھی پسند آیا۔ لیکن عارف کے ساتھ اور کچھ شامل نہیں کیا جائے گا۔؟“

”نہیں۔ یہ تو ایک شناخت ہے۔ اور ایک دعا ہے اس کے لیے ہوش مندی اس کے قدم چومے۔ بس اس سے زیادہ اور کیا کہوں۔“ خاتون نقرہ نے کہا۔ ایک خادم نے آ کر کھانا تیار ہو جانے کی اطلاع دی تو امیر حماد نے کھانا لگانے کے لیے کہہ دیا۔ بھنے ہوئے ہرن اور نیل گائے، تانبے کی بہت بڑی تھالیوں میں رکھ کر لائی گئیں اور تمام لوگ ان کے گرد بیٹھ گئے۔ امیر حماد بھی تھا۔ خاتون نقرہ بھی حکیم ظاہر بھی اور وہ لوگ جو ان کے ساتھ تھے اور میں بھی اس میں شامل تھا۔ میں اب اپنے آپ کو ان دلچسپیوں میں گم پا رہا تھا اور یہ محسوس کر رہا تھا کہ یہ سب کچھ دلکش ہے۔ دیکھیں تقدیر نے جو نئے کھیل کا آغاز کیا ہے اس کا انجام کب ہوتا ہے اور ذہنی طور پر میں نے اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ وقت گزاری کے لیے تیار کر لیا۔ یوں کھانا کھایا گیا۔ ایک عجیب سا ماحول تھا۔ جس میں مجھے لطف آ رہا تھا اور اب اس نئے نام کے ساتھ جینے کے لیے تیار ہو گیا تھا۔ یہ رات بھی گزر گئی اور دوسرے دن یہاں سے واپسی کی تیاریاں ہونے لگیں۔ بڑا زبردست انتظام کیا گیا تھا۔ دوپہر کو ایک بہت بڑا اور کھلی چھت کا کنٹینر لایا گیا جو غالباً ایک طویل سفر طے کر کے یہاں تک پہنچا تھا۔ پھر گھوڑوں کو اس کنٹینر میں

چڑھایا گیا۔ چودہ گھوڑے تھے۔ جنہیں رسیوں کے بنے ہوئے جال میں قید کر دیا گیا۔ کنٹینر کے ساتھ ساتھ دو ٹرک بھی آئے تھے۔ چار جیپیں تھیں۔ اس طرح یہ عظیم الشان قافلہ یہاں سے روانہ ہو گیا۔ میں نے محسوس کیا کہ مجھے خاصا عزت و احترام دیا جا رہا ہے۔ خاتون نقرہ میرے لیے ایک عجیب و غریب اور پر اسرار عورت تھی۔ نوخیز اور حسین لیکن واقعی اس کے انداز سے بوڑھا پن ٹپکتا تھا۔ بہت سوں کو وہ بیٹا کہہ کر بلاتی تھی اور وہ سب بھی اس کا اسی طرح احترام کرتے تھے۔ یہ ایک دلچسپ کردار تھا میرے لیے۔ اور میں یہ محسوس کر رہا تھا کہ مجھ پر بھی اس کی خاصی توجہ ہے۔ بہر حال زندگی ایک نئے سفر کا آغاز کر چکی تھی اور میں نے بھی دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ اب اس میں پوری پوری دلچسپی لوں گا۔ آخر کار سفر کا اختتام ہو گیا اور یہ اختتام جس جگہ ہوا تھا، میں نے اس کا تصور کر لیا تھا۔ امیر حماد کی جو شخصیت نظر آ رہی تھی۔ اس کے مطابق اسے ایسی ہی کسی رہائش گاہ کا مالک ہونا چاہیے تھا۔ یہ ایک باقاعدہ محل نما عمارت تھی۔ طویل و عریض رقبے میں پھیلی ہوئی۔ اس قدر خوبصورت کہ نگاہ نہ ٹھہر پائے۔ ایسے حسین سبزہ زار اندر موجود تھے کہ یقین ہی نہیں آتا تھا کہ یہ اصلی ہیں۔ دنیا کے حسین ترین پھول یہاں سجائے گئے تھے۔ نایاب درختوں کی بہتات تھی اور بڑے بڑے سوئمنگ پول بنے ہوئے تھے۔ اصل عمارت داخلی دروازے کے بائیں سمت تھی۔ داہنی سمت چھوٹے چھوٹے مکانات بکھرے ہوئے تھے۔ جو یقینی طور پر سرونٹ کوارٹر کے طور پر استعمال ہوتے ہوں گے۔ ایک اور درمیانہ درجے کی عمارت غالباً انیکسی کی شکل رکھتی تھی۔ گاڑیاں اندر داخل ہو گئیں اور میں اس پورے ماحول کو دلچسپی کی نگاہوں سے دیکھتا ہوا آخر کار اس جگہ اتر گیا جہاں دوسرے تمام لوگ اترے تھے۔ امیر حماد تو اندر چلا گیا۔ لیکن نقرہ یہاں رہ گئی تھی۔ اس نے قریب آنے والے ملازمین میں سے ایک سے کہا۔

”معزز مہمان کو انیکسی میں لے جاؤ اور ان کے قیام کا معقول بندوبست کرو۔ یہ امیر کا حکم ہے۔“ خادموں نے گردن ہلا دی۔ پھر میں ان کے ساتھ چل پڑا۔ انیکسی کو انیکسی صرف کہا جا سکتا تھا۔ انتہائی خوبصورت عمارت تھی۔ مجھے جس جگہ پہنچایا گیا وہ انیکسی کی پہلی منزل تھی۔ اوپری منزلوں میں کون تھا۔ اس کے بارے میں مجھے علم نہیں تھا۔ اس پہلی منزل کا پورا فلور میرے لیے مخصوص کر دیا گیا۔ کئی بڑے بڑے کمرے تھے۔ ایک ڈرائنگ ہال تھا۔ سارے کے سارے اعلیٰ پائے کے فرنیچر سے آراستہ حسین پردے اور ضرورت کی وہ تمام چیزیں جو کسی

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

شاندار رہائش گاہ میں کسی اعلیٰ درجے کی شخصیت کے لیے ہوسکتی تھیں۔ بہرحال میں نے خود کو حالات کے دھارے پر چھوڑ دیا تھا۔ اب جو بھی صورت حال پیش آئے میں اس کے لیے تیار تھا۔ پھر ایک ملازم میرے پاس پہنچ گیا اور اس نے گردن خم کرتے ہوئے کہا۔

"میرا نام حاتم ہے۔ آپ کی غلامی میں دیا گیا ہے مجھے میرے لیے احکامات صادر فرمایئے۔" میں نے اس عمر رسیدہ شخص کو دیکھا۔ بڑا نرم اور مشفق چہرہ تھا۔ بہرحال یہ یہاں کے معاملات تھے۔ اس میں کوئی مداخلت تو نہیں کرسکتا تھا میں نے اس سے کہا۔

"بزرگ حاتم۔ ابھی مجھے کچھ درکار نہیں ہے۔ ہاں کوئی ضرورت ہوئی تو میں آپ سے بیان کردوں گا۔ ویسے آپ تعلیم یافتہ آدمی معلوم ہوتے ہیں۔"

"ہاں۔ تھوڑا بہت۔ خصوصاً مجھے آپ کی خدمت پر اس لیے مامور کیا گیا ہے کہ میں انگریزی زبان جانتا ہوں۔"

"ٹھیک۔ اور اگر اب میں آپ سے کچھ باتیں کرنا چاہوں تو۔"

"خادم کا فرض ہے کہ ہر حکم کی تعمیل کرے۔"

"تو بیٹھ جایئے۔" میں نے کہا اور وہ فرش پر بیٹھنے لگا تو میں جلدی سے بولا۔

"نہیں بزرگ حاتم، آپ کی ملازمت اپنی جگہ لیکن میرے سامنے آپ زمین پر نہیں بیٹھ سکتے۔"

"یہ ہماری تربیت ہے۔ اپنے سے بڑی حیثیت کے انسان کے سامنے ہم کبھی کسی اور جگہ نہیں بیٹھ سکتے آپ سے درخواست ہے کہ آپ کی شرافت اپنی جگہ، لیکن ہمیں اس کے لیے مجبور نہ کریں۔"

"تو پھر ٹھیک ہے میں بھی آپ کے سامنے بیٹھ جاتا ہوں۔" میں نے کہا اور وہیں فرش پر بیٹھ گیا۔ حاتم جلدی سے کھڑا ہوگیا تھا۔

"مالک اگر فرش پر بیٹھے ہوں تو غلام کو کھڑے رہنا ہوتا ہے۔"

"بیٹھ جاؤ۔" میں کسی قدر سرد لہجے میں بولا اور وہ مجھے دیکھتا ہوا بے بسی میں بیٹھ گیا۔ لیکن اس کے انداز میں بڑا ادب پایا جاتا تھا۔

"تم اپنے طور پر اپنی ذمہ داریوں کو جس انداز میں پورا کرنا چاہو پورا کرو۔ لیکن ابھی تم کہہ چکے ہو بابا حاتم کہ تم میرے ہر حکم کی تعمیل کرو گے۔"

"خادم یہی کوشش کرے گا۔"

"تو پھر بہتر یہ ہوگا کہ جو کچھ میں کہوں وہی کرتے رہو۔" اس نے ایک گہری سانس لے کر گردن ہلائی اور مسکرانے لگا۔ میں نے کہا۔

"میں امیر حماد کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔"

"امیر حماد جبوتی کے سربرآوردہ لوگوں میں شمار ہوتے ہیں اور انہیں ایک عزت کا مقام حاصل ہے۔ اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ وہ جبوتی کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔"

"اور خاتون نقرہ؟" میں نے سوال کیا۔

"وہ ان کے بھائی کی صاحبزادی ہیں۔ امیر حماد کے بھائی کا انتقال ہوچکا ہے اور خاتون نقرہ کی والدہ بچپن ہی میں انتقال فرماگئی تھیں۔ اس کے بعد امیر حماد نے خاتون نقرہ کی نگہداشت کا کام اپنے سپرد لیا اور تب سے اب تک وہ ان کے ساتھ ہی پرورش پارہی ہیں۔ ان کے دل میں ایک بزرگی ہے اور اپنی عمر سے کہیں زیادہ آگے بڑھ کر وہ سوچتی ہیں۔ چنانچہ آپ محسوس کریں گے مالک کہ وہ ہر ایک سے بزرگی کے ساتھ پیش آتی ہیں۔ بہت ہی اعلیٰ ظرف اور اعلیٰ کردار کی مالک ہیں۔"

"امیر حماد صرف گھوڑوں کی تجارت کرتے ہیں؟"

"امیر حماد کے لیے یہ تجارت بے معنی ہے۔ اصل میں امیر حماد کی زندگی میں مہمات کا بڑا دخل رہا ہے اور وہ ایک مہم جو کی حیثیت سے اپنی زندگی گزارتے رہے ہیں۔ خاتون نقرہ بھی ان کی ہم مزاج ہیں اور دونوں چچا بھتیجی لیکن عمروں میں کچھ زیادہ فرق نہیں ہے ایک دوسرے سے بہت مانوس ہیں۔"

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال۔" پھر اس کے بعد میں نے حاتم کو جانے کی اجازت دے دی اور وہ چلا گیا۔ میں ایک بستر پر لیٹ کر وقت گزارنے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ یہ لمحات میرے لیے بڑے پرسکون تھے۔ مجھے احساس ہورہا تھا کہ میرے وجود سے ایک بھاری بوجھ کم ہوگیا ہے۔ بہرحال اب جو بھی صورت حال یہاں پیش آئے بظاہر تو یہ محسوس ہوتا تھا جیسے زندگی کے یہ دن خاصے پرسکون گزریں گے اور میرا اندازہ غلط ثابت نہیں ہوا تھا۔ آہستہ آہستہ مجھے یہاں کے حالات سے واقفیت حاصل ہونے لگی۔ حاتم ایک بہترین ساتھی تھا۔ میرے رویے کی بناء پر اب اس نے میرے ساتھ اپنا رویہ تبدیل کرلیا تھا اور میں اس سے

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

معلومات حاصل کرتا رہتا تھا۔ محل میں یا اس عمارت میں آنے جانے والوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہوتی تھی۔ ہر وقت گاڑیاں آتی رہتی تھیں۔ اور اس میں سے مقامی اور غیر مقامی لوگ برآمد ہوتے تھے۔ غالباً امیر حماد کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ اکثر میں نے یہاں غیر ملکی مرد اور عورتیں بھی آتی ہوئی دیکھی تھیں۔ انیکسی کے بائیں سمت کا جو حصہ صدر گیٹ کی جانب کھلتا تھا وہاں سے مجھے باہر کے مناظر نظر آتے تھے۔ صدر گیٹ سے لے کر پورچ تک ایک روش تھی جس کے درمیان پکی سڑک گاڑیاں آنے کے لیے تھی اور اس کے دونوں طرف تقریباً آٹھ آٹھ فٹ چوڑائی میں سرخ بجری بچھی ہوئی تھی۔ دونوں سمت وسیع وعریض لان تھے۔ دائیں سمت بھی خاصی پکی جگہ غالباً پارکنگ کے لیے بنی ہوئی تھی۔ اس کے اختتام پر بھی ایک وسیع وعریض عمارت نظر آتی تھی۔ جو ملازموں کے کوارٹروں کے عقبی حصے میں تھی۔ ان دونوں جگہوں کے درمیان خاصی حسین گھاس لگی ہوئی تھی۔ مجھے یہاں آئے ہوئے تیسرا دن تھا۔ اس دوران نہ تو خاتون نقرہ سے ملاقات ہوئی تھی اور نہ ہی امیر حماد نظر آیا تھا۔ بہرحال اب اتنا زیادہ بھی آگے بڑھنے کی ضرورت نہیں تھی۔ یہ لوگ خود ہی مجھے مخاطب کریں گے تو ٹھیک ہوگا۔ مجھے اپنے طور پر محتاط رہنا تھا۔ لیکن تیسرے دن امیر حماد کی طرف سے طلبی ہوگئی۔ وہ بہت خوشگوار موڈ میں تھا۔ مجھ سے کہنے لگا۔

"گھوڑوں سے صرف اتنی ہی دلچسپی تھی کہ ایک سرکش گھوڑے کو قابو میں کرلیا۔ یا اس سے کچھ زیادہ بھی دلچسپی لیتے ہو۔"

"کبھی ایسا موقعہ نہیں آیا جناب۔"

"اوہ معاف کرنا۔ میں بھول ہی گیا کہ ماضی کی باتیں تو تمہیں یاد ہی نہیں ہیں۔ لیکن میرا خیال ہے ماضی میں تمہیں گھوڑوں سے خاصی دلچسپی رہی ہوگی۔ ورنہ اتنی عمدہ شہسواری کا مظاہرہ نہ کرتے۔ آؤ میں تمہیں اپنے گھوڑے دکھاؤں۔" امیر حماد کے ساتھ چلتا ہوا میں اس عمارت کے عقبی حصے میں پہنچا۔ ابھی تک میں نے پوری عمارت نہیں دیکھی تھی۔ عقبی حصے کی شان ہی الگ تھی۔ ایک عظیم الشان اصطبل نظر آرہا تھا۔ جس میں درجنوں خدام موجود تھے۔ امیر حماد نے مجھے اس اصطبل کی سیر کرائی اور گھوڑوں کے اقسام کی بارے میں بتاتا رہا۔ پھر اس نے کہا۔

"غیر ملکی تاجر یہاں آتے ہیں اور میں گھوڑوں کی خرید وفروخت کرتا ہوں۔ تم اگر

گھڑسواری کا شوق رکھتے ہو تو یہاں سے کچھ فاصلے پر میں نے ایک ٹریک بنایا ہے۔ وہاں تم گھوڑوں کو لے جاسکتے ہو۔ ویسے میری خواہش ہے کہ تم میرے ساتھ ہی قیام کرو۔ ہم سرکش گھوڑوں کو رام کرنے کے لیے بڑی محنت کرتے ہیں۔ میرے پاس چھ ایسے افراد ہیں جن کے سپرد جنگلی گھوڑے کیے جاتے ہیں اور وہ انہیں مختلف طریقوں سے درست کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ ماہر ترین لوگ ہیں اور تم سے ملاقات کرنے کے خواہش مند۔ کیونکہ انہیں تمہارے بارے میں بتایا گیا ہے۔" میں نے گردن ہلادی۔ اور اس کے بعد میری ملاقات ان افراد سے کرائی گئی۔ براؤن رنگ کا وہ گھوڑا جسے میں نے قبضے میں کیا تھا۔ یہیں موجود تھا۔ امیر حماد نے کہا۔

"یہ ہے وہ شخص، جس نے اس گھوڑے کو اپنے قبضے میں کیا تھا۔ اور شاید تمہیں حیرانی ہو عارف کہ ابھی تک اس گھوڑے نے اپنی پشت پر کسی اور کو سوار نہیں ہونے دیا کیا تم اب بھی اس گھوڑے پر اپنی مہارت کا نمونہ پیش کرسکتے ہو۔"

"اگر آپ کا حکم ہوگا امیر حماد تو میں کوشش کروں گا۔"

"ہاں میں ان لوگوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ دیکھو اس شخص نے وہ کام کر دکھایا ہے جو دوسرے نہیں کرپائے۔" میں نہیں جانتا تھا کہ میں نے اس وسیع وعریض میدان میں اس گھوڑے پر کیسے قابو پالیا تھا۔ ایک شخص اس گھوڑے کو کھولنے کے لیے اندر پہنچا تو اس نے پھر وہی اچھل کود شروع کردی۔ بمشکل تمام اس نے اپنے آپ کو بچا کر گھوڑے کا رسا کھولا گھوڑے نے ایک لمبی زقند لگائی اور سامنے کی سمت بھاگا۔ امیر حماد اچھل کر ایک طرف ہوگیا تھا ورنہ وہ گھوڑے کی لپیٹ میں آجاتا۔ گھوڑے کی رسی اب بھی زمین پر لٹک رہی تھی۔ میں نے پھر برق رفتاری کا مظاہرہ کیا اور وہ رسی پکڑلی۔ اس کے بعد میں نے گھوڑے کے ساتھ ساتھ دوڑنا شروع کردیا۔ لوگوں میں افراتفری پھیل گئی تھی۔ گھوڑا شدید اچھل کود مچا رہا تھا۔ لیکن اس جانور کے بارے میں کوئی خاص تجربہ نہ ہوتے ہوئے بھی میں نے کم از کم اتنا اندازہ ضرور لگایا کہ اس کے اندر ایک خاص حس پائی جاتی ہے ایک بار میں نے اس کی پشت پر سواری کی تھی جب اس نے دوبارہ مجھے اپنے قریب پایا تو پہچان لیا اور اس کے انداز میں خاصی نرمی نظر آنے لگی۔ میں نے آہستہ آہستہ رسی تنگ کرنا شروع کردی۔ اور اس کے بعد میں ایک بار پھر اس کی پشت پر سوار ہوگیا۔ گھوڑے نے کوئی تعرض نہیں کیا تھا امیر حماد خوشی سے چیخا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

''دیکھا تم نے، میں نے جو کہا تھا وہ سچ ہی ہے ناں۔''

دوسرے لوگ بھی طرح طرح کی باتیں کرنے لگے۔ گھوڑے کو خاصی دور تک دوڑانے کے بعد میں واپس لے آیا۔ اور اسے اس کی جگہ باندھ دیا۔

''یہ شخص ہمارے لیے انتہائی کارآمد ثابت ہو سکتا ہے۔ دوستو اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسے اپنے ساتھ رکھنا از حد ضروری ہے۔'' پھر وہ مجھ سے بولا۔

''عارف تم یہ سمجھ لو کہ تمہیں یہاں امیر حماد کی اس رہائش گاہ میں ایک اعلیٰ مقام حاصل ہے اور اب جب تک تم یہاں سے خود ہی نہ جانا چاہو ہم تم سے کبھی جانے کے لیے نہ کہیں گے۔ ویسے تمہاری اپنی رائے اس سلسلے میں کیا ہے۔ کیا تم کہیں جانا چاہتے ہو۔''

''نہیں امیر حماد۔''

''بس میں تمہاری زبان سے یہی الفاظ سننا چاہتا تھا۔ جس شئے کی بھی حاجت ہو بے تکلفی سے بیان کر دینا۔'' بہر حال میرا یہاں ایک مقام بنتا جا رہا تھا۔ لیکن بات یہاں ختم نہ ہوئی۔ میری زندگی پر کبھی جمود تو طاری ہی نہیں ہوا تھا۔ ہمیشہ نت نئی کہانیاں میری زندگی سے وابستہ ہو جاتی تھیں۔ اور اسی طرح ایک اور نئی کہانی کا آغاز بھی ایک شام اس وقت ہوا۔ جب آسمان پر بادل گھرے ہوئے تھے اور شام وقت سے پہلے جھکتی چلی آ رہی تھی۔ چونکہ میں نے حالات سے سمجھوتہ کر لیا تھا اور یہاں اپنا مقام بھی پہچان لیا تھا امیر حماد نے مجھے صرف اس لیے یہ عزت بخشی تھی کہ وہ گھوڑوں کا تاجر تھا اور میں نے ایک سرکش گھوڑے کو قابو میں کر لیا تھا اس کے ذہن میں یہ خیال تھا کہ میں اس کے لیے نہایت کارآمد شخص ثابت ہو سکتا ہوں چنانچہ میں نے بھی اب جب اپنے حالات سے سمجھوتہ کر لیا تھا تو یہی فیصلہ کیا تھا کہ خاموشی سے امیر حماد کی خواہش پوری کرتا رہوں اور اپنا وہ کام سرانجام دوں جس کے لیے مجھے یہاں جگہ دی گئی ہے زیادہ بڑا بننے کی کوشش بالکل بے مقصد ثابت ہوتی اگر میں اپنے طور پر یہاں دوستیاں بڑھانے کی کوشش کرتا تو وہ میرے حق میں بہتر نہ ثابت ہوتے حالانکہ خاتون نقرہ کا کردار میرے لیے ایک معمہ تھا اور دل میں یہ خواہش تھی کہ اس جوان بوڑھی کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننے کی کوشش کروں جو اس قدر کم عمر ہونے کے باوجود اپنے آپ کو اس گھر کا ایک بزرگ سمجھتی ہے اور ہر ایک کے ساتھ بزرگانہ انداز میں پیش آتی ہے لیکن یہ ساری خواہشیں میں نے اپنے دل میں دبالی تھیں امیر حماد نے تو صرف مجھ سے اتنا ہی کہا تھا کہ میں

یہاں قیام کروں لیکن میں نے گھوڑوں کے اصطبل سے دلچسپی لینا شروع کر دی تھی اور یہ ایک بہترین مشغلہ بھی تھا کچھ جانور ہی اتنے وفادار ہوتے ہیں کہ ان کی محبت کے جواب میں انہیں محبت دینا پڑتی ہے ان میں گھوڑے بھی سرفہرست آتے ہیں، میں نے تمام گھوڑوں سے مانوسیت کر لی اور ان کی مکمل دیکھ بھال کرنے لگا حالانکہ یہاں بہت سے سائیس تھے جو گھوڑوں کی نگہداشت کرتے تھے، چونکہ امیر حماد نے میرے بارے میں انہیں بھی بتا دیا تھا اس لیے وہ بھی اب میرے احکامات کی تکمیل کرتے تھے اور یہ مشغلہ واقعی خاص دلچسپ ثابت ہوا میرے سامنے گھوڑوں کی خرید و فروخت ہوتی رہتی تھی خریدار آتے تھے لیکن یہ عام گھوڑے نہیں ہوتے تھے بلکہ زیادہ تر گھوڑے ریس وغیرہ کے لیے استعمال کیے جاتے تھے لیکن خریدار انہیں خریدنے کے بعد خود ان کی تربیت وغیرہ کیا کرتے تھے بلکہ ایک بار تو ایک بہت ہی دلچسپ واقعہ پیش آیا تھا وہی گھوڑا جس کی وجہ سے یہاں میری قدر و قیمت ہوئی تھی ایک مقامی خریدار کو پسند آ گیا اور اس نے اسے دیکھ کر اس کی قیمت معلوم کی امیر حماد سے اس کی سودے بازی ہوئی تھی۔ اور اس کے بعد گھوڑا اس کی تحویل میں دے دیا گیا لیکن گھوڑے کو لے جانا ایک مسئلہ تھا۔ مقامی شخص نے اپنے طور پر ہر ممکن کوشش کر لی۔ لیکن وہ گھوڑا کسی طور اس کے قبضے میں نہ آیا تو امیر حماد نے مسکراتے ہوئے مجھے اشارہ کیا اور میں نے بآسانی گھوڑے کی پشت پر سواری کر کے دکھا دی۔ گھوڑوں کا خریدار حیرانی سے مجھے آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے لگا پھر بولا۔

''یہ کون ہے امیر حماد؟''

''ان گھوڑوں کا سرپرست۔'' امیر حماد نے مجھے اپنا ملازم نہیں کہا تھا۔ لیکن وہ شخص جو بہت دولت مند تھا کہنے لگا۔

''امیر حماد گھوڑے کی قیمت طے ہو ہی گئی ہے اس سرپرست کی قیمت بھی طے کر لو یہ تو بہت ہی ماہر آدمی معلوم ہوتا ہے اور تم یہ بات اچھی طرح جانتے ہو کہ تم سے زیادہ مجھے اس کی ضرورت ہے۔'' امیر حماد مسکرایا پھر بولا۔

''کیا قیمت دے سکتے ہو اس کی تم۔''

''جو تم مانگو۔''

''تو پھر تمہارے پاس جتنا جو کچھ بھی ہے وہ سب میرے حوالے کر دو اور اس کے بعد اس کے بارے میں بات کرو۔''

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

وہ شخص کسی قدر ناراض ہو گیا پھر بولا۔

"کیا تم میرا مذاق اڑانا چاہتے ہو امیر حماد؟"

"نہیں چونکہ تم نے بات ایسی کی ہے اس کا جواب دے رہا ہوں میں گھوڑوں کا سوداگر ہوں انسانوں کا نہیں اور کسی انسان کو بیچنے کا حق مجھے حاصل نہیں ہے۔"

"لیکن یہ گھوڑا اسی قیمت پر خریدا جا سکتا ہے کہ اس کا یہ تربیت کار بھی میرے سپرد کر دیا جائے۔"

"جا سکتے ہو۔" امیر حماد نے سرد لہجے میں کہا اور یہ سودا ملتوی ہو گیا تو بات اس شام کی ہو رہی تھی جس میں مجھے ایک نئی کیفیت سے روشناس ہونا پڑا عظیم الشان اصطبل میں گھوڑوں کے چارے کے لیے گودام بنا ہوا تھا اور چونکہ اب میں یہاں کی نگرانی کرنے لگا تھا اس لیے ہر چیز پر میری نگاہ تھی۔ گودام میں چاروں طرف گھوڑوں کی خوراک بند تھی۔ اور یہ خوراک اس قدر قیمتی تھی کہ بعض انسان بھی اسے استعمال نہیں کر سکتے تھے عظیم الشان گودام کے اندر میں خوراک کے حساب کتاب میں مصروف تھا۔ ایک دو افراد اور بھی میرے ساتھ میرے کام میں معاونت کر رہے تھے کہ اچانک اصطبل کی چھت پر مجھے عجیب طرح کی بھاگ دوڑ سنائی دی اور میں چونک کر اوپر دیکھنے لگا۔ میرے تینوں ساتھی بھی حیران تھے۔ اصطبل کی اونچی دیوار میں ایک بڑا سا روشن دان تھا۔ جو کھلا ہوا تھا اور اس سے باہر کی کجلائی ہوئی شام نظر آ رہی تھی لیکن اچانک ہی روشن دان پر ایک سایہ نظر آیا اور پھر کوئی اس روشن دان سے گزر کر دھم سے اصطبل میں آ کودا اصطبل کا دروازہ اندر سے بند تھا۔ کودنے والا جو خاصی بلندی سے اندر کودا تھا ایک لمحے کے لیے اپنی جگہ رکا اور پھر اس نے دروازے کی جانب ایک لمبی چھلانگ لگائی۔ اصطبل کے اس حصے میں اچھی خاصی روشنی تھی۔ اس روشنی میں میں نے ایک لڑکی کو دیکھا جس کے بدن کا لباس نہایت بوسیدہ تھا۔ بال بکھرے ہوئے تھے اس کے نوجوان بدن کے نقوش صاف نظر آ رہے تھے۔ ننگے پاؤں تھی اور جس طرح اوپر سے کودی تھی وہ معمولی بات نہیں تھی۔ بلندی اتنی تھی کہ اس کی ٹانگیں ٹوٹ جانی چاہیے تھیں۔ لیکن میں نے دیکھا تھا کہ وہ بلی کی طرح پنجوں کے بل نیچے کودی ہے اور اس کے بعد اس نے دروازے کی جانب چھلانگ لگائی ہے۔ لیکن دروازہ چونکہ اندر سے بند تھا۔ وہ دروازے کے قریب پہنچی لیکن دروازہ کھولنے میں کامیاب نہیں ہو سکی میں اور میرے ساتھی حیران نگاہوں سے اسے دیکھ رہے تھے کہ اچانک ہی

دروازے پر دھڑ دھڑاہٹ سنائی دی اور کسی نے چیخ کر کہا۔

"دروازہ کھولو وہ اندر آئی ہے۔" لڑکی دروازے کے پاس سے ایک چھلانگ لگا کر ایک بار پھر پلٹی اور ان بوریوں پر چڑھ گئی جو ایک طرف چنی ہوئی تھیں وہ ان بوریوں میں چھپنے کے لیے جگہ تلاش کر رہی تھی لیکن یہاں جگہ نہیں تھی تاہم وہ خاصی بلندی تک پہنچ گئی۔ میں سمجھتا تھا کہ اگر روشندان قریب ہوتا تو وہ واپس اسی روشندان سے اوپر جانے کی کوشش کرتی۔ لیکن اب وہ کسی قدر بے بس نظر آ رہی تھی۔ میرے ایک ساتھی نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔ اندر داخل ہونے والا ایک مکروہ سی شکل کا آدمی تھی چوڑے چکلے بدن کا مالک آنکھوں میں وحشت داڑھی بڑھی ہوئی اور بال الجھے ہوئے اس کے پیچھے تین اور افراد موجود تھے آگے والے آدمی کے ہاتھ میں ہنٹر تھا اور کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کون ہے اور کیا چاہتا ہے اندر گھس کر اس نے جلدی سے دروازہ بند کر لیا اور اپنے ساتھیوں سے بولا۔

"ہوشیار رہو وہ یہیں موجود ہے پھر اس نے میری طرف رخ کر کے کہا۔"

"کہاں گئی وہ؟"

"وہ اوپر بوریوں پر چڑھی ہوئی ہے لیکن کون ہے وہ اور تم کیا چاہتے ہو۔" جواب میں اس شخص نے مجھے گھورا لیکن کوئی جواب نہیں دیا اور اپنے ساتھیوں سے بولا۔

"دیکھو دیکھو وہ ہے اسے اتارو۔" اور وہ لوگ لڑکی کو اتارنے کی کوشش کرنے لگے انہوں نے بوریوں کو دھکیلنا شروع کیا تا کہ وہ نیچے گر پڑے لیکن لڑکی غضب کی پھرتی کا مظاہرہ کر رہی تھی اس نے ایک ایسا عمل کیا کہ میں خود بھی حیران رہ گیا۔ آنے والے کے ساتھیوں نے ایک بوری کھینچی تو وہ اس کے ساتھ ہی نیچے لڑھک آئی لیکن جیسے ہی بوری زمین سے ٹکی لڑکی نے اس پر پاؤں رکھ کر ایک الٹی چھلانگ لگائی اور دوبارہ بوریوں پر چڑھ گئی یہ جسمانی پھرتی کا بے مثال مظاہرہ تھا اور وہ انہیں ڈاج دے رہی تھی اس دلچسپ کھیل میں ایک لمحے کے لیے میں کھو سا گیا۔ لیکن اچانک ہی میرے ذہن کو ناگواری کا احساس ہوا۔ یہ آدمی اپنے بارے میں بتائے بغیر میری اس مملکت میں ہنگامہ خیزی کر رہا ہے اور بوریاں گرا رہا ہے اس نے آگے بڑھ کر اپنے ایک اور آدمی کو اشارہ کیا۔

"اسے مارو اور مار کر نیچے اتارو جس طرح سے بھی بن پڑے اسے مارو۔" تو میں نے عقب سے اسے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

''تم اندھے ہو دیکھ نہیں رہے کہ تمام چنا ہوا سامان تتر بتر ہو رہا ہے۔'' اس نے خونی نگاہوں سے مجھے دیکھا اور غراتی ہوئی آواز میں بولا۔

''وہ آخری سرا نظر آ رہا ہے تمہیں وہاں جا کر کھڑے ہو جاؤ ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔''

اچانک ہی لڑکی پھسل کر نیچے آئی اور اسی وقت خونخوار شکل کے آدمی نے اس پر اچانک حملہ کیا شائیں کی آواز ابھری لیکن لڑکی نے لوٹ لگا کر اپنے آپ کو اس چابک کی زد سے بچا لیا تھا۔ پھر وہ شخص اس پر پے در پے چابک برسانے لگا۔ مگر کیا مجال کہ لڑکی کے بدن کو چھو بھی سکا ہو انتہائی ناقابل یقین منظر تھا یہ لیکن اب میرا دماغ گرم ہونے لگا تھا کچھ بھی تھا بہرحال وہ ایک لڑکی تھی چنانچہ اس شخص نے پھر چابک اٹھایا تو میں نے اس کا چابک اپنی مٹھی میں پکڑ لیا اور اسے ایک زوردار جھٹکا لگا کیونکہ میرا پکڑنا غیر متوقع تھا اس لیے اسے اپنا توازن سنبھالنا پڑا لڑکی بھی بھاگ دوڑ کر رہی تھی۔ ایک بار پھر وہ اچھل کر بوریوں پر چڑھ گئی تو وہ شخص میری جانب مڑا اور بولا۔

''تم پاگل کے بچے معلوم ہوتے ہو جانتے ہو میں کون ہوں اور تم نے کسے پکڑا ہے۔''

''چلو پہلے ہم ایک دوسرے کو جان لیتے ہیں۔'' میں نے سرد لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب؟'' اس نے کہا اور میں نے اسے مطلب سمجھا دیا۔ اس کے چابک کا سرا میرے ہاتھ میں تھا ایک دفعہ پھر میں نے اس کو جھٹکا دیا تھا وہ دوڑتا ہوا میری جانب چلا آیا لیکن جیسے ہی قریب پہنچا میں نے داہنے ہاتھ کا گھونسا اس کے جبڑے پر رسید کیا اور اس کی گردن ٹیڑھی ہو گئی لیکن اب اس نے خونخوار انداز میں مجھ پر حملہ کر دیا تھا اب اتنا کچا بھی نہیں تھا میں کہ اپنے حملہ آور سے مار کھا جاتا میں نے اپنے آپ کو اس کی زد سے بچایا اور پھر زمین پر لیٹ کر دونوں پیروں پر اسے روکا اور پوری قوت سے اچھال دیا۔ اس نے کئی قلابازیاں کھائی تھیں لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھ مجھ پر ٹوٹ پڑے تھے اور اب ضروری تھا کہ میں بھی بھرپور جنگ کروں چنانچہ میں نے انہیں گھونسوں پر رکھ لیا۔ ساری زندگی کا تجربہ میرے ساتھ تھا بہت کچھ سیکھا تھا۔ بہت کچھ کیا تھا بس اتنی سی بات تھی کہ جو سیکھا تھا وہ ذہن سے نکل گیا تھا لیکن ہاتھ پاؤں سب کچھ یاد رکھتے ہیں ایسی مرمت کی میں نے ان لوگوں کی ان کی شکلیں بگڑ گئیں وہ خونخوار شخص بھی میرے ہاتھوں بری طرح مار کھا رہا تھا۔ حالانکہ وہ انتہائی

طاقتور تھا۔ لیکن اس طرح کی جنگ کا ماہر نہیں تھا کوڑے وغیرہ برسا لینا ایک الگ بات ہے یا کسی پر جسمانی تسلط قائم کر لینا ایک الگ چیز ہے یہاں جو کچھ اس کے ساتھ ہوا تھا وہ ایک الگ بات تھی۔ میرے ساتھی جو تھوڑی دیر پہلے میرے ساتھ کام کر رہے تھے حیرت سے آنکھیں پھاڑے کھڑے ہوئے میری کارکردگی دیکھ رہے تھے۔ میں نے ان سب کے چہرے خون میں ڈبو دیے اور وہ لڑکھڑانے لگے زبردست چیخ مارے تھے میں نے ان کے جبڑوں پر ان کی آنکھیں ناک اور منہ سوج گئے تھے۔ پھر اچانک ہی کچھ اور لوگ بھی اندر گھس آئے یہ میرے شناسا افراد تھے۔ میرے ساتھیوں میں سے ایک نے دروازہ کھولا تھا۔ اندر آنے والے اس عمارت کے منتظم تھے۔

''کیا ہو رہا ہے یہ کیا ہو رہا ہے یہاں کہاں گئی وہ۔'' جواب میں خونخوار شخص نے میری طرف اشارہ کر کے کہا۔

''یہ کون ہے میں اس کا خون پینا چاہتا ہوں؟''

''کیا بات کر رہے ہو جابری جانتے نہیں ہو یہ اصطبل کا نگران ہے امیر حماد کا منظور نظر۔''

''میرا حلیہ دیکھ رہے ہو میرا یہ حلیہ اس نے بنایا ہے۔ ساری باتیں اپنی جگہ امیر حماد کی نوکری چھوڑنے کے لیے تیار ہوں لیکن اس کی گردن میں اس کے شانوں سے ضرور اتار دوں گا۔''

''تمہارا دماغ خراب ہو گیا جابری آخر بات کیا ہے۔''

''ادھر دیکھو بات کیا ہے۔'' اس خونخوار شخص نے جس کا نام اب مجھے جابری معلوم ہوا تھا بوریوں کی طرف اشارہ کر کے کہا لڑکی کسی بلی کی طرح اپنی جگہ بیٹھی ہوئی آنکھیں جھپکا رہی تھی عمارت کے کیئر ٹیکر نے کہا۔

''پکڑوا سے تم اسے پکڑ کیوں نہیں رہے کہیں یہ بھاگ نہ جائے۔''

''اسے پکڑنے کے لیے ہی میں اندر داخل ہوا تھا اور اصطبل کے نگران نے میرا یہ حال کیا میرے ساتھیوں کو بھی اس نے مارا ہے منتظم کئی بار مجھ پر امیر حماد کی مہربانیاں دیکھ چکا تھا۔ صورت حال کی نزاکت دیکھتے ہوئے اس نے کہا۔

''نہیں جابری تم بھی اپنے آپ کو اعتدال میں لاؤ اور تم دوست تمہارا نام ہمیں

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

عارف۔ بتایا گیا ہے یہ امیر حماد کی قیدی لڑکی ہے قید خانے سے نکل بھاگی ہے اس کو پکڑنا ضروری ہے تم ہماری مدد کرو۔'' میں نے کوئی جواب نہیں دیا امیر حماد کے نام پر مجھے خاموش ہونا پڑا تھا۔ البتہ میں نے اتنا ضرور کہا۔

''ٹھیک ہے پکڑ لو اسے۔'' میرے لہجے میں طنز تھا۔ لیکن اب میں نے یہ فیصلہ کرلیا تھا کہ میں اس معاملے میں بولوں گا نہیں جابری کے ساتھی میرے ہاتھوں کافی نقصان اٹھاچکے تھے لیکن پھر بھی وہ اپنی کوششوں میں مصروف ہوگئے لڑکی چھلاوہ تھی وہ اسے پکڑنے کی ہر ممکن کوشش کررہے تھے لیکن وہ ان کے ہاتھ نہیں آرہی تھی یہ میرے لیے انتہائی حیران کن بات تھی پھر مزید کاوشیں ہونے لگیں ایک مضبوط جال لایا گیا۔ کچھ اور آدمی بھی آگئے اور سارے کے سارے اسے پکڑنے کی کوششوں میں مصروف ہوگئے وہ پورے ہال میں انہیں نچاتی پھررہی تھی۔ میں اور میرے ساتھی ایک دیوار سے لگ کر کھڑے ہوگئے تھے۔ پھر وہ لوگ اپنی کوششوں میں کامیاب ہوگئے بڑی محنت سے انہوں نے جال تان لیا تھا اور اس بار جب لڑکی نے چھلانگ لگائی تو اس سے اندازے کی غلطی ہوگئی اور بوریوں کی دیوار سے نیچے آرہی اور سیدھی جال پر گری وہ سارے کے سارے اس سے لپٹ گئے تھے اور آخر کار اسے قابو کرلیا گیا تھا نجانے کیوں میرے دل کو ایک افسوس کا احساس ہورہا تھا۔ پھر وہ اسے بڑی بے دردی کے ساتھ پکڑتے ہوئے باہر لے گئے میں خاموش کھڑا رہا تھا جب وہ باہر نکل گئے تو میں نے بھاری لہجے میں اپنے آدمیوں سے کہا۔''

''جو سامان وہ تتر بتر کر گئے ہیں اسے واپس اس کی جگہ لگا دو۔ میں نے ان لوگوں سے لڑکی کے بارے میں نہیں پوچھا تھا لیکن میرے ذہن میں ایک خلش سی بیدار ہوگئی تھی۔ لڑکی کا چہرہ میں نے غور سے دیکھا تھا سانولی رنگت تھی بڑی بڑی ہرنی جیسی آنکھیں سر کے بال بے انتہا خوبصورت اور بدن انتہائی سڈول نجانے امیر حماد کا عتاب اس پر کیوں نازل تھا وہ کون تھی بے شمار سوالات میرے ذہن میں چکرانے لگے۔ اور میں مضمحل سا ہوگیا رات ہوگئی میں اصطبل سے نکل کر انیکسی کی جانب چل پڑا اور پھر معمول کے مطابق غسل وغیرہ کیا رات کا کھانا حاتم لے کر آ گیا تھا۔ میرے ذہن میں مسلسل لڑکی گردش کررہی تھی حاتم بہت اچھا انسان تھا اور مجھ سے بڑی انسیت رکھتا تھا اچانک ہی میں نے اس سے کہا۔''

''حاتم بیٹھ جاؤ۔''

''جی عالی طرب حکم۔'' اس نے کہا۔

''حاتم تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔''

''خادم حاضر ہے۔''

''آج اصطبل میں ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔''

''کیا؟''

''اصطبل کے روشندان سے ایک لڑکی اندر گھس آئی عجیب سی لڑکی تھی چیتھڑے ہوئے لباس میں ملبوس پھر جابری نامی ایک شخص اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اندر داخل ہوا تھا اور لڑکی کو پکڑنے کی کوشش کرنے لگا وہ بے حد پھرتیلی تھی اور وہ لوگ اس کے ساتھ بڑی بیدردی سے پیش آرہے تھے۔ کیا تم اس لڑکی کے بارے میں کچھ جانتے ہو۔''

حاتم کے چہرے پر سنجیدگی پھیل گئی پھر اس نے کہا۔

''امیر حماد بہت اعلیٰ ظرف انسان ہے ہم تو اس طرح سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہاں اس کی حویلی میں جتنے افراد موجود ہیں ان میں سے آپ کو ایک بھی ایسا نہیں ملے گا عالی طرب جو اپنے مالک سے کوئی شکایت رکھتا ہو۔ خاتون نقرہ اور امیر حماد اپنے ساتھ ہر ملازم اور ہر دوست کا بہترین خیال رکھتے ہیں ایک بار امیر حماد کسی مہم جوئی سے لوٹے تھے اور اپنے ساتھ ایک کٹہرا لائے تھے۔ لوہے کے بنے ہوئے کٹہرے میں وہ لڑکی جس کا آپ تذکرہ کررہے ہیں بند تھی بالکل ایسے جیسے کوئی شیرنی ہوتی ہے۔ پتہ نہیں وہ اسے کہاں سے لائے تھے۔ پھر بعد میں عقوبت گاہ میں اسے بند کردیا اور اس وقت سے وہ وہیں ہے۔ وہ لڑکی کون ہے اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا لیکن اس کا محافظ جابری ہے ایک بہت برا آدمی ہے جس کے ساتھ آٹھ افراد کام کرتے ہیں وہ بھی امیر کا ملازم ہے جابری اس کی نگرانی کرتا ہے لڑکی نے تین بار فرار ہونے کی کوشش کی ہے ایک بار اس نے اپنے ناخنوں سے جابری کے ایک ساتھی کا چہرہ لہولہان کردیا تھا اور اسے اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا تھا جس سے اس کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ بہت خونخوار تھی لیکن اس شخص کے علاوہ اس نے کسی کو نقصان نہیں پہنچایا وہ صرف یہاں سے بھاگ جانے کی کوشش کرتی ہے۔ بس اس سے زیادہ مجھے کچھ نہیں معلوم ممکن ہے وہ عقوبت خانے سے نکل بھاگی ہو اور گودام کی چھت پر آ گئی ہو۔''

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

''اس سے زیادہ تم کچھ نہیں جانتے۔''

''نہیں عالی طرب جانتا ہوتا تو آپ کو ضرور بتا دیتا۔'' میں خاموش ہو گیا لیکن میرے ذہن میں ایک شدید خلش بیدار ہو گئی اس رات میں بہت دیر تک سوچتا رہا تھا کہ لڑکی کون ہو سکتی ہے چہرے سے جس قدر معصوم نظر آتی تھی اس سے اندازہ ہوتا تھا کہ کوئی بری لڑکی نہیں ہے یہ کیا راز ہے جسے امیر حماد جیسے اچھے انسان نے اپنے سینے میں پوشیدہ کر رکھا ہے میں نے سوچا کہ اگر ممکن ہو سکا تو کسی طریقے سے اس لڑکی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کروں گا بہرحال یہ ایک پراسرار اور دلچسپ کھیل تھا جابری کی پٹائی ہو گئی تھی میرے ہاتھوں اور وہ مجھ سے نالاں تھا۔ دوسرے دن بھی وہ مجھے نظر آیا اس کے چہرے پر کئی جگہ ٹیپ چپکے ہوئے تھے حالانکہ وہ مجھے کافی فاصلے پر نظر آیا تھا۔ لیکن میں نے محسوس کر لیا تھا کہ اس کی آنکھوں میں نفرت کے آثار تھے جیسے ہی مجھ سے نگاہ ملی وہ ایک جھٹکے کے ساتھ واپس پلٹ گیا۔ میرے ہونٹوں پر مدھم سی مسکراہٹ پھیل گئی تھی لیکن بہرحال مجھے کسی سے خوف نہیں تھا پھر دو تین دن گزر گئے وہ لڑکی مجھے نظر نہیں آئی تھی اس عظیم الشان حویلی کے بہت سے حصے ایسے تھے جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا تھا اور عقوبت خانے کے بارے میں بھی مجھے کچھ نہیں معلوم تھا کہ وہ کس طرف ہے لیکن بہرحال میں اس لڑکی کو نہیں بھول سکا میرے معمولات بدستور جاری تھے۔ امیر حماد نے مجھ سے اس بارے میں کوئی سوال نہیں کیا تھا پتہ نہیں یہ بات اس تک پہنچی تھی یا نہیں لیکن اس دن پائیں باغ میں جب میں ایک گھوڑے کی تربیت کر رہا تھا اچانک ہی مجھے خاتون نقرہ نظر آ گئیں مجھے دیکھ کر مسکرائی اور اس نے مجھے آواز دی۔ تو میں آہستہ سے چلتا ہوا ان کے قریب پہنچ گیا۔ میں نے اسے تعظیم دی تو وہ بولی۔

''کیسے حال ہیں میرے بچے اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہاری طرف سے میں نے آنکھیں بند کر رکھی ہیں تو یہ غلط ہے میرے پاس اپنے ذرائع ہیں جن سے میں تمہارے بارے میں پوچھتی رہتی ہوں اور مجھے علم ہوا ہے کہ تم خوش ہو دل میں مجھے ہنسی آ گئی تھی یہ مجھ سے خاصی چھوٹی عمر کی لڑکی مجھے بچہ کہہ کر مخاطب کر رہی تھی لیکن خاتون نقرہ کے بارے میں خاصی باتیں میرے علم میں آ چکی تھیں وہ بہت ہی پاکیزہ فطرت کی مالک تھی ویسے تو یہ حقیقت ہے کہ اس پوری حویلی میں مجھے انتہائی پراسرار واقعات کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ یہ سب کے سب اچھے لوگ تھے لیکن ان کے اندر کوئی ایسی بات پوشیدہ تھی جو سمجھ میں نہیں آتی تھی یا پھر ہو سکتا ہے یہ

ماحول میرے لیے اجنبی ہو چونکہ یہاں کسی دوسرے آدمی نے مجھ سے اس کی پراسراریت کے بارے میں ذکر نہیں کیا تھا۔ میں نے خاتون نقرہ سے کہا۔'' ہاں میں خوش ہوں سوائے ایک تکلیف کے۔''

''آؤ۔'' اس نے گھاس کے ایک قطع کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

اور میں اس کے حکم کی تعمیل میں آگے بڑھ گیا۔ وہ سنگ مرمر کی ایک بینچ پر بیٹھ گئی تو میں نے اس کے پاس ہی گھاس کے قطعے پر بیٹھ کر اس کی جانب دیکھا۔ وہ کہنے لگی۔

''ہاں بتاؤ کیا تکلیف ہے تمہیں۔؟''

''خاتون نقرہ، آپ کو علم ہے کہ آپ ہی نے مجھے اپنے قریب آنے کی دعوت دی ہے۔ میں کسی جانے بوجھے منصوبے کے تحت یہاں نہیں آیا ہوں۔''

''کیسی باتیں کر رہے ہو۔ ہم تمہیں ایک باعزت مقام دیتے ہیں اور کسی کو بھی کوئی مقام دیا جائے تو وہ احسان نہیں ہوا بلکہ اگر کوئی خود کو اس مقام کا اہل ثابت کرتا ہے تو اسے یہ مقام دیا جاتا ہے۔ تم ایک پراسرار نوجوان ہو۔ ہم تو اس بات پر حیران ہیں کہ تم اپنا ماضی بھول گئے ہو۔ بہرحال ہر انوکھی شخصیت میں ایک دلکشی ہوتی ہے اور تمہاری دلکشی کو بھی محسوس کرتے ہیں۔ مگر کہنا کیا چاہتے ہو۔؟''

''پہلی بات تو یہ کہنا چاہتا ہوں خاتون نقرہ کہ بے ایمان آدمی نہیں ہوں۔ آپ لوگوں نے مجھ پر جو احسان کیا ہے اس کی قدر میرے دل میں ہے۔ اور میری ذات سے آپ لوگوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ لیکن انسان جس جگہ ہوتا ہے وہاں کے بارے میں بہت کچھ جان لینے کا خواہشمند ہوتا ہے۔''

''ہاں کیوں نہیں۔''

''بہت سے سوالات ایسے ہیں میرے دل میں جنہیں جاننے کی خواہش کبھی کبھی شدت اختیار کر لیتی ہے۔''

''کیا ہمارے بارے میں۔؟''

''ہاں۔''

''کسی سے معلوم کیا۔؟''

''نہیں۔''

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

''تو مجھ سے پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو؟'' جواب میں، میں نے اس لڑکی کی کہانی خاتون نقرہ کو سنائی۔ خاتون نقرہ مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھ رہی تھی۔ پھر وہ حیرت سے بولی۔

''ارے مجھے تو معلوم ہی نہ ہوا۔ کیا تم نے جابری کو مارا جابری تو بہت خونخوار شخصیت کا مالک ہے۔ کیا واقعی۔ مگر مجھے یقین ہے تم نے ایسا کیا ہوگا۔ جو شخص ایک جنگلی گھوڑے کو قابو میں کرسکتا ہے اس کے لیے انسان مشکل نہیں ہوتے۔ دلچسپ، بے حد دلچسپ اور عجیب۔''

''مگر میں اس لڑکی کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔''

''وعدہ کرو کسی سے تذکرہ نہیں کرو گے ۔''تمہارے دل میں ایک خلش ہے کہ ہم تمہیں اپنے آپ سے دور رکھتے ہیں میں تمہارے دل کی اس خلش کو منانے کے لئے یہ باتیں کررہی ہوں جو مجھے نہیں کرنی چاہئیں۔ کیونکہ پتا نہیں امیر حماد اسے پسند کریں یا نہ کریں لیکن پھر بھی۔''

''میں وعدہ کرتا ہوں کہ اگر کوئی ایسا ہی اہم راز ہوا تو میں اسے اپنے سینے میں چھپا کر رکھوں گا۔''

''وہ اہم راز نہیں ہے۔ امیر حماد اصل میں ایک عظیم مہم جو ہیں اور تم یقین کرلو گھوڑوں کی تجارت صرف ان کا شوق ہے۔ ہماری ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے پاس بہت سے ایسے وسائل اور ذرائع ہیں جن سے ہماری بہترین آمدنی ہوتی ہے۔ ہمیں گھوڑوں کی تجارت کی ضرورت نہیں ہے لیکن چونکہ ہمیں ایڈونچرز کا شوق ہے چنانچہ امیر حماد اس طرح سے جنگل کے گھوڑے پکڑتے ہیں۔ شہری گھوڑوں کی وہ کبھی تجارت نہیں کرتے بس انہیں علم ہے اور اس علم سے فائدہ اٹھاتے ہیں تو میں تمہیں بتارہی تھی کہ وہ ایک مہم جو ہیں۔ میں انکی ہر مہم میں ان کے ساتھ نہیں ہوتی۔ یہ بس میری خواہش پر مبنی ہے کہ میں جب چاہوں ان کے ساتھ چلی جاؤں۔ وہ مجھ سے اتنی ہی محبت کرتے ہیں۔ تو ایک بار ایک مہم سے لوٹے کچھ اور لوگ بھی ان کے ساتھ تھے اور یہ لڑکی کہیں سے پکڑ کر لائی گئی تھی۔ امیر حماد مجھ سے کچھ نہیں چھپاتے میں نے جب اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ یہ ایک سربستہ راز ہے۔ اور جب یہ راز کھلے گا تو وہ خود ہی اس کے بارے بتادیں گے۔ اصل میں اس کا تعلق کچھ اور لوگوں سے ہے اور وہ ہی اس کے بارے میں جانتے ہیں میں نے امیر سے اصرار کیا تو وہ بولے۔

''یقین کرو عزیز، مجھے چونکہ خود بھی ابھی اس کے بارے میں تفصیل سے نہیں معلوم۔ سمجھ لو کہ یہ لڑکی کسی کی امانت ہے۔ میرے پاس اور مجھے اس کی نگرانی کرنی ہے۔ تو تم سمجھ گئے ہوگے عارف کہ مجھے اس بارے میں کوئی صحیح تفصیل نہیں معلوم۔ بس جابری اس کا نگراں ہے۔ ہم اسے قید میں رکھے ہوئے ہیں اور امیر حماد اس کے سلسلے میں شاید کسی کا انتظار کررہے ہیں۔'' میں خاموشی سے خاتون نقرہ کی صورت دیکھتا رہا۔ بات الجھی کی الجھی رہ گئی تھی۔ خاتون نقرہ نے کہا۔

''اور میرا خیال ہے یہ اس قدر اہم بات نہیں ہے۔ ویسے میں تمہیں مشورہ دیتی ہوں کہ آئندہ اس معاملے میں ٹانگ نہ اڑانا۔ جابری کو کچھ ذمہ داریاں امیر نے سونپی ہیں۔ میرا خیال ہے کسی بہتر شخص نے جابری کو امیر سے تمہاری شکایت کرنے سے روکا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتی کہ امیر کا رویہ تمہارے ساتھ کیا ہوتا۔ لیکن میں تم سے ایک بات ضرور کہوں گی اور وہ یہ کہ اس مسئلے میں خود کو معتدل رکھو۔ امیر کے کچھ ایسے معاملات ہیں جن کا مجھے بھی علم نہیں ہے۔ سمجھ رہے ہوناں تم۔''

''ہاں۔''

''خوبصورت زندگی کو مشکلات میں ڈال کر اپنے آپ کو الجھا دینا عقلمندی نہیں ہے۔ بہتر ہے زندگی کو ہلکی پھلکی نگاہ سے دیکھو۔ امیر تو تمہارے بارے میں بھی سوچ رہے ہیں۔''

''میرے بارے میں کیا سوچ رہے ہیں امیر؟'' میں نے سوال کیا۔

''ڈاکٹر کا تعلق امریکا سے ہے۔ بہت بڑے نفسیات دان بھی ہیں۔ اور نفسیاتی معالج بھی۔ ڈاکٹر سے امیر نے تمہارے بارے میں ٹیلی فون پر گفتگو کی ہے۔ اصل میں امیر کی خواہش ہے کہ تم اپنی یادداشت حاصل کرلو۔ وہ تمہیں بے حد پسند کرتے ہیں۔ انہوں نے ڈاکٹر ہرمین کو دعوت دی ہے کہ وہ یہاں آئے اور تمہارا تجزیہ کریں۔ ڈاکٹر ہرمین شاید تھوڑے ہی عرصے میں یہاں پہنچنے والے ہیں۔'' میں نے پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ گردن ہلائی اور بولا۔

''زمانے کی بے اعتنائی سمجھ لیں خاتون۔''

''کیا مطلب۔؟''

''مطلب یہ کہ ہر شخص اپنے بارے میں صرف اتنا بتانا چاہتا ہے جتنا وہ مناسب سمجھتا

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہے جیسے آپ۔'' میں نے جرات کر کے کہا۔ خاتون نقرہ بجائے اس بات کے کہ میری اس بات پر ناراض ہو جاتی حیرت سے مجھے دیکھنے لگی پھر بولی۔

''کیا میری ذات سے بھی تمہیں کوئی شکایت ہے۔؟''

''شکایت نہیں تجسس۔''

''کس سلسلے میں؟''

''خاتون نقرہ میں آپ کے بارے میں بھی بہت کچھ سوچتا رہا ہوں۔''

''کیا۔؟'' وہ اچانک سنجیدہ ہو گئیں۔

''اگر آپ یہ سمجھتی ہیں کہ میرے ذہن میں آپ کے لئے کوئی ایسا ویسا تصور ابھرتا ہے۔ صاف گوئی کے لیے معافی چاہتا ہوں۔ اگر آپ یہ سمجھتی ہیں خاتون نقرہ کہ آپ کی عمر اور آپ کے حسن کو دیکھ کر میرے دل میں ایک مرد جاگا ہے تو سب سے پہلے میں معذرت کے ساتھ آپ سے یہ عرض کر دوں کہ ایسی بات نہیں ہے میں آپ کو بے حد پسند کرتا ہوں۔ لیکن آپ کی شخصیت بھی میرے لیے ایک پر اسرار معمے کی مانند ہے۔''

''ارے نہیں میں تو ایک سادہ سی کتاب ہوں۔''

''کتاب اگر اوپر سے سادہ ہو تو اس کی سادگی کے بارے میں یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ جب تک کہ اس کے اندر کے اوراق نہ پڑھے جائیں۔''

''کیا جاننا چاہتے ہو میرے بارے میں۔؟''

''آپ کی عمر زیادہ نہیں ہے۔''

''تو اس میں میرا کیا قصور ہے۔'' وہ پر مزاح انداز میں بولی۔

''لیکن آپ نے اپنے اوپر بزرگی طاری کر لی۔''

''کچھ چیزیں خود بخود اپنے اوپر طاری نہیں کی جاتیں۔''

''تو پھر؟'' میں نے سوال کیا اور وہ خاموش ہو گئی۔ کچھ لمحے گردن جھکائے بیٹھی رہی پھر اس نے کہا۔

''بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کا وقت سے پہلے سامنے آنا مناسب نہیں ہوتا''۔

''میں اپنی اوقات پہچانتا ہوں۔ آپ اس قدر محبت سے پیش آئیں۔ دل میں ایک سوال ابھرا تو میں نے آپ سے اس کے لیے اظہار کر دیا۔ ضد نہیں کروں گا۔''

''ہاں ضد نہ کرو۔'' وہ اداس لہجے میں بولی۔

''آپ کے اندر بزرگی کا ایک ایسا جذبہ۔''

''اس کی کچھ وجوہات ہیں۔''

''کیا۔؟''

''نہیں۔ ابھی نہیں بتائی جا سکتیں۔''

''پھر کب۔؟''

''شاید کبھی نہیں۔'' اس نے کہا اور اپنی جگہ سے اٹھ گئی۔

''آپ ناراض ہو گئیں۔؟'' میں نے سوال کیا۔

''نہیں!'' اس نے کہا پھر بولی۔

''مجھے اجازت۔'' اور اس کے بعد وہ کچھ کہے بغیر وہاں سے چلی گئی اور میں اپنی جگہ کھڑا سر کھجاتا رہا۔ کیا کمال کا ماحول ہے۔ بہر حال اس کے بعد کئی دن خاموشی سے گزر گئے۔ کوئی ایسی قابل ذکر بات نہیں ہوئی۔ میں بھی اب خاصی حد تک مطمئن زندگی گزار رہا تھا۔ کوئی مسئلہ ہی نہیں رہ گیا تھا۔ ذمہ داریاں سنبھالنے والے بے شمار افراد تھے۔ میری ذمہ داری صرف اتنی سی تھی کہ گھوڑوں کی دیکھ بھال کرتا تھا۔ حالانکہ یہ بھی ایسے ہی ایک کام اپنے سر لے لیا تھا۔ ورنہ گھوڑوں کے سلسلے میں میری یادداشت میں کوئی ایسی بات نہیں تھی۔ جس سے میں یہ سمجھ سکوں کہ میں نے کوئی ایسی خاص مہارت حاصل کی تھی۔ اب میں نے اپنے آپ کو پر سکون رکھنا سیکھ لیا تھا۔ اور جب انسان اپنے کسی ایک شعبے سے مطمئن ہو جاتا ہے تو اس کے دل میں خواہشیں ابھرتی ہیں کہ وہ دوسری چیزوں کے بارے میں جاننے کی کوشش کرے۔ سو ان دنوں میرے لیے مسئلہ وہی لڑکی تھی اور میں اس تاک میں تھا کہ جیسے ہی کہیں سے کوئی موقع ملے میں اس کے بارے میں معلومات حاصل کروں۔ ویسے بھی مجھے اس عمارت میں گھومنے پھرنے کی مکمل آزادی تھی۔ حاتم میرا مددگار تھا۔ اور چالاکی کے ساتھ میں اس سے مختلف حصوں کے بارے میں معلومات حاصل کرتا رہتا تھا۔ تبھی میں نے اس حویلی کے بالکل مختلف حصے میں وہ جگہ دیکھی جسے عقوبت خانہ کہا جاتا تھا۔ اب ظاہر ہے حویلی میلوں کے علاقے میں تو پھیلی ہوئی نہیں تھی کہ اگر تھوڑی سی کوشش کی جاتی تو اس کے بارے میں معلومات حاصل ہو جاتی۔ عقوبت خانے کی عمارت الگ رکھی گئی تھی۔ ویسے امیر حماد اس قسم کا انسان نہیں تھا کہ اسے کسی

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

عقوبت خانے کی ضرورت پیش ہوتی۔ لیکن بہرحال امیر تھا اور اس کے معاملات بالکل مختلف تھے۔ اور ایک بار مجھے موقع مل گیا۔ میں نے جابری کو امیر حماد کے ساتھ جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ دونوں اہم کردار چلے گئے تھے۔ اور اس وقت اگر میں کوشش کرتا تو تھوڑی سی کوشش کے ساتھ اس عقوبت خانے کا جائزہ لے سکتا تھا۔ ویسے میں نے جابری کی موجودگی میں وہاں جانے کی کوشش کبھی نہیں کی تھی۔ میں نے اس کی آنکھوں میں ہمیشہ نفرت کے آثار پائے تھے اور یہ اندازہ لگالیا تھا کہ یہ شخص جب بھی کبھی کوشش کرے گا تو میرے خلاف کوئی بھی عمل کرسکتا ہے۔ بہرحال جابری اور امیر کی غیر موجودگی نے مجھے خاصی حد تک مطمئن کردیا۔ ابھی ابھی وہ لوگ نکلے تھے اور وقت کافی مل گیا تھا۔ اس لیے میں اپنے طور پر کوشش کرسکتا تھا۔ پھر جھٹپٹا ہونے پر میں آہستہ آہستہ اپنے پروگرام کی تکمیل کے لیے چل پڑا۔ سورج ڈوب چکا تھا۔ اور ماحول پر ایک عجیب سی خاموشی طاری تھی۔ میں آہستہ آہستہ چلتا ہوا عقوبت خانے کی طرف بڑھنے لگا۔ حالانکہ میں جانتا تھا کہ جابری بے شک موجود نہیں ہے لیکن اس کے ساتھی وہاں موجود ہوں گے۔ تاہم پھر بھی اپنے طور پر کوشش کرنا چاہتا تھا۔ بڑی احتیاط کے ساتھ میں لوگوں کی نگاہوں سے بچتا بچاتا عقوبت خانے کے عقبی حصے میں پہنچ گیا۔ سامنے کی سمت تمام دروازے بند تھے۔ لیکن عقبی سمت میں ایک احاطہ موجود تھا جسے میں پہلے بھی دیکھ چکا تھا۔ احاطے کے قریب پہنچ کر میں اپنے طور پر اندر جانے کے راستے تلاش کرنے لگا۔ پھر میں نے عقوبت خانے کی عقبی دیوار عبور کی اور احاطے میں اتر گیا۔ دروازوں کو آزمانا بے کار تھا میں جانتا تھا کہ مضبوطی سے اسے اندر سے بند کردیا گیا ہوگا۔ لیکن پھر بھی میں درختوں کے ذریعے شاخوں شاخوں چلتا ہوا عمارت کی چھت پر پہنچا اور پوری چھت پر ہاتھوں اور پیروں کے بل چل کر نیچے اترنے کا راستہ تلاش کرنے لگا۔ مجھے ایک پائپ نظر آیا۔ اس پائپ کے ذریعے میں نیچے اترنے لگا۔ پھر میں نے اس عمارت کے صحن میں جھانکا۔ یہاں کوئی موجود نہیں تھا۔ مجھے یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ وہ سب لوگ عمارت کے باہر ہیں۔ جو اس عمارت کی نگرانی کررہے ہیں۔ چنانچہ میں احتیاط کے ساتھ صحن میں اتر گیا۔ صحن میں اتر کر میں نے ادھر ادھر دیکھا۔ ایک کمرے میں مجھے مدہم روشنی نظر آئی۔ چنانچہ میں اس روشنی کی جانب بڑھ گیا۔ میرا اندازہ بالکل درست تھا۔ وہ لڑکی اسی ہال نما کمرے میں بند تھی۔ میں آہستہ آہستہ ایک کھڑکی کے قریب پہنچا۔ کھڑکی میں شیشے نہیں بلکہ جالی لگی ہوئی تھی۔ غالباً اس لڑکی کے تحفظ کے لیے، اس

کے شیشے نکال دیئے گئے تھے۔ کیونکہ شیشوں کی جگہ بنی ہوئی تھی۔ تاہم جالی سے بھی اندر دیکھا جاسکتا تھا۔ چونکہ باہر رات پھیلی ہوئی تھی اور اندر روشنی تھی۔ اس روشنی میں میں نے اس لڑکی کو یوگا کے انداز میں پالتی مارے بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ دونوں ہاتھ جڑے ہوئے تھے اور سینے سے لگے ہوئے تھے۔ وہ ایک پتھر کے بت کی مانند بیٹھی ہوئی تھی لیکن جس جگہ سے میں اسے دیکھ رہا تھا۔ وہاں سے وہ صاف نظر آرہی تھی۔ بدن پر بے شک چیتھڑے جھول رہے تھے۔ لیکن اس وقت وہ جس انداز میں بیٹھی تھی اس سے مجھے یہ احساس ہوتا تھا کہ وہ کم ازکم ذہنی طور پر غیر متوازن نہیں ہے۔ بلکہ ایک ہوش مند لڑکی ہے۔ وہاں اصطبل کے گودام میں بھی اسے جس طرح ان لوگوں کا مقابلہ کرتے ہوئے دیکھا تھا اس سے اس کی ہوش مندی کا اظہار ہوتا تھا۔ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا کروں میرا دل چاہتا تھا کہ میں اس سے مخاطب ہوں لیکن کس طرح اس کی کوئی ترکیب سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ اچانک ہی اس نے آنکھیں کھولیں اور گردن اٹھا کر اس طرف دیکھنے لگی جس طرف میں کھڑا تھا۔ حالانکہ میں نے اپنی سانسیں بھی روکی ہوئی تھیں لیکن نجانے کس طرح اسے میری یہاں موجودگی کا احساس ہوگیا تھا۔ دوسرے لمحے وہ اچھل کر کھڑی ہوگئی۔ ایک لمحے کے لیے میں نے سوچا کہ میں یہاں سے ہٹ جاؤں۔ کہیں وہ کوئی ایسا عمل نہ کرے جس سے کسی کو میری یہاں موجودگی کا علم ہوجائے۔ یہ صورت حال خطرناک ہوتی۔ بہرحال میں خطرہ مول لے کر یہاں آیا تھا اور میرے تجسس نے مجھے اس طرح مجبور کیا تھا۔ حالانکہ اس کے مضر اثرات بھی ہوسکتے تھے۔ خاتون نقرہ نے مجھے جس طرح امیر حماد کے اس لڑکی سے دلچسپی کے بارے میں بتایا تھا۔ اس کے بعد اس بات کے امکانات بھی تھے کہ اگر امیر حماد کو اس بات کا علم ہوجائے کہ میں لڑکی میں دلچسپی لے رہا ہوں تو وہ مجھ سے ناراض ہوجائے اور اس کی ناراضگی مختلف صورتوں میں میرے لیے خطرناک ہوسکتی تھی۔ اس اجنبی جگہ بہرحال میرے لیے یہ گھر بہت بڑا سہارا تھا۔ لیکن پھر بھی میرے قدم وہاں سے نہ ہٹے۔ لڑکی اپنی جگہ سے اٹھ کر سیدھی میرے قریب آئی تھی۔ اور پھر وہ کھڑکی سے چہرہ لگا کر کھڑی ہوگئی۔ اس کی روشن چمکدار آنکھیں مجھے دیکھ رہی تھیں۔ حالانکہ میں جانتا تھا کہ تاریکی میں ہونے کی وجہ سے میرا چہرہ اسے نظر نہیں آرہا ہوگا۔ لیکن اس طرح ساکت کھڑی ہوئی تھی جیسے وہ مجھے بخوبی دیکھ رہی ہو۔ میں نے ہمت کی اور آہستہ سے بولا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو تمہیں یہاں قید کرنے کا باعث بنے ہیں۔ میں تمہارا ہمدرد ہوں۔ کیا تم مجھے اپنے بارے میں کچھ بتاؤ گی۔" وہ خاموشی سے کھڑی مجھے دیکھتی رہی۔ پھر میں نے کہا۔

"اگر تم یہ سمجھ رہی ہو کہ تمہاری کوئی بات میں کسی سے کہہ دوں گا، تو اس غلط فہمی کو اپنے دل سے نکال دو۔ مجھے تم سے بہت ہمدردی ہے۔ میں تمہارے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔ تم کون ہو اور یہاں ان لوگوں نے تمہیں کیوں قید کررکھا ہے۔ میں تمہاری رہائی کی کوشش بھی کرسکتا ہوں۔ چاہے اس کے لیے مجھے کتنے ہی نقصانات کیوں نہ اٹھانے پڑیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ کم ازکم تم مجھے اپنے بارے میں بتادو۔" وہ خاموش کھڑی رہی۔ اور میں اس کے بولنے کا انتظار کرنے لگا۔ کچھ لمحوں کے بعد میں نے پھر کہا۔

"اور اگر تم مجھے اپنے بارے میں نہیں بتانا چاہتیں تو میں تمہیں مجبور بھی نہیں کروں گا۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا کہ مجھے ان لوگوں سے نفرت ہے جو تم پر ظلم کررہے ہیں۔ میں تمہارے بارے میں دوسرے طریقوں سے بھی معلوم کرنے کی کوشش کروں گا اور اس کے بعد تمہیں یہاں سے رہائی دلانے کی کوشش بھی کرسکتا ہوں۔ لیکن کم ازکم مجھے کچھ تو اپنے بارے میں بتادو۔" دیر تک جب کوئی جواب نہ ملا تو میں نے آہستہ سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ظاہر ہے جب مجھے کچھ علم ہی نہیں ہے تو میں تمہیں کیا بتاسکوں گا یا کیا کرسکوں گا تمہارے لیے۔" میں اس کا چہرہ بغور دیکھ رہا تھا۔ اس کا چہرہ بے تاثر تھا اور یوں لگ رہا تھا جیسے وہ مجھے صرف دیکھنا چاہتی ہو۔ ایک لفظ بھی اس کے منہ سے نہیں نکلا تھا۔ پھر اچانک ہی عقب میں مجھے قدموں کی آہٹیں سنائی دیں اور میں بجلی کی سی تیزی سے وہاں سے ہٹ گیا۔ پہلے سے ہی یہ تعین کرچکا تھا کہ اگر پیچھے سے کوئی آجائے تو میرے چھپنے کے لیے کون سی جگہ بہتر ہوسکتی ہے۔ چنانچہ بھاگ کر اس بڑے چوڑے چوکور ستون کی آڑ میں پہنچ گیا۔ جہاں سے ادھر کا جائزہ بھی لے سکتا تھا۔ میں نے نہایت پھرتی سے یہ عمل کیا تھا۔ آنے والے دو افراد تھے۔ جو اس لڑکی کے قید خانے کے دروازے سے گزرتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ غالباً وہ کسی اور کمرے کی جانب جارہے تھے۔ لیکن مجھے خوشی تھی کہ وہ میری یہاں موجودگی کا اندازہ نہیں لگا سکتے تھے۔ میں نے اور زیادہ خطرہ مول لینا مناسب نہیں سمجھا۔ آج کے لیے بس اتنا ہی کافی تھا۔ اگر میرے الفاظ لڑکی نے سمجھے ہیں تو ہوسکتا ہے کہ بعد میں وہ

اس بارے میں سوچے اور اس سے دوسری ملاقات کے لیے بھی کوئی مناسب موقعہ تلاش کروں گا۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے واپسی ہی کا فیصلہ کیا اور دبے قدموں آگے بڑھتا ہوا احاطے کی دیوار کے پاس آگیا۔ پھر دوسری جانب کودگیا اور لوگوں کی نگاہوں سے چھپتا چھپاتا اپنی رہائش گاہ میں آگیا۔ آج میں نے لڑکی کو بغور دیکھا تھا۔ کیا چیز ہے آخر وہ......... کیا وہ جان بوجھ کر خاموش رہنا چاہتی ہے۔ کیا اس کا دماغی توازن خراب ہے کیا قصہ ہے۔ کوئی ایک بات بھی جو سمجھ میں آئی ہو۔ بہرحال اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ میں بستر پر لیٹ کر اس کے بارے میں سوچنے لگا۔ حاتم بھی مجھے اس کے بارے میں کوئی خاص بات نہیں بتاسکا تھا۔ اور اب زیادہ تجسس میرے لیے خطرناک تھا۔ کیونکہ بہرحال حاتم بھی میرا ملازم نہیں تھا۔ بلکہ امیر حماد کا وفادار ساتھی تھا۔ مجھے احتیاط کے ساتھ قدم اٹھانا پڑے گا۔ لیکن بہرحال دل میں یہ آرزو ضرور تھی کہ اس لڑکی کے بارے میں تفصیلات معلوم کروں۔ پھر اس کے بعد مجھے اپنے ذہن سے تمام خیالات جھٹک دینا پڑے۔ بلاوجہ ذہن تھکانے سے کوئی فائدہ نہیں۔ ہاں اگر کوئی موقعہ مل جائے تو اس سلسلے میں ضرور کوشش کروں گا یہ لوگ میرے لیے دل میں بڑے اچھے خیالات رکھتے تھے اور میں خود ان سے محبت کرنے لگا تھا۔ جس طرح اچھے لوگوں کا ساتھ مل جاتا ہے۔ میرا کتنا خیال رکھا جارہا تھا۔ اس کا مجھے بخوبی اندازہ تھا۔ خاتون نقرہ اس کے بعد بھی کئی بار ملی لیکن یوں لگتا تھا جیسے اس دن کی اداسی اس نے اپنے ذہن سے جھٹک دی ہو۔ اس کے بعد کچھ اور تبدیلیاں ہوئیں کئی دن گزر گئے تھے اور کوئی خاص بات نہیں ہوئی تھیں۔ لیکن اس دن کچھ نئے مہمانوں کی آمد ہوئی۔ کچھ خواتین اور ایک خوبصورت سا نوجوان جو مقامی ہی معلوم ہوتے تھے۔ وہاں پہنچے تھے۔ ابتداء میں تو مجھے ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہوسکا لیکن پھر آہستہ آہستہ پتا چل گیا کہ وہ امیر حماد کے عزیز واقارب ہیں۔ کسی اور ملک سے یہاں آئے ہیں۔ وہ خوبصورت سا نوجوان جو انتہائی دلکش شخصیت کا مالک تھا، اس کا نام عفان تھا اور وہ بزرگ شخصیت، جو خواتین کے علاوہ ان لوگوں کے ساتھ آئی تھی۔ اس کا نام وحدت تھا۔ یہ امیر حماد کے بہت قریبی عزیز تھے۔ غالباً بہت ہی قریبی عزیز۔ کیونکہ ان کی آمد سے امیر حماد بہت خوش نظر آتا تھا۔ خواتین بے شک جدید لباس میں ملبوس تھیں۔ لیکن ذرا لیے دیے تھیں اپنے آپ کو۔ اس لیے میں انہیں تو زیادہ نہیں دیکھ سکا۔ لیکن چند ہی روز کے بعد عفان میرے پاس پہنچ گیا۔ اس نے خود ہی مجھ سے تعارف حاصل کرتے ہوئے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

''میرا نام عفان ہے اور میں تمہارے بارے میں یہاں بڑی تعریفیں سن چکا ہوں۔ تم ایک عجیب اور پراسرار شخصیت کے مالک ہو۔ اصل میں امیر حماد میرے ماموں ہیں۔ اور میرے والدین مر چکے ہیں۔ میں جرمنی میں تعلیم حاصل کرتا رہا ہوں۔ اور اب میری تعلیم مکمل ہو چکی ہے۔ وحدت میرے بہت قریبی عزیز ہیں اور میرے والدین کی موت کے بعد میرے سرپرست رہے ہیں۔ میں انہی کے ساتھ رہنے لگا ہوں، جرمنی سے واپسی کے بعد۔ لیکن اب ہمارا یہاں طویل قیام ہوگا۔ تو اصل بات یہ ہے کہ میں بھی گھوڑوں سے دلچسپی لیتا رہا ہوں۔ طبیعت میں تھوڑا سا ایڈونچر بھی ہے لیکن تعلیم کی وجہ سے اپنے اس شوق کی تکمیل نہیں کر سکا ہوں۔ اب فراغت ہے۔ سوچ تو یہ رہا تھا کہ اپنے کاروبار کا آغاز کروں لیکن وحدت یہ پسند نہیں کرتے۔ اور انہوں نے مجھے ابھی کچھ کرنے سے منع کر دیا ہے۔ جہاں تک وحدت عالی کا تعلق ہے۔ وہ خود بھی بڑے مہم جو ہیں۔ اور انہیں امیر حماد سے بڑی عقیدت ہے۔ میں نہیں جانتا کہ امیر حماد اور وحدت عالی کے درمیان کیا صورتحال ہے۔ لیکن کچھ تھوڑی سی گفتگو سے مجھے احساس ہوا ہے کہ اس بار وحدت عالی کا یہاں طویل قیام رہے گا۔ غالباً وہ کسی منصوبے پر غور کر رہے ہیں۔'' میں نے بہرحال اپنی حیثیت کو اپنے ذہن میں رکھا تھا اور عفان سے بہت زیادہ بے تکلفی سے گفتگو نہیں کی تھی۔ لیکن رفتہ رفتہ یہ احساس ہو گیا کہ عفان بہت ہی نفیس طبیعت کا انسان ہے۔ اور مجھ سے خصوصی طور پر متاثر ہے۔ نجانے کیوں مجھے یہاں بہتر سے بہتر مقام ملتا جا رہا تھا۔ وہ لوگ درحقیقت بہت اچھے لوگ تھے۔ یہ اچھے لوگوں کی رہائش گاہ تھی۔ جابری کو غالباً یا تو میری جانب سے آگاہ کر دیا گیا تھا کہ وہ مجھ سے الجھنے کی کوشش نہ کرے۔ یا پھر خود اس نے ہی اس دن کے تجربے سے فائدہ اٹھایا تھا۔ اور کوئی ایسا عمل دوبارہ نہیں کیا تھا۔ جس سے میرا اور اس کا سامنا ہو جائے۔ لیکن بہرحال وہ لڑکی اب بھی میرے ذہن میں ایک خلش بنی ہوئی تھی۔ اور نجانے دل کے کون سے گوشے میں اس کے لئے ہمدردی کے جذبات پوشیدہ تھے۔ لیکن بہرحال میری ایک حد تھی اور میں اس حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہتا تھا۔ میں نے اپنے آپ کو ریزرو رکھا تھا۔ اور یہ میرے لیے ضروری بھی تھا۔ پھر عفان سے میری گہری دوستی ہو گئی۔ اس کے لیے تمام تر کوشش اسی نے کی تھی۔ وہ میری انیکسی میں آ جاتا تھا۔ اور کافی کافی دیر تک مجھ سے باتیں کرتا رہتا تھا۔ ایک دن اس نے مجھ سے کہا۔

''اگر برا نہ مانو تو میں تم سے ایک بات پوچھوں عارف۔؟''

''ہاں ضرور؟'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہاری شخصیت میں کوئی بہت ہی عجیب بات ہے۔ ایسی بات جسے نہ میں سمجھ سکا ہوں اور نہ دوسرے لوگ۔''

''وہ کیا بات ہو سکتی ہے؟'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اگر ہم اس بات کو الفاظ دے سکتے تو میں یقینی طور پر تمہیں اس بارے میں بتاتا۔ بس ایک احساس ہے اور صرف میرا ہی احساس نہیں ہے بلکہ یہاں رہنے والے سبھی تمہارے بارے میں اسی انداز میں سوچتے ہیں۔'' میں نے حیران نگاہوں سے عفان کو دیکھا اور کہا۔

''تمہیں علم نہیں ہے اس بات کا۔؟''

''اول تو یہ کوئی اہم بات ہی نہیں ہے۔ اور اگر ہے بھی تو واقعی مجھے اس کا کوئی علم نہیں ہے۔''

''اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ امیر حماد تمہیں صرف گھوڑوں کا ٹرینر سمجھتے ہیں تو یہ تمہاری بھول ہے۔ اصل میں چونکہ انہوں نے تمہیں گھوڑوں سے دلچسپی لیتے ہوئے دیکھا تو تمہارے مشغلے کے طور پر یہ کام تمہارے سپرد کر دیا۔ ورنہ درحقیقت وہ تمہارے لیے دل میں بہت اچھے جذبات رکھتے ہیں۔''

''میں پھر وہی الفاظ کہوں گا جو اچھے لوگ ہوتے ہیں وہ ہی دوسروں کے لیے دل میں جذبے رکھتے ہیں حالانکہ نہ میں نے ان پر کوئی احسان کیا ہے نہ کوئی ایسا عمل جس کی بناء پر وہ مجھے اپنے درمیان اس طرح جگہ دیں۔''

''خود تمہارے دل میں کبھی ان کے بارے میں کوئی نہ کوئی خیال تو آتا ہوگا۔''

''مثلاً؟'' میں نے سوال کیا۔

''مثلاً خاتون نقرہ۔'' عفان میری آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا اور میں چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگا۔

''میں سمجھا نہیں؟''

''دیکھو دوست، غیر انسانی فطرت تو کبھی قابل قبول ہوتی ہی نہیں۔ خاتون نقرہ کی شخصیت میں جو عجیب بات ہے وہ تم نے ضرور محسوس کی ہوگی۔'' میں خاموشی سے عفان کی صورت دیکھنے لگا تو عفان بولا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"غالباً تم اپنے الفاظ پر کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔"

"مجھے یہ کرنا چاہیے۔" میں نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ایک اچھے انسان کی علامت ہے۔ لیکن میں تمہیں بتاؤں خاتون نقرہ کو دیکھ کر ذہن میں یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اپنی عمر سے بڑا کیوں ظاہر کرتی ہیں؟"

"ہاں یہ سوال میرے ذہن میں ہے۔"

"یہ ان کی فطرت بن چکی ہے۔"

"کیوں؟ میرے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔"

"اس کے پس پردہ ایک المیہ داستان ہے۔ سننا پسند کرو گے؟"

"کیوں نہیں۔" میں نے جواب دیا۔ اور عرفان ایک گہری سوچ میں ڈوب گیا پھر اس نے کہا۔

"زیادہ پرانی بات نہیں ہے۔ خاتون نقرہ زندگی سے بھرپور خاتون تھیں۔ تعلیم حاصل کرتی تھیں۔ اور زمانہ طالب علمی میں انہیں ایک نوجوان سے عشق ہو گیا۔ امیر حماد بہت بڑی حیثیت کے مالک ہیں۔ وہ بیچارہ معمولی سی حیثیت کا نوجوان تھا۔ خاتون نقرہ جانتی تھیں کہ وہ انہیں کبھی مل نہیں سکے گا۔ لیکن بہرحال یہ سلسلہ جاری رہا۔ پھر ایک دن اس نوجوان نے خاتون نقرہ کا نام لے کر خودکشی کر لی۔ اس نے یہی لکھا تھا کہ کوئی بھی ایسا ذریعہ نہیں ہو سکتا۔ جس سے وہ خاتون نقرہ کی زندگی میں داخل ہو سکے اور ان کے بغیر وہ اپنے آپ کو زندگی سے دور سمجھتا ہے۔ پھر سانسوں کی اس ڈور کو باندھے رکھنے سے کیا فائدہ۔ خاتون نقرہ کو اس بات کا علم ہو گیا۔ امیر حماد بھی اس بات سے باخبر ہو گئے۔ حالانکہ امیر حماد اس قسم کے انسان نہیں ہیں وہ غربت و امارت کو کوئی بڑا مقام نہیں دیتے۔ انہوں انتہائی افسردگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر خاتون نقرہ کی زندگی میں وہ نوجوان قابل قبول تھا تو میر سب کچھ بھول جاتے اور اس وقت خاتون نقرہ کو احساس ہوا کہ ان سے نادانی ہوئی ہے۔ لیکن بہرحال اس نوجوان کی زندگی سے دوری نے انہیں درویش صفت بنا دیا اور اس کے بعد انہوں نے اپنے دل کے دروازے ہر شخص کے لیے بند کر دیے۔ ان کے اندر مامتا اور محبت کا ایک ایسا جذبہ نمودار ہو گیا جسے بعد میں ڈاکٹروں نے دیوانگی قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ اسی سالہ خاتون ہیں۔ اور اب ہر شخص

ہر نوجوان ان کے لیے ان کے بچوں کا درجہ رکھتا ہے لاکھ کوشش کی امیر حماد نے لیکن خاتون نقرہ کا یہ نظریہ نہیں بدل سکے۔ بحالت مجبوری انہوں نے ان کی یہ کیفیت قبول کر لی۔ کیونکہ اس میں نہ تو کوئی ضرر رساں بات ہے اور نہ ہی کوئی ایسا عمل جس سے کسی کو کوئی نقصان پہنچے۔"

میں اس عجیب و غریب داستان کو سن کر حیران رہ گیا تھا۔ لیکن بہرحال اس پر تبصرہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ پھر عرفان نے کہا۔

"ویسے حسن و عشق کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے عارف۔؟"

"زندگی کا ایک حصہ ہیں۔" میں نے جواب دیا۔

"تو پھر دوست تم بھی زندگی کی اس نعمت سے محروم نہیں ہو گے۔" میں نے پرخیال نگاہوں سے اسے دیکھا اور کہا۔

"حالانکہ کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں انسان زندگی سے نکالنے کی کوشش کرتا ہے اور یہ سوچ لیتا ہے کہ اب انہیں زندگی میں کبھی نہیں داخل ہونے دے گا۔ لیکن وقت کہیں نہ کہیں گھسیٹ کر انہیں دوبارہ لے آتا ہے۔"

"عشق کی کوئی داستان۔" عرفان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں عشق کی داستان، لیکن اپنی زندگی سے اپنے ماضی سے، اپنی شخصیت سے۔"

"سمجھا نہیں۔"

"میں ایک گم شدہ شخصیت کا انسان ہوں۔"

"ہاں۔ یہ بات مجھے بتا دی گئی تھی اور یہ بتایا گیا تھا کہ عارف تمہارا اصل نام نہیں ہے۔"

"چنانچہ اس کے بعد حسن و عشق کی چاشنی میرے لیے بے معنی ہو کر رہ گئی اور میں اس سے محروم ہو گیا۔" میں نے مدھم لہجے میں کہا۔ عرفان افسردہ نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگا تھا۔ کچھ لمحے خاموش رہنے کے بعد اس نے کہا۔

"لیکن دوست، زندگی میں بہت سے نقصانات ہو جاتے ہیں اور انسان ان نقصانات کو برداشت کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ تم یقینی طور پر اپنے ماضی کو تلاش کرو۔ لیکن اس طرح کہ اپنے اوپر سوگ طاری نہ کر لو۔"

"نہیں عرفان، میں نے اپنے اوپر سوگ طاری نہیں کیا۔ لیکن بس کبھی کبھی ماضی کا

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

خیال آ جاتا ہے تو دل افسردہ ہو جاتا ہے۔ مجھے بھی تلاش ہے ان لوگوں کی جو میرے اپنے ہوں گے۔ نجانے کون ہیں وہ نجانے کہاں رہتے ہیں۔ نجانے انہوں نے مجھے کس طرح فراموش کیا ہوگا۔ کوئی ایک بات تو میرے ذہن میں آئے کچھ پتا تو چلے کہ آخر یہ سب کیا ہے۔ میں کون ہوں۔ بس اس کے بعد زندگی ایسے معاملات سے دو چار نہیں رہی۔ ویسے دوست چھوڑو کس چکر میں پڑ گئے تم۔ میں تو اپنے ماضی کے اس بھنور سے بہت عرصے پہلے نکل چکا ہوں اور اب میں اپنے حال میں زندہ ہوں۔''

''یہی تو افسوس ہے۔ میں تمہیں زندگی سے دور پاتا ہوں لیکن میری خواہش ہے کہ تم زندگی کے قریب آ جاؤ۔ عشق کرو، دوست عشق۔ انسان کی ازلی ضرورت ہے۔ اور اگر انسان اس سے دور ہو جائے تو سمجھ لو زندگی کے سارے لطف ختم ہو جاتے ہیں اور پھر جوانی کے یہی روز تو ہیں ہمارے لیے۔ اس کے بعد بڑھاپا ہوگا۔ بیوی ہوگی بچے ہوں گے۔ پھر ان بچوں کے بچے ہوں گے اور ہم۔ ہم نجانے کیا ہوں گے۔'' عفان قہقہہ لگا کر ہنس پڑا اور میں بھی اس کے ساتھ ہنسنے لگا۔ پھر میں نے کہا۔

''اور عفان جب تم اس بات پر اس قدر اعتماد اور ایمان رکھتے ہو تو یقینی طور پر تمہاری زندگی میں بھی کوئی نہ کوئی شامل ہوگا۔''

''یار اتنی دیر سے یہ بک بک کیوں کر رہا ہوں۔'' عفان نے شرارت آمیز لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب۔؟''

''میں اصل میں تمہیں اپنے عشق کی داستان سنانا ہی تو چاہتا ہوں۔''

''ارے واہ، تو پھر اتنی دیر سے خاموش کیوں ہو؟''

''بس ذرا گراؤنڈ بنا رہا تھا۔'' عفان نے کہا اور قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔ میں بھی مسکرانے لگا تھا۔ عفان چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے کہا۔

''تو پوچھو نا کہ میں کس سے عشق کرتا ہوں۔''

''ہائی مائی ڈیر، عفان بتاؤ تم کس سے عشق کرتے ہو۔؟'' میں نے کہا۔

''ویری گڈ، یہ ہے ناں تمہارا اصل لہجہ۔ اصل میں تمہارا یہی لہجہ چاہتا ہوں میں۔ آہ

اس کا نام ربابی ہے۔'' عفان نے کہا۔

''یہ ربابی کون صاحبہ ہیں۔''

''یہ ایسی صاحبہ ہیں جو اس وقت بھی ہمارے ساتھ موجود ہیں۔''

''کیا مطلب۔؟''

''تمہیں علم ہے کہ ہمارے ساتھ کون کون آیا ہے۔؟''

''نہیں۔ میں نہیں جانتا۔''

''وحدت عالی اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ آئے ہیں جن میں ایک کا نام شاہیہ ہے اور دوسری کا نام علایہ۔ وحدت عالی صاحب کے ساتھ ان کی ایک یتیم بھانجی بھی ہوتی ہے۔ اس کا نام ربابی ہے۔ ربابی نے کیلی فورنیا میں تعلیم حاصل کی ہے۔ اور اس کی تعلیم کی تمام ذمہ داریاں وحدت عالی نے ہی سنبھالی ہیں جس طرح میں نے جرمن میں تعلیم مکمل کی۔ اس طرح ربابی نے کیلی فورنیا میں تعلیم حاصل کی۔ مجھے ربابی سے بہت زیادہ ملنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ لیکن جب میں واپس آیا تو میرا اور ربابی کا ساتھ رہا۔ وہ بھی ایک ریزرو لڑکی ہے۔ اور اس نے ابھی تک میری جانب توجہ نہیں کی۔ لیکن میرے دل میں اس کے لیے بہت بڑا مقام ہے۔ اصل میں دوست انسان کے اندر بہت ساری کمزوریاں ہوتی ہیں۔ ان کمزوریوں میں ایک بہت بڑی کمزوری یہ بھی ہے کہ وہ اپنے عشق کی داستان کا راز دار کسی کو بنانا چاہتا ہے۔ کوئی ایسا راز دار، جو اس کی ہر کیفیت سے واقف ہو۔ اور کبھی کبھی یہ راز دار اس کے لیے بہت بڑا سہارا بن جاتا ہے۔''

''تو پھر۔؟''

''تو پھر یہ کہ میں تمہیں اپنا راز دار بنایا ہے۔ اور شاید تم اس بات پر یقین نہیں کرو گے۔ لیکن کرلو کہ اس سے پہلے میں نے کبھی اپنے عشق کی داستان کسی اور کو نہیں سنائی۔''

''ربابی کا اس کے بارے میں کیا خیال ہے۔''

''خاموش طبع ہے۔ تعلیم یافتہ ہے عشق و محبت کے کھیل کو ایک ایسا کھیل نہیں بنانا چاہتی جس میں رسوائی ہو۔؟''

''سمجھ گیا۔'' میں نے آہستہ سے کہا۔

''تو بس اب جب کہ یہ ساری صورت حال سمجھ چکے ہو تو تمہیں میرا ساتھ دینا ہوگا۔''

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

''میں جس قابل بھی ہوں، حاضر ہوں۔ چاہے اس کے لیے مجھے کوئی نقصان ہی کیوں نہ اٹھانا پڑے۔''

''اس کی ذمہ داری میں لیتا ہوں کہ تمہیں کوئی نقصان نہیں اٹھانا پڑے گا۔ ہاں اگر کبھی میرا کوئی مسئلہ درپیش ہوتو براہ کرم میری مدد کرنا۔''

''کیا، علایہ اور شاہیہ کو تمہارے عشق کے بارے میں کچھ معلومات حاصل نہیں ہیں۔''

''سمجھتی ہیں، دونوں سمجھتی ہیں لیکن وہ دونوں خود بھی بہت عجیب وغریب ہیں۔''

''ہونہہ۔ میں نے کہا۔ عفان نے کچھ ایسا چکر چلایا کہ میری رسائی اندر تک ہوگئی۔

ویسے امیر حماد کے ہاں کے ماحول میں بھی کوئی ایسی خاص بات نہیں تھی۔ میں نے خود ہی اندرونی حصے سے علیحدگی اختیار کی تھی۔ جب کہ خاتون نقرہ اور امیر حماد نے بارہا مجھے اپنے ساتھ بٹھایا تھا۔ ناشتہ کرایا تھا ایک دو بار انہوں نے میرے ساتھ کھانا بھی کھایا تھا۔ لیکن بعد میں میں نے خود ہی اس چیز کی درخواست کردی تھی کہ وہ میرے سلسلے میں اس قدر تکلف سے کام نہ لیں۔ انہوں نے میری ہر خواہش کا احترام کیا تھا۔ پھر مزید کچھ وقت گزرا، ایک دن امیر حماد نے مجھے سامنے کھڑا ہوا دیکھا، تو بلایا اور بولے۔''

''تمہیں ڈرائیونگ آتی ہے۔؟''

''شاید۔'' میں نے جواب دیا۔

''نہیں شاید نہیں۔ حقیقت بتاؤ۔ اگر آتی ہے تو تم سے مجھے ایک کام ہے۔''

''جی فرمایئے۔''

''اگر ڈرائیونگ آتی ہے تو یہ گاڑی کی چابی لو اور ذرا ان بچیوں کے ساتھ چلے جاؤ۔ انہیں کوئی کام ہے۔ اس وقت اور کوئی ڈرائیور میرے پاس نہیں ہے۔''

''جی ٹھیک ہے۔'' میں نے گاڑی کی چابی لے لی اور گاڑی میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگا۔ لیکن آنے والی صرف ایک لڑکی تھی اور غالباً انہی مہمانوں میں سے ایک۔ لڑکی نے کہا۔

''مجھے کچھ کام ہیں۔ کیا تم ڈرائیور ہو۔؟''

''جی۔'' میں نے جواب دیا۔

''تو پھر چلو۔''

''لیکن خاتون، جس جگہ آپ کو جانا ہے کیا وہاں کا راستہ آپ کو معلوم ہے۔''

Uploaded By Muhammad Nadeem

''ہاں۔ تم چلو۔'' اس نے کہا۔

''اور کوئی خاتون بھی ہیں آپ کے ساتھ۔؟''

''نہیں بابا۔ تم چلو۔ بلاوجہ سوال وجواب مت کرو۔''

اس نے کہا۔ اور میں نے کار اسٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی۔ وہ عقبی سیٹ پر بیٹھ گئی تھی۔ راستہ خاموشی سے طے ہوا۔ اور وہ مجھے گاہے گاہے راستہ بتاتی رہی۔ پھر ایک عمارت کے سامنے وہ رک گئی۔ اور اس نے مجھ سے کہا۔

''انتظار کرو۔ میں ابھی واپس آتی ہوں۔'' وہ عمارت کے اندر داخل ہوگئی۔ میں خاموشی سے بیٹھا انتظار کرتا رہا تھا۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ میں نے یہاں جبوتی میں کار ڈرائیو کی تھی۔ لیکن بہرحال میں کار ڈرائیونگ اچھی طرح سے جانتا تھا اور یہ کوئی ایسی بات نہیں تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد وہ واپس آئی۔ اور کلائی پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھتی ہوئی بولی۔

''جس شخصیت سے مجھے ملاقات کرنی تھی وہ اس وقت یہاں موجود نہیں ہے۔ ہمیں تقریباً ایک گھنٹہ انتظار کرنا ہوگا، کیا خیال ہے کہ ایک گھنٹہ ہم گھر واپس جاکر دوبارہ آئیں یا کہیں اور انتظار کرلیا جائے۔''

''یہ آپ بہتر سمجھتی ہیں خاتون۔''

''چلو۔ یہاں سے تو چلتے ہیں۔'' اس نے کہا اور میں نے پھر کار آگے بڑھا دی۔ پھر اس نے ایک ریستوران کے سامنے پہنچ کر کہا۔

''کار یہاں روک دو۔ اور تم میرا انتظار کرو۔ میں تھوڑی دیر ریستوران میں جاکر بیٹھوں گی۔''

''جی۔'' میں نے کہا اور وہ اتر کر اندر کی جانب چل پڑی۔ لیکن پھر چند ہی لمحات کے بعد واپس پلٹی اور میرے قریب پہنچ گئی۔

''سنو، کیا تم چائے وغیرہ پینا پسند کرو گے۔؟''

''نہیں شکریہ۔'' میں نے سرد مہری سے جواب دیا۔

''اترو میرے ساتھ آؤ۔'' اس بار اس کے لہجے میں حکم تھا۔ میں نے گہری نگاہوں سے اسے دیکھا اور پھر آہستہ سے نیچے اتر آیا۔ دروازہ لاک کر کے میں اس کے پیچھے چل پڑا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔ لڑکی نجانے مجھے کیا سمجھ رہی تھی۔ لیکن بہرحال ہو سکتا ہے کہ کسی نے اس سے میرا تعارف نہ کرایا ہو اور پھر میرے تعارف میں کوئی ایسی خاص بات تھی بھی نہیں میں اس کے ساتھ ریستوران میں داخل ہو گیا۔ ایک میز پر پہنچ کر اس نے کرسی گھسیٹی۔ بیٹھ گئی پھر بولی۔

''اب بیٹھ جاؤ۔ کھڑے کیوں ہو۔''

''شکریہ۔'' میں بیٹھ گیا، اس نے ویٹر کو اشارہ کیا اور چائے منگوائی۔''

''لوگوں کا کہنا ہے کہ تم ڈرائیور نہیں ہو۔''

''جی؟ میں نے حیرانی سے کہا''

''ہاں۔''

''لوگ کیا کہتے ہیں مجھے اس کے بارے میں کچھ نہیں معلوم۔ میرے سامنے بھی کوئی کچھ نہیں کہتا۔''

''تمہارا نام عارف ہے ناں۔؟''

''جی۔''

''کون ہو تم۔'' پہلے کہاں رہتے تھے۔

''یہ باتیں بہتر تھا کہ آپ وہیں ان لوگوں سے پوچھتیں۔''

''مطلب۔؟''

''آپ نے مجھ سے پوچھا تھا کہ کیا میں ڈرائیور ہیں۔ میں نے یہی عرض کیا تھا کہ جی ہاں میں ڈرائیور ہوں اصولی طور پر تو مجھے آپ کے ساتھ بیٹھ کر چائے بھی نہیں پینی چاہیے تھی۔ لیکن اسے بھی میں نے آپ کا حکم سمجھ کر قبول کیا ہے۔''

''کس قسم کے انسان ہو؟'' اس نے سوال کیا۔

''اس کا فیصلہ بھی آپ ہی کو کرنا ہے خاتون۔''

''میرا نام علایہ ہے۔''

''جی۔ میں نے آہستہ سے کہا۔ اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ وحدت عالی کی بیٹی ہے۔ اس کے بارے میں عفان نے مجھے بتایا تھا۔ ویسے بھی میں نے ان دونوں کو دیکھا تھا لیکن کبھی ان پر توجہ نہیں دی تھی۔ علایہ ایک خوبصورت لڑکی تھی۔ لیکن اس کے چہرے پر ایک عجیب سی رعونت

Uploaded By Muhammad Nadeem

چھائی رہتی تھی، تھوڑی دیر کے بعد ویٹر نے چائے لا کر رکھ دی تھی۔ علایہ کہنے لگی۔''

''تھوڑی بہت تعلیم تو حاصل کی ہو گی تم نے۔''

''یاد نہیں۔'' میں نے جواب دیا۔

''مجھ سے ناراض ہو۔''

''جی۔؟'' میں حیرت سے بولا۔

''میں نے شاید تمہاری توہین کی ہے۔''

''پتا نہیں۔'' میں نے جواب دیا۔

''ارے سنو، اگر میری کسی بات سے ناراض ہو تو پلیز مجھے معاف کر دو۔''

''آپ عجیب خاتون نہیں ہیں۔'' میں نے اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔؟''

''پتا نہیں کیسی ہیں آپ۔ امیر حماد نے مجھ سے کہا کہ آپ لوگوں کو کہیں جانا ہے۔ آپ تنہا آئیں، مجھ سے پوچھا کہ میں ڈرائیور ہوں۔ ظاہر ہے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا۔ اور پھر میں نے آپ کے احکامات کی تکمیل کی۔ بھلا اس میں کون سی ایسی عجیب بات ہے جو آپ میرے سلسلے میں الجھ رہی ہیں۔'' وہ خاموشی سے مجھے دیکھتی رہی۔ دیکھتی رہی اور پھر میں نے اس کی نظروں میں کچھ عجیب سی کیفیت محسوس کی۔ پھر وہ بولی۔

''تمہارے بارے میں تو طرح طرح کی داستانیں سنی ہیں میں نے۔''

''تعجب ہے۔ ایک ایسے بے مقصد اور بے کار آدمی کے بارے میں بھی لوگ داستانیں گھڑ لیا کرتے ہیں۔''

''تم اپنے ماضی کو بھول چکے ہو۔''

''مجھے افسوس ہے کہ لوگ میری اس بیماری کا تذکرہ بھی اس انداز میں کرتے ہیں۔''

''نہیں، نہیں۔ اندازہ کسی کا برا نہیں ہے۔ اچھا، خیر چھوڑو تم اس بات کو پسند نہیں کرتے۔ چلو چائے پئیں۔'' اس نے کہا۔ وہ اس کے بعد کچھ اس طرح موم ہوئی کہ نجانے کہاں کہاں کی باتیں مجھ سے کرتی رہی۔ میں سمجھ گیا تھا کہ وہ وقت گزاری کی کوشش کر رہی ہے۔ بہرحال اس کے بعد کافی دیر تک ہم وہاں بیٹھے رہے اور پھر اس نے کلائی کی گھڑی میں

WWW.PAKSOCIETY.COM

وقت دیکھ کر کہا۔

''چلیں۔ہمیں اٹھنا چاہیے۔'' میں خاموشی سے اٹھ گیا تھا۔اس نے بل کی رقم میز پر رکھی اور ہم دونوں باہر نکل آئے۔تھوڑی دیر تک ہم لوگ چلتے رہے اور پھر وہاں پہنچ گئے جہاں جانا تھا۔ پتا نہیں کس کام سے یہاں آئی تھی۔ میں نے اس کے بارے میں کچھ نہیں پوچھا۔ واپسی میں وہ بالکل سنجیدہ تھی۔ میں بھی عمارت میں داخل ہونے کے بعد سارے معاملات کو بھول گیا تھا۔ یہ ایک ذمہ داری مجھے سونپی گئی تھی جو میں نے پوری کی تھی۔ لیکن شاید وہ لوگ آہستہ آہستہ میرے سلسلے میں اپنے پروگرام تبدیل کر رہے تھے۔ کیونکہ اس کے بعد اکثر میں ان لوگوں کے ساتھ باہر نکل جایا کرتا تھا۔ مجھے ڈرائیور کی حیثیت بے شک نہیں دی گئی تھی۔ لیکن ذاتی معاملات میں مجھے استعمال کیا جاتا رہا تھا۔ پھر اس شام عرفان میرے پاس آیا۔ اس نے بے تکلفی سے میرے شانے پہ ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

''عجیب گھوڑوں سے دلچسپی رکھنے والے ہو۔ گھوڑے بھی تمہارے لیے ترستے ہی ہوں گے۔''

''کیوں۔؟''

''کیا کر رہے ہو اپنی اس عشق گاہ میں گھسے ہوئے۔''

''کچھ نہیں''

''باہر نکلنے کا موڈ ہے۔''

''کہیں چلنا ہے۔؟'' میں نے پوچھا۔

''مجھے نہیں چلنا یار۔ تمہیں جانا ہے۔''

''چلا جاؤں گا۔ بتاؤ کہاں جانا ہے۔''

''یار بابی کے ساتھ ایک پروگرام ہے۔لیکن ڈاکٹر ہرمین آ رہے ہیں۔ اور انہیں لینے کے لئے ائرپورٹ بھی جانا ہے۔ چند افراد چل رہے ہیں۔ اور ان میں علایہ وغیرہ ہیں۔ ذمہ داری میرے سپرد کی گئی تھی۔ لیکن آج ربابی کے ساتھ کچھ ایسا موقع مل گیا ہے کہ میرا مسئلہ ٹیڑھا ہو جائے گا۔''

''تو پھر مجھے بتاؤ مجھے کیا کرنا چاہیے۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ان لڑکیوں کو ائرپورٹ لے جاؤ اور پلیز یہ ظاہر نہ کرنا کہ میرے بجائے تم جا رہے

ہو۔ میں ذرا سمجھنے کی کوشش کرو۔''

اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں نے کب منع کیا ہے۔ عرفان صاحب لیکن اگر میرے ساتھ جانے والوں نے اس بات کا تذکرہ کر دیا تو۔''

''وہ میں سنبھال لوں گا۔ علایہ مجھ سے تعاون کرنے کے لیے تیار ہے اور غالباً صرف وہی تمہارے ساتھ جائے گی۔''

''ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کب جانا ہے۔''

''بس تیار ہو جاؤ۔ ایسا ہوگا کہ تمہیں خصوصی طور پر میرے ساتھ تعاون کرنا ہوگا۔''

''میں تیار ہوں، میں کب منع کر رہا ہوں۔'' میں نے کہا۔ ''ہوگا یوں کہ یہاں سے میں علایہ کو لے کر نکلوں گا۔ ہوسکتا ہے کوئی اور بھی ساتھ ہو۔ تمہیں مجھ سے پہلے عمارت سے نکل کر آگے جانے والے راستے پر میرا انتظار کرنا ہوگا۔ میں تمہیں وہاں سے پک کرلوں گا۔ اور تم گاڑی لے کر ائرپورٹ نکل جانا۔ واپسی کی کوئی پریشانی نہیں ہے۔ کیونکہ گھر والوں کا ذرا مختلف پروگرام ہوگا۔''

''ٹھیک ہے۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو پھر میں جاؤں۔''

''ہاں کیا حرج ہے۔''

''اصل میں تم سمجھتے نہیں ہو۔ گھر کے لوگوں کا ایک خاص پروگرام ہے اور میں ربابی سے۔'' وہ مسکرا کر خاموش ہو گیا۔ پروگرام پر عمل ہوا تھا۔ میں نے سب کچھ اس کی خواہش کے مطابق کیا اور پھر علایہ کو لے کر ائرپورٹ چل پڑا۔ راستے میں علایہ نے کہا۔

''آپ بہت مغرور معلوم ہوتے ہیں عارف۔ کسی سے بات کرنا بھی پسند نہیں کرتے۔'' میں مسکرانے لگا پھر میں نے کہا۔

''آپ کو معلوم ہے مس علایہ لوگ مجھے کھوئی ہوئی یادداشت کا مریض سمجھتے ہیں ہوسکتا ہے میں دنیا بھول چکا ہوں۔ ہوسکتا ہے مجھے وہ باتیں نہ کرنی آتی ہوں جو عام لوگ کرتے ہیں۔''

''تو میں سکھا دوں گی آپ کو وہ باتیں۔''

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

''آپ کو تکلیف ہوگی۔''

''یہ باتیں تو اچھی طرح جانتے ہو'' وہ کسی قدر ترش لہجے میں بولی۔

''بہرحال آپ کی گفتگو بہت اچھی ہوتی ہے مجھے لطف آتا ہے اس میں۔''

''تو پھر آج سے ایک بات طے کرلی جائے۔''

''کیا۔''

''ہم دونوں ملا کریں گے ایک دوسرے سے باتیں کیا کریں گے۔''

''آپ کو میری حیثیت کا علم ہے۔''

''ہاں علم ہے اسی بنیاد پر تو کہہ رہی ہوں۔''

''کیا علم ہے آپ کو میری حیثیت کا؟''

''یہ کہ امیر حماد، خاتون نقرہ اور باقی تمام لوگ آپ کو بڑی اچھی نگاہوں سے دیکھتے ہیں خود امیر حماد میرے ڈیڈی سے آپ کی تعریفیں کررہے تھے آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ وہ لوگ آپ کے بارے میں کتنے اچھے خیالات رکھتے ہیں۔ امیر حماد کہہ رہے تھے کہ اگر وہ مہم جوئی کے لیے اس بار نکلے تو آپ کو ضرور اپنے ساتھ رکھیں گے۔''

''مہم جوئی۔''

''ہاں۔''

''کیسی مہم جوئی؟''

''اب اس بارے میں مجھے اتنی تفصیل سے نہیں معلوم لیکن آپ کو معلوم ہے کہ امیر حماد مہم جو ہیں دنیا کے مختلف گوشوں کی سیر کرچکے ہیں، خاندانی رئیس ہیں بے شمار کاروبار ہیں ان کے ان کی زیادہ تر زندگی صحراؤں اور پہاڑوں کی خاک چھانتے ہوئے گزری ہے اور اس بار بھی ہم لوگ یعنی میرے ڈیڈی وحدت عالی اسی خیال کے تحت یہاں آئے ہیں، امیر حماد کوئی مہم ترتیب دے رہے ہیں۔''

''اوہ واقعی میرے علم میں یہ بات نہیں تھی۔'' میں نے کہا۔

''چلیے میں کسی طرح سے آپ کے لیے معلومات کا ذریعہ بنی۔''

''ہاں یہ بات تو ہے۔''

''اگر امیر حماد آپ سے کسی مہم پر چلنے کے لیے کہیں گے تو کیا آپ اسے پسند کریں

گے۔'' میں چند لمحات کے لیے خاموش ہوگیا سوال واقعی ٹیڑھا تھا ابھی تک میرے علم میں یہ بات نہیں آئی تھی کہ امیر حماد ایسا کوئی ارادہ رکھتا ہے لیکن اگر امیر حماد نے ایسا کوئی ارادہ ظاہر کیا اور مجھے اپنے ساتھ لے جانا چاہا تو مجھے کیا کرنا چاہیے پھر وہی سوال ذہن میں آ کھڑا ہوا تھا کہ کچھ نہ کروں تو کیا کروں وقت کے دھارے جس طرف منہ موڑیں اسی طرف مڑتے رہنا چاہیے۔ چلتے رہنا چاہیے بھلا زندگی میں کوئی خاص مقصد ہو تو انسان اس بارے میں سوچے کہ اسے کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں کرنا چاہیے جب مقصد ہی نہ ہو تو پھر ہواؤں کا رخ زیادہ مناسب ہوتا ہے اور میری لیے ہواؤں کا رخ ہی زیادہ مناسب تھا۔

''پھر خاموش ہوگئے۔''

''نہیں میں سوچ رہا ہوں واقعی مجھے اس بارے میں کچھ علم نہیں تھا اور آپ کہتی ہیں کہ میری اتنی اہمیت ہے وہاں۔''

''بس بس جانے دیجیے۔ اس نے کہا اور میں خاموش ہوگیا تھوڑی دیر کے بعد ہم ائرپورٹ پہنچ گئے میں نے گاڑی پارکنگ لاٹ میں کھڑی کی تو وہ کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی دیکھتے ہوئے بولی۔''

''میرا خیال ہے ابھی فلائٹ آنے میں کچھ دیر ہے پھر بھی میں معلوم کیے لیتی ہوں۔''

''آپ تشریف رکھیے میں معلوم کرکے آتا ہوں۔''

''پلیز تھینک یو'' اس نے کہا اور میں اتر کر اندر چلا گیا۔ جس فلائٹ کے بارے میں مجھے بتایا گیا تھا اس کے آنے میں واقعی ابھی دیر تھی چنانچہ میں نے واپس آکر اسے بتایا تو وہ بولی۔

''مجھے خود بھی اندازہ تھا بلکہ اندازہ کیا تھا یوں سمجھ لیجیے کہ عفان بھائی نے اس سلسلے میں مجھ سے درخواست کی تھی کہ میں ذرا جلدی نکل آؤں تاکہ عفان بھائی کو بھی وہاں سے نکلنے کا موقع مل جائے۔'' وہ بولی اور پھر کہنے لگی۔

''اندر آجایئے ناں بیٹھ کر باتیں کریں گے۔'' میں اندر بیٹھ گیا تو وہ ہنس پڑی پھر بولی۔

''ویسے کیا آپ کو عفان بھائی کے بارے میں تفصیل کا علم ہے۔''

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

''مختصراً۔''

''ربابی بہت اچھی لڑکی ہے لیکن بے حد سنجیدہ، پتہ نہیں عفان بھائی اس سے کیا کیا باتیں کرتے ہوں گے۔''

''آپ نے کبھی نہیں سنیں۔''

''نہیں میں ایسی شخصیت کی مالک نہیں ہوں۔''

''لیکن بہرحال آپ کو اس کا علم تو ہے۔''

''ہاں شاہیہ کو بھی ہے۔''

''مس شاہیہ کو بھی آپ کے ساتھ آنا تھا۔''

''ہاں لیکن عین وقت پر اس نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا۔ ویسے بھی شاید آپ کو یہ بات معلوم نہیں ہے کہ اسٹیلا میری دوست ہے میری گہری دوست۔''

''اسٹیلا کون ہے۔''

''ڈاکٹر ہرمین کی بیٹی۔''

''وہ بھی ساتھ آ رہی ہیں۔''

''وہی تو ساتھ آ رہی ہے ویسے ڈاکٹر ہرمین بڑی شاندار شخصیت کے مالک ہیں تم اگر ان کی کوٹھی دیکھو گے تو حیران رہ جاؤ گے ایک اتنی خوبصورت کوٹھی جو اپنی مثال آپ ہے۔''

''ہوں۔'' میں نے آہستہ سے کہا میرا ذہن امیر حماد کے الفاظ کی طرف چلا گیا تھا ڈاکٹر ہرمین ماہر نفسیات تھا اور امیر حماد یہ ارادہ رکھتا تھا کہ وہ میرا علاج کرے پتہ نہیں سب چکر کیا چل رہا تھا حالات کا ایک الجھاؤ تھا جو میرے ذہن میں الجھا ہوا تھا لیکن یہ حقیقت ہے کہ یہ سارے کے سارے حالات بے حد دلچسپ تھے اور ان میں سب سے زیادہ حیران کن شخصیت اس لڑکی کی تھی کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ وہ کون ہے اور امیر حماد جیسی اچھی شخصیت کے مالک نے اسے کیوں قید کر رکھا ہے دوسری بات یہ کہ مجھ پر تو یہ انکشاف ہی تھا کہ وہ یہاں باقاعدہ ایک مہم جوئی کی تیاریاں ہو رہی ہیں اور مہم جو حضرات اس انداز میں یہاں پہنچ رہے ہیں پھر علایہ مجھے اسٹیلا کے بارے میں تفصیلات بتاتی رہی۔ غرض یہ کہ خاصا وقت گزر گیا اور پھر وہ کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی دیکھ کر نیچے اتر گئی۔

''میرا خیال ہے کہ وہ لوگ آنے والے ہوں گے۔'' تھوڑی دیر کے بعد طیارے کی

آمد کا اعلان ہوا اور پھر علایہ نے ان دونوں باپ بیٹیوں کا استقبال کیا، ڈاکٹر ہرمین کو دیکھ کر یہ اندازہ ہی نہیں ہوتا تھا کہ وہ کوئی عمر رسیدہ شخصیت ہے۔ بلند و بالا قد و قامت کا مالک نیلی آنکھوں والا باپ اس قدر خوبصورت تھا تو بیٹی کیوں نہ ہوتی، بڑا سڈول جسم تھا اس کا اور اس کی چال میں نوجوانی کی سی کیفیت پائی جاتی تھی بہت خوبصورت لڑکی تھی وہ یورپ کا مخصوص انداز لیے ہوئے جب کہ یہ لڑکیاں اپنے چہروں میں مشرقیت رکھتی تھیں۔ بہرحال علایہ نے اس کا استقبال بڑے اچھے انداز میں کیا اور اس نے مجھ سے بھی اس کا تعارف کروایا اور اس کے بعد ہم لوگ وہاں سے چل پڑے۔ یہاں بھی تمام لوگ موجود تھے سوائے عفان اور ربابی کے جسے میں نے ابھی تک نہیں دیکھا تھا۔ سب لوگوں نے ان کا بڑا پرجوش استقبال کیا اور اس کے بعد وہ اندر چلے گئے میں نے جان بوجھ کر ان کے ساتھ قدم آگے نہیں بڑھائے تھے علایہ بھی جیسے مجھے فراموش کر بیٹھی تھی میں بھی گاڑی کھڑی کر کے اپنی رہائش گاہ کی جانب چل پڑا حاتم میرے کمرے کی صفائی کر رہا تھا پھر خاصا وقت گزر گیا اور میں تمام باتیں نظر انداز کر بیٹھا اپنے طور پر میں گہری سوچوں میں مصروف تھا حاتم بدستور اپنے کاموں میں لگا ہوا تھا۔ اس نے مجھ سے چائے یا کافی کے بارے میں بھی پوچھا تھا لیکن میں نے اس سے انکار کر دیا نجانے کیوں حاتم مجھ سے کہنے لگا۔

''عالی طرب ایک سوال کروں آپ سے؟'' میں نے چونک کر حاتم کو دیکھا عموماً حاتم بہت کم بات کیا کرتا تھا بس میں جو سوال اس سے کرتا وہ اس کا باادب طریقے سے جواب دیتا میرا پورا پورا خیال رکھتا میں نے فوراً اس کی جانب متوجہ ہو کر کہا۔

''ہاں کہو حاتم کیا بات ہے؟''

''کسی پریشانی کا شکار معلوم ہوتے ہیں آپ ان دنوں۔''

''نہیں حاتم ایسی تو کوئی بات نہیں کیا تم نے محسوس کیا۔''

''ہاں بس دل چاہا کہ آپ سے یہ بات معلوم کروں۔''

''نہیں ایسی کوئی خاص بات نہیں ہے۔''

''عالی طرب ایسی کوئی الجھن ہو تو مجھے بتا دیا کریں آپ کے لیے کچھ کر کے مجھے دلی خوشی ہوگی۔''

''کیا بات ہے آج کچھ جذباتی سے نظر آ رہے ہو۔''

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

''جذبات ہی تو زندگی کی علامت ہوتے ہیں۔''

''عالی طرب، دل میں کبھی کبھی کسی کے لیے محبت ابھرتی ہے تو انسان کا دل بے اختیار چیخنے لگتا ہے کم از کم اسے اپنے اس پیار سے آگاہ تو کیا جائے عالی طرب ایسے معاملات کو سینے میں دبا لینا بڑا مشکل کام ہوتا ہے۔''

''تو تمہارے دل میں میرے لیے کوئی خاص محبت ابھری ہے۔''

''ابھرتی رہتی ہے عالی طرب اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مجھے آپ کے خادموں کا درجہ دیا گیا ہے لیکن آپ مجھ سے جس عزت واحترام سے بات کرتے ہیں کبھی اس طرح کا کوئی کام مجھ سے نہیں کہتے جو آپ کی نگاہوں میں اچھا نہ ہو جب کہ میں تو خلوص دل سے اس کے لیے تیار رہتا ہوں۔ عالی طرب جب بھی یہ باتیں سوچتا ہوں میرے دل میں آپ کے لیے محبت ابھر آتی ہے۔''

''کوئی خاص بات نہیں ہے حاتم بابا ویسے تو انسان کے ذہن میں نجانے کیا کیا خیالات ابھرتے رہتے ہیں کبھی کبھی اپنے ان محسنوں کے بارے میں سوچتا ہوں جن میں امیر حماد اور خاتون نقرہ ہیں تو دل میں خیال آنے لگتا ہے کہ ان کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننے کی کوشش کروں مگر پھر یہ احساس ہوتا ہے کہ کہیں یہ کوشش مداخلت نہ تصور کی جائے اس لیے اپنے خیالات سینے میں دبا کر خاموش ہو جاتا ہوں۔''

''یہ سادہ سے لوگ ہیں جتنا آپ کو ان کے بارے میں معلوم ہو چکا ہے میرا خیال ہے ان میں چند باتوں کے سوا اور کوئی خاص بات نہیں ہے۔''

''اور انہی چند باتوں میں میرا ذہن الجھتا ہے۔''

''میں سمجھ رہا ہوں کہ آپ کیا سوچ رہے ہیں؟'' حاتم نے کہا اور میں چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

''کیا سوچ رہا ہوں؟''

''وہ لڑکی یقیناً وہ لڑکی آپ کے ذہن میں ہوگی اور آپ یقین کریں کہ وہ لڑکی ہر ایک کے ذہن میں اسی طرح سے ہے امیر حماد نے شاید زندگی میں پہلی بار اپنے ساتھیوں اور اپنے محبت کرنے والوں سے اس لڑکی کا راز چھپایا ہے اور اگر میری بات ناگوار نہ گزرے عالی طرب تو میری آپ سے بھی یہی درخواست ہے کہ اس وقت تک اس سلسلے میں خاموشی

اختیار کریں جب تک کہ کسی بہتر ذریعے سے آپ کو اس کے بارے میں معلومات نہ ہو جائے۔'' میں خاموش ہو گیا تھا چند لمحے کی خاموشی کے بعد حاتم نے مجھ سے کہا۔

''عالی طرب میری بات پر ناراض تو نہیں ہوئے۔''

''نہیں حاتم تم بالکل ٹھیک کہہ رہے۔''

امیر حماد کی حویلی مختلف مصروفیات کا مرکز تھی دوسرے دن ڈاکٹر ہرمین کے اعزاز میں ایک چھوٹی سی پارٹی دی گئی جس میں بہت سے اجنبی لوگ شامل ہوئے یہ یہاں کے مقامی تاجر بھی تھے دوسرے شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی میری بھی کچھ ذمہ داریاں لگائی گئی تھیں لیکن میں نے خاص طور سے یہ بات محسوس کی کہ یہ ذمہ داریاں وہ تھیں جو اس حویلی یا کوٹھی کے اہم ترین افراد کی ہوا کرتی ہیں مجھ سے خاص طور سے عمدہ لباس پہننے کی فرمائش کی گئی تھی اور خاتون نقرہ نے اس دن ایک بار پھر مجھ پر اپنی عجیب سی توجہ کا اظہار کیا تھا انہوں نے خود میرے لیے لباس کا انتخاب کیا کہنے لگیں۔

''جو کچھ کر رہے ہو اگر تم خود اس سے مطمئن ہو تو ٹھیک ہے ہم تمہارے اطمینان میں دخل انداز نہیں ہوں گے لیکن ہم سے پوچھو تو ہم غیر مطمئن ہیں۔'' میں نے حیرت سے خاتون نقرہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''خاتون بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی بات انسانی سمجھ سے باہر ہوتی ہے اور اگر میں کسی بات کو سمجھ ہی نہ پاؤں تو اس سلسلے میں میری ناسمجھی ہی کو تصور کیا جائے گا نافرمانی کو نہیں۔''

''یہی سب سے بڑی خرابی ہے عمر کے جس دور میں ہو اس میں تمہارے اندر سرکشی ہونی چاہیے ضد ہونی چاہیے یا پھر ہمارے اندر کوئی کمی رہ گئی ہے اور ہم تمہیں یہ سمجھانے میں ناکام رہے ہیں کہ تم یہاں نہ تو ملازم کی حیثیت رکھتے ہو نہ اجنبی کی تم ہم میں سے ایک ہو اور ہمیں کتنی خوشی ہوتی اس وقت جب تم اپنے دل میں بھی یہی تصور کر لیتے۔''

''میں اس کے لیے معذرت خواہ ہوں جہاں تک آپ کے ان الفاظ کا تعلق ہے تو یقین دلانے کے لیے کونسا ایسا طریقہ کار اختیار کیا جا سکتا ہے کہ آپ کو یقین آ جائے کہ یہاں مجھے جو عزت جو احترام اور جو وقار دیا گیا ہے اس کے لیے میرے پاس شکریہ ادا کرنے کے الفاظ نہیں ہیں۔''

Uploaded By Muhammad Nadeem

''کہنا یہی تو خرابی ہے اگر شکایتیں کرتے تو زیادہ اچھا لگتا۔'' میں ہنسنے لگا تو خاتون نقرہ نے کہا۔''

''بہت جلد تم پر اور بھی کچھ انکشافات کیے جائیں گے ویسے اگر ہو سکے تو ہمیں اس تصور سے نجات دلا دو کہ تم یہاں اپنے آپ کو اجنبی اجنبی محسوس کرتے ہو۔''

''میں انتہائی کوشش کروں گا کہ ایسی کوئی شکایت نہ ہو۔'' اور میں نے یہ کوششیں شروع کر دیں آج کی پارٹی میں میں نے ایک خوبصورت لباس پہنا اب یہ بات تو آپ سے کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ زندگی کس انداز میں گزر رہی تھی کیا کچھ نہیں دیکھا تھا میں نے بے شک ماضی میری یادداشت سے گم ہو گیا تھا لیکن وہ احساسات تو باقی تھے جو عمل کی منزل کا تعین کرتے ہیں۔ سو عمل کی اس منزل سے گزر رہا تھا اور اس وقت لباس میں میں نے جس قدر نفاست کا ثبوت دیا تھا۔ وہ سبھی کی نگاہوں کا مرکز بن گیا۔ پارٹی میں بہت سے لوگوں نے مجھ سے تعارف حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اور امیر حماد نے ان میں سے ایک ایک سے میرا تعارف کرایا۔ اپنے ایک دوست اپنے ایک گھر کے فرد کی حیثیت سے علایہ، شاہیہ نئی آنے والی لڑکی اسٹیلا اور عفان کی منظور نظر ربابی میں ایک خاص تمکنت پوشیدہ تھی ایک ایسا انداز تھا اس کا کہ انسان اسے دیکھ کر اس سے متاثر ہوتا تھا لیکن حسن و جمال میں اسٹیلا بھی کم نہیں تھی وہ اپنے طور پر ایک الگ ہی شخصیت رکھتی تھی اور اس وقت مشرقی لباس میں بے حد خوبصورت نظر آ رہی تھی۔ ڈاکٹر ہرمین بھی اپنی شاندار شخصیت کے ساتھ موجود تھا بہت عمدہ پارٹی رہی اور اس میں میں اپنا فرض ادا کرتا رہا چھوٹی چھوٹی سی خوبصورت باتیں بھی ہوئیں اور مجھے یوں محسوس ہوا جیسے آج پہلی بار میرے دل میں خوشی کا ایک احساس جاگا ہو بڑی اپنایت تھی ان لوگوں میں، خاتون نقرہ تو عموماً میرے آس پاس ہی رہی تھیں انہوں نے اس طرح مجھے اپنے آپ میں شامل کر لیا تھا کہ مجھے ذرہ برابر کسی قسم کا احساس نہیں ہونے پایا تھا، بہرحال خوب دلچسپیاں رہیں، اسٹیلا نے مجھ سے بہت سی باتیں کیں اور خاصی رات گئے یہ پارٹی ختم ہوئی بہت دیر تک ہم بعد میں بھی ایک ساتھ بیٹھے رہے تھے۔ پھر میں اپنی رہائش گاہ پر واپس آ گیا میں نے ایک خاص بات محسوس کی تھی وہ یہ کہ علایہ مجھے مسلسل دیکھتی رہی تھی اور نجانے اس کی آنکھوں میں کیسی عجیب سی کیفیات تھیں دوسری صبح معمول کے مطابق تھی میرے ذہن میں ایک بار پھر وہ مظلوم سی لڑکی آ گئی تھی جسے اس شاندار رہائش گاہ میں ایک قیدی بنا کر رکھا گیا تھا

نجانے اس قیدی کی حیثیت کیا ہے لیکن اس کے بعد میں نے دوبارہ اس طرف جانے کی ہمت نہیں کی تھی۔ دل تو چاہتا تھا کہ ذرا جا کر اس کا حال بھی دیکھا جائے لیکن بس کچھ ایسی ہی صورتحال تھی کہ میں دل مسوس کر رہ گیا تھا۔ یہ مداخلت واقعی کہیں امیر حماد کے لیے ناگواری کا باعث نہ ہو اور میں نہیں چاہتا تھا کہ امیر حماد کے دل میں میرے لیے کوئی بھی برا تصور پیدا ہو کچھ اور وقت گزر گیا ان لوگوں کی مجھ سے دلچسپیاں بڑھتی جا رہی تھیں اور اب خاصی رونق ہو گئی تھی یہاں ان مہمانوں کے آنے سے چنانچہ مجھے کچھ زیادہ ہی مصروف رہنا پڑتا تھا لیکن اس دن شام کے تقریباً پانچ بجے کا وقت تھا جب حاتم نے مجھ سے کہا کہ امیر حماد مجھے بلا رہے ہیں میں حاتم کے ساتھ ہی چل پڑا تھا۔ امیر حماد اپنے کمرا خاص میں بیٹھے ہوئے تھے راہداریوں سے گزرتا ہوا آخر کار اس بڑے کمرے میں پہنچ گیا امیر حماد کے ساتھ ڈاکٹر ہرمین بھی موجود تھا ڈاکٹر ہرمین نے مجھ سے پرجوش مصافحہ کیا اور مجھے بیٹھنے کی پیشکش کی، امیر حماد خود اپنی جگہ سے اٹھا اور اس نے اپنے اس کمرا خاص کا دروازہ بند کر دیا میں کچھ عجیب سی کیفیت محسوس کر رہا تھا امیر حماد کے واپس آجانے کے بعد ہرمین نے کہا۔

''مائی ڈیئر مسٹر عارف! امیر حماد نے مجھ سے ٹیلی فون پر آپ کے بارے میں گفتگو کی تھی اور آپ کا پرابلم بتایا تھا اصل میں کسی بھی مسئلے میں کوئی بھی شخص اپنے آپ کو آخری حیثیت کا مالک قرار نہیں دے سکتا، میں ماہر نفسیات بھی ہوں اور دماغی معالج بھی اپنی اس زندگی میں میں نے بہت سے ایسے کام کیے جن کو سراہا گیا ہے بعض اوقات کسی انتہائی ہوش مند آدمی کے ذہن میں کوئی ایسی نفسیاتی گرہ پڑ جاتی ہے جس سے وہ اپنے ماضی سے جدا ہو جاتا ہے لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کا رابطہ کبھی اپنے ماضی سے نہ ہو سکے، وہ نفسیاتی گرہ کھل جائے تو اسے اپنا ماضی یاد آ جائے ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسا واقعہ آپ کے ساتھ بھی پیش آیا ہو۔ سب سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ آپ اپنے نام سے بھی نا آشنا ہو گئے ہیں۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو میں آپ کا تھوڑا سا معائنہ کرنا چاہتا ہوں اصل میں میرے ساتھ یہ آسانی تھی کہ امیر حماد نے مجھے پہلے سے آپ کے بارے میں بتا دیا تھا چنانچہ کچھ ایسی چیزیں میں اپنے ساتھ لے کر آیا ہوں جو میرے اسپتال میں ہی ہو سکتی تھیں لیکن میں خود بھی ایک موجد رہا ہوں اور ہر اس چیز کو جو میرے کام میں میری معاون ہو سکتی ہے میں نے اپنی انتہائی کاوشوں سے مختصر کیا ہے، یہ چھوٹی سی مشینری جو آپ یہاں دیکھ رہے ہیں دماغی تجزیے کے

WWW.PAKSOCIETY.COM
Uploaded By Muhammad Nadeem

لیے انتہائی موثر ہے اس کا استعمال بالکل بے ضرر اور کسی بھی طرح کی تکلیف پہنچانے کا حامل نہیں ہو سکتا لیکن آپ کی اجازت بہت ضروری ہے۔“

”اس وقت امیر حماد نے مجھے اسی کام کے لیے منتخب کیا ہے ہم یقینی طور پر آپ کو پہلے سے اس کی اطلاع دے دیتے لیکن یہ بھی ہماری کاوشوں کا ایک نتیجہ ہے یعنی اگر پہلے سے کسی کو اس کے لیے تیار کر دیا جائے تو اس کی سوچ میں تھوڑی سی تبدیلی رونما ہو جاتی ہے اور ہم اصل حقیقتوں کو نہیں تلاش کر سکتے آپ کو ہنگامی طور پر یہ فیصلہ کرنا ہے میری اس خدمت کو قبول کریں گے۔“

”مجھے اعتراض نہیں ہے، پہلے بھی امیر حماد نے مجھ سے اس بارے میں کہا تھا میں نے انہیں اس بارے میں کوئی جواب نہیں دیا تھا اصل میں ان کی محبتوں نے مجھے اپنے آپ سے بالکل مطمئن کر دیا ہے اور میں یہاں خود کو اپنے ہی گھر میں محسوس کرتا ہوں کیونکہ اس احساس کی کچھ وجوہات ہیں۔“

”میں سمجھ رہا ہوں اور یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ آپ ذہنی طور پر مطمئن ہیں پھر کیوں نہ آج یہ کام کر ہی ڈالا جائے۔“

”میں حاضر ہوں۔“

میں نے جواب دیا بات صرف امیر حماد کی نہیں تھی بھلا کس کے دل میں یہ خواہش نہیں ہوگی اپنے آپ کو جاننا اور پھر اپنے آپ سے اجنبی ہونا تو سب سے زیادہ تکلیف کا باعث ہوتا ہے ہو سکتا ہے ڈاکٹر ہرمین میرے بارے میں کچھ ایسے انکشافات کریں جو مجھے میری اصلیت کے قریب پہنچا دے مجھے آمادہ پا کر امیر حماد نے بھی خوشی کا اظہار کیا تھا، ڈاکٹر ہرمین نے کہا۔

”اور امیر حماد اگر آپ مناسب طریقے سے اس کا بندوبست نہ کر سکے ہوں تو میں ایک بار پھر آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ باہر جائیے اور لوگوں سے کہہ دیجیے کہ اس وقت تک جب تک میں ان کا ذہنی تجزیہ کر رہا ہوں کوئی ایسی آہٹ دھماکہ یا آواز مجھے نہ سنائی دے جو ہمارے کام میں خلل اندازی کر سکے۔“

”ایک ایک فرد کو آگاہ کر دیا ہے میں نے اس بات سے۔ امیر حماد نے کہا۔“

”تو پھر ٹھیک ہے میں اپنے کام کا آغاز کرتا ہوں۔ ہرمین بولا اور اس کے بعد اس

نے مجھے وہاں سے اٹھایا غالباً پہلے سے یہاں تمام بندوبست کیا گیا تھا ایک آرام دہ کرسی پڑی ہوئی تھی برابر کی میز پر کچھ عجیب سے ساز و سامان رکھے ہوئے تھے ایک بڑا سا باکس بھی میز پر موجود تھا جس میں نجانے کیا کیا کچھ تھا مجھے کرسی پر بٹھانے کے بعد ڈاکٹر ہرمین اپنی مشینوں پر مصروف ہو گیا ایک چھوٹی سی مشین اس نے اسٹارٹ کی جس میں باریک باریک سوراخ تھے۔ ان میں سے روشنیاں نکل کر میرے چہرے پر مذکور۔ ہو گئی تھیں پھر ڈاکٹر ہرمین نے کچھ اور انتظامات کیے میرے سر پر ایک ہیڈ فون جیسی چیز لگا دی گئی ماتھے پر ایک پٹی سی کس دی گئی ڈاکٹر ہرمین کے بارے میں مجھے زیادہ تفصیل سے تو نہیں معلوم تھا۔ لیکن جو کاوشیں وہ کر رہا تھا کہ بہر حال وہ بھی اپنے فن کا ماہر ہے اور اس بارے میں بہت کچھ جانتا ہے اس کے پاس چھوٹی چھوٹی لاتعداد مشینیں تھیں، وہ مجھے مشینوں کے دور سے گزارتا رہا اور اپنے طور پر ایک پیڈ پر کچھ نوٹ بھی کرتا رہا۔ پھر مشینوں کا سلسلہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر ہرمین میرے سامنے کرسی ڈال کر بیٹھ گیا۔

”میں تمہیں کسی نام سے بھی مخاطب نہیں کروں گا کیونکہ تمہارا اصل نام تمہارے ذہن میں غیر محفوظ ہے۔ اور تم خود اس کے بارے میں نہیں بتا سکتے لیکن جب تم نے اپنے آپ کو محسوس کیا یعنی وہ لمحات جب تمہیں یہ احساس ہوا کہ تم کچھ ہو، اس وقت کی صورت حال بتاؤ۔“

”اس وقت کی صورت حال یہ تھی ڈاکٹر ہرمین کہ میں ایک جزیرے پر تھا۔“

”جزیرے کا نام؟“ ڈاکٹر ہرمین نے پوچھا اور میں نے اس جزیرے کا نام بتا دیا۔

میں نے اسے ماضی کی وہ کہانی سنائی جب میں نے اپنے آپ کو محسوس کیا تھا اور میں ایک عجیب و غریب کیفیت کا شکار تھا۔ پھر میں نے جزیرے سے نکل آنے کا معاملہ اور اس کے بعد کی داستان، ان دونوں کو سنائی۔ دونوں کے چہرے دھواں دھواں ہو گئے تھے۔ امیر حماد کے چہرے پر بھی بڑے حیرت کے آثار تھے۔ یہ سارے کام ختم ہو گئے تو ڈاکٹر ہرمین اپنے ساز و سامان کو سمیٹنے لگا۔ امیر حماد سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ اور ڈاکٹر ہرمین بھی کھویا کھویا سا تھا۔ تمام کاموں سے فارغ ہونے کے بعد ڈاکٹر ہرمین نے امیر حماد کو دیکھا اور بولا۔

”صرف چند الفاظ عارف کی ذہنی کیفیت کسی معمولی حادثے سے متاثر نہیں ہوئی ہے۔ اس وقت سے اب تک کی کہانی جب انہوں نے اپنے آپ کو محسوس کیا۔ اس قدر حیران کن ہے تو ان کی ماضی کی کہانی کیا ہوگی۔ آہ اگر مجھے موقع مل گیا تو تم یقین کرو مسٹر حماد کہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

میری دلی خواہش ہوگی کہ میں اس شخص کو اس کی اصلیت میں واپس لاؤں۔ تم جانتے ہو میرے پاس دولت کی کمی نہیں ہے لیکن یہ میری زندگی کا سب سے بڑا شاہکار ہوگا۔ میری تو ذہنی کیفیت ہی بدل گئی ہے۔"

"بہرحال۔ اس نفسیاتی تجزیے سے تم نے جو نتیجہ اخذ کیا ہے میں اس کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔"

"پہلی بات تو میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ جو حادثہ اس شخص کے ساتھ ہوا ہے وہ معمولی حادثہ نہیں ہوگا اور یہ خود بھی کوئی معمولی شخصیت نہیں ہے۔ میں تو یہ سوچتا ہوں کہ کہیں، کہیں کہیں۔" ڈاکٹر ہرمین خاموش ہوگیا تو امیر حماد نے کہا۔

"اس شخص کو اس کا جائز مقام دیا جائے اور آہ۔ کاش کوئی ایسا موقع مجھے حاصل ہو جائے کہ میں اسے اس کی صحیح یادداشت واپس کرسکوں۔ تم یقین کرو، یہ ایک عجوبہ ہوگا۔"

امیر حماد گہری سانس لے کر گردن ہلانے لگا پھر بولا۔

"لیکن امیر حماد اگر مجھ سے میری رائے معلوم کی جائے تو اب میں یہ کہنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا کہ آپ جیسے اچھے لوگ بھی اس دنیا میں کم ہی دستیاب ہوتے ہیں، خاتون نقرہ نے میرے ساتھ جو محبت بھرا سلوک کیا ہے اسے میں موت کے وقت تک نہیں بھول سکوں گا۔ اور امیر حماد آپ نے مجھے جو عزت کا مقام دیا ہے وہ بھی میرے اوپر بہت بڑا احسان ہے۔"

"نہیں اب یہ الفاظ نہ کہو عارف، ہماری خواہش ہے بلکہ ڈاکٹر ہرمین کیا یہ بھی ہمارا ایک ایڈونچر نہیں ہوگا کہ ہم عارف کو اس کی اصل شخصیت دیں۔ تم اپنی کارروائی میں اپنے آپ کو تنہا محسوس نہ کرو۔ بلکہ میں تو اب یہ سوچنے پر مجبور ہوگیا ہوں کہ میرے دونوں کاموں میں سے کون سا کام اہمیت کا حامل ہے۔ یہ بات تم بھی جانتے ہو ڈاکٹر ہرمین کہ دولت اور عظیم الشان جواہر کے ذخائر میری منزل نہیں ہیں میں تو بس ایک پراسرار دنیا کا شائق ہوں۔ جس کے بارے میں مجھے صحیح معلومات حاصل ہو جائیں۔ باقی کچھ حاصل ہو یا نہ ہو۔" امیر حماد ایک دم خاموش ہوگیا۔ ڈاکٹر ہرمین بھی عجیب سی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ امیر حماد نے چور نگاہوں سے میری طرف دیکھا۔ لیکن میں سادہ اور سپاٹ چہرہ لیے بیٹھا تھا۔ ڈاکٹر ہرمین نے کہا۔

"بہرحال کام مکمل ہوگیا۔ مسٹر عارف، آپ چاہیں تو جاسکتے ہیں۔"

"ایک سوال کرنا چاہتا ہوں آپ سے ڈاکٹر ہرمین۔"

"آپ کے ان اقدامات سے مجھے یہ اندازہ ہوگیا کہ آپ نہایت قابل شخصیت ہیں لیکن آپ کی یہ قابل شخصیت خاتون نقرہ کے لیے اب تک کیوں بے اثر ہے۔ میں اس سوال کا جواب چاہتا ہوں۔" ایک بار پھر امیر حماد کا منہ حیرت سے کھل گیا۔ اس نے میری طرف دیکھا تو ڈاکٹر ہرمین نے کہا۔

"اس کا ماضی بے شک کھو گیا ہے لیکن اس کا حال اس کی گرفت میں ہے۔ تم یہ کیوں نہیں سوچتے۔" امیر حماد ایک ٹھنڈی سانس لے کر خاموش ہوگیا تھا۔ تب ڈاکٹر ہرمین نے مجھ سے کہا۔

"اصل میں ہماری معزز بہن نقرہ ایک ایسے ذہنی حادثے کا شکار ہوئی ہے جس نے اس کے احساس کو متاثر کیا ہے، اس کے دماغ یا اس کے ذہن کو نہیں، اس کے اندر ایک ایسی عورت آبسی ہے جو زندگی کے اس احساس سے محروم رہی ہے جس میں عورت پہلے بیوی اور پھر ماں ہوتی ہے۔ وہ ایک بیٹی، ایک بہن، اور ایک عورت کی حیثیت سے تو بھرپور طریقے سے پروان چڑھی ہے لیکن اسے اس کی محبت کا وہ مقام نہیں مل سکا جو اس کی آرزو تھی اور حق بھی تھا۔ وہ نفسیاتی مریضہ نہیں ہے بلکہ اس نے اپنے اوپر محبت کی یہ چادر لپیٹ لی ہے اور وہ مجسم ماممتا ہے۔ یہ ممتا کسی کے لیے بھی جاگ اٹھے۔ تعجب کی کوئی بات نہیں ہوگی۔" ڈاکٹر ہرمین کی اس بات کے بعد اس سے کوئی اور سوال غیر مناسب تھا۔ پھر کچھ وقت کے بعد، مجھے وہاں سے نجات مل گئی، ڈاکٹر ہرمین اور امیر حماد وہیں رہے تھے۔ میں ایک بار پھر اپنے ماضی کے عذاب میں گرفتار ہوگیا تھا آج چونکہ ماضی کی کہانی دہرائی تھی اس لیے یہ تڑپ دل میں شدت اختیار کر گئی کہ آخر اس جزیرے پر پہنچنے سے پہلے میں کہاں تھا۔

❁ ❁ ❁

Uploaded By Muhammad Nadeem

وہیں سے تو بات بگڑی تھی اس سے پہلے کیا تھا آہ کیا کوئی ایسا کردار کوئی ایسا تصور ذہن میں آجائے جو مجھے ماضی سے روشناس کرادے پھر کافی گھنٹے اسی اذیت کا شکار گزرے اور اس کے بعد اگر وہ تعجب خیز واقعہ نہ ہو جاتا تو نجانے کب تک میں مشکل میں گرفتار رہتا۔ اپنی آرام گاہ میں مسہری پر لیٹا ہوا ماضی کی یادوں میں کھویا ہوا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی میں نے یہی سوچا تھا کہ حاتم آیا ہے میں نے آنکھیں بند کئے رکھیں۔ حاتم کو کوئی کام ہوگا تو خود مجھے مخاطب کرے گا ورنہ اس وقت کسی سے بات کرنے کو دل نہیں چاہتا تھا پھر جب مجھے کوئی آواز سنائی نہ دی تو میں نے چونک کر آنکھیں کھول دیں سامنے والی کرسی پر علایہ بیٹھی ہوئی تھی میرے بدن کو جیسے کرنٹ سا لگا میں جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گیا علایہ پہلی بار میری خوابگاہ میں آئی تھی میں حیران نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔

''بے بس ہوگئی ہوں۔ سمجھ رہے ہو ناں تم پاگل ہوگئی ہوں ایک دیوانی عورت گھس آئی ہے تمہاری اس رہائش گاہ میں۔''

''خیریت تو ہے مس علایہ' کیا ہوگیا کیا بات ہے۔''

''میرے اس پاگل پن کا علاج تمہارے پاس ہے سمجھ رہے ہو ناں تم۔''

''مس علایہ آپ خیریت سے تو ہیں؟''

''نہیں ہوں خیریت سے۔'' وہ جھلائے ہوئے لہجے میں بولی۔

'' کیا ہوا کیا بات ہے میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بتایئے۔'' وہ جلتی نگاہوں سے مجھے گھورنے لگی پھر اس نے کہا۔

''محبت کرنے لگی ہوں میں تم سے۔ تمہارے سپرد یہ خدمت ہے کہ میری محبت کی پیاس کو سکون بخشو۔ میں فاحشہ نہیں ہوں آوارہ نہیں ہوں کوئی جسمانی طلب نہیں ہے میرے وجود میں سمجھ رہے ہو بھول کر بھی نہ سوچنا کہ ایک نوجوان لڑکی کسی مرد کی خلوت چاہتی ہے اسے کسی مرد کے بدن سے پیار ہے خبردار ایسے کبھی نہ سوچنا۔ میں اپنی محبت کا جواب محبت سے چاہتی ہوں۔'' میں بھونچکا رہ گیا تھا لیلیٰ نے اگر اس طرح مجنوں سے محبت طلب کی ہوتی شیریں نے فرہاد سے یا دنیا میں کسی بھی محبت کرنے والے نے اپنے محبوب سے اس طرح محبت طلب کی ہوتی تو شاید محبت کا مفہوم ہی بدل گیا ہوتا کیا بک رہی ہے یہ لڑکی سارا معاملہ ہی چوپٹ ہو جائے گا ساری شخصیت خاک میں مل جائے گی وہ بہرحال ایک بہت بڑے شخص کی بیٹی ہے وحدت عالی کے بارے میں مجھے تقریباً عام باتیں معلوم ہوگئی تھیں بے پناہ دولت مند آدمی تھا انتہائی اعلیٰ پائے کی شخصیت تھی اور اپنے وطن میں انتہائی معزز شمار ہوتا تھا شاہیہ اور علایہ بھی اسی کی بیٹیاں تھیں یہ لیکن وہ مجھ سے اس طرح اظہار الفت کر رہی تھی اور اس میں دیوانگی کا ایسا احساس تھا میرا ایک لفظ میرے حق میں بدترین ہوسکتا تھا اس کے جذبات کے اس طوفان کو کسی نہ کسی صورت میں سر کرنا ضروری تھا اور باقی ڈاکٹر ہرمین کا کہنا بالکل درست تھا ماضی میرے ذہن سے نکل چکا تھا لیکن حال میں جو کچھ میں نے کیا تھا اس میں پوری پوری ذہنی صلاحیتیں کارفرما تھیں چنانچہ دیوانوں کے انداز میں نہیں بلکہ فرزانوں کے انداز میں سوچتا تھا میں اور اس وقت علایہ کی جو کیفیت میں نے دیکھی ایک نفسیات دان ہونے کے باوجود یہ اندازہ میں نے ضرور لگالیا کہ یہ صورت حال اگر ذرا بھی غلط رخ اختیار کر جائے تو خطرناک ہوسکتی ہے میں خاموشی سے اسے گھورتا رہا۔ علایہ اس طرح سکڑ کر بیٹھ گئی تھی جیسے اب اپنے الفاظ پر شرمندہ ہو۔ میں نے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

''مس علایہ آپ کو اپنے آپ کو سنبھالنا چاہیے آپ انتہائی معزز شخصیت ہیں اتنی معزز کہ آپ یقین کریں آپ کے والد اور آپ دونوں کا میں بے حد احترام کرتا ہوں آپ کو علم ہے کہ میری شخصیت کیا ہے وہ تو امیر حماد اور خاتون نقرہ اگر اتنے اعلیٰ ظرف نہ ہوتے تو میری رہائش گاہ بھی اصطبل ہی میں ہوتی یا پھر ملازموں کے کوارٹروں میں۔''

''تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ میں خود اپنے وجود میں اس قدر قوتیں رکھتی ہوں کہ اپنے مطلوب کے حصول کے ساتھ ساتھ اس کا مستقبل بھی تعمیر کر دوں۔ یہ بات تمہارے

WWW.PAKSOCIETY.COM
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

سوچنے کی نہیں ہے۔

''آپ ٹھیک کہتی ہیں مس علایہ واقعی آپ کی ایک عنایت کی نظر میری تقدیر بدل سکتی ہے لیکن ہمیں جلدی بازی سے کام نہیں لینا چاہیے۔ آپ بھی ابھی کافی عرصے کے لئے یہاں موجود ہیں۔ میں بھی ہوں اور آپ کو یہ اندازہ ہے کہ میری حیثیت کے مطابق ہمارے درمیان کیا کیا رکاوٹیں ہوں گی۔ آپ ان رکاوٹوں کو ذہن میں رکھیے۔ اپنے آپ کو بھی سنبھالیے۔ جہاں تک آپ کی محبت کے اس اظہار کا تعلق ہے تو یہ میرے وجود کے لئے قیمتی سرمایہ ہے کہ ایک اتنی حسین اور اعلیٰ حیثیت کی مالک لڑکی مجھ سے اظہار محبت کر رہی ہے آپ یقین کریں آپ کی محبت کا یہ اظہار میں اپنی زندگی کے سب سے قیمتی سرمائے کی حیثیت سے اپنے پاس محفوظ رکھوں گا باقی تو ہمیں حالات کے ساتھ ہی سفر کرنا ہوگا اور میں سمجھتا ہوں کہ ایک سمجھدار لڑکی کی مانند آپ حالات سے سمجھوتا کریں گی۔'' میرا ایک ایک لفظ علایہ کے چہرے کی دیوانگی کو کم کر رہا تھا اور وہ نارمل ہوتی جا رہی تھی پھر اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اس نے دیر تک یہ آنسو بہائے۔ اس سے آگے بڑھنے کی میں نے خود کوشش نہیں کی تھی۔ کیونکہ اس سے آگے کے راستے خطرناک ہوتے ہیں اس کے دل کا غبار آنسوؤں کے راستے نکل گیا تو اس نے آہستہ سے کہا۔

''ایک بات کہوں آپ سے؟''

''ضرور کہیے''

''مجھے دنیا میں کسی سے بھی نفرت نہیں ہے۔ آج تک نہ کسی نے میرا راستہ روکا۔ نہ میں نے کسی کا راستہ روکنے کی کوشش کی۔ لیکن ہر انسان کی اپنی ایک پسند ہوتی ہے اور وہ اپنی پسند کو دوسرے کے ہاتھوں میں نہیں دیکھ سکتا۔''

''جی۔'' میں نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

''وہ لڑکی اسٹیلا اپنے آپ کو دنیا کی حسین ترین لڑکی سمجھتی ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے اس کے بارے میں؟''

''جی۔'' ایک بار پھر میرا منہ حیرت سے کھل گیا۔

''کیا وہ واقعی بے حد حسین ہے؟''

''اب میں آپ سے جو کچھ کہوں گا اس کے بارے میں خود مجھے شک رہے گا کہ آپ

اسے حقیقت مانیں گی یا نہیں مانیں گی۔''

''اب بھی ایسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔'' وہ شکایتی انداز میں بولی۔

''جی۔''

''آپ کی ہر بات میرے لئے ایک ٹھوس حقیقت ہوگی''

''تو پھر اس حقیقت کو آپ غور سے سن لیجئے میں نے تو ابھی تک نگاہ بھر کر اسٹیلا کو دیکھا بھی نہیں اور نہ ہی اس کی ضرورت محسوس کی اس لئے ان کے بارے میں کوئی فیصلہ کن بات کہنے کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا۔''

''وہ مسلسل آپ کی تعریفوں میں مصروف ہے نجانے کیا کیا کہتی رہی ہے بس یوں محسوس ہو رہا ہے اس کی باتوں سے جیسے آپ سب سے زیادہ اس کے قریب ہوں۔''

''میں؟'' میں نے حیرت سے چکراتے ہوئے سر کو دونوں ہاتھوں سے سنبھال کر کہا۔

''جی۔'' شاہیہ اور ربابی کے سامنے وہ ایسے بات کر رہی تھی آپ کے بارے میں جیسے آپ کی اس کی برسوں کی شناسائی ہو۔ اتنا کرید کرید کر پوچھ رہی تھی کہ بس مجھے غصہ آنے لگا۔ میں نے کسی قدر ترش لہجے میں اس سے کہا کہ وہ بھلا مسٹر عارف سے کیا تعلق رکھتی ہے تو اس نے مسکراتے ہوئے کہا کہ ہم مشرق کے رہنے والے نگاہوں کے پیغام کو نہیں سمجھ سکتے ہمارے اندر اتنی صلاحیت ہی نہیں ہے اس نے آپ کی آنکھوں میں اپنے لئے محبت کے آثار دیکھے ہیں۔''

''خدا کی پناہ۔ مس علایہ اس بات پر آپ یا تو اس کا سر پھوڑ دیجئے یا میرا۔ مجھے دونوں سروں کے زخمی ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔'' علایہ روتے روتے ہنس پڑی۔ پھر اس نے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

''گویا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ!''

''جی۔ میں یہی کہنا چاہتا ہوں کہ جس شخصیت کو میں نے نگاہ بھر کر دیکھا بھی نہیں ہے اسے میری آنکھوں میں یہ سب کچھ کہاں سے نظر آ گیا۔ تعجب کی بات ہے۔''

''آپ بس ہوشیار رہیے گا اس سے۔''

''بہت اچھا کیا آپ نے جو مجھے یہ بات بتا دی۔'' پھر علایہ چلی گئی اور میں چکراتے ہوئے سر کے ساتھ یہ سوچنے لگا کہ یا الٰہی یہ کیسا نیا کھیل ہے یہ تو بڑا عجیب معاملہ ہے ایسا کیسے

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہوسکتا ہے۔ وہ لڑکی اسٹیلا تھی تو واقعی بہت خوبصورت لیکن بہر حال بات کافی خطرناک تھی اور یہ خطرناک بات اس شام ظاہر بھی ہوگئی۔ شام کی چائے لان پر لگائی گئی تھی اور اچانک ہی مجھے امیر حماد نے آواز دے دی تھی میں وہاں پہنچ گیا تو امیر حماد نے کہا۔

''آؤ ہمارے ساتھ چائے پیو۔'' خاتون نقرہ شفیق لہجے میں بولیں۔

''اور تم نجانے کہاں کہاں مارے مارے پھرتے ہو۔ میں کہتی ہوں یہ زبردستی کی ذمہ داریاں تم نے اپنے سر پر کیوں لادلی ہیں۔ نہ کھانے پر تم کبھی نظر آتے ہو۔ ایجنسی میں رہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم ہم سے دور ہوگئے ہو۔ میں تو یہ سوچ رہی ہوں کہ تمہارے لئے اپنے کمرے کے برابر ہی ایک کمرہ صحیح کرادوں۔''

''میں جہاں رہ رہا ہوں خاتون نقرہ وہاں انتہائی خوش ہوں۔ آپ نے ایک بہت اچھا آدمی میرے حوالے کیا ہے میری مراد حاتم سے ہے۔ میں یہاں اتنا مطمئن نہیں رہ سکوں گا۔''

''خیر یہ بعد کی باتیں ہیں پورا گھر عارف کے لئے موجود ہے ان کا جہاں دل چاہے رہیں۔'' مجھے ان کے ساتھ چائے میں شریک ہونا پڑا امیر حماد مجھے بتانے لگا کہ کل اس نے اپنے دوستوں کے اعزاز میں کچھ لوگوں کو ڈنر پر مدعو کیا ہے اور لان پر اس کے انتظامات کرنا ہوں گے کیونکہ آنے والوں کی تعداد اچھی خاصی ہوگی۔''

''تم بھی ذرا خیال رکھنا۔ ویسے تو ملازمین یہ کام کریں گے لیکن تمہارے زیر نگرانی ہوں گے تو زیادہ بہتر ہوں گے۔''

''بہت بہتر۔'' میں نے جواب دیا اور اس کے بعد میں چائے پی کر اٹھا ہی تھا کہ عقب سے شاہیہ اور ربابی نے مجھے آلیا۔ ربابی عفان کی پسند تھی اور عفان نے جیسے ہی اسے میرے پاس دیکھا جلدی سے ہمارے قریب پہنچ گئے۔

''یعنی وہ جو کہا جاتا ہے ناں کہ ہم بیابان میں تھے۔ گھر میں بہار آئی تھی تو اس بہار کو آپ نے لوٹ لیا۔ عارف صاحب۔''

''نہیں عفان آپ کی بہار آپ کو مبارک ہو۔'' میں نے ربابی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور ربابی کے چہرے پہ گلاب کھل اٹھے۔ شاہیہ ہنسنے لگی تھی پھر اس نے کہا۔

''کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ جتنا غور کرو انسان الجھتا چلا جاتا ہے۔''

''کس سلسلے میں مس شاہیہ۔'' میں نے پوچھا۔

''بس یہ جہاں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ہوتی ہیں وہاں بہاروں کا نزول ہو جاتا ہے۔''

''اصل میں جوانی خود ایک بہار ہے۔ آتی ہے تو اپنے ساتھ نجانے کیسے کیسے ہوا کے جھونکوں کو لاتی ہے کہ پھول کھلتے ہی چلے جاتے ہیں۔''

''واہ یعنی یہ صفت بھی ہے آپ میں ویسے تو آپ نے محفل لوٹ لی ہے عارف صاحب۔ لیکن اس محفل کو اور تہہ و بالا نہ کیجئے۔''

''اوہو۔ یہ لوٹ مار کا الزام کیسے لگایا جارہا ہے مجھ پر۔''

''لیجئے آپ کی کشتگان آگئیں۔'' شاہیہ نے کہا اور دانتوں تلے زبان بھینچ لی۔ میں نے گھوم کر دیکھا علایہ اور اسٹیلا ایک ساتھ ہی ہماری طرف آرہی تھیں علایہ کے چہرے پر ایک پر اعتماد مسکراہٹ تھی۔ اسٹیلا یورپین نسل سے تعلق رکھتی تھی چنانچہ اپنی گفتگو میں بھی بے باک تھی۔ گہری نگاہوں سے دیکھتی ہوئی میرے قریب آگئی اس کے خوبصورت ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی مجھ سے نگاہ ملانے سے بھی اس کی نظریں نہیں جھکی تھیں۔

''ہیلو۔'' اس نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔

''ہیلو مس اسٹیلا۔ کہیے آپ کے مزاج کیسے ہیں؟''

''نہ پوچھو۔ وہ ایک گہری سانس لے کر مسکراتے ہوئے بولی۔''

''کیوں خیریت۔ طبیعت کچھ ناساز ہے۔''

''نہیں لگتا ہے بہت زیادہ سازگار ہے۔''

''تو یہ اچھی بات ہے۔'' میں نے کہا۔

''ہاں زندگی میں جب کوئی اتنی بڑی تبدیلی آجائے تو اچھی ہی بات ہوتی ہے۔''

''اوہ آپ کی زندگی میں کوئی تبدیلی آئی ہے۔''

''ایک بہت حسین تبدیلی ہے۔''

''اگر حسین ہے تو خوشی کی بات ہے۔'' میں نے سادگی سے کہا۔

''اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ بہت حسین ہے۔ یقین نہ آئے تو آئینہ دیکھ لو۔'' وہ بے باکی سے بولی اور میں بوکھلائی ہوئی نگاہوں سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔

''بہر حال مجھے خوشی ہے کیونکہ آپ ہمارے مہمان ہیں۔''

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

''صرف مہمان؟'' وہ آہستہ سے بولی۔

''جی شاہد۔'' میں نے اب اپنے آپ کو ایک عجیب سی کیفیت کا شکار محسوس کیا تھا۔ وہ تو خیر تھی ہی ایک بے باک لڑکی۔ لیکن میرے اطراف میں بہت سے لوگ موجود تھے۔ میں نے ان میں سے کسی چہرے پر نظر نہیں ڈالی تھی۔ پھر میں اچانک ہی بولا۔

''ایک لمحے کے لئے معذرت۔ ابھی تھوڑی دیر میں حاضر ہوتا ہوں۔'' میں وہاں سے واپس چل پڑا ایک ہلکی سی ہنسی کی آواز سنائی دی تھی اور میں نے اس آواز کو پہچان لیا تھا یہ علایہ کے سوا کسی اور کی آواز نہیں تھی۔ تھوڑی دیر تک ہم لوگ وہاں مصروف رہے پھر میرے ذہن سے یہ تمام باتیں نکل گئیں۔

کافی مہمان آگئے تھے اور مزید آ رہے تھے مجھے اندازہ نہیں تھا کہ اس تقریب میں اتنے لوگ ہوں گے لیکن بہر حال میں اپنی ذمہ داریوں میں مصروف رہا اور اس وقت بھی میں ایک الگ تھلگ گوشے میں کھڑا تھا کہ اچانک ہی کسی نے میرے شانے پر ہاتھ رکھ دیئے میں نے چونک کر دیکھا اور دوسرے لمحے بدحواس نگاہوں سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔ ویسے تو کوئی بات نہیں تھی نہ میں اتنا بدحواس تھا کہ کسی خوبصورت لڑکی کو دیکھ کر میرے حواس گم ہو جاتے لیکن اسٹیلا ضرورت سے زیادہ ہی آگے بڑھ رہی تھی میرے قریب پہنچ کر کہنے لگی۔

''طویل عرصے سے ذہن کے پوشیدہ خانے ویران پڑے ہوئے تھے۔ یہاں آنے کو دل چاہ رہا تھا اور یہ دل بھی عجیب چیز ہے۔ پوری بات تو کرتا نہیں۔ ایسے دھوکہ دیتا ہے کہ انسان حیران رہ جائے۔''

''میں سمجھا نہیں۔''

''ایسا نہ کہو پلیز ایسا نہ کہو۔ تم مشرق کی طرح حسین ہو۔''

''ہاں اس میں کوئی شک نہیں ہے مشرق اتنا ہی حسین ہے۔'' میرے عقب سے آواز ابھری اور میں نے چونک کر گردن گھمائی علایہ کے سوا بھلا اور کون ہو سکتا تھا وہ آگے بڑھی اور بولی۔

''لیکن تم مشرق کے پیچھے کیوں پڑ گئی ہو۔ ظاہر ہے تم مغربی ہو۔''

''میں مشرق اور مغرب کو قریب. لانا چاہتی ہوں۔''

''مشکل ہے۔ زمین آسمان کا معاملہ ہے۔'' علایہ طنزیہ انداز میں بولی۔

''کیا مطلب؟''

''زمین آسمان کبھی یکجا نہیں ہوتے۔''

''تمہارا کیا خیال ہے زمین کون ہے اور آسمان کون ہے۔''

''یہ تو ذرا مشکل سوال ہے۔''

''اور اگر سوال مشکل نہیں ہے تو جواب ضرور مشکل ہے کیونکہ ایسے سوالوں کے جواب خوشگوار نہیں ہوتے۔''

''بات چونکہ میری اور مسٹر عارف کی ہے اس لئے میں چاہوں گی کہ کوئی تیسرا ہمارے درمیان فاصلے تلاش نہ کرے۔''

''خوب مسٹر عارف کیا کہتے ہیں آپ اس سلسلے میں۔''

''صرف اتنا کہ عفان مجھے اشارہ کر رہا ہے اور میرا اس کے پاس پہنچنا بے حد ضروری ہے۔'' میں نے کہا اور پھرتی سے وہاں سے پلٹ کر واپس چل پڑا اور تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا عفان کے قریب پہنچ گیا عفان نے مجھے دیکھا اور قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

''لگتا ہے کہ تمہارے حصے بخرے ہو رہے ہیں۔''

''تمہاری نگاہیں بہت تیز ہیں عفان۔''

''ارے بھائی بڑی دیر سے تمہاری خوش بختی پر رشک کر رہے تھے یہاں دیکھو بار بار پہنچ کر قریب کھڑے ہوتے ہیں اور بڑی بے دردی سے ہٹا دیئے جاتے ہیں۔'' میں نے قہقہہ لگایا اور وہاں سے آگے بڑھنے لگا تو عفان نے جلدی سے میرا بازو پکڑ لیا۔

''کم از کم صحیح طریقے سے مبارکباد تو قبول کر لو۔''

''عفان مجھے تم سے گفتگو کرنا ہوگی۔''

''علایہ بہت اچھی لڑکی ہے ربانی نے مجھے اس کے بارے میں بتایا ہے۔''

''اس وقت بے شمار مہمان موجود ہیں لیکن رات کو مجھے تمہاری مدد کی ضرورت پیش آئے گی یار میری مدد کرنا بہت ضروری ہے۔''

''ہاں واقعی انتخاب میں مدد کرنا تو بہت ضروری ہوگا حالانکہ علایہ سے میرا گہرا تعلق ہے لیکن چونکہ تم میری مدد کا وعدہ کر چکے ہو بلکہ تم نے میری مدد کر بھی ڈالی ہے اس لئے مجھ پر بھی فرض عائد ہوتا ہے کہ تمہاری مدد کروں۔''

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

''پلیز ذرا مجھے ان دونوں سے بچائے رکھنا۔''

''کمال ہے یار حالانکہ تمہاری جگہ اگر میں ہوتا تو خوشی سے پھولا نہ سماتا۔''

''میں پھولنا نہیں چاہتا۔'' میں نے غصیلے لہجے میں کہا اور وہاں سے بھی آگے بڑھ گیا بڑی عجیب سی کیفیت کا شکار تھا مہمانوں کے جانے کے بعد جب فرصت کے لمحات ملے تو عفان میرے پاس پہنچ گیا میں اس کا انتظار ہی کر رہا تھا مجھے دیکھ کر اس نے قہقہہ لگایا تھا۔

''یار تمہاری کیفیت تو بہت عجیب ہو رہی ہے لگ رہا ہے بہت بڑی مشکل کا شکار ہو گئے ہو ویسے بیک وقت دو لڑکیاں واقعی مشکل ہو جاتی ہیں اور پھر وہ یورپ کی حسینہ مجھے خطرہ ہے کہ علایہ پر بازی لے جائے گی۔''

''علایہ سے تمہارا بہت قریب کا رشتہ ہے۔''

''اس قریب کے رشتے میں مجھے علایہ کا تمہاری طرف متوجہ ہونا برا نہیں لگا کیونکہ بات ایک انتہائی شریف اور نیک انسان کی ہے۔''

''عفان بیٹھو پلیز ذرا سوچو تو سہی یہ بات اگر کسی طرح امیر حماد کے کانوں تک پہنچ گئی تو میرا کیا ہوگا اور جہاں تک اسٹیلا کا تعلق ہے تو وہ بڑی قیامت خیز چیز ہے اتنی بے باک کہ شاید بھرے مجمعے میں۔'' میں نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔

''پریشان ہونے کی ضرورت نہیں بس فیصلہ کرنا ہے تمہیں اور اس فیصلے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کروں گا ہر انسان کو اپنی سوچ میں آزاد ہونا چاہیے۔''

''مگر میں تمہیں اپنے دل کی بات بتانا چاہتا ہوں۔''

''اس پر مجھے خوشی ہوگی۔''

''دیکھو علایہ میرے لئے بے حد محترم ہے اس لئے کہ تمہاری عزیز امیر حماد کے بہت اچھے دوست کی بیٹی ہے اور جہاں تک اسٹیلا کا تعلق ہے ظاہری بات ہے نہ اس کا میرے کلچر سے کوئی واسطہ ہے نہ میرے مذہب سے اور نہ ان دونوں کا واسطہ میری حیثیت سے ہے سمجھ رہے ہو نا تم۔''

''گویا دونوں ہی۔'' عفان نے حیرت سے منہ کھول کر کہا۔

''ہاں پلیز میں تمہیں بتا چکا ہوں۔''

''یہ مسئلہ واقعی ٹیڑھا ہو گیا بھائی حالانکہ اگر تم علایہ کی بات کرتے تو مجھ سے بڑا تمہارا

مددگار اور کوئی نہ ہوتا اور اگر اسٹیلا کی بات کرتے تو میں تم سے کہتا ہوں کہ یوں سمجھو کہ میدان تمہارے ہاتھ ہے۔''

''میں میدان سے بھاگ جانا چاہتا ہوں۔'' میں نے کہا اور عفان پیٹ پکڑ پکڑ کر ہنستا رہا پھر سنجیدہ ہو کر بولا۔

''اصل میں تمہارے بارے میں صحیح بات کا مجھے اندازہ نہیں۔''

''کیا؟'' میں نے سوال کیا۔

''حالانکہ امیر حماد سے جب بھی کبھی تمہارے بارے میں گفتگو ہوئی تم شاید میری بات پر یقین نہ کرو اتنا اچھا اندازہ ہوتا ہے ان سے تمہارا تذکرہ کرتے ہوئے کہ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اگر خود امیر حماد کی کوئی بیٹی ہوتی یا۔''

ایک بار پھر عفان نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا اور میری طرف دیکھتا رہا پھر بولا۔

''یا اگر خاتون نقرہ تم سے متاثر ہو جاتی تو امیر۔ حماد کبھی تمہارے سلسلے میں کوئی اعتراض نہ کرتا اور بخوشی تمہیں اپنے خاندان میں شریک کر لیتا۔''

''تو پھر تم خود سوچو عفان ایک ایسا انسان جس نے ایک بے کار سے انسان کو ایک اتنا بڑا اعزاز بخش دیا ہے کیا اس پر یہ واجب ہے کہ اس کی رہائش گاہ میں رہ کر وہ وہاں نظر بازی کرے۔''

''نہیں یہاں مجھے تم سے اختلاف ہے زندگی کے مختلف مدارج ہوتے ہیں اور انہیں میں یہ سارا سلسلہ بھی شامل ہے ہمیں کہیں نہ کہیں اپنا مرکز نگاہ تلاش کرنا پڑتا ہے اگر ہم شریفانہ طریقے سے کوئی ایسا عمل کر لیتے ہیں اور اس میں غلاظتوں کو دخل نہیں دیتے تب تو یہ سب کچھ جائز ہے۔''

''ہو سکتا ہے لیکن تم یقین کرو میری منزل یہ نہیں ہے میں تو اپنی ہی زندگی کے عذاب سے گزر رہا ہوں اگر کبھی مجھے زندگی کے اس عذاب سے نجات ملی تو ظاہر ہے کوئی نہ کوئی مرکز نگاہ تلاش کروں گا۔''

عفان خاموش ہو گیا اور بات یوں ٹل گئی اس کے جانے کے بعد میں نے خود بھی اپنے الفاظ کا تجزیہ کیا اور اپنے آپ کو مطمئن پایا نہ تو علایہ میری زندگی کا مقصد تھی اور نہ ہی مجھے اسٹیلا سے قربت کا کوئی شوق تھا اور اپنا یہ انداز میں نے برقرار رکھا حالانکہ دونوں لڑکیاں اب ایک

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

دوسرے کے احساسات سے واقف ہوگئی تھیں اور میں دونوں کی آنکھوں میں ایک دوسرے کے لئے رقابت پاتا تھا ویسے تو خیر امیر حماد کے ذاتی معاملات میں مداخلت کا مجھے کوئی حق نہیں تھا اور نہ ہی شوق تھا لیکن کبھی کبھی میں یہ ضرور سوچتا تھا کہ مہمان اتنے عرصے کے لئے تو نہیں آتے یہ لوگ تو یہاں مستقل رہائش کے لئے ہی آگئے تھے لیکن بہر حال ذاتی معاملات میں کوئی مداخلت بالکل احمقانہ عمل تھی میرے ساتھ ان سبھی کا رویہ بہت اچھا تھا یہاں تک کہ وحدت عالی بھی اب مجھ سے خوب بے تکلف ہوگئے تھے اس دن بھی میں اصطبل کے پاس گھوڑوں کی دیکھ بھال کر رہا تھا اور وہاں کام کرنے والوں کو ان کے بارے میں ہدایات دے رہا تھا کہ وحدت عالی میرے پاس آیا میں نے مسکراتے ہوئے اس کا خیر مقدم کیا تھا۔

''درحقیقت یہ شوق بھی شہنشاہی ہے اور اگر کوئی گھوڑوں سے دلچسپی رکھتا ہے تو نفسیاتی طور پر بہت بڑی شخصیت کا حامل ہوتا ہے اور پھر سرکشوں کو قابو کرنے کا شوق تو ویسے بھی ایک اعلیٰ درجے کا شوق ہوتا ہے تم نے یہ دلچسپی کہاں سے پائی؟'' میں مسکرانے لگا میں نے کہا۔

''محترم وحدت عالی بس یوں سمجھ لیجیے بعض باتیں فطرت میں رچی ہوتی ہیں میں نہیں جانتا کہ اس کی ابتدا کہاں سے ہوئی اور یہ بھی سچ ہے کہ میں نے کبھی اس پر غور نہیں کیا۔'' ہم دونوں باتیں کرتے رہے وحدت عالی کو گھوڑوں کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں تھی معلومات تو مجھے بھی حاصل نہیں تھی لیکن بہر حال میں کسی نہ کسی طور اس کے سوالات کا جواب دیتا رہا پھر ایک خادم نے آکر کہا۔

''امیر آپ دونوں کو طلب کر رہے ہیں بہت دیر سے آپ کو تلاش کیا جا رہا تھا باہر لان پر چائے لگی ہوئی ہے۔''

''آؤ۔'' وحدت عالی نے مجھ سے کہا۔

''میرا خیال ہے آپ کی طلبی ہوئی ہے۔''

''یہ خادم کیا کہتا ہے۔''

''وہ جی۔''

''آؤ بھئی کیا عجیب سے انسان ہو آؤ۔'' خادم نے دونوں کا لفظ استعمال کیا ہے۔'' میں شانے جھٹک کر وحدت عالی کے ساتھ چل پڑا درحقیقت ان لوگوں کی قربت سے دور رہنا چاہتا تھا اپنی ہی شخصیت میں مگن تھا۔ نجانے وہاں کون کون ہوگا پھر راستہ کاٹ کر جب ہم

سامنے والے حصے میں پہنچے تو گھاس کے قالین پر کچھ افراد موجود تھے عفان تھا امیر حماد تھے اور خاتون نقرہ موجود تھیں شکر ہے لڑکیوں کا گزر ادھر سے نہیں ہوا تھا۔ یا پھر انہیں اس چائے پر مدعو نہیں کیا گیا تھا۔ محفل ذرا سنجیدہ تھی میں اور وحدت عالی بھی وہاں پہنچ گئے کرسیاں بھی کم ہی رکھی گئی تھیں اس لئے بھی شاید لڑکیوں کا گزر وہاں سے نہیں ہوا تھا۔ امیر حماد نے ہم دونوں کا خیر مقدم کیا اور اس کے بعد ہم لوگ بھی بیٹھ گئے ملازم چائے شروع کرنے لگے تھے اس وقت گفتگو کا موضوع کوئی خاص نہیں تھا ہر شخص اپنے اپنے طور پر باتیں کر رہا تھا عفان میری جانب متوجہ ہوگیا تھا ہم دونوں باتیں کر رہے تھے پھر اچانک ہی کچھ افراتفری محسوس ہوئی اور ہماری نگاہیں سامنے کی سمت اٹھ گئیں عمارت کے عقبی حصے سے میں نے اسی لڑکی کو بھاگتے ہوئے دیکھا وہ دیوانوں کی طرح بھاگ رہی تھی اور اس کے پیروں میں پنکھے لگے ہوئے تھے اس کے پیچھے جابری اور اس کے ساتھی بھی دوڑ رہے تھے وہی منظر تھا جو میں پہلے دیکھ چکا تھا امیر حماد کا منہ حیرت سے کھل گیا۔ وحدت عالی وغیرہ بھی ادھر ہی دیکھنے لگے تھے ڈاکٹر ہرمین بھی حیرانی سے ادھر دیکھ رہا تھا لڑکی بری طرح دوڑ رہی تھی اور جابری اور اس کے ساتھی اس کا تعاقب کر رہے تھے میرے جبڑے ایک دوسرے پر بھینچ گئے اور میں ادھر دیکھنے لگا پھر یہ دلچسپ تماشا عجیب و غریب شکل اختیار کر گیا سامنے کے حصے میں آکر لڑکی ایک لمحے کے لئے رکی غالباً وہ یہاں بھی لوگوں کو موجود دیکھ کر ٹھٹک گئی تھی اور اسی دوران جابری اور اس کے ساتھی وہاں پہنچ گئے انہوں نے لڑکی کے گرد ایک وسیع دائرہ بنا لیا اور لڑکی نے اس طرح دونوں ہاتھ پھیلائے جیسے وہ فضا میں پرواز کرنا چاہتی ہو اور جابری اس کے قریب پہنچ گیا۔ جابری کے ہاتھوں میں ہنٹر تھا اس نے لڑکی پر ہنٹر گھمایا اور لڑکی زمین پر بیٹھ گئی اس نے یہ اندازہ لگا لیا تھا کہ ہنٹر اس کی کمر کے پاس سے گزرے گا جیسے ہی جابری کا ہنٹر فضا میں لہرا کر ناکام واپس پلٹا تو لڑکی نے پھر ایک لمبی قلابازی کھائی اور جابری کے عقب میں آگئی لیکن پیچھے موجود لوگوں نے اس پر حملہ کر دیا۔ لڑکی نے زمین پر پنجے جوڑ کر پھر ایک بار الٹی چھلانگ لگائی اور اس کے بعد وہ مسلسل ان کے حملوں سے بچنے کی کوشش کرتی رہی جابری بھی دیوانہ ہی ہوگیا تھا شائیں شائیں کی آواز ہوا کو کاٹتی ہوئی گزر رہی تھی لیکن کیا مجال کہ لڑکی کے جسم پر ایک بھی ہنٹر پڑا ہو وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی اور ایک بار پھر وہ ان کا گھیرا توڑنے میں کامیاب ہوگئی امیر حماد بھی مضطربانہ انداز میں کھڑا ہوگیا تھا میں اور عفان بھی یہ ناقابل یقین منظر دیکھ رہے تھے سب سے

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

Uploaded By Muhammad Nadeem

بڑی بات یہ تھی کہ وہ کئی افراد تھے لیکن سارے کے سارے مل کر بھی لڑکی کو ایک بار چھو بھی نہیں سکے تھے البتہ انہوں نے اس طرح اس کے گرد گھیرا تنگ کر رکھا تھا کہ وہ نکل نہیں سکتی تھی یہ الگ بات ہے کہ وہ اسے پکڑنے میں بھی ناکام رہے تھے پھر لڑکی نے ایک لمبی چھلانگ لگائی اور ہماری جانب آ گئی اس بار جو اس نے رک کر ادھر دیکھا تو اچانک ہی ایک عجیب سی کیفیت اس پر طاری ہو گئی اور وہ آہستہ آہستہ ہمارے قریب آنے لگی میں نے محسوس کیا تھا کہ وہ مجھے دیکھ رہی ہے جابری پھر اس طرف آیا تھا اور زور سے چیخا تھا۔

''پکڑ لیں پکڑ لیں امیر حماد اسے پکڑ لیں۔'' امیر حماد تو کچھ نہ بولا لیکن لڑکی میرے عقب میں آ گئی اور اس نے عقب سے میری قمیص پکڑ لی جسے میرے پیچھے پناہ لے رہی ہو یہ بے معنی بات نہیں تھی اسے غالباً میں اپنی پناہ گاہ محسوس ہوا تھا اور اس کے بعد اس نے یہ پناہ گاہ نہیں چھوڑی تھی یہاں تک کہ جابری ہمارے قریب پہنچ گیا اس کے ساتھی رک گئے تھے۔

''یہ۔۔۔یہ۔۔۔یہ۔۔۔یہ'' جابری گدھے کی طرح ہانپ رہا تھا۔

''ٹھیک ہے۔ٹھیک ہے کوئی بات نہیں ہے اسے پکڑ لیا جائے گا۔'' میں نے نرم لہجے میں کہا۔

''تم کیا پکڑو گے اسے میرے حوالے کر دو۔'' جابری نے کہا اور اچھل کر میرے قریب آ گیا پھر اس نے میرے شانے پر سے ہاتھ گزار کر لڑکی کے ہاتھ پکڑ لئے لڑکی کے حلق سے کوئی آواز نہیں نکلی تھی جابری نے اس کے بال پکڑ کر اس کو ایک زوردار جھٹکا دیا بہر حال وہ بھی طاقتور آدمی تھا لڑکی غالباً اسے کبھی اپنے وجود کو ہاتھ نہ لگانے دیتی اگر اس نے میرا سہارا قبول نہ کیا ہوتا میں نے بیدردی سے جابری کو لڑکی کے بال پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے دیکھا تو نجانے کیوں میرے بدن میں ایک گرمی سی دوڑ گئی میں نے آہستہ سے کہا۔

''چھوڑ دو اسے جابری چھوڑ دو۔''

''بکواس مت کرو چلو کس لو اسے۔'' جابری نے ایک جملہ مجھ سے اور دوسرا اپنے ساتھیوں سے کہا تھا وہ آگے بڑھے تو دو قدم میں نے بھی آگے بڑھا دیئے اس وقت میں اردگرد کے ماحول کو بھول گیا تھا میں نے غراتی ہوئی آواز میں کہا۔

''اسے چھوڑ دو جابری سمجھ میں نہیں آ رہا تمہارے۔''

''میں کہتا ہوں تم بکواس مت کرو۔'' جابری بھی بپھرا ہوا تھا میں نے ایک زوردار گھونسا اس کے پیٹ میں رسید کیا اور دوسرا اس کی پسلیوں پر جابری نے بلبلا کر لڑکی کے بال چھوڑ دیئے تھے امیر حماد اور دوسرے لوگ سکتے میں رہ گئے تھے۔

''دفعہ ہو جاؤ یہاں سے اسے جہاں بھی لے جایا جانا ہے میں اسے پہنچا دوں گا۔'' میں نے کہا جابری اپنی تکلیف میں مبتلا تھا لیکن پھر اچانک ہی اس نے خونخوار نظروں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

''تو پھر آج تمہارا ہی قصہ نمٹا دیا جائے۔''

''کیا بکواس کر رہا ہے۔'' اچانک امیر حماد دہاڑا اور کئی قدم آگے بڑھ آیا۔

''میں کہتا ہوں یہ میرے معاملے میں دخل دینے والا کون ہے۔'' جابری خونخوار لہجے میں بولا۔

''جابری تمیز سے بات کر تجھے پتا نہیں ہے کس کے سامنے ہے تو۔''

''دیکھو امیر میں تمہارا ملازم ہوں اور تم نے کچھ معاہدوں کے تحت مجھے یہاں رکھا ہے اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ میں تمہارا غلام ہوں اور صرف تمہارے احکامات کی پابندی کروں گا تو اس خیال کو اپنے دل سے نکال دو میرا نام بھی جابری ہے۔''

''تیرا نام جابری ہے۔'' امیر حماد کو اچانک طیش آ گیا۔

''میں نے ہمیشہ اپنی مرضی سے کام کیا ہے تم نے مجھ سے ایک معاہدہ کیا ہے امیر حماد اور اب تم مجھے اپنے غلاموں کی طرح سمجھ رہے ہو۔''

''ٹھیک ہے اگر ایسی بات ہے تو میں یہ معاہدہ ملتوی کرتا ہوں۔'' امیر حماد غراتی ہوئی آواز میں بولا۔

''ایسے آسانی سے ملتوی نہیں کر سکتے تمہیں معلوم ہے میں نے یہاں کتنا وقت گزارا ہے اور کتنے نقصان اٹھائے ہیں مجھے تم سے ملا ہی کیا ہے۔''

''کیا یہ وقت ان فضول باتوں کا ہے جابری۔''

''امیر حماد تم بہت بڑے آدمی ہو لیکن جابری بھی سڑک پر دوڑنے والا کتا نہیں ہے اگر تم میری اوقات کا تعین کرنا چاہتے ہو تو یہ تمہارے لئے مشکل ہو گا۔'' امیر حماد کو طیش آ گیا اور اس نے ایک زوردار تھپڑ جابری کے منہ پر رسید کر دیا جابری کی آنکھیں سرخ ہو گئیں لڑکی اب بھی میرے پیچھے چھپی ہوئی تھی اس کے انداز میں وحشت کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا جابری نے

WWW.PAKSOCIETY.COM

خونخوار نگاہوں سے امیر حماد کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ تھپٹر ہمارے اخلاقی معاہدے ختم کر دیتا ہے امیر حماد اور اس کے بعد'' لیکن جابری جملہ پورا نہیں کر سکا تھا کہ امیر حماد نے ایک اور تھپٹر اس کے مارنا چاہا اس وقت جابری نے امیر حماد کی کلائی پکڑ لی تھی۔ یہ انتہائی گستاخانہ عمل تھا قرب و جوار میں کھڑے ہوئے تمام لوگ ساکت تھے لیکن میں آگے بڑھا اور میں نے سرد لہجے میں کہا۔

''دفعہ ہو جاؤ یہاں سے دفعہ ہو جاؤ ورنہ میں تمہارا وہ حشر کروں گا کہ تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔''

جابری نے ایک جھٹکے سے امیر حماد کی کلائی چھوڑ دی اور اس کے بعد اچانک ہی پیچھے ہٹ کر اپنے لباس سے چاقو نکال لیا بٹن والا چاقو تھا جس کا پھل تقریباً گیارہ انچ لمبا تھا اس نے وہ چاقو گھماتے ہوئے کہا۔

''ایک بار میں نے تمہاری اس حرکت کو صرف اس لئے نظر انداز کر دیا تھا کہ تمہارے بارے میں سنا گیا تھا کہ تم دماغی مریض ہو اس کے علاوہ امیر حماد نے مجھ سے نہایت عاجزی سے کہا تھا کہ جو کچھ ہوا ہے اسے نظر انداز کر دوں لیکن اگر تم سمجھتے ہو کہ جابری کوئی معمولی چیز ہے تو پھر آؤ ذرا میں بھی تمہیں ایک دو ہاتھ دکھا دوں۔'' جابری چند قدم ہٹتے ہوئے مجھے للکارتا ہوا بولا۔''

''کیا فضول بکواس ہے۔'' عفان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کوئی کچھ نہ بولے نہ میرے آدمی کچھ بولیں گے نہ تم میں سے کوئی کچھ بولے گا ورنہ اس وقت مجھ پر خون سوار ہے جو کچھ بھی ہو جائے گا کم ہوگا۔''

''آپ لوگ پیچھے ہٹ جایئے۔'' میرے منہ سے غراتی ہوئی آواز نکلی امیر حماد دونوں ہاتھ اٹھا کر آگے بڑھتا ہوا بولا۔

''جابری تو چلا جا یہاں سے بس اس وقت چلا جا میں اپنے تمام خادموں کو آواز دے سکتا ہوں جو کچھ بھی یہاں ہوگا میں اس سے نمٹ لوں گا چلا جا جابری تو اس وقت یہاں سے۔''

''نہیں امیر حماد میرے اور تمہارے درمیان ہر معاہدہ ختم ہوگیا ہے تم جو کچھ بھی کرنا چاہتے ہو کر لو جابری کی یہی تو ایک خوبی رہی ہے اگر جابری حالات سے ڈر جاتا تو جابری نہ ہوتا امیر حماد اس وقت تم کچھ نہیں بولو گے میری عزت اور وقار کا مسئلہ ہے اس وقت معاملہ

میرے اور اس کے درمیان رہنے دو۔''

''امیر حماد میں بھی آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کی عزت کے معاملے کو برقرار رہنے دیں یہ میری بھی عزت کا مسئلہ بن چکا ہے۔'' میں نے آستین سمیٹ کر کہا۔

امیر حماد ہونٹ کھول کر رہ گیا جابری نے موقع سے فائدہ اٹھا کر زمین پر لوٹ لگائی اور پھر ایک مخصوص داؤ کے ذریعے اس نے مجھے ٹانگوں سے گرانا چاہا لیکن میری بھرپور لات اس کے جبڑے پر پڑی اور وہ لڑھکتا ہوا دور چلا گیا میرے اس عمل سے وہ لوگ ششدر رہ گئے تھے میں کئی قدم آگے بڑھ گیا تھا جابری نے اپنے آپ کو سنبھالا اس نے ایک بار پھر اپنے آدمیوں کی طرف رخ کر کے کہا۔

''کوئی کچھ نہیں بولے گا'' وہ لوگ پیچھے ہٹ گئے اب بات کسی کے بس میں نہیں رہی تھی جابری چاقو ہاتھ میں تولے سانپ کی طرح مجھ پر نگاہیں جمائے پینترے بدل رہا تھا اور میں اپنی جگہ ساکت و جامد کھڑا اسے دیکھ رہا تھا جابری نے تین چار بار مخصوص انداز میں چاقو لہرایا اور ایک بار پھر اس نے بل کھا کر میرے قریب آ کر مجھ پر حملہ کیا تھا اس نے چاقو والا ہاتھ میری گردن اور شانوں کے درمیان مارنا چاہا لیکن میرے داؤ سے وہ بے خبر تھا میں نے صرف اپنا بایاں پاؤں اٹھایا تھا اور جابری کے حلق سے ایک دلخراش چیخ نکلی تھی وہ میرے شانے پر تو وار نہیں کر سکا خود اپنے ہی پیٹ کو پکڑ کر زمین پر بیٹھ گیا میں اس سے اتنے فاصلے پر کھڑا ہو گیا کہ اس کے ہاتھ کی پہنچ میں نہ آسکوں یہاں پہنچ کر میں نے کہا۔

''اٹھو جابری اس وقت میں تمہیں ٹھوکریں مار مار کر اسی زمین میں دفن کر سکتا ہوں لیکن بیٹھے ہوئے پر میں وار نہیں کروں گا اٹھو۔''

جابری نے گردن اٹھا کر مجھے دیکھا شدید تکلیف اور کرب کے آثار اس کے چہرے سے نمایاں تھے لیکن تھا جاندار آدمی ایک بار پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور چاقو کو ہاتھ میں تولنے لگا پھر اس نے دیوانوں کی طرح نپے در پے وار مجھ پر کیئے اور میں اس کے وار خالی دیتا رہا حیرت کی بات یہ تھی کہ وہ پاگل لڑکی بھی انہیں لوگوں کے درمیان آنکھیں اور منہ کھولے کھڑی ہوئی تھی اور میری اور جابری کی جنگ دیکھ رہی تھی یہاں تک کہ میں نے جابری کی بغل میں ایک ٹھوکر ماری اور جابری کئی فٹ اونچا اچھل کر زمین پر گرا اور اس کے بعد چاقو اس کے ہاتھ سے نکل گیا میں نے چاقو اٹھایا اسے ہاتھ میں لے کے قریب پہنچا جابری اب خوفزدہ

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

نگاہوں سے مجھے دیکھ رہا تھا میں نے اپنا گھٹنا اس کے سینے پر رکھا جابری نے آنکھیں بند کر لیں لیکن میں نے اس کی پیشانی پر ایک نشان چاقو کی نوک سے بنایا اور اس کی پیشانی سے خون ابل پڑا جابری کٹے ہوئے بکرے کی طرح چیخا تھا اس کے آدمی پیچ و تاب کھا رہے تھے لیکن جابری کی ہدایت کے مطابق انہوں نے مجھ پر حملہ کرنے کی کوشش نہیں کی تھی پھر میں وہاں سے ہٹ گیا اور جابری تعجب سے مجھے دیکھنے لگا میں نے کہا۔

''بس نہ تو میری تم سے کوئی دشمنی ہے جابری اور نہ میں تمہیں قتل کرنا چاہتا ہوں تم نے میری نگاہوں کے سامنے امیر حماد کی توہین کی جس پر مجھے غصہ آ گیا تھا۔'' میں نے چاقو بند کر کے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جابری اٹھ کر بیٹھ گیا تھا وہ بار بار آنکھیں بھینچ رہا تھا جیسے اپنے ذہن پر طاری ہونے والی غشی کو دور کرنے کی کوشش کر رہا ہو پھر اس نے اپنے آدمیوں کی طرف رخ کر کے کہا۔

''مجھے سہارا دو اس کے آدمی بھرا مار کر اس کی طرف دوڑ پڑے تھے پھر انہوں نے جابری کو بغلوں میں ہاتھ ڈال کر اٹھایا اور اسے لے کر ایک جانب چل پڑے ان کا رخ گیٹ کی جانب تھا یہاں تک کہ وہ سب باہر نکل گئے پاگل لڑکی اب بھی اپنی جگہ کھڑی ہوئی تھی کسی کو اس کا خیال نہیں رہا تھا لیکن پھر امیر حماد نے چونک کر اسے دیکھا اور متحیرانہ انداز میں بولے۔

''یہ۔ یہ۔ یہ۔'' پھر اس نے اپنے آدمیوں کی طرف اشارہ کیا اور قرب و جوار میں کھڑے ہوئے ملازمین جو منتظر تھے اس بات کہ امیر حماد انہیں اشارہ کرے تو وہ جابری کے آدمیوں پر ٹوٹ پڑیں ان کے ہاتھوں میں ریوالور تھے وہ امیر حماد کے اشارے پر اس طرف دوڑ پڑے جب وہ قریب پہنچے تو امیر حماد نے ان میں سے ایک کو اشارہ کر کے کہا۔

''اسے اس کی رہائش گاہ میں پہنچا دو۔ ہوشیار گیٹ سے باہر نہ نکلنے پائے۔'' ان سب نے لڑکی کے گرد گھیرا جما لیا لڑکی کے انداز میں ایک عجیب سی تبدیلی ہو گئی تھی وہ لوگ اسے دائرے میں لے کر آگے دھکیلنے لگے اور لڑکی سر جھکا کر آگے بڑھتی رہی امیر حماد کا منہ حیرت سے کھلا ہوا تھا۔ اس نے متحیرانہ لہجے میں کہا۔

''اس سے پہلے اسے اس عالم میں نہیں دیکھا گیا یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یہ سحر زدہ ہو گئی ہو۔'' کسی نے کچھ نہیں کہا۔ ویسے بھی باقی لوگ جن میں وحدت عالی' ڈاکٹر ہرمین اور عفان وغیرہ تھے تصویر حیرت بنے کھڑے ہوئے تھے یہ عجیب و غریب ڈرامائی سچوایشن ان کے

لئے بڑی تعجب خیز تھی۔ میں نے بھی اس سلسلے میں مکمل خاموشی اختیار کر لی جو کچھ ہوا تھا وہ صرف اس لئے ہوا تھا کہ جابری نے امیر حماد کی توہین کرنے کی کوشش کی تھی۔ ویسے لڑکی کے لئے میرے دل میں نرم گوشہ موجود تھا اور میں اس کے بارے میں شدید تجسس کا شکار تھا لیکن میں نے بھی یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ جب تک کوئی خود مجھے اس کے بارے میں نہیں بتائے گا میں خود اس کی زیادہ کھوج کرنے کی کوشش نہیں کروں گا۔ لیکن اب بھی میرے دل میں تجسس کا غلبہ تھا ویسے ایک خاص بات میں نے اور بھی محسوس کی تھی وہ یہ کہ نہ تو وحدت عالی' نہ عفان اور نہ ڈاکٹر ہرمین کوئی بھی اس پورے واقعے سے کسی ہیجان کا شکار نظر نہیں آتا تھا۔ نہ ہی انہوں نے میرے سامنے لڑکی پر کوئی تبصرہ کیا تھا۔ اس کا مقصد ہے کہ تھوڑا بہت وہ لوگ اس کے بارے میں جانتے ہیں۔ باقی تو سب کچھ ٹھیک ٹھاک تھا لیکن عفان پر مجھے حیرت ہوئی تھی اور میں نے دل میں یہ سوچا تھا کہ عفان نے ساری باتیں تو مجھے بتا دی ہیں لیکن اس لڑکی کا کبھی اس نے کوئی تذکرہ نہیں کیا اگر وہ اس کے بارے میں جانتا ہے تو اصولی طور پر جب اس نے مجھے اپنے عشق کی داستان تک سنا دی تو کسی نہ کسی شکل میں وہ لڑکی کا تذکرہ ضرور کرتا بہر حال یہ بات میں نے اپنے ذہن میں رکھی تھی۔ جابری کے ساتھ جو کچھ ہوا تھا اس کا مجھے بالکل افسوس نہیں تھا۔ عجیب وحشی قسم کا آدمی تھا لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ امیر حماد جیسے نفیس انسان نے اس لڑکی پر جابری جیسے وحشی کو تشدد پر آمادہ کیوں کیا تھا اس کی کیا وجہ تھی۔ ذہن شدید تجسس کا شکار تھا۔ لیکن اس کے باوجود میں اپنے آپ پر قابو رکھنا چاہتا تھا البتہ رات کو عفان ڈنر کے بعد میرے پاس پہنچا۔ عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھ رہا تھا کہنے لگا۔

''یار تمہاری یہ صفت تو ابھی میرے سامنے آئی ہے۔ میں نے تمہارے بارے میں بہت سوچا لیکن بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی۔''

''کون سی صفت؟'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم ایک بہترین فائٹر ہو۔ یہ تمہاری شخصیت کا کون سا پہلو ہے۔ تم یقین کرو وہ لمحہ مجھے تمہارے بارے میں شدید حیرت کا شکار کر دیتا ہے۔'' میں نے سرد نگاہوں سے عفان کو دیکھا اور کہا۔

''ہو سکتا ہے ابھی میری بہت سی باتیں تمہارے علم میں نہ ہوں۔''

''ہاں خیر۔ کوئی بھی کسی سے پوری طرح واقف ہونے کا دعویٰ تو نہیں کر سکتا۔''

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"بالکل۔ جیسے میں۔" میں نے کہا۔

"کیا مطلب؟"

"میں بھی تو تمہارے بارے میں زیادہ نہیں جانتا عفان۔"

"میں تو ایک کھلی کتاب ہوں اپنے بارے میں سب کچھ بتا چکا ہوں۔ زندگی جس طرح گزری اس کے تھوڑے سے بہت حصے سے تو تمہاری واقفیت بھی ہے۔ جرمن سے آیا تو عشق میں گرفتار ہوگیا۔ ویسے خدا کا شکر ہے کہ میری منزل زیادہ مشکل نہیں ہے۔ رباب اب پوری طرح میری جانب متوجہ ہے۔ لیکن تم شاید اس بات کا یقین نہ کرو کہ تم بھی کی نگاہوں میں ایک عجیب وغریب شخصیت اختیار کر گئے ہو۔"

"عفان پلیز میں اس قابل نہیں ہوں جس طرح تم میری تعریفیں کر رہے ہو۔"

"کیا بات ہے کچھ موڈ خراب خراب سا لگ رہا ہے؟" عفان نے اب مجھ پر غور کیا تھا۔

"نہیں عفان ایسی کوئی بات نہیں ہے۔"

"ہے یار۔ اب دیکھو ناں میری اور تمہاری اتنی گہری دوستی ہوگئی ہے کہ ہم ایک دوسرے کو سمجھ رہے ہیں۔ کوئی خاص بات ہوئی ہے کیا؟"

"بالکل نہیں۔"

"نہیں۔ نہ بتاؤ گے تو مجبور تو نہیں کروں گا۔ لیکن کچھ لگ رہا ہے۔"

"عفان۔ تم نے مجھے اپنے بارے میں بہت سی باتیں بتا دی ہیں حالانکہ میرا خیال تھا کسی کو اپنے بارے میں اتنا کچھ نہیں بتانا چاہیے۔"

"کیوں؟"

"بس تھوڑے سے فاصلے تو زندگی کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔" عفان عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگا۔ پھر بولا۔

"اب یہ تمہارا نظریہ ہے میرا تو نہیں۔"

"نہیں تمہارا بھی ہے۔"

"یار جو کہنا چاہتے ہو کھل کر کہو میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا ہے۔ اگر کوئی بات ہوگئی ہے تو کم از کم مجھے بتا دو تاکہ میں اپنی کسی غلطی کا ازالہ کر سکوں۔"

"بالکل نہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ امیر حماد نے مجھے اپنے درمیان جو مقام دے رکھا ہے میں قطعی طور پر اس کا اہل نہیں ہوں لیکن مجھے خوشی ہے کہ بعض جگہ مجھے میری حیثیت سے روشناس کرا دیا گیا ہے اور یہ بتا دیا گیا ہے کہ محبت اور ہمدردی کا اظہار بھی ایک الگ حیثیت رکھتا ہے لیکن انسان کو بعض معاملات میں اس کی اوقات تک رکھنا ضروری ہوتا ہے۔"

"میرے بھائی۔ میری بات کرو۔ امیر حماد کی بات کیوں کر رہے ہو۔"

"تم امیر حماد کے ہم پلہ ہو عفان۔ وحدت عالی کے بارے میں مجھے جتنا معلوم ہے اس سے مجھے یہ پتا چل چکا ہے کہ وحدت عالی کسی بھی طور مالی طور پر امیر حماد سے کم نہیں ہے ان کا وسیع و عریض کاروبار ہے اور تم ان کے چہیتے اور منظور نظر۔"

"تو پھر۔"

"میرا مطلب ہے تم امیر حماد کے ہم پایہ ہوئے یعنی میرے مالکان کے ہم پایہ۔"

"امیر حماد تمہیں اپنا ملازم تو نہیں سمجھتے۔ اگر تم ایسا سمجھتے ہو تو میرا خیال ہے کہ یہ امیر کے ساتھ زیادتی ہے خاتون نقرہ تمہارے لئے دل میں جو مقام رکھتی ہے اس کا بھی تمہیں اندازہ ہوگا۔"

"وہ تو سب ٹھیک ہے لیکن کم از کم تمہیں تو اس لڑکی کے بارے میں ضرور معلوم ہوگا جو دو مرتبہ میرے سامنے آ چکی ہے۔" عفان کے چہرے پر ایک عجیب سی کیفیت طاری ہوگئی۔ اس نے کہا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا کیا تم سمجھتے ہو کہ میں اس کے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں۔"

"نہیں۔ یہ تو میں نہیں سمجھتا بلکہ میں تو کچھ بھی نہیں سمجھتا لیکن ایک ایسی عجیب وغریب شخصیت پر تم نے نہ تو اظہار حیرت کیا اور نہ اس کے بارے میں اس وقت امیر حماد سے کوئی سوال کیا۔"

"ہاں۔ اس کی وجہ ہے۔" عفان نے بھی سنجیدہ ہو کر کہا میں نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔ وہ کسی سوچ میں ڈوب گیا تھا پھر اس نے کہا۔

"میں بالکل نہیں چاہتا میرے دوست کہ تمہارے دل میں میرے لئے کوئی ایسی بات رہے اور اس کی وجہ تم سے محبت اور دوستی ہے میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ میرے سرپرست وحدت

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

عالی رہے ہیں میری تعلیم انہوں نے مکمل کرائی ہے اور میرے ساتھ ان کا سلوک بالکل ایسا ہی رہا ہے جیسے اپنی سگی اولاد کے ساتھ ہوتا ہے لیکن ابتدا ہی سے میرے شاہیہ اور علایہ کے درمیان بہن بھائیوں جیسا رشتہ رہا ہے یہ بات وحدت عالی بھی جانتے ہیں چنانچہ ایسے کبھی نہیں سوچا گیا کہ ان دونوں لڑکیوں میں سے کسی کو میری زندگی میں شامل کر دیا جائے ربابی تو بعد کی چیز ہے تو وحدت عالی کے بارے میں بتا رہا تھا اس میں کوئی شک نہیں کہ اس دولت میں میرا بھی حصہ ہے چاہے میں اسے قبول کروں یا نہ کروں یہ ایک بالکل مختلف بات ہے۔ وحدت عالی کے بارے میں شاید یہ بات تمہیں معلوم نہ ہو کہ ان کی زندگی مہمات سے بھرپور رہی ہے اور امیر حماد کے ساتھ ان کی بے پناہ دوستی اور محبت ہم مزاج ہونے کی وجہ سے بھی ہے۔ وحدت عالی ان تینوں لڑکیوں کے ساتھ یہاں آ رہے تھے۔ میں بھی تعلیم ختم کر چکا تھا وحدت عالی نے مجھے بتایا کہ اپنی آخری مہم میں انہیں کچھ ایسے عجیب و غریب واقعات پیش آئے جنہوں نے انہیں چکرا کر رکھ دیا۔ نا صرف وہ بلکہ ڈاکٹر ہرمین اور امیر حماد تینوں اس مسئلے کی عقدہ کشائی میں ناکام رہے اپنی اس آخری مہم میں وہ اس لڑکی کو ساتھ لائے جس کا کوئی نام نہیں ہے اور اس کے بارے میں کسی کو کوئی علم نہیں ہے لیکن وہ لڑکی کسی گہرے راز کی چابی ہے اور اس چابی کو انہوں نے قبضے میں کر رکھا ہے۔ بہت عرصے سے ایک مہم ترتیب دی جا رہی تھی اور اس مہم کا مرکزی کردار یہ لڑکی ہے لیکن وہ مرکز کیا ہے یہ نہیں معلوم ان لوگوں میں ایک اور چوتھی شخصیت بھی شامل ہے جو اپنے طور پر اس مہم کی تیاریاں کر رہی ہوگی۔ وحدت عالی نے مجھے اس لڑکی کے بارے میں بتایا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ اس مہم میں میں بھی ساتھ ہوں گا اور یہ تینوں لڑکیاں بھی۔ لڑکیوں میں یہ صفت باپ کی طرف سے منتقل ہوئی ہے اور انہیں بھی ایڈونچر پسند ہے چنانچہ اس طرح ہم لوگ یہاں پہنچے ہیں۔ لڑکی کے بارے میں جتنا کچھ مجھے معلوم ہے میں نے تمہیں بتا دیا۔ وحدت عالی نے مجھ سے کہا تھا کہ میں ابھی اس سے اپنی واقفیت کا اظہار نہ کروں۔ لڑکی کو صیغہ راز میں رکھا جا رہا ہے غالباً کوئی ایسا گروپ بھی موجود ہے جو اس لڑکی پر قبضہ پانے کی فکر میں سرگرداں ہے وہ کون ہیں کیا ہیں یہ نہیں معلوم۔ لیکن بہر حال یہ سارا مسئلہ ہے مجھ سے کہہ دیا گیا تھا کہ میں اس لڑکی سے اپنی واقفیت کا اظہار کروں نہ کبھی کسی کو یہ بتاؤں کہ میں اس کے بارے میں اتنا بھی جانتا ہوں جتنا میں نے تمہیں بتایا۔ اب تم مجھے بتاؤ کہ کیا مجھے اس معاملے میں کوئی مداخلت کرنی چاہیے تھی۔'' بات سمجھ میں

آ رہی تھی میں نے کچھ دیر کے بعد کہا۔

''قصور میرا بھی نہیں عفان۔ اس سے پہلے بھی ایک بار میں نے جابری کو اس پر ظلم کرتے دیکھا۔ لڑکی اس دن بھی اسی طرح اپنی جگہ سے نکل بھاگی تھی اور جابری دیوانگی کے ساتھ اس کا تعاقب کر رہا تھا۔ لڑکی کے ساتھ وہ جس بے دردی سے پیش آتا ہے وہ تم نے خود بھی دیکھ لیا میں نہیں سمجھتا کہ وہ کون ہے اور کیا ہے لیکن حیرانی مجھے شدید ہے کہ امیر حماد اور خاتون نقرہ جیسی ہمدرد اور انسان دوست خاتون کس طرح اس لڑکی کے ساتھ یہ ظلم برداشت کرتی ہیں۔''

''ایک بات کہوں ان لوگوں کا خیال ہے کہ لڑکی کے سینے میں کوئی بہت ہی اہم راز پوشیدہ ہے اور وہ صرف دیوانگی کا مظاہرہ کرتی ہے۔ وہ یہاں سے فرار ہونے کی کوشش کرے گی اور ایسی کوشش وہ کئی بار کر چکی ہے۔''

''کیا دوسرے گروپ کے افراد کبھی سامنے آئے۔''

''یقین کرو جتنا تمہیں بتا رہا ہوں وہی میری کل معلومات ہے اس سے زیادہ مجھے اس کے بارے میں کچھ نہیں معلوم۔''

''بہر حال' ساری باتیں اپنی جگہ انسانی نکتہ نظر سے جو سلوک وہ اس کے ساتھ کر رہا تھا وہ مناسب نہیں تھا اور اگر یہ سلسلہ مزید کچھ دیر جاری رہتا تو شاید امیر حماد سے میری رفاقت نہ نبھ سکتی۔''

''نہیں پلیز ایسا مت کرنا۔ یہ لوگ تمہارے بارے میں بڑے اچھے جذبات رکھتے ہیں۔'' عفان نے کہا اور میں خاموش ہو گیا۔ پھر ربابی کی گفتگو ہونے لگی۔ عفان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ علایہ اور اسٹیلا میں خوب ٹھن گئی ہے وہ تو اتفاق ہے کہ ماحول میں تھوڑی سی تبدیلی آ گئی ورنہ شاید تمہارے لئے ڈوئل ہو جاتی۔''

''مجھے یہ تمام باتیں ناپسند ہیں۔'' میں نے منہ بنا کر کہا۔

''آہ۔ مگر اپنی بھابی کو ناپسند نہیں کرنا۔''

''بات کسی حد تک آگے بڑھاؤ تو سہی۔''

''اب تو میرا کام بنتا ہوا نظر آ رہا ہے۔''

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM
Uploaded By Muhammad Nadeem

”ویسے میری سمجھ میں ایک بات نہیں آئی۔“

”کیا؟“

”اگر کوئی مہم درپیش ہے تو اس میں خواتین کی کیا گنجائش ہے۔“

”کمال کرتے ہو یار۔ ہر ایک کو خشک مزاج سمجھتے ہو بھئی اگر ربابی اس مہم پر نہ جاتی تو میں کبھی اس کے لئے تیار نہ ہوتا ویسے ایک بات بتاؤ“

”کیا؟“

”امیر حماد کی طرف سے کیا تمہیں اس مہم پر چلنے کی کوئی پیشکش کی گئی ہے۔“

”نہیں۔“

”میرا خیال ہے کی جائے گی بلکہ جہاں تک مجھے امیر حماد کی ذہنیت کا پتا چلا ہے اس سے تو یہ احساس ہوتا ہے کہ وہ تمہیں اب ایک پل بھی نگاہوں سے اوجھل رکھنا پسند نہیں کریں گے۔ ہاں ایک بات میں تم سے کہے دیتا ہوں۔“

”کیا۔“

”تم واقعی بہت دلیر ہو۔ حالات پر قابو پانا جانتے ہو لیکن اندھیرے کے تیر کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔“

”مطلب؟“

”وہ آدمی مجھے کافی خطرناک معلوم ہوا تھا۔“

”جابری؟“

”ہاں۔“ ”ہوسکتا ہے وہ اپنی توہین کا بدلہ لینے کی کوشش کرے۔“

”میں نے ان باتوں کی کبھی پروا نہیں کی۔“

”ویسے تم زبردست فائٹر ہو۔“

”ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ لیکن ہاں سر پر آپڑے تو دیکھ لیتا ہوں۔“

”میں نے تمہیں مارشل آرٹس کا مظاہرہ کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ بلکہ ہرمین کہہ رہے تھے کہ دیکھو اس شخص کی ایک اور صفت سامنے آئی۔ امیر حماد نے کچھ کہا نہیں تھا۔“ عفان کے جانے کے بعد میں ایک بار پھر اس لڑکی کے بارے میں سوچنے لگا۔ عفان نے اس کے بارے میں جو کچھ انکشافات کیے تھے۔ وہ میرے لئے بھی تعجب خیز تھے۔ میں نے ابھی تک

اندازہ نہیں لگایا تھا کہ لڑکی میں تھوڑی بہت ابھی ہوش مندی باقی ہے ایک مخصوص انداز تھا اس کی دیوانگی کا پتا نہیں کیا حقیقت ہے لیکن دوسرے دن امیر حماد اس وقت مجھ سے ملاقات کرنے آیا جب سارا دن گزارنے کے بعد رات میں اپنی آرام گاہ میں بیٹھا ہوا حاتم سے بات کر رہا تھا وقت اتنا ہو گیا تھا کہ سب لوگ آرام کے لئے سو گئے تھے بس نجانے کیا دل چاہا تھا کہ حاتم میرے پاس آ بیٹھا۔ اور ہم دونوں اس ماحول کے بارے میں گفتگو کرتے رہے۔ تبھی باہر کے دروازے پر آہٹیں سنائی دیں اور پھر حاتم جو باہر کا دروازہ کھولنے گیا تھا پرادب میرے کمرے میں پہنچا۔ امیر حماد اس سے آگے آگے تھا۔ امیر حماد کو دیکھ کر میں چونک کر کھڑا ہو گیا یہ پہلا موقعہ تھا کہ امیر حماد میرے پاس میری انیکسی میں آیا تھا میں نے اسے پر احترام نگاہوں سے دیکھا اور بیٹھنے کی پیشکش کی تو امیر حماد نے حاتم سے کہا۔

”حاتم بہت عمدہ قسم کی کافی پلا سکتے ہو؟“

”حکم عالی طبیب۔“ حاتم نے گردن خم کر کے کہا اور وہاں سے باہر نکل گیا امیر حماد مجھے دیکھنے لگا اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی کیفیت تھی کچھ لمحات وہ مجھے اسی طرح دیکھتا رہا پھر بولا۔

”میں تمہارے پاس ایک کام سے آیا ہوں عارف۔“

”جی امیر۔“ میں نے ادب سے گردن خم کر کے کہا۔

”عارف تم اپنے آپ کو ایک مکمل نفیس اور صاحب ظرف انسان ثابت کر چکے ہو میں انتہائی خلوص کے ساتھ یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ تمہاری قربت میرے لئے عزت کا باعث ہے یقینی طور پر تم ایک انتہائی شاندار نوجوان ہو وہ تمام صفات تمہارے اندر موجود ہیں جن پر ناز کیا جا سکتا ہے۔ آج بھی میری دلی آرزو ہے کہ تم اپنا صحیح مقام تلاش کر لو ڈاکٹر ہرمین نے جو کچھ تمہارے بارے میں بتایا ہے وہ میرے لئے باعث فخر بھی ہے اور باعث دکھ بھی نجانے کیا ہے تمہارا ماضی لیکن بہر حال ہم صاحب ایمان ہیں اور اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اللہ ہمارے لئے ہمیشہ بہتر کرتا ہے میری دعا ہے کہ آخر کار ایک دن تم اپنی شناخت پا لو۔ بہر حال میں یہ باتیں کر کے کسی قسم کے لالچ کا اظہار نہیں کرنا چاہتا۔ لالچ تو مجھے تم سے ہے اور اتنا ہے کہ ایک اعلیٰ شخصیت کو میں اپنے ساتھ شامل کر کے خوشی محسوس کرتا ہوں۔ یقینی طور پر تم نے یہاں آنے کے بعد کچھ عجیب باتیں محسوس کی ہوں گی۔ لیکن تم نے کبھی کسی سے ان عجیب باتوں کے

WWW.PAKSOCIETY.COM

بارے میں کوئی سوال نہیں کیا۔ اس سے بھی تمہاری اعلیٰ ظرفی کا اظہار ہوتا ہے میں تم سے جو کام چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جابری کے جانے کے بعد اس وحشی لڑکی کی ذمہ داری تم سنبھال لو۔ کیا یہ تمہارے لیے ممکن ہے۔'' میں ایک لمحے کے لئے سکتے میں رہ گیا تھا۔ امیر حماد اسے میرے لئے ممکن کہہ رہا تھا یہ تو میری دلی آرزو تھی کہ میں اس لڑکی کے بارے میں معلومات حاصل کروں اسے جانوں کہ وہ ہے کیا اور اگر مجھے اس کی قربت نصیب ہو جائے تو پہلی بات تو یہ کہ میں اس پر ہونے والے مظالم کا ازالہ کر سکوں دوسری یہ کہ مجھے اس کے بارے میں تفصیلات معلوم ہوں۔ امیر حماد سوالیہ نگاہوں سے مجھے دیکھ رہا تھا۔ میں نے کہا۔

''امیر اگر آپ یہ ذمہ داری میرے سپرد کرنے کے خواہشمند ہیں تو مجھے بالکل انکار نہیں ہے۔'' میں یہ ذمہ داری بخوشی قبول کرتا ہوں اور اسے ہر حال میں پورا کروں گا۔

اس کے بعد کے حالات جاننے کے لئے

نامور سیریز کا شاہکار

''پتھر کے سپاہی'' پڑھیں